بسم الله الرحمن الرحيم

اللهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ

نسخہ مایہ یحیی العظام

كِتَابُ الْعَمَلِ بِالسُّنَّةِ

اَلْمَعْرُوْف

تَرْتِيْبِ شَرِيْف

مِنْ

الصِّحَاحِ السِّتَّةِ وَغَيْرِهَا مِنْ كُتُبِ الْأَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ

لِلتَّقْسِيْمِ وَالتَّوْزِيْعِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ

لِاسْتِفَاعِ وَالنَّفْعِ

لِجَمِيْعِ أُمَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

لِمَرْضَاتِ اللهِ تَعَالٰى وَرَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أٰمِيْن

مؤلّف: احقر برکت علی لودیانوی عفی عنہ

حصّۂ پنجم

طبع اول
رجب ۱۳۸۶ھ / ربیع الاول ۱۳۸۷ھ
۱۰۰۰

طبع دوم
محرم الحرام ۱۳۸۸ھ / ربیع الاوّل ۱۳۸۸ھ
۱۰۰۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّآ

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم الله الرحمن الرحيم ○ ماشاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولنا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى اله واصحابه وعترته

بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك

يا حي استغفر الله الذى لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

الصيام و الشهور

ربنا
تقبل منا
انك انت السميع العليم
امين امين امين يا رب العلمين

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

مُحَرَّمُ الْحَرَام

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَ زِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

عَاشُوْرَہ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا (وجہ ہے کہ تم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہو)۔ ان لوگوں نے کہا کہ یہ ایک عمدہ دن ہے یہ وہ دن ہے جس میں اللہ نے بنی اسرائیل کو اُن کے دشمن سے نجات دی تھی لہذا حضرت موسٰی علیہ السلام اس دن روزہ رکھتے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے زیادہ موسٰی علیہ السلام کا حق دار ہوں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کا روزہ رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم دیا۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۶۷، شمار ۱۸۵۰)

حضرت ابو موسٰی رض کہتے ہیں کہ یہودی عاشورہ کے دن کو عید سمجھتے تھے (لہذا) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہم لوگوں سے) فرمایا کہ تم اس دن کا روزہ رکھو۔

(بخاری شریف جلد اوّل، صفحہ ۲۶۸، شمار ۱۸۵۱)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ روزہ کے لیے کسی دن کی تخصیص کرتے ہوں یعنی اس کو اور دنوں پر فضیلت دیتے ہوں سوائے اس دن کے یعنی عاشورہ کے اور اس مہینہ کے یعنی ماہِ رمضان کے۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۶۸
شمار ۱۸۵۲)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت سلمہ بن اکوع رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) اسلم کے ایک شخص کو یہ حکم دیا کہ تو لوگوں میں اس بات کا اعلان کر دے کہ " جو شخص کھا چکا ہو وہ اب باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس شخص نے نہ کھایا ہو وہ روزہ رکھ لے اس لیے کہ آج عاشورہ کا دن ہے ۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۶۷، شمارہ ۱۸۵۳)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ قریش (کے لوگ زمانہ) جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روزہ کا حکم دیا یہاں تک کہ جب رمضان فرض ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاہے وہ اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے وہ نہ رکھے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۲۳، شمارہ ۱۷۴۸)

حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن (یعنی محرم کی دسویں تاریخ کو) روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابن عباس رض کی یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے بعضے عاشورہ نویں تاریخ کو تبلاتے ہیں اور بعضے دسویں کو۔ حضرت ابن عباس رض نے فرمایا ہے کہ نویں اور دسویں کو روزے رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔ امام شافعی رح امام احمد رح اور امام اسحٰق رح اسی حدیث کے قائل ہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۰، شمارہ ۶۷۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ (اس کے نزدیک) عاشورہ کے دن کا روزہ اپنے پہلے (یعنی گذشتہ سال) کا کفارہ کر دے گا۔ اس باب میں حضرت علی رض حضرت محمد بن صیفی رض حضرت سلمہ بن اکوع رض حضرت ابن عباس رض حضرت عبداللہ بن الزبیر رض حضرت ہند بن اسمار رض حضرت ربیع بنت معوذ بن عفرا رض اور حضرت عبدالرحمٰن بن سلمی خزاعی رض کے چچا سے بھی روایت ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشورہ کے دن کے روزے سال بھر کے (گناہوں کا) کفارہ ہیں۔ امام احمد رح ۔ اور امام اسحٰق رح حضرت ابو قتادہ رض کی حدیث

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِيۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

کے قائل ہیں۔

ابو قتادہؓ، ترمذیؒ۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۹ - شمار ۶۷۰)

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے کسی نے دریافت کیا کہ رمضان کے بعد آپ مجھے کس مہینہ میں روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے کسی کو اس کے متعلق پوچھتے نہیں دیکھا مگر ہاں ایک آدمی کو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہی) پوچھتے سنا تھا اور اس وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اُس نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے رمضان کے بعد کسی مہینے کے روزے رکھنے کا حکم دیتے ہیں؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تجھے رمضان کے مہینہ کے بعد روزے رکھنے ہیں تو محرم میں رکھ کیونکہ بلاشک وشبہ یہ اللہ کا مہینہ ہے اس مہینہ میں ایک دن (ایسا) ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور اس دن پر دوسرے لوگوں کی توبہ قبول کرے گا۔ (یہ حدیث حسن وغریب ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۷ - شمار ۶۵۹)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

ہم کو ابو نصر رضؓ نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے اُنہوں نے مجاہد رضؓ سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص محرم میں سے ایک دن روزہ رکھے تو اس کے لیے ایک دن کے عوض تیس ۳۰ دن ہیں۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ ھ، صفحہ ۴۲۵)

اور نیز اس میں سے وہ روایت ہے جو میمون بن مہران رضؓ سے ہے۔ اُنہوں نے ابن عباس رضؓ سے کہا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محرم میں سے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے وہ دیا جائے گا ثواب دس ہزار فرشتوں کا اور جو کوئی محرم میں سے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے وہ دیا جائے گا ثواب دس ہزار شہیدوں کا اور دس ہزار حج اور عمرہ کرنے والوں کا۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اللہ تعالیٰ بلند کرے گا اس کے لیے یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض ایک درجہ بہشت میں اور جو کوئی عاشورہ کی رات کو ایک مومن کا روزہ کھلوائے گویا اُس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اُمت کا روزہ کھلوایا اور اُن کے پیٹ پر کیے۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن کو اللہ سبحانہٗ نے تمام دنوں پر بزرگی دی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں!

اللہ سبحانہٗ نے آسمانوں کو پیدا کیا عاشورہ کے دن
اور زمینوں کو بھی
اور پیدا کیا پہاڑوں کو عاشورہ کے دن
اور قلم کو پیدا کیا عاشورہ کے دن
اور لوحِ محفوظ کو پیدا کیا عاشورہ کے دن۔
اور حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا عاشورہ کے دن۔
اور اُن کو بہشت میں داخل کیا عاشورہ کے دن۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے عاشورہ کے دن۔

اور

فرعون غرق ہوا عاشورہ کے دن

اور اللہ تعالیٰ نے بلا دور کی حضرت ایوب علیہ السلام سے عاشورہ کے دن۔
اور اللہ سبحانہٗ نے حضرت آدم علیہ السلام سے توبہ قبول کی عاشورہ کے دن۔
اور اللہ سبحانہٗ نے حضرت داؤد علیہ السلام کا گناہ معاف کیا عاشورہ کے دن
اور پیدا ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام عاشورہ کے دن۔
اور قیامت کا دن ہوگا عاشورہ کے دن۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۴۲۵/۲۶)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

نفل ۴ رکعتیں

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۱ بار
اللہ بہت بڑا ہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ
اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور

مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا
تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے

ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ۱ بار
بزرگی اور عزت والے!

حضرت ابن عباسؓ سے ایک اور روایت میں ہے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی عاشورہ کے دن میں روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ساٹھ برس کی عبادت لکھے گا۔ جن کے دن میں روزہ اور رات کو قیام ہوا ہو اور جو کوئی عاشورہ کے دن میں روزہ رکھے اسے ہزار شہیدوں کا ثواب دیا جاوے گا۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن میں روزہ رکھے، اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ساتوں آسمانوں کے رہنے والوں کا ثواب لکھے گا اور جو کوئی عاشورہ کے دن ایک مومن کا روزہ کھلوائے تو گویا اُس نے اپنے پاس سے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اُمت کا روزہ کھلوایا اور اُن کے پیٹ بھر دیے۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن ایک یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے تو بلند کیا جاوے گا اُس کے لیے یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض بہشت میں ایک درجہ تو حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سبحانہٗ نے ہم کو عاشورہ کے دن میں بڑی فضیلت دی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں :

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

اللہ سبحانہ نے آسمانوں کو پیدا کیا عاشورہ کے دن اور زمین کو بھی اسی طرح ۔
اور پہاڑوں کو بھی پیدا کیا عاشورہ کے دن اور ستاروں کو اسی طرح ۔
اور عرش کو پیدا کیا عاشورہ کے دن اور کرسی کو اسی طرح ۔
اور لوح کو پیدا کیا عاشورہ کے دن اور قلم کو اسی طرح ۔
اور حضرت جبرئیلؑ کو پیدا کیا عاشورہ کے دن اور فرشتوں کو اسی طرح ۔
اور حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا عاشورہ کے دن میں
اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے عاشورہ کے دن میں
اور اللہ تعالیٰ نے ان کو نجات دی عاشورہ کے دن ۔

اور

فرعون کو غرق کیا عاشورہ کے دن میں
اور حضرت ادریس علیہ السلام کو (آسمان پر) اُٹھا لیا عاشورہ کے دن میں
اور حضرت ایوب علیہ السلام سے تکلیف دور کی عاشورہ کے دن میں
اور اُٹھا لیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عاشورہ کے دن میں
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا کیے گئے عاشورہ کے دن میں
اور اللہ سبحانہ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی عاشورہ کے دن میں
اور حضرت داؤد علیہ السلام کا گناہ معاف فرمایا عاشورہ کے دن میں
اور اللہ تعالیٰ نے بادشاہی دی حضرت سلیمان علیہ السلام کو عاشورہ کے دن میں
اور متمکن ہوا عرش پر پروردگار بلند اور برحق عاشورہ کے دن میں
اور قیامت کا دن ہوگا عاشورہ کے دن میں
اور پہلی بار آسمان سے مینہ برسا عاشورہ کے دن ۔
اور سب سے پہلی رحمت اتری عاشورہ کے دن میں

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اور جو کوئی عاشورہ کے دن نہائے وہ کسی بیماری سے بیمار نہ ہوگا سوا موت کی بیماری کے۔

اور جو کوئی عاشورہ کے دن سرمہ لگائے تو اُس کی آنکھ نہ دکھے گی اس سال سارے میں۔

اور جو کوئی عاشورہ کے دن کسی بیمار کی عیادت کرے تو گویا اُس نے عیادت کی آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کی۔

اور جو کوئی عاشورہ کے دن ایک بار پانی پلائے تو گویا اُس نے اللہ سبحانہ کی نافرمانی آنکھ ایک بار جھپکنے کے برابر نہیں کی۔

اور جو کوئی عاشورہ کے دن چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور پچاس بار پڑھے قل هو الله احد تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے پچاس سال گذشتہ کے گناہ اور پچاس سال آئندہ کے بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ اُس کے لیے اوپر کے گروہ میں بناوے گا ہزار محل نور سے۔

اور ایک حدیث میں آیا ہے چار رکعتیں دو سلاموں سے ہر رکعت میں پڑھے سورۂ فاتحہ ایک بار اور اذا زلزلت الارض زلزالها ایک بار اور قل یا ایها الکٰفرون ایک بار اور قل هو الله احد ایک بار۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ستر بار درود بھیجے جب اس سے فارغ ہو۔ (یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضؓ سے منقول ہے)۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور۔ ۱۳۲۳ھ صفحہ ۴۲۷ - ۴۲۶)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

نفل ۴ (دو دو رکعت)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۱ بار

اللہ بہت بڑا ہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ۳ بار

بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ

اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے

السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی

وَ الْاِكْرَامِ ۱ بار

اور عزت والے!

صلوٰۃ الشریفہ ۷۰ بار

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّآ

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم الله الرحمن الرحيم ○ ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولنا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته

بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك

يا حي استغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه يا قيوم

رجب المرجب

ربنا
تقبل منا
إنك أنت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العالمين

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

رَبَّنَا

تَقَبَّلۡ مِنَّا

اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ

اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَ زِنَةَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

رَجَبُ الْمُرَجَّب

ماہِ رجب کا چاند دیکھ کر یہ کہو،

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ
اے اللہ ہمیں رجب اور شعبان میں
رَجَبٍ وَّ شَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا
برکت دے اور ماہِ رمضان
شَهْرَ رَمَضَانَ ابار
ہم تک پہنچا

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب ماہِ رجب شروع ہوتا تو یہ کلمات پڑھتے
اللھم بارک لنا الخ
ابن السنی عمل الیوم
صفحہ ۱۸۰
نمبر ۶۵۹

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رجب المرجب کی پہلی تاریخ کو

نفل ١٠ رکعتیں

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ١ بار
اللہ بہت بڑا ہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ٣ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ
اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور

مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا
تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے

ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ١ بار
بزرگی اور عزت والے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے جو اکیلا ہے نہیں ہے اس کا

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
شریک کوئی اس کے لیے ہے ملک اور اسی کے لیے ہے سب تعریف

يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ
زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے

لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ
نہیں مرے گا۔ اس کے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَللّٰهُمَّ قَدِيْرٌ شَىْءٍ كُلِّ عَلٰى
اے اللہ! قادر ہے ہر چیز پر
لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَ لَا
کوئی روکنے والا نہیں اس چیز کو جو تو دیوے اور نہیں
مُعْطِىَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا يَنْفَعُ
کوئی دینے والا اس چیز کو جو تو روکے اور نہیں نفع دیتی
ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۱ بار
دولت مند کو تیری بارگاہ میں دولت

خبر دی ہم کو شیخ امام ہبۃ اللہ بن مبارک سقطی رح نے۔ کہا حدیث کی ہم کو محمد بن احمد محاملی رض نے۔ کہا حدیث کی ہم کو علی بن محمد بن اسمٰعیل بن محمد صفار رض نے کہا خبر دی ہم کو سعید بن نصر بن منصور بزار رض نے کہا خبر دی ہم کو سفیان بن عیینہ رض نے اعمش رض سے۔ انہوں نے طارق بن شہاب رض سے۔ انہوں نے سلمان رض سے۔ انہوں نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور رجب کے چاند کا طلوع ہو چکا تھا اے سلمان رض نہیں کوئی مرد مومن اور نہ عورت مومنہ کہ نماز پڑھے اس مہینہ میں تیس رکعت ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ اور قل ھو اللہ احد تین مرتبہ اور قل یٰایھا الکٰفرون تین مرتبہ مگر دور کرتا ہے اس سے اللہ سبحانہ، گناہ اس کے اور دیتا ہے ثواب مانند اس شخص کے جو تمام مہینہ روزے رکھے اور ہوتا ہے نماز گزارنے والوں میں آئندہ سال تک اور اٹھاتے جاتے ہیں اس کے لیے ہر دن عمل ایک شہید کے بدر کے شہیدوں سے اور لکھی جاتی ہے واسطے اس کے بمقابلہ روزے ہر دن کے عبادت ایک برس کی اور بلند کیے جاتے ہیں اس کے لیے ہزار درجے پس اگر تمام مہینہ روزے رکھے اور یہ نماز پڑھے تو نجات دیگا اسکو اللہ تعالیٰ آگ سے اور واجب کرے گا واسطے اس کے بہشت اور ہوگا اللہ سبحانہ، کے قرب میں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

خبر دی مجھ کو ساتھ اس ثواب کے حضرت جبریل علیہ السلام نے اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ علامت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکوں اور منافقوں کے درمیان کیونکہ منافق نہیں پڑھتے اس نماز کو۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ

کہا سلمان رضؓ نے میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خبر دیجیے کس طرح اور کس وقت پڑھوں میں اس نماز کو فرمایا اے سلمان رضؓ پڑھ تو اس کے اول میں دس رکعتیں۔ پڑھ تو ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک دفعہ اور قل ھو اللہ احد تین مرتبہ اور قل یاایھا الکفرون تین مرتبہ، پس جب سلام پھیرے، اٹھا تو ہاتھ اپنے، اور کہہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہٗ .... الخ پھر پھیر تو ہاتھ اپنے اپنے منہ پر اور نماز پڑھ تو درمیان مہینہ کے دس رکعتیں، پڑھ تو ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک مرتبہ، اور قل ھو اللہ احد اور قل یاایھا الکفرون تین مرتبہ پس جب سلام پھیرے تو تو اٹھا دونوں ہاتھ اپنے طرف آسمان کے اور کہہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ یُحۡیِیۡ وَ یُمِیۡتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوۡتُ بِیَدِهِ الۡخَیۡرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرۡدًا وِّتۡرًا لَّمۡ یَتَّخِذۡ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا۔

پھر پھیر تو اپنے منہ پر۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَ زِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

رُبَاعِیٌّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ رُبُوۡعٌ

رجب المرجب کی درمیانی یعنی پندرھویں تاریخ کو

نفل	۱۰ رکعتیں
اَللّٰهُ اَکۡبَرُ	۱ بار
اللہ بہت بڑا ہے	
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ	۳ بار
میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں	
اَللّٰهُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ وَ	
اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور	
مِنۡكَ السَّلَامُ تَبَارَكۡتَ یَا	
تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے	
ذَا الۡجَلَالِ وَ الۡاِکۡرَامِ	۱ بار
بزرگی اور عزت والے	

رَبَّنَا

تَقَبَّلۡ مِنَّا

اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ یَا قَیُّوۡمُ

پھر آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر یہ دُعا مانگو۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے

لَا شَرِیۡكَ لَهٗ لَهُ الۡمُلۡكُ وَ
نہیں کوئی اس کا شریک اسی کے لیے ہے ملک اور

لَهُ الۡحَمۡدُ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ
اسی کے لیے ہے سب تعریف زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے

وَ هُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوۡتُ بِیَدِهٖ
اور وہ زندہ ہے نہیں مرے گا اسی کے ہاتھ میں ہے

الۡخَیۡرُ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ
بھلائی اور وہ ہر چیز پر

قَدِیۡرٌ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا
قادر ہے وہ اللہ ہے اکیلا تنہا

صَمَدًا فَرۡدًا وِّتۡرًا لَّمۡ
بے پروا یگانہ تنہا نہیں

یَتَّخِذۡ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا
کوئی اس کی بیوی اور نہ اولاد

۱ بار

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

رجب المرجب کی آخری تاریخ کو

(چونکہ چاند کا نظر آنا کسی بھی طرح یقینی بات نہیں اور اس نماز کا پڑھنا اہم کاموں میں سے ہے، پس پڑھو اس نماز کو اُنتیس ۲۹ کو اور پھر اگر اُنتیس کی شام کو چاند نظر نہ آوے تو تیس ۳۰ کو بھی اس نماز کو پڑھو)۔

نفل	۱۰ رکعتیں
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ بہت بڑا ہے	۱ بار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	۳ بار
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور	
مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے	
ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ بزرگی اور عزت والے	۱ بار
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے جو ایک ہے	

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ

نہیں کوئی اس کا شریک اسی کے لیے ہے ملک

وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ

اور اسی کے لیے ہے سب تعریف زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے

بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

اسی کے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

قدرت رکھتا ہے۔ اور درود بھیجے اللہ ہمارے

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهِ

سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل

الطَّاهِرِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا

پاک پر اور نہیں ہے طاقت گناہ سے بچنے اور

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ابار

توانائی نیکی کرنے کی مگر ساتھ اللہ بلند اور عظمت والے کے

پھر اللہ سے اپنی حاجت مانگو

اور نماز پڑھ تو مہینے کے آخر میں دس رکعتیں ۔ پڑھ تو ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک مرتبہ اور سورۃ اخلاص تین مرتبہ اور سورۃ کافرون تین مرتبہ، پس جب سلام پھیرے، تو اٹھا دونوں ہاتھ اپنے طرف آسمان کی، اور کہہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ... الخ۔ اور مانگ تو حاجت اپنی ۔ قبول کی جائیگی تیرے لئے دعا تیری اور کر یگا اللہ تیرے اور دوزخ کے درمیان سَتّر کھائیاں، ہر کھائی کشادگی میں ایسی ہے جیسے کہ آسمان اور زمین ۔ اور لکھی جائیگی تیرے لئے آزادی آگ سے اور گزرنا پلصراط پر ۔ کہا حضرت سلمان رض نے، پس جب فارغ ہوئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حدیث سے ۔ تو میں گر پڑا سجدہ کرتا ہوا روتا ہوا اللہ کے شکر کے واسطے بسبب اس کے جو سُنی میں نے زیادتی ثواب کی ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

(غنیۃ الطالبین ۱۳۲۳ھ ۔ مطبع صدیقی واقع لاہور صفحہ ۱۹ - ۳۱۸)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

رجب المرّجب کے روزے

ا تا ۳۰

حتے الامکان رجب المرجب کے پورے مہینے کے روزے رکھو جس طرح شریعت الاسلام میں رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں، اسی طرح طریقت الاسلام میں رجب المرجب کے روزے تزکیۂ نفس اور روح کی بلندی کے لیے السب معمول ہے۔

اگر کسی معذوری کی بنا پر کوئی سارے مہینے کے روزے نہ رکھ سکے تو یہ پانچ روزے کبھی قضا نہ کرے۔ رجب کی پہلی، درمیانی اور آخری تاریخ کا، اور رجب کی پہلی جمعرات کا۔ جیسے کہ اسی حدیث میں مذکور ہے۔

۱ - یکم -

۲ - پندرھویں -

۳ - اُنتیسویں - اگر انتیسویں کی شام کو چاند نظر آجائے تو فبھا ورنہ تیسویں تاریخ کو بھی روزہ رکھو۔

۴ - تیسویں -

۵ - رجب المرجب کی نوچندی یعنی پہلی جمعرات -

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رجب المرجب

خبر دی ہم کو شیخ امام ہبتہ اللہ بن مبارک سقطیؒ نے ساتھ اسناد اپنی کے عمشؓ سے وہ ابراہیمؒ سے وہ علقمہؓ سے وہ ابو سعید خدری رضؓ سے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے - یہ کہ تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق مہینوں کی گنتی اللہ سبحانہٗ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جس دن کہ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو۔ ان سے چار مہینے حرام کے ہیں پس رجب کہا جاتا ہے مہینہ اللہ کا پھر تین اور ہیں پے در پے یعنی ذی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم۔ مگر یہ کہ تحقیق رجب مہینہ اللہ کا ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان مہینہ ہے اُمت میری کا پس جو شخص کہ روزہ رکھے رجب سے ایک دن کا از روئے ایمان کے اور طلب ثواب کے واجب کرے گا اللہ کی بڑی رضامندی کو اور جگہ دیا جائے گا بہشت اونچی میں - اور جو شخص اس سے روزہ رکھے دو دن پس واسطے اس کے ثواب ہے دوگنا اور وزن ہر ایک حصّہ کا دنیا کے پہاڑوں کی مانند ہے اور جو شخص روزہ رکھے رجب سے تین دن کرے گا اللہ تعالیٰ درمیان اُس کے اور درمیان دوزخ کے ایک کھائی کہ لمبائی اس کی راستہ ہے ایک برس کا، اور جو شخص روزے رکھے رجب کے چار دن امن دیا جائے گا سختیوں سے دیوانگی اور جذام اور برص کے اور دجال کے فتنہ سے۔ اور جو شخص روزے رکھے اس سے پانچ دن نگاہ رکھا جائے گا قبر کے عذاب سے - اور جو شخص روزے رکھے اس سے چھ دن نکلے گا اپنی قبر سے اور مُنہ اس کا بہت روشن ہو گا چاند سے چودھویں رات میں - اور جو شخص روزے رکھے اس سے سات دن پس تحقیق دوزخ کے لیے سات دروازے ہیں بند کرے گا اللہ پاک اس سے ہر دن کے روزے کی برکت سے اس کے دنوں سے ایک دروازہ اس کے دروازوں سے اور جو شخص اس کے آٹھ دن کے روزے رکھے پس تحقیق بہشت کے آٹھ دروازے ہیں کھولتا ہے اللہ پاک اس کے لیے ہر دن کے روزے کے عوض ایک دروازہ بہشت کے دروازوں سے - اور جو شخص

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

اس کے نو دن کے روزے رکھے نکلے گا قبر اپنی سے اور وہ کہتا ہوگا ان کلمات کو اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور نہیں پھیرا جائے گا مُنہ اُس کا مگر بہشت کی طرف۔ اور جو شخص اس کے دس دن کے روزے رکھے کرے گا اللہ پاک اُس کے لیے پُل صراط کے ہر میل پر ایک فرش کہ وہ آرام پکڑے گا اُس پر۔ اور جو شخص اس کے گیارہ روزے رکھے قیامت کے دن اس سے کوئی افضل دکھائی نہ دے گا سوائے ایسے شخص کے جو اس کے برابر یا اس سے زیادہ کرے۔ اور جو شخص روزے رکھے رجب سے بارہ دن پہنائے گا اُس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دو حُلّے، ایک حُلّہ بہتر ہوگا دنیا اور اس چیز سے جو اس میں ہے۔ اور جو شخص روزے رکھے رجب سے تیرہ دن رکھا جائے گا اُس کے لیے قیامت کے دن دستر خوان عرش کے سایہ میں، پس اُسے کھانا دیا جائے گا اور لوگ سخت شدت میں ہونگے اور جو شخص روزے رکھے گا رجب سے چودہ دن۔ دے گا اس کو اللہ عز وجل وہ چیز جو نہیں دیکھی آنکھوں نے اور نہیں سُنی کانوں نے اور نہیں گزری آدمی کے دل پر۔ اور جو شخص روزے رکھے اس سے پندرہ دن کھڑا کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن امن پانے والوں کی کھڑا ہونے کی جگہوں میں اور نہیں گزرے گا ساتھ اس کے فرشتہ نزدیکی اور نہ نبی مُرسل مگر کہے گا اس کو کہ خوشی ہو تجھ کو کہ تو امن والوں سے ہے۔

اور دوسری روایت میں زیادتی ہے پندرہ دن پر اور زیادتی یہ ہے کہ جو شخص روزے رکھے اس سے سولہ دن ہوگا پہلو میں اُن لوگوں سے جو زیارت کریں گے اللہ تعالیٰ کی اور نظر کریں گے طرف اُس کی اور سنیں گے کلام۔ جو شخص روزے رکھے اس سے سترہ دن کھڑا کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کے لیے پل صراط کے ہر میل پر آرام لینے کی جگہ کہ آرام لے گا اس پر۔ جو شخص روزے رکھے اس سے اٹھارہ دن برابری کرے گا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اپنے قبہ میں۔ اور جو شخص روزے رکھے اس سے اُنیس دن، بنائے گا اللہ پاک اُس کے لیے ایک محل بہشت میں حضرت ابراہیم اور حضرت آدم علیہما السلام کے محل کے سامنے اور سلام کرے گا

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

ان پر اور وہ سلام کریں گے اس پر۔ اور جو شخص روزہ رکھے اس سے بیس دن پکارے گا پکارنے والا آسمان سے اے اللہ کے بندے لیکن وہ چیز کو گزر رہی ہے (گذشتہ گناہ) پس تحقیق بخش دی اللہ نے تیرے لیے۔ پس نئے سرے سے کر عمل اس مدت میں جو باقی ہے۔ لیکن یہ کہ پاک کرنے والا نام ہے رجب کا پس اس واسطے کہ تحقیق وہ پاک کرتا ہے اپنے روزہ رکھنے والے کو گناہوں اور خطاؤں سے۔

غنیۃ الطالبین

مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۳۱۱ - ۳۰۹

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

ليلة الرغائب

رجب المرجب کے پہلے جمعہ کی رات کو لیلۃ الرغائب کہتے ہیں۔

اِس رات مغرب اور عشا کی نمازوں کے درمیان یہ نماز پڑھو۔

نفل	۱۲ رکعتیں

(دو دو رکعت کرکے)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ	۱ بار
اللہ بہت بڑا ہے	
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ	۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ	
اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور	

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا
تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے
ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ا بار
بزرگی اور عزت والے

پھر یہ درود شریف پڑھو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ
اے اللہ رحمت او سلام بھیج محمد
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى اٰلِهٖ
نبی امی پر اور ان کی آل پر
وَ سَلِّمْ ۷۰ بار

پھر سجدہ کرو اور سجدہ میں کہو

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ
بہت پاک ہے بہت منزہ ہے پروردگار
الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الرُّوْحِ ۷۰ بار
فرشتوں اور روح کا

پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ اور کہو

رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ تَجَاوَزْ
اے میرے پروردگار بخشش کر اور رحم کر اور در گذر کر
عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
جو تو جانتا ہے پس تحقیق تو ہی ہے غالب

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

اَللّٰہُ اَعْظَمُ	۷۰ بار
بہت بڑا۔	

پھر دوسرا سجدہ کرو اور اس میں بھی یہی دعا پڑھو
اور سجدہ ہی میں اللہ سے اپنی حاجت مانگو۔

خبر دی ہم کو شیخ ابو البرکات ہبۃ اللہ سقطی رح نے کہا خبر دی ہم کو قاضی ابو الفضل رح جعفر بن یحییٰ بن کمال مکی رح نے، کہا خبر دی ہم کو ابو عبد اللہ حسین بن عبد الکریم بن محمد بن محمد جزری رح نے مکہ میں مسجد حرام کے اندر، کہا خبر دی ہم کو ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن جہضم ہمدانی رض نے، کہا خبر دی ہم کو ابو الحسن علی بن محمد بن سعید السعدی بصری رح نے کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے۔ کہا خبر دی ہم کو خلف بن عبد اللہ صنعانی رح نے حمید طویل رح سے اُنہوں نے حضرت انس بن مالک رض سے کہا فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب مہینہ اللہ کا ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے۔ اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔ کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا معنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا کہ مہینہ اللہ کا ہے۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واسطے، کہ تحقیق رجب خاص کیا گیا ہے ساتھ بخشش کے اور اس میں نگاہ رکھی جاتی ہے خون (قتل) کی (قتل کے قصاص میں) اور اس میں توبہ قبول کی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں علیہم السلام کی اور اس میں نگاہ میں رکھا دوستوں کو اپنے دشمنوں کے ہاتھ سے۔ جو شخص اس کا روزہ رکھے واجب ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ سبحانہ، پر تین چیزیں بخشش واسطے اس چیز کے جو گذر رہی ہے اس کے گناہوں سے اور نگاہ رکھنا باقی عمر میں گناہوں سے اور اس پر تیسری چیز بے ڈر رہنا ہے پیاس سے بڑی بیشی کے دن کے۔ پس کھڑا ہوا ایک بوڑھا ضعیف پس اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق میں عاجز ہوا اس کے تمام روزے رکھنے سے۔ پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھ تو اس کے پہلے دن کا اور اس کے بیچ کے دن کا اور اس کے آخر کے دن کا پس تحقیق تو

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

دیا جائے گا ثواب اس شخص کا جو تمام مہینے کے روزے رکھے۔ پس تحقیق نیکی ساتھ دس چند کے ہوتی ہے ولیکن مت غافل ہو تم جمعہ کی پہلی رات سے رجب میں پس تحقیق وہ ایسی رات ہے کہ فرشتے اس کا نام رکھتے ہیں لیلۃ الرغائب (یعنی رات بھلائیوں کی) اور یہ اس واسطے کہ تحقیق جب گزرتا ہے تیسرا حصہ رات کا تو نہیں باقی رہتا کوئی فرشتہ آسمانوں اور زمینوں میں مگر جمع ہو جاتے ہیں کعبہ اور اس کے گرد و نواح میں جھانکتا ہے اللہ سبحانہ اُن پر (جلوہ افروز ہوتا ہے) پس فرماتا ہے اے میرے فرشتو مجھ سے مانگو جو تم چاہتے ہو پس کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے حاجت ہماری یہ ہے کہ بخشے تو رجب کے روزہ داروں کو۔ پس فرماتا ہے اللہ سبحانہٗ تحقیق میں نے اس کو کیا۔ پھر فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہیں کوئی کہ روزہ رکھے پنجشنبہ کے دن رجب کے پہلے پنجشنبہ میں پھر نماز پڑھے مغرب اور عشا کے درمیان یعنی جمعہ کی رات میں بارہ رکعت۔ پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک دفعہ اور سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص بارہ مرتبہ۔ فاصلہ کرے ہر دو رکعت میں ساتھ سلام کے۔ پس جب فارغ ہووے اپنی نماز سے تو درود بھیجے مجھ پر ستر دفعہ کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ۔

پھر سجدہ کرے، کہے اپنے سجدے میں:

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ستر دفعہ۔ پھر اٹھائے سر اپنا پس کہے: رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْاَعْظَمُ ستر مرتبہ پھر دوسرا سجدہ کرے پھر اس میں کہے مانند اس کے جو کہا پہلے سجدے میں۔ پھر مانگے اللہ سبحانہٗ سے حاجت اپنی اپنے سجدے میں پس تحقیق وہ پوری کی جاتی ہے۔

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے نہیں کوئی بندہ اور نہیں کوئی لونڈی پڑھے یہ نماز مگر بخشے اللہ سبحانہٗ اس کے سارے گناہ اگرچہ ہوویں مانند

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جھاگ سمندر کے اور گنتی ریت اور وزن پہاڑوں کے اور گنتی بارشوں کے قطروں اور درختوں کے پتوں کے اور سفارش قبول کیا جاوے گا قیامت کے دن سات سو اپنے گھر والوں میں سے۔ پس جب ہو گی پہلی رات اُس کی قبر میں تو آئے گا اس کے پاس ثواب اس نماز کا کشادہ روئی اور زبان تیز سے پس اس کو کہے گا اے میرے دوست خوش خبری قبول کر پس تحقیق تو نے نجات پائی ہر سختی سے۔ پس کہے گا تو کون ہے۔ پس قسم اللہ کی میں نے نہیں دیکھا کوئی مرد بہت اچھے مُنہ والا تیرے مُنہ سے اور نہیں سُنی میں نے کوئی کلام شیریں تر تیرے کلام سے اور نہیں سونگھی میں نے کوئی بُو خوش تر تیری بُو سے پس اس کو کہے گا اے میرے دوست میں تیری اس نماز کا ثواب ہوں جس کو تو نے پڑھا ہے فلانی رات فلانے مہینے فلانے برس میں آج رات میں آیا تاکہ تیری حاجت پوری کروں اور تنہائی میں تیرا مونس ہوں اور دور رکھوں میں تجھ سے تیری وحشت کو پس جب صور پھونکا جاوے گا تو میں تجھے سایہ کروں گا قیامت کے میدان میں تیرے سر پر۔ پس خوشخبری قبول کر تو پس ہرگز نہیں گم پائے گا تو بھلائی اپنے مالک سے ہمیشہ۔

غنیۃ الطالبین

(مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۲۱ - ۳۱۹)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بسم الله الرحمن الرحيم ○ ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولنا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته

بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك

يا قيوم استغفر الله الذى لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه يا حي

رجب المرجب کی ستائیسویں کے دن

صبح سے ہی اعتکاف کرو۔ ظہر تک نماز پڑھو۔ ظہر کے بعد تھوڑی دیر نفل پڑھ کر حسب ذیل چار رکعتیں پڑھو۔

نفل	۴
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ بہت بڑا ہے	۱ بار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	۳ بار
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ بزرگی اور عزت والے۔	۱ بار

ربنا
تقبل منا
انك انت السميع العليم
امين امين امين يارب العلمين

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

پھر نماز سے فارغ ہوکر عصر تک دُعا کرتے رہو

خبر دی ہم کو ہبۃ اللہ رح نے ساتھ اسناد اپنی کے حضرت حسن بصری رح سے کہا تھے حضرت عبداللہ بن عباس رض جب ہوتا رجب کی ستائیسویں کا دن تو صبح کرتے معتکف ہوکر اور دن میں نماز پڑھتے ظہر تک پس جب ظہر پڑھ چکتے تو تھوڑی دیر نفل پڑھتے پھر چار رکعت نماز پڑھتے، پڑھتے ہر رکعت میں الحمد للہ ایک دفعہ اور معوذتین ایک دفعہ اور سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص پچاس مرتبہ پھر لگ جاتے دعا کی طرف عصر کے وقت تک. اور کہتے ہیں اسی طرح کرتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن میں۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۳۲۲)

اور خبر دی ہم کو ہبۃ اللہ رح نے اپنی اسناد سے ابی سلمہ رض سے انہوں نے ابی ہریرہ رض اور سلمان فارسی رض سے اور کہا انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق رجب میں ایک دن ہے اور ایک رات جو شخص روزہ رکھے اس دن کا اور قیام کرے اس رات کا ہوتا ہے واسطے اس کے ثواب سے مانند اس شخص کے جو روزے رکھے سو برس اور قیام کرے سو برس کی راتوں میں اور وہ رات متصل ہے تین راتوں سے جو باقی رہیں رجب سے (۲۷ رجب)۔ اور یہ وہ دن ہے جس میں پیغمبر بنائے گئے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور۔ ۱۳۲۳ ہجری صفحہ ۳۲۲)

خبر دی ہم کو شیخ ابو البرکات ہبۃ اللہ سقطی رح نے۔ کہا خبر دی ہم کو شیخ حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب رح نے۔ کہا خبر دی ہم کو عبداللہ بن علی محمد بن بشیر رح نے۔ کہا خبر دی ہم کو علی بن عمر حافظ رح نے۔ کہا خبر دی ہم کو ابو بکر نصر جیشون بن موسیٰ خلال رح نے۔ کہا خبر دی

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

ہم کو علی بن سعید دیلمی رضؓ نے۔ کہا خبر دی ہم کو ضمرہ بن ربیعہ رضؓ قرشی نے ابن شوذبؒ سے انہوں نے مطرورّاق رضؓ سے اُنہوں نے شہر بن حوشب رضؓ سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے اُنہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص رجب کی ستائیسویں دن کا روزہ رکھے تو لکھا جاتا ہے اُس کے لیے ثواب ساٹھ مہینوں کے روزوں کا اور وہ پہلا دن ہے جس میں نزول فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتھ پیغمبری کے۔

غنیۃ الطالبین

(مطبع صدیقی واقع لاہور۔ ۱۳۲۳ ہجری۔ صفحہ ۲۲ - ۳۲۱)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

رجب المرجب کی پہلی رات

عید الفطر کی رات

عید الاضحیٰ کی رات

شعبان المعظم کی پندرھویں رات کو یہ دعا پڑھو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ

اے اللہ درود اور رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور

اٰلِہٖ مَصَابِیْحِ الْحِکْمَۃِ وَ مَوَالِی

ان کی آل پر جو حکمت کے چراغ ہیں اور نعمت کے

النِّعْمَۃِ وَ مَعَادِنِ الْعِصْمَۃِ

صاحب اور پاکی کی کانیں ہیں

وَ اَعْصِمْنِیْ بِھِمْ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ

اور مجھ کو نگاہ (محفوظ) رکھ ان کے ساتھ ہر برائی سے

وَ لَا تَاْخُذْنِیْ عَلٰی غِرَّۃٍ وَّلَا عَلٰی

اور نہ پکڑ مجھ کو نا آزمودگی اور

غَفْلَۃٍ وَ لَا تَجْعَلْ عَوَاقِبَ

غفلت پر اور نہ کر تو میرے انجام کار

اَمْرِیْ حَسْرَۃً وَّ نَدَامَۃً

دل کو افسوس اور پشیمانی

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

وَارْضَ عَنِّيْ فَاِنَّ مَغْفِرَتَكَ

اور تو مجھ سے راضی ہو اس واسطے کہ تیری بخشش

لِلظّٰلِمِيْنَ وَاَنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

گناہگاروں کے لیے ہے اور میں گناہگاروں سے ہوں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَضُرُّكَ

اے اللہ بخش میرے لیے وہ چیز (نافرمانیاں) کہ نہ ضرر دے سکیں

وَاَعْطِنِيْ مَا لَا يَنْفَعُكَ فَاِنَّكَ

تجھ کو اور دے مجھ کو وہ چیز (فرمانبرداریاں) کہ نہیں فائدہ مند تجھ کو پس

الْوَاسِعَةُ رَحْمَتُهُ الْبَدِيْعَةُ

تحقیق تو وہ ذات ہے کہ رحمت اس کی وسیع اور حکمت اس کی

حِكْمَتُهُ فَاَعْطِنِي السَّعَةَ وَالدَّعَةَ

عجیب ہے۔ پس دے مجھ کو فراخی اور آرام

وَالْاَمْنَ وَالصِّحَّةَ وَالشُّكْرَ

اور امن اور تندرستی اور شکر نعمت پر

وَالْمُعَافَاةَ وَالتَّقْوٰى وَاَفْرِغْ

اور عافیت اور پرہیزگاری اور ڈال دے

الصَّبْرَ وَالصِّدْقَ عَلَيَّ وَعَلٰى

صبر اور راستی مجھ پر اور اپنے

اَوْلِيَآئِكَ وَاَعْطِنِي الْيُسْرَ

دوستوں پر اور دے تو مجھ کو آسانی

وَلَا تَجْعَلْ مَعَهُ الْعُسْرَ وَ

اور نہ کر اس کے ساتھ سختی اور

اَعْمِمْ بِذٰلِكَ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ

عام کردے اس کو میرے اہل اور میری اولاد پر

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَ زِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

وَ رِاخۡوَانِىۡ فِيۡكَ وَمَنۡ وَلَدَنِىۡ

اور میرے دینی بھائیوں پر جو تیرے راستے میں ہیں اور اُن پر

مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ وَ الۡمُسۡلِمَاتِ

جنہوں نے مجھے جنا ہے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں

وَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنَاتِ

اور مومن مردوں اور مومن عورتوں سے

ا بار

اور حضرت علی بن ابی طالب رضؓ فارغ کرتے تھے نفس اپنے کو عبادت کے واسطے برس کی چار راتوں میں اور وہ پہلی رات ہے رجب سے اور رات عید الفطر کی اور رات عید الاضحیٰ کی اور رات نصف شعبان کی اور آپ کی دعا ان راتوں میں یہ تھی :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ مَصَابِيۡحِ الۡحِكۡمَةِ وَ مَوَالِى النِّعۡمَةِ وَ مَعَادِنِ الۡعِصۡمَةِ وَ اَعۡصِمۡنِىۡ بِهِمۡ مِنۡ كُلِّ سُوۡٓءٍ الخ

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۲۳ ۱۳ ہجری صفحہ ۱۸ - ۳۱۷)

خبر دی ہم کو ہبۃ اللہ رضؓ نے کہا خبر دی ہم کو قاضی ہناد بن ابراہیم النسفی رحؒ نے کہا خبر دی ہم کو عبد القاہر بن عمر حوزی رحؒ نے ساتھ اس کے کہا خبر دی ہم کو ہبۃ اللہ رحؒ نے کہا خبر دی ہم کو محمد بن فرخان رحؒ نے کہا خبر دی ہم کو احمد بن حسین بن سعید انباری رحؒ نے کہا خبر دی ہم کو ابراہیم بن فراش رحؒ نے عمرو بن سمرؓ رضؓ سے اُنہوں نے موسیٰ ابن عباسؓ سے انہوں نے اصبغ رحؒ سے انہوں نے بنانہ رضؓ سے اُنہوں نے حسین بن علی رضؓ بن ابی طالب سے کہا ہم طواف میں تھے ناگہاں سُنی ہم نے ایک آواز اور وہ کہتا تھا اے وہ شخص جو قبول کرتا ہے دعا درماندوں کی اندھیروں میں اے دور کرنے والے سختی اور بلا کے ساتھ بیماری کے تحقیق رات گذاری تیرے مہمانوں نے خانہ کعبہ اور حرم کے گرد اور ہم دعا کرتے ہیں اور اللہ کی آنکھ نہیں سوتی اور بخش تو مجھ کو ساتھ بخشش اپنی کے وہ جو خطا کی میں نے

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

گناہ سے اے وہ ذات جو اشارہ کرتی ہے طرف اس کی خلقت ساتھ بخشش کے اگر تیری عفو نے نہیں سبقت کی واسطے گناہگاروں کے تو کون ہے جو بخشش کرے گناہگاروں پر ساتھ نعمت کے۔

حضرت حسین رضؓ بن علی کرم اللہ وجہہٗ نے کہا مجھ سے میرے باپ نے جو علی رضؓ ہیں فرمایا اے حسین رضؓ کیا تم نے نہیں سُنا اپنے گناہ پر رونے والے اور اپنے آپ پر عتاب کرنے والے کو پروردگار اپنے میں، چلو تم پس نزدیک ہے کہ تم پالوگے اس کو اور پکارو اس کو۔ کہا حسین رضؓ نے پس جلدی کی یہاں تک کہ میں نے پالیا اس کو اور ناگاہ میں پہنچا ایک مرد خوب رُو پاک بدن، پاکیزہ کپڑوں خوشبو والے کے پاس مگر یہ کہ تحقیق خشک ہوگئی تھی اُس کی دائیں جانب پس کہا میں نے چل تو امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ کے پاس پس کھڑا ہوا کہ کھینچتا تھا اپنے بدن کا حصہ یہاں تک کہ پہنچا امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ کے پاس۔ کہا اس کو تو کون ہے؟ اور تیرا کیا حال ہے کہا اے امیر المومنین کیا حال ہے اُس شخص کا جو پکڑا گیا ہے ساتھ عذاب کے اور منع کیا ہے اس نے حقوق کو۔ کہا تیرا کیا نام ہے کہا منازل بن لاحق رضؓ۔ کہا پس کیا ہے قصّہ تیرا۔ کہا میں مشہور تھا عرب میں ساتھ لہو اور لعب کے اور میں ناچتا تھا جوانی کی نادانی میں اور میں نہیں ہوش میں آتا تھا اپنی غفلت سے اگر میں توبہ کرتا تھا تو نہیں قبول کی جاتی تھی توبہ میری اور میں پھرنا چاہتا تھا تو نہیں پھیر ہی جاتی تھی لغزش میری۔ میں ہمیشہ گناہ کرتا تھا رجب اور شعبان میں اور تھا باپ میرا مہربان نرم دل ڈراتا تھا مجھ کو جہالت کی جگہوں اور گناہ کی بدبختی سے۔ مجھے کہتا تھا اے چھوٹے بیٹے میرے، اللہ کی سخت پکڑیں ہیں اور عذاب پس نہ سامنے آنو نافرمانی سے اس کے واسطے جو عذاب کرتا ہے ساتھ آگ کے پس بہت فریاد کی تجھ (تیرے گناہوں) سے اندھیروں اور فرشتوں بزرگ نے اور رحمت والے مہینے اور راتوں اور دنوں نے اور باپ میرا جب مجھ سے لڑتا تھا ادب دینے کے ساتھ تو میں اُس سے لڑتا تھا مارنے کے ساتھ پس میں حد سے گزر گیا طرف اس کے۔ ایک دن پس کہا اس نے قسم اللہ کی البتہ روزہ رکھوں گا میں اور نہ افطار کروں گا میں اور البتہ نماز پڑھوں گا میں اور نہ

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

سوؤں گا میں اور روزہ رکھا اس نے ایک ہفتہ بھر سوار ہوا اونٹ پر جو سرخ سفید آمیز رنگ والا تھا اور آیا مکہ میں حج اکبر کے دن اور کہا البتہ جاؤں گا میں طرف خانہ کعبہ کے اور البتہ مدد چاہوں گا میں تجھ پر اللہ سے۔ کہا پس آیا مکہ میں حج اکبر کے دن اور لٹکا ساتھ پردوں کعبہ کے اور بد دعا کی مجھ پر اور کہا " اے وہ ذات جس کی طرف آتے ہیں حج کرنے والے دور سے امید رکھتے ہیں اللہ غالب اکیلے بے پرواہ کی مہربانی سے۔ منازل نہیں پھرتا میری نافرمانی سے، پس پکڑ تو حق میرا اے رحمٰن میرے بیٹے سے، مجھ پر بخشش کر اور بیکار ہو جاوے تیری بخشش کی برکت سے اس کا پہلو، اے وہ ذات جو پاک ہے۔ نہیں جنا گیا اور نہیں جنا کسی کو "۔ کہا پس قسم اُس کی جس نے بلند کیا آسمان کو اور نکالا پانی کو نہیں پورا ہوا تھا کلام اُس کا یہاں تک کہ ماری گئی سجانب دائیں میری پس ہو گیا میں مانند حرم کے کونے میں پڑی ہوئی لکڑی کے اور لوگ صبح اور شام آتے تھے مجھ پر اور کہتے تھے یہ وہ شخص ہے کہ قبول کی اللہ سبحانہٗ نے اس کے حق میں اس کے باپ کی بد دعا۔ پس کہا اس کو حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے پس کیا کیا تیرے باپ نے کہا اے امیر المومنین میں نے اس سے سوال کیا کہ میرے لیے دعا کرے ان جگہوں میں جہاں مجھ پر بد دعا کی پیچھے اس کے راضی ہونے کے مجھ سے۔ پس قبول کیا اُس نے میرے سوال کو۔ پس سوار کیا میں نے اُس کو اُونٹنی پر جو پائی میں نے تیز چلنے میں یہاں تک کہ پہنچے ہم ایک وادی کی طرف اس کو وادی اراک کہتے ہیں پس اُڑا ایک جانور ایک درخت سے پس بھاگی اونٹنی پس گر پڑا اس سے اور مر گیا راستہ میں۔ پس فرمایا حضرت علی رض نے کیا نہ سکھلاؤں میں تجھ کو دعائیں کہ سُنا میں نے ان کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا نہیں دعا مانگی ساتھ اس کے کسی غمگین نے مگر کھولا اللہ تعالیٰ نے اس سے غم اُس کا اور نہ کسی رنجور نے مگر کھولا اللہ تعالیٰ نے اس سے اس کے رنج کو پس کہا ہاں پس کہا حضرت حسین بن علی کرم اللہ وجہہٗ نے پس سکھلائی اسکو دعا اور دعا کی ساتھ اسکے اور خلاصی پائی اپنی بیماری سے اور آیا ہمارے پاس صحیح وسلامت پس کہا میں نے اس مرد کو کس طرح کیا تو نے۔ کہا جب آرام پکڑا آنکھوں نے (سب سو گئے) تو دعا کی میں نے ساتھ اس کے ایک دفعہ اور دوسری بار اور تیسری بار پس میں آواز دیا گیا کہ کافی ہے تجھ کو اللہ پس

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

تحقیق تو نے پکارا اللہ کو ساتھ اس کے اسم اعظم کے۔ کہ جب پکارا جاتا ہے ساتھ اس کے تو قبول کرتا ہے اور جب سوال کیا جاتا ہے ساتھ اس کے تو دیتا ہے۔ پھر غلبہ کیا مجھ پر میری آنکھ نے پس میں سو گیا۔ پس میں نے دیکھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خواب میں پس پیش کیا میں نے اس دعا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا علی رض میرے چچا کے بیٹے نے۔ اس دعا میں اللہ کا وہ اسم اعظم ہے کہ جب پکارا جاتا ہے ساتھ اس کے قبول کرتا ہے اور جب سوال کیا جاتا ہے ساتھ اس کے تو دیتا ہے۔ پھر غالب آئی مجھ پہ آنکھ دوسری دفعہ پس خواب میں دیکھا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا سننی چاہتا ہوں پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ تو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ يَا عَالِمَ الْخَفِيَّةِ الخ

کہا پس بیدار ہوا میں اور حال یہ تھا کہ میں اچھا ہو گیا۔ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لازم پکڑو اس دعا کو پس تحقیق یہ خزانہ ہے عرش کے خزانوں سے۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۲۸/ ۳۲۵)۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ يَا

اے اللہ تحقیق میں آپ سے سوال کرتا ہوں اے

عَالِمَ الْخَفِيَّةِ وَ يَا مَنِ السَّمَآءُ

جاننے والے پوشیدہ چیزوں کے اور اے وہ ذات جس کی قدرت سے

بِقُدْرَتِهٖ مَبْنِيَّةٌ وَ يَا مَنْ

آسمان بنا ہوا ہے اور وہ ذات جس کی

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

الْاَرْضُ بِعِزَّتِهٖ مَدْحِيَّةٌ
عزت سے زمین بچھی ہوئی ہے

وَيَا مَنِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
اور اے وہ ذات جس کی بزرگی کے نور

بِنُوْرِ جَلَالِهٖ مُشْرِقَةٌ وَّ
سے سورج اور چاند

مُضِيْئَةٌ وَيَا مُقْبِلًا عَلٰى
پر نور ہیں اور روشن ہیں۔ اور اے آگے آنے والے

كُلِّ نَفْسٍ مُّؤْمِنَةٍ زَكِيَّةٍ
ہر ایمان والے پاک نفس پر

وَيَا مُسَكِّنَ رُعْبِ الْخَائِفِيْنَ
اور اے آرام دینے والے ڈرنے والوں کے ڈر سے

وَاَهْلِ التَّقِيَّةِ يَا مَنْ
سے۔ اے وہ ذات

حَوَائِجُ الْخَلْقِ عِنْدَهٗ
جس کے پاس لوگوں کی حاجتیں

مَقْضِيَّةٌ يَا مَنْ نَجّٰى
پوری کی گئی ہیں۔ اے وہ ذات جس نے نجات

يُوْسُفَ مِنْ رِقِّ الْعُبُوْدِيَّةِ
دی یوسف علیہ السلام کو غلامی سے

يَا مَنْ لَيْسَ لَهٗ بَوَّابٌ
اے وہ ذات جس کا نہیں ہے کوئی دربان

يُنَادٰى وَلَا صَاحِبٌ يُّغْشٰى
جو پکارا جاوے اور نہیں کوئی ہم صحبت جس سے راہ و رسم کی جائے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

وَ لَا وَزِيْرٌ يُّعْطٰى وَ لَا غَيْرُهٗ

اور نہ وزیر کو دیا جاوے (نذرانہ) اور نہ سوا اس کے

رَبٌّ يُّدْعٰى وَ لَا يَزْدَادُ عَلٰى

پروردگار ہے جو پکارا جاوے اور نہیں بڑھاتا حاجتوں کی

كَثْرَةِ الْحَوَائِجِ اِلَّا كَرَمًا

کثرت پر مگر کرم

وَّ جُوْدًا وَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اور بخشش اور درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وَّ اٰلِهٖ وَ اَعْطِنِىْ سُؤْلِىْ اِنَّكَ

اور آپ کی آل پر اور دے تو مجھے میری مراد تحقیق تو

عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۳ بار

ہر چیز پر قادر ہے۔

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

شعبان المعظم

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّآ

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

شعبان المعظم

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ سبحانہٗ بزرگ و برتر متوجہ ہوتا ہے شعبان کی پندرھویں رات میں (بندوں کی طرف) اور اپنی ساری مخلوقات کو بخش دیتا ہے مگر مشرک اور کینہ رکھنے والے شخص کو نہیں بخشتا۔ (ابن ماجہؒ)

اور احمدؒ کی روایت میں ہے کہ قاتل کو بھی اللہ سبحانہٗ نہیں بخشتا۔

(ابو موسیٰ اشعری رضؓ - ابن ماجہ رحؒ، احمدؒ - مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۴۰ - شمارہ ۱۲۲۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب شعبان کی پندرھویں رات آئے تو تم رات کو قیام کرو یعنی نوافل پڑھو اور دن کو روزہ رکھو اِس لیے کہ اللہ سبحانہٗ اس رات میں آفتاب غروب ہونے کے بعد ہی آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ کوئی مغفرت چاہنے والا ہے تاکہ میں اُس کو بخش دوں، کوئی رزق مانگنے والا ہے میں اُس کو رزق دوں، کوئی گرفتارِ بلا ہے میں اُس کو عافیت دوں اور ایسا ایسا فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح روشن ہو جاتی ہے۔

(علی کرم اللہ وجہہٗ - ابن ماجہ رحؒ - مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۴۰ شمارہ ۱۲۲۲)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جانتی ہو اِس رات میں کیا واقع ہوتا ہے یعنی شعبان کی پندرھویں رات میں۔ حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِس میں کیا ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِس میں یہ ہوتا ہے کہ لکھا جاتا ہے بنی آدم میں سے ہر وہ شخص جو اس سال میں پیدا ہونے والا ہوتا ہے۔ اور اس رات میں لکھا جاتا ہے وہ شخص جو اس سال میں مرنے والا ہوتا ہے اور اسی رات میں اعمال اُٹھائے جاتے ہیں

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

یعنی آسمان پر اور اسی رات میں نازل کیے جاتے ہیں بندوں کے رزق۔ حضرت عائشہ رضی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اللہ سبحانہٗ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اللہ سبحانہٗ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے۔ حضرت عائشہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں (یہ سُن کر) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا اور میں بھی اللہ سبحانہٗ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا مگر یہ کہ اللہ سبحانہٗ اپنے فضل وکرم کے سایۂ رحمت میں مجھ کو ڈھانک لے تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے۔

(عائشہ صدیقہ رض۔ بیہقی رح در دعوات الکبیر مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۴۰۔ شمار ۱۲۲۰)

کہا ابو ہریرہ رض نے حضور اقدس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام نصف شعبان المعظم کی رات میں اور کہا مجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اٹھائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا طرف آسمان کی فرمایا کہا میں نے اُن کو کیا ہے یہ رات کہا جبرئیل ؑ نے یہ ایک رات ہے کھولتا ہے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اس میں تین سو ۳۰۰ دروازے رحمت کے دروازوں سے بخشتا ہے واسطے ہر شخص کے جو نہیں شریک کرتا ساتھ اللہ کے کسی چیز کو مگر یہ کہ ہووے جادوگر یا کاہن یا ہووے ہمیشہ پینے والا شراب کا یا اصرار کرنے والا بیاج اور زنا پر پس تحقیق یہ لوگ نہیں بخشے جاتے یہاں تک کہ توبہ کریں پس جب ہوا چوتھا حصّہ رات کا اُترے جبرئیل علیہ السلام اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانم فدا اُٹھا لیجیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا پس اُٹھایا سر اپنا پس ناگاہ دروازے بہشت کے کھلے ہوئے ہیں اور پہلے دروازہ پر فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشخبری ہووے اُس شخص کو جو رجوع کرے اس رات میں اور دوسرے دروازہ پر فرشتہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

ہے پکارتا ہے خوشی ہووے اس شخص کو جو سجدہ کرے اس رات میں اور تیسرے دروازے پر فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشی ہووے اس شخص کو جو دعا کرے اس رات میں اور چوتھے دروازہ پر فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشی ہووے ذکر کرنے والوں کو اس رات میں اور پانچویں دروازے پر فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشی ہووے اس کے لیے جو اس رات میں اللہ کے خوف سے رویا چھٹے دروازے پر فرشتہ پکارتا ہے خوشی ہووے مسلمانوں کو اس رات میں۔ اور ساتویں دروازے پر فرشتہ ہے پکارتا ہے کیا ہے کوئی سوال کرنے والا پس دیا جاوے سوال اس کا اور آٹھویں دروازے پر فرشتہ ہے پکارتا ہے کیا ہے کوئی بخشش مانگنے والا پس اُس کو بخشا جاوے پس کہا میں نے اے جبرئیل علیہ السلام کب تک ہوں گے یہ دروازے کھلے ہوئے کہا جبرئیل علیہ السلام نے صبح کے نکلنے تک اول رات سے۔ پھر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق اللہ سبحانہٗ کے لیے اس رات میں آزاد کیے ہوئے ہیں (لوگ) آگ سے بہ شمار بال (بنی) کلب کی بکریوں کے۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۲۳ ۱۳ھ صفحہ ۳۷-۳۳۶)

خبر دی مجھ کو ابو نصر رضؓ نے کہا خبر دی مجھ کو میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھ کو محمد بن احمد حافظ رضؓ نے کہا خبر کی ہم کو عبد اللہ بن محمد رضؓ نے کہا خبر کی ہم کو ابو العباس ہروی رضؓ نے اور ابراہیم بن محمد بن حسن رضؓ نے کہا دونوں نے خبر کی ہمکو ابو عامر دمشقی رضؓ نے کہا خبر کی ہمکو ولید بن مسلم رضؓ نے کہا خبر دی مجھ کو ہشام بن غار رضؓ نے اور سلمان بن مسلم رضؓ نے اور ان کے غیر نے مکحول رضؓ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ رضؓ کونسی رات ہے یہ۔ کہا حضرت عائشہ رضؓ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں۔ پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی نصف کی رات۔ اس میں اُٹھائے جاتے ہیں دنیا کے اعمال اور بندوں کے اعمال اور اللہ کیلئے اس رات میں آزاد کیے ہوتے ہیں (لوگ) آگ سے باندازہ (بنی) کلب کی بکریوں کے بالوں کے پس کیا تو مجھے اجازت دیتی ہے آج رات۔ کہا حضرت

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

عائشہ رضؓ نے کہا میں نے ہاں پس نماز پڑھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہلکا کیا قیام اور پڑھا الحمد اور سورۃ چھوٹی سی پھر سجدہ کیا نصف رات تک پھر کھڑے ہوئے دوسری رکعت میں پس پڑھا اس میں قریب قرأت پہلی رکعت کے پس تھا سجدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صبح تک فرمایا حضرت عائشہ رضؓ نے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی تھی یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے قبض کر لیا ہے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پس جب دیر ہو گئی مجھ پر تو نزدیک ہوئی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک کہ چھوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے تلووں کو پس ہلے پس سنا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے اپنے سجدہ میں :

اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ الخ

کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق میں نے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرتے سجدہ میں آج رات ایک چیز جو نہیں سنی تھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتے وہ چیز کبھی فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تم نے اس کو جان لیا میں نے کہا ہاں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھ لو تم ان کلموں کو اور سکھاؤ ان کو پس تحقیق جبرئیل علیہ السلام نے مجھے امر کیا ہے کہ یاد کروں (پڑھوں) میں ان کو سجدہ میں -

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۳۳۶ - ۳۳۵)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

نصف شعبان المعظم کی رات کے قیام کے سجدہ میں بالخصوص ہر شب کو سجدہ میں بالعموم بلا ناغہ پڑھو۔

اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ
پناہ ڈھونڈتا ہوں میں ساتھ عفو تیرے کے تیرے عذاب سے
وَ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ
اور پناہ ڈھونڈتا ہوں ساتھ رضامندی تیری کے تیرے غصے سے
وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ
اور پناہ ڈھونڈتا ہوں میں ساتھ تیرے تجھ سے بزرگ ہے
وَجْهُكَ لَآ اُحْصِىْ ثَنَآءً
ذات تیری - نہیں طاقت رکھتا ہیں صفت کی
عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى
تجھ پر تو ایسا ہے جیسا تونے تعریف کی
نَفْسِكَ ۱ بار
اپنی ذات کی -

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

شعبان المعظم کی پندرھویں شب کو

صَلٰوۃُ الۡخَیۡر نفل ۱۰۰ رکعتیں
اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ۱ بار
اللہ بہت بڑا ہے
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ ۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے
اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ وَ
اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور
مِنۡكَ السَّلَامُ تَبَارَکۡتَ یَا
تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے
ذَا الۡجَلَالِ وَ الۡاِکۡرَامِ ۱ بار
بزرگی اور عزت والے۔

لیکن جو نماز شعبان کی پندرھویں شب میں وارد ہے وہ سو رکعت ہے ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھنے کے ساتھ ہر رکعت میں دس بار اور اس نماز کو نمازِ خیر کہتے ہیں اور اس کی برکت پھیل جاتی ہے اور سلف صالحین اس نماز کی جماعت کرایا کرتے تھے جس کے لیے جمع ہوتے اور اس نماز میں بڑی فضیلت ہے اور بے شمار ثواب اور حسن بصریؒ سے روایت ہے جو انہوں نے کہا خبر دی مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس اصحابؓ نے کہ جو شخص اس رات میں یہ نماز پڑھے اسکی طرف اللہ تعالیٰ ستر بار دیکھتا ہے۔ اور ہر دیکھنے میں اسکی ایک حاجت پوری کرتا ہے سب سے چھوٹی حاجت بخشش ہے۔ اور مستحب ہے کہ پڑھے اس نماز کو چودھویں رات بھی جس کا زندہ رکھنا مستحب ہے۔

(غنیۃ الطالبین مطبع محمدی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۳۹ ۔ ۳۳۸)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

اور خبر دی ہم کو ابو نصرؓ نے محمدؒ سے اُنہوں نے باپ اپنے سے ساتھ اسناد اپنی کے ہشام بن عروہؓ سے انہوں حضرت عائشہؓ سے، کہا کہ روزے رکھتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ ہم کہتے تھے نہیں افطار کریں گے اور افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے نہیں روزہ رکھیں گے اور شعبان میں روزہ رکھنے کو دوست رکھتے تھے پس کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا ہے کہ دیکھتی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کو شعبان میں پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہؓ تحقیق یہ ایسا مہینہ ہے کہ لکھا جاتا ہے واسطے موت کے فرشتہ کے اس میں نام اس شخص کا کہ قبض کی جاتی ہے اس کی روح اس برس کے باقی دنوں میں پس میں دوست رکھتا ہوں کہ نہ لکھا جاوے نام میرا مگر ایسے حال میں کہ میں روزہ دار ہوں۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ ۔صفحہ ۳۲۹)

تحقیق روایت کی حضرت ابو ہریرہ رضؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان میرا مہینہ ہے اور رجب اللہ کا مہینہ ہے۔ اور رمضان میری اُمت کا مہینہ ہے ۔ شعبان گناہوں کا دور کرنے والا ہے اور رمضان پاک کرنے والا ہے۔ اور فرمایا نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان مہینہ ہے درمیان رجب اور رمضان کے غافل ہیں لوگ اس کی فضیلت سے اور اس میں اُٹھائے جاتے ہیں لوگوں کے اعمال طرف رب العٰلمین کے ۔ پس میں دوست رکھتا ہوں کہ اُٹھایا جاوے عمل میرا اور میں روزہ دار ہوں۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۔۲۳ ۱۳ھ ۔صفحہ ۳۳۰)

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضؓ جب شعبان کا چاند دیکھتے تھے تو گر پڑتے تھے قرآن پر پڑھتے تھے اس کو اور نکالتے تھے مسلمان اپنے مالوں کی زکوٰۃ تاکہ قوی ہو ساتھ اس کے ضعیف اور

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

مسکین ماہ رمضان کے روزوں پر اور بلاتے تھے کار دار قیدیوں کو پس وہ شخص کہ ہوتی تھی اس پر حد قائم کرتے تھے اس کو ورنہ چھوڑتے تھے اس کا راستہ اور جاتے تھے سوداگر پس ادا کرتے تھے اس کو جو ان پر ہوتی تھی اور پکڑتے تھے مال اپنے (قرض چکا دیتے اور وصول کر لیتے) یہاں تک کہ جب دیکھتے تھے طرف چاند رمضان کے نہاتے تھے اور اعتکاف کرتے تھے۔

(غنیۃ الطالبین۔ مطبع صدیقی واقع لاہور ۲۳ ۱۳ھ
صفحہ ۳۱ - ۳۳۰)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے روزے رکھنے کے لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینے کو بہت دوست رکھتے تھے۔ پھر شعبان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان سے ملا دیتے۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۱۰۔ شمارہ ۲۱۵۰)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

رمضان المبارك

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جب روزہ افطار کرو، تو کہو

١ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ

ہر طرح حمد و شکر اللہ کے لئے ہے جس نے

اَعَانَنِىْ فَصُمْتُ وَرَزَقَنِىْ

میری روزہ رکھنے پر اعانت فرمائی (توفیق بخشی) اور مجھے

فَاَفْطَرْتُ ١ بار

رزق دیا تو میں نے اس سے افطار کیا

٢ ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ

پیاس بجھ گئی اور رگیں

الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ

تر ہو گئیں۔ اور ثواب ضرور ملے گا

اِنْ شَآءَ اللهُ ١ بار

اگر اللہ نے چاہا۔

٣ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى

اے اللہ! تیرے ہی لیے میں نے روزہ رکھا اور

رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ١ بار

تیرے ہی رزق سے میں نے افطار کیا۔

٤ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰى

اے اللہ! ہم نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے

رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا

رزق سے افطار کیا پس تو ہم سے قبول فرما

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ١ بار

بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

١ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت پڑھتے تھے: الحمد للہ الذی الخ
عمل الیوم واللیلہ ابن سنی رح صفحہ ۱۲۸ شمارہ ۴۷۹

٢ حضرت ابن سالم المقفع رض سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رض کو میں نے دیکھا کہ اپنی داڑھی مٹھی میں پکڑ کر جو زیادہ ہوتی اس کو کتر دیتے۔ اور کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے: ذهب الظمأ وابتلت العروق الخ
(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۹۶ شمارہ ۲۰۸۴)

٣ حضرت معاذ بن زہرہ رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو فرماتے: اللھم لک صمت الخ
(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۹۶ شمارہ ۲۰۸۵)

٤ حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (روزہ) افطاری کے وقت پڑھتے تھے: اللھم لک صمنا ... الخ
عمل الیوم واللیلہ ابن سنی رح صفحہ ۱۲۸ شمارہ ۴۸۰

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
اے اللہ! میں تیری رحمت سے
بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ
جو ہر چیز سے وسیع ہے سوال کرتا
شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ
ہوں کہ تو میرے گناہ
ذُنُوْبِیْ ۱ بار
بخش دے۔
بَارَكَ اللّٰہُ لَكُمْ ۱ بار
اللہ تمہیں برکت دے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "جب افطار کرے تو کہے :
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ الخ
(ابن عمر رض - موقوفًا - حاکم رح - ابن ماجہ رح - ابن سنی رح حصن حصین صفحہ ۲۴۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اور اگر مہمان روزہ دار ہو تو (دعوت کرنے والے کے حق میں) دعا کرے اور برکت مانگے یعنی بَارَكَ اللّٰہُ لَكُمْ کہے۔
(ابن عمر رض - ابوداؤد رح - ابن ماجہ رح - ابوعوانہ رح - حصن حصین صفحہ ۲۴۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیے۔ اگر روزہ دار نہ ہو تو کھانا کھالیوے اور اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے کے لیے نیک دعا کرے۔
(ابوہریرہ رض - ابوداؤد رح - ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۱۶ - شمار ۲۱۷۹) -

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

ط اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ

روزہ دار تمہارے پاس افطار کریں

وَ اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ

اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں

وَ صَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ١ بار

اور فرشتے تمہارے لیے دعا کریں ۔

روزہ دار سے جب کوئی جہالت سے پیش آئے تو کہے

ط اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ اِنِّيْ

میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں بیشک میں

صَآئِمٌ ١ بار

روزہ دار ہوں

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ (اور اگر کسی کے پاس افطار کرے) (جب کسی کے ہاں دعوت میں) تو اسکے لئے یوں دعا کرے :- افطر عندکم الصائمون الخ (عبد اللہ بن زبیر رض / ابن ماجہ) ابن حبان رح / انس رض ابو داؤد رح حصن حصین صفحہ ۲۴۴)

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ جب تم میں سے کوئی روزہ کی حالت میں ہو اور (اس کے ساتھ) کوئی جہالت سے پیش آئے ۔ تو (روزہ دار) کہے :- اعوذ بک منک انی صائم عمل الیوم واللیلہ ابن سنی رح صفحہ ۱۱۵ نمبر ۳۴۳

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان کی پہلی رات آتے ہی شیطان اور شریر و سرکش جن زنجیروں سے جکڑ دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے تمام دروازے بھی بند کر دیے جاتے ہیں ۔ اس طرح کہ اس کا ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہتا ۔ اور جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں اس طرح کہ اس کا ایک دروازہ بھی بند نہیں رہتا اور ایک پکارنے والا منادی کرتا ہے کہ بھلائی کرنے والو ! (اور نیکی وسعادت کے طلبگارو !) آگے بڑھو (یعنی نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں منہمک ہو جاؤ) اور اے بُرائی کرنے والو ! رُک جاؤ ۔ (یعنی اللہ کی نافرمانی اور بُرے کاموں سے باز آجاؤ) اور اللہ کیلئے کتنے دوزخ سے آزاد ہونیوالے ہیں اور ہر رات ایسا ہی ہوتا ہے

اس باب میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رض حضرت ابن مسعود رض اور حضرت سلمان رض سے بھی روایت ہے ۔ یہ حدیث غریب ہے اور امام بخاری رح نے اس کو حضرت

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

مجاہدؒ کا قول بتایا ہے - اور یہی زیادہ صحیح ہے -

(ابوہریرہ رض - ترمذی رح - ترمذی شریف جلداول صفحہ ۱۳۶ - شمارہ ۶۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان میں جلدی مت کرو اس طرح کہ اس سے پہلے ایک دن یا دو دن کے روزے رکھ لو لیکن جو شخص اپنی عادت کے مطابق روزہ رکھتا ہو (اور وہ دن اس روز آجائے تو اس کے روزہ رکھنے میں کچھ ہرج نہیں) وہ روزہ رکھ لے -

(یہ حدیث حسن و صحیح ہے) -

(ابوہریرہؓ - ترمذیؒ ترمذی شریف جلداول صفحہ ۱۳۷ - شمارہ ۶۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو بلکہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو (یعنی رمضان کا چاند دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرو اور عید کا چاند دیکھ کر ہی افطار کرو) اگر تمہارے اور چاند کے درمیان ابر حائل ہو جائے (یعنی بوجہ ابر چاند نظر نہ آئے) تو (رمضان یا شعبان کے) تیس دن پورے کر لو اس باب میں حضرت ابوہریرہ رض حضرت ابوبکرہ رض اور حضرت ابن عمر رض سے بھی روایت ہے - حضرت ابن عباس رض کی حدیث حسن صحیح ہے -

(ابن عباس رض - ترمذی رح -)

(ترمذی شریف جلداول صفحہ ۱۳۷ - شمارہ ۶۱۰)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم چاند (رمضان کا) دیکھو تو روزے رکھنا شروع کردو اور جب تم چاند (عید الفطر کا) دیکھو تو روزہ ترک کردو پھر اگر تمہارے مطلع میں ابر ہو تو تم اس کے لیے اندازہ کر لو -

(بخاری شریف جلداول صفحہ ۴۲۵ -
شمارہ ۱۷۵۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ○ مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی حضورِ اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھا ہے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ ایک ہے اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول ہیں۔ اعرابی نے کہا ہاں حضورِ اقدس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال رض لوگوں میں (جاکر) پکار دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ روزہ کے بارہ میں ایک مرد کی گواہی قبول کی جائے۔ امام ابن مبارک رح امام شافعی رح اور امام احمد رح اسی کے قائل ہیں۔ امام اسحٰق رح فرماتے ہیں کہ کم از کم دو مردوں کی گواہی سے روزہ رکھنا چاہیے۔ اور افطار کرنے کے بارے میں علماء کا کچھ اختلاف نہیں کہ دو مردوں کی گواہی سے افطار کیا جائے (یعنی عید منائی جائے)۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۳۸۔ شمارہ ۶۱۳)

حضرت کریب رض کہتے ہیں کہ حضرت ام فضل بنتِ حارث رض نے مجھے ملک شام میں امیر معاویہ رض کے پاس بھیجا پس میں شام میں آیا اور جو کام کرنا تھا کیا۔ رمضان کی چاند رات کو لوگوں نے چاند چاند پکارا میں اس شام کو شام ہی میں تھا۔ غرض میں نے چاند دیکھا اور یہ جمعہ کی رات تھی پھر میں مہینہ کے آخر میں مدینہ منورہ میں آیا تو حضرت ابن عباس رض نے مجھ سے پوچھا کہ تم لوگوں نے چاند کب دیکھا تھا۔ میں نے جواب دیا کہ ہم نے جمعہ کی رات کو دیکھا تھا پھر پوچھا کیا تم نے جمعہ کی رات کو دیکھا؟ میں نے کہا ہاں! اور لوگوں نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا اور حضرت امیر معاویہ رض نے بھی روزہ رکھا حضرت ابن عباس رض نے فرمایا کہ ہم نے تو ہفتہ کی رات کو چاند دیکھا تھا اس لیے ہم تو روزے رکھتے جائیں گے اور پھر پورے تیس روزے رکھیں گے یا اگر چاند دیکھ لیں تو افطار کرلیں گے میں نے کہا کیا حضرت معاویہ رض کا دیکھنا اور روزہ رکھنا آپ کے لیے کافی نہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں ہم لوگوں کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ آمِیْن آمِیْن آمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

حضرت ابن عباس رض کی حدیث حسن صحیح و غریب ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ تمام شہر والوں کے لیے اپنے اپنے شہر کا چاند دیکھنا ضروری ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۳۸ شمارہ ۶۱۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لوگو! سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہوتی ہے۔
اس باب میں حضرت ابوہریرہ رض، حضرت عبداللہ بن مسعود رض، حضرت جابر بن عبداللہ رض، حضرت ابن عباس رض، حضرت عمرو بن العاص رض، اور حضرت ابوالدرداء رض وغیرہ سے بھی روایت ہے حضرت انس رض کی حدیث حسن صحیح ہے۔

انس بن مالک رض - ترمذی رح۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۰ - شمارہ ۶۲۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے فجر ہونے سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ درست نہ ہوگا۔

ام المؤمنین حفصہ رض - ابوداؤد رح -

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۴۵ - شمارہ ۲۱۷۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہیں حضرت بلال رض کی اذان سحری (کھانے پینے) سے نہ روک دے اور نہ لمبی فجر (یعنی صبح کاذب جو لمبی ہوتی ہے چوڑی نہیں ہوتی) مگر ہاں وہ فجر جو اُفق میں پھیلی ہوتی ہے۔

(یہ حدیث حسن ہے) -

(سمرہ بن جندب رض - ترمذی رح -
ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۰ -
شمارہ ۶۲۶)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھاؤ پیو تمہیں (سحری کھانے سے) چڑھنے والی روشنی (صبح کاذب) نہ چھڑا دے۔ کھاؤ پیو جب تک کہ سُرخی چوڑی ہو کر نہ پھیلے۔

اس باب میں حضرت عدی بن حاتم رض۔ حضرت ابوذر رض، اور حضرت سمرہ رض سے بھی روایت ہے۔ حضرت طلق بن علی رض کی حدیث اس روایت سے حسن وغریب ہے۔ علماء کا اسی پر عمل ہے کہ جب تک لال رنگ کی چوڑی صبح (صادق) نہ ہو جائے تب تک کھانا پینا حرام نہیں ہوتا۔ تمام اہلِ علم اسی کے قائل ہیں۔

(طلق بن علی رض ۔ ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۴۰۔ شمار ۶۲۵)

حضرت زید بن ثابت رض کہتے ہیں کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہو گئے (حضرت انس رض کہتے ہیں) میں نے کہا کہ اذان اور سحری کے درمیان میں کس قدر فصل تھا انہوں نے کہا بقدر پچاس آیتوں (کی تلاوت) کے۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۴۲۸-۴۲۹۔ شمار ۱۷۷۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لوگ ہمیشہ نیکی پر رہیں گے جب تک کہ وہ جلد افطار کیا کریں گے۔

سہل بن سعد رض ۔ بخاری رح

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۳۸۔ شمارہ ۱۸۰۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اپنے تمام بندوں میں سب سے زیادہ اس بندہ سے محبت ہے جو سب سے جلدی روزہ افطار کرے۔

(یہ حدیث حسن وغریب ہے)۔

(ابوہریرہ رض ۔ ترمذی رح) ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۳۹۔ شمارہ ۶۲۲)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ دین غالب رہے گا جب تک لوگ روزہ جلدی کھولا کریں گے کیونکہ یہود اور نصاریٰ روزہ کھولنے میں دیر کیا کرتے ہیں۔

(ابوہریرہ رض - ابوداؤد رح - ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۹۵ - شمار ۲۰۸۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کسی روزہ دار کو افطار کرائے تو اُس کے لیے روزہ دار کے برابر ثواب لکھا جائے گا۔ اور روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ نہیں گھٹایا جائے گا۔

(زید بن خالد جہنی رض - دارمی رح - دارمی شریف صفحہ ۲۶۸ - شمار ۱۶۸۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو کھجور سے کرے اور اگر یہ نہ ملے تو پانی سے افطار کرلے کیونکہ یہ پاک چیز ہے۔

(یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(سلمان بن عامر رض - ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۳۸ - شمار ۶۱۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ دار کے مُنہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی تو افطار کے وقت اور ایک خوشی قیامت کے روز۔

ابوہریرہ رض - دارمی رح

(دارمی شریف صفحہ ۲۷۶ - شمار ۱۷۵۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ڈھال ہے (سپر) جو گناہوں سے باز رکھتا ہے اور شیطان کے حملوں سے بچاتا ہے۔

(ابوہریرہ رض نسائی رح
نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۴۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۞ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں ایک دروازہ ہے اُسے ریان کہتے ہیں (یعنی سیراب کرنے والا) اس میں سے جائیں گے روزہ دار قیامت کے دن اَور کوئی ان کے سوا اس میں سے نہ جانے پائے گا اور پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں پھر وہ سب اس میں چلے جائیں گے پھر جب ان میں کا آخری آدمی بھی داخل ہو جائے گا وہ بند ہو جائے گا اور کوئی اس میں نہ جائے گا۔

سہل بن سعد رضؓ۔ مسلم رحؒ

(مسلم شریف جلد سوم صفحہ ۴ - ۱۵۳)

حضرت ابوعبیدہ رضؓ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے روزہ سپر ہے جب تک اس کو نہ پھاڑے (یعنی جب تک غیبت نہ کرے یا جھوٹ نہ بولے کیونکہ اس سے روزہ بگڑ جاتا ہے۔ جیسے ڈھال پھٹ جاتی ہے)۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۴۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ (شیطانی حملہ کے لیے) ڈھال ہے۔

(ابوہریرہ رضؓ ۔ دارمی رحؒ)

(دارمی شریف صفحہ ۲۷۶ شمار ۱۷۵۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

(ابوہریرہ رضؓ ۔ ابن ماجہ رحؒ۔)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۵۱ شمار ۱۹۶۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان اور قرآن بندہ کی سفارش کریں گے۔ چنانچہ روزہ یہ کہے گا کہ اے پروردگار میں نے اس کو کھانے اور خواہشات سے دن میں روکے رکھا پس اس کے لیے میری سفارش کو قبول فرما اور قرآن یہ کہے گا کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے باز رکھا یعنی سونے نہیں دیا پس اس کے حق میں تو میری سفارش قبول کر پس ان کی سفارشیں قبول کی

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

کی جائیں گی۔

(عبداللہ بن عمر رض ۔ بیہقی رح)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۳۹ ۔ شمارہ ۱۸۵۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر عمل آدمی کا دونا ہوتا ہے اس طرح کہ ایک نیکی دس تک ہو جاتی ہے یہاں تک کہ سات سو تک بڑھتی ہے اور اللہ سبحانہٗ نے فرمایا ہے کہ روزہ سو وہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دیتا ہوں اس لیے کہ بندہ میرا اپنی خواہشات اور کھانا میرے لیے چھوڑ دیتا ہے ۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اس کے افطار کے وقت اور دوسری خوشی ملاقات پروردگار کے وقت اور البتہ بُو روزدار کے مُنہ کی اللہ تبارک وتعالیٰ کو زیادہ پسند ہے بوئے مشک سے ۔

(ابو ہریرہ رض ۔ مسلم رح)

(مسلم شریف ۔ جلد سوم ۔ صفحہ ۱۵۲)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قیدی کو چھوڑ دیتے اور ہر مانگنے والے کو دیتے ۔

(ابن عباس رض ۔ بیہقی رح)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۴۰ ۔ شمار ۱۸۵۷)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس واکمل صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ فائدہ رسانی میں سخی تھے اور تمام اوقات سے زیادہ رمضان میں سخی ہو جاتے تھے ۔ جب حضرت جبرئیل ؑ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے تھے اور حضرت جبرئیل ؑ رمضان کی ہر شب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے تھے یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قرآن کریم سنایا کرتے تھے غرض حضرت جبرئیل ؑ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے تھے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

وسلم تیز ہوا سے بھی زیادہ نیکی میں سخی ہو جاتے تھے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۲۵ - شمار ۱۷۵۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ (عذاب الٰہی کے لیے) سپر ہے۔ پس روزہ دار کو چاہیے کہ فحش بات نہ کہے اور جہالت نہ کرے اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اُسے گالی دے تو اُسے چاہیے کہ دو مرتبہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے مُنہ کی بُو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) روزہ دار اپنا کھانا پینا اور اپنی خواہش میرے لیے چھوڑ دیتا ہے روزہ میرے ہی لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے (لیکن روزہ کا اس سے زیادہ ملے گا)۔

(ابوہریرہ رض - بخاری رح)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۲۴ - شمار ۱۷۴۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے زُور (جھوٹ بات) نہیں چھوڑی اور نہ اس پر عمل کرنا چھوڑا تو اللہ سبحانہ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

اس باب میں حضرت انس رض سے بھی روایت ہے۔

(یہ حدیث حسن و صحیح ہے)۔

(ابوہریرہ رض - ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۰ - شمار ۶۲۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور لغو کام کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس بات کی کچھ ضرورت نہیں کہ (روزہ کا نام کر کے) وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

(ابوہریرہ رض - بخاری رح)

بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۵

شمار ۱۷۵۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالتِ احرام پچھنے لگوائے اور بحالتِ صوم بھی پچھنے لگوائے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۳۳۔ شمار ۱۷۸۹)

حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام اور روزہ کی حالت میں سینگی کھچوائی۔

(یہ حدیث صحیح ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۳۔ شمار ۶۹۳)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پر قے غلبہ کرے روزہ میں اس پر روزہ کی قضا نہیں اور جس نے از خود قے کیا اس پر قضا ہے۔

(ابوہریرہ رض۔ ابو داؤد رح)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۹۹۔ شمار ۲۱۰۴)

حضرت لقیط بن صبرہ رض فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے (مستحبات) وضو بتلائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی طرح وضو کرو، انگلیوں میں خلال کرو، ناک میں پانی دور تک چڑھاؤ۔ مگر یہ کہ تم روزہ سے ہو (یعنی روزہ کی حالت میں ناک میں دور تک پانی نہ ڈالو)۔

(یہ حدیث حسن و صحیح ہے)۔

علماء روزہ کی حالت میں ناک میں پانی چڑھانے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایسا کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس حدیث سے اس قول کو تقویت ملتی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۵۔ شمار ۷۰۵)

حضرت انس بن مالک رض فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری آنکھوں میں شکایت ہے (یعنی دکھنے آگئی ہیں) میں روزہ سے بھی ہوں کیا میں سرمہ لگا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ اس باب میں حضرت ابو رافع رض سے بھی روایت ہے حضرت انس رض کی حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں کیونکہ اس کا ایک راوی ابو عاتکہ ضعیف ہے۔ اس باب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر کچھ بھی ثابت نہیں۔ روزہ دار کے سُرمہ لگانے کے بارہ علماء کا اختلاف ہے بعض اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام سفیان ثوری رح، امام ابن مبارک رح، امام احمد رح اور امام اسحٰق رح کا یہی مذہب ہے۔ اور بعضوں نے اس کی اجازت دی ہے۔ اور امام شافعی رح کا یہی مذہب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۴ شمارہ ۶۴۴)

حضرت عامر بن ربیعہ رض سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے کی حالت میں اتنی بار مسواک کرتے دیکھا ہے کہ اس کی گنتی نہیں بتا سکتا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رض سے بھی روایت ہے۔ حضرت عامر بن ربیعہ رض کی حدیث حسن ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ روزہ دار شوق سے مسواک کر سکتا ہے۔ مگر بعض علماء تر و تازہ لکڑی سے مسواک کرنا مکروہ سمجھتے ہیں، اور دن کی آخری گھڑیوں میں بھی مسواک کرنا مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام احمد رح اور امام اسحٰق رح شام کے وقت مسواک کرنا مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام شافعی رح کے نزدیک صبح اور شام کسی وقت مسواک کرنے میں کوئی ہرج نہیں (یعنی روزہ دار جس وقت چاہے مسواک کر سکتا ہے) اور امام احمد رح اور امام اسحٰق رح دوپہر کے بعد مسواک کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۴ شمار ۶۴۳)

حضرت انس بن مالک رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے تو (ہم نے دیکھا کہ) روزہ رکھنے والا روزہ نہ رکھنے والے کو بُرا نہ سمجھتا تھا اور نہ بے روزہ والا روزہ دار کو بُرا سمجھتا تھا۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۳۴ شمار ۱۷۹۶) -

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے پاس ایسی سواری ہو کہ آسانی سے خاطر خواہ منزل کو پہنچا دیوے اور روز پیٹ بھر کھانا ملتا ہو تو اس کو چاہیئے کہ رمضان کا مہینہ (جہاں) آجاوے وہیں روزہ رکھے۔

(سلمہ رض - ابو داؤد رح)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۰۵-۵۰۴ ، شمارہ ۲۱۳۱)

حضرت ابوہریرہ رض حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص بھول کر کھالے یا پی لے تو وہ اپنے روزہ کو پورا کر لے کیونکہ یہ تو اللہ نے اس کو کھلا پلا دیا ہے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۳۱ ، شمار ۱۷۸۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے بغیر کسی رخصت و اجازت کے اور بغیر کسی بیماری کے (روزہ) افطار کر لیا تو عمر بھر کے روزے اس کی تلافی نہ کر سکیں گے اگرچہ وہ سارے زمانہ کے روزے رکھ لے۔

حضرت ابوہریرہ رض کی اس حدیث کو ہم صرف اسی اسناد سے جانتے ہیں۔

(ابوہریرہ رض - ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۴۳ ، شمار ۶۴۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگ (روزے میں) وصل نہ کرو۔ حضرات صحابہ رض نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو وصل کرتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کے مثل نہیں ہوں اور فرمایا کہ مجھے کھانا کھلا دیا جاتا ہے اور پانی پلا دیا جاتا ہے یا یہ فرمایا کہ میں رات کو سوتا ہوں تو مجھے کھلا پلا دیا جاتا ہے۔

(انس رض - بخاری رح)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۳۹ شمار ۱۸۱۰)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو! صوم وصال سے بچو دو مرتبہ (یہی فرمایا) کسی نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو صوم وصال رکھتے ہیں فرمایا میں رات کو سو جاتا ہوں تو میرا پروردگار مجھے کھلا پلا دیتا ہے لہٰذا تم اسی قدر عبادت اپنے ذمے لو جس کی تمہیں برداشت ہو۔

(ابو ہریرہ رضؓ۔ بخاری رحؒ)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۳۹ ۔ شمارہ ۱۸۱۵)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں مر گئی اور اس پر ایک مہینے کے روزے باقی ہیں کیا میں اس کی طرف سے قضا رکھ لوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ اللہ کا قرض ادا کرنا زیادہ استحقاق رکھتا ہے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۳۶ - ۴۳۵ - شمارہ ۱۸۰۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مر جائے اور اس پر روزوں کی قضا واجب ہو تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھ لے۔

(عائشہ رضؓ۔ بخاری رحؒ)

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۴۳۵ ۔ شمارہ ۱۸۰۱)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد اللہ رضؓ! کیا مجھے یہ اطلاع نہیں دی گئی کہ تم (ہمیشہ) دن بھر روزہ رکھتے ہو اور رات بھر نماز پڑھتے ہو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درست ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کبھی روزہ رکھو کبھی نہ رکھو اور تھوڑی دیر نماز پڑھو اور تھوڑی دیر سو رہو اس لیے کہ تم پر تمہارے جسم کا بھی حق ہے اور تم پر تمہاری آنکھوں کا بھی حق ہے اور تم پر تمہاری بیوی کا بھی حق ہے اور تم پر تمہارے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

مہمانوں کا بھی حق ہے اور تمہیں کافی ہے کہ تم ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھ لیا کرو اس لیے کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے پس وہ تین روزے پورے مہینے کے روزوں کے برابر ہو جائیں گے ۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ روزوں کی خواہش کی ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سے کچھ زیادہ کے لیے ہرگز اجازت نہ دی میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت حاصل ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تم اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے مثل روزے رکھ لیا کرو ۔ اور اس سے زیادہ نہ رکھو میں نے عرض کیا کہ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ کیا تھا ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نصف سال ۔ حضرت ابو سلمہؓ (راوی) کہتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہؓ بوڑھے ہو گئے تو کہا کرتے تھے کہ اے کاش میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت قبول کر لی ہوتی (اب مجھ سے اس قدر روزے نہیں رکھے جاتے) ۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۴۲ - ۱۴۴ - شمار ۱۸۲۴)

حضرت عبداللہ بن شخیر رضؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا گیا ۔ جو ہمیشہ روزہ رکھا کرتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تو اس نے روزہ رکھا ہی اور نہ چھوڑا ہی ۔

(دارمی شریف صفحہ ۲۷۳ - شمار ۱۷۲۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا سب روزوں میں اللہ سبحانہٗ کے نزدیک حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے پسند ہیں اور سب نمازوں میں ان کی نماز اللہ سبحانہٗ کو زیادہ پسند ہے ۔ وہ پہلے آدھی رات تک سوتے تھے پھر تہائی رات عبادت کرتے تھے پھر چھٹا حصہ رات سوتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (اسی کو صوم داؤدی کہتے ہیں) ۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۱۳ - شمار ۲۱۶۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کے رستہ میں (یعنی دوران جہاد وغیرہ میں) کسی دن روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

اُس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی (وسیع) خندق بنا دے گا جیسی کہ زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

(ابو امامہ رض۔ ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۷۔ شمارہ ۱۵۲۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ سبحانہٗ کی خوشنودی کے لیے ایک دن کا روزہ رکھے اللہ سبحانہٗ اس کو دوزخ سے اس قدر دور کر دیتا ہے جتنا کہ کوّا بچپن سے بڑھاپے تک اُڑے۔

(ابو ہریرہ رض۔ احمد رح۔ بیہقی رح)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۵۲۔ شمارہ ۱۹۶۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ایک دن روزہ رکھے اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کے سفر میں یا حج کے سفر میں) اللہ تعالیٰ اُس کو جہنم سے اس روزے کی وجہ سے ستر برس کی راہ دور کر دے گا۔

(ابو ہریرہ رض۔ نسائی رح)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۵۱)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

تراویح

حضرت ابوہریرہ رض فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان کی (یعنی تراویح کی) ترغیب دلایا کرتے تھے بغیر اس کے کہ لوگوں کو سختی کے ساتھ حکم فرمائیں اور فرماتے تھے کہ جو شخص رمضان میں ایمان و ثواب کی نیت سے کھڑا ہوگا (یعنی خلوص دل کے ساتھ تراویح پڑھے گا) اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک تراویح کا یہی طریقہ رہا پھر حضرت ابوبکر صدیق رض کی خلافت میں بھی یہی طریقہ رہا پھر حضرت عمر فاروق رض کی خلافت کے شروع میں بھی یہی طریقہ رہا۔

اس باب میں حضرت عائشہ صدیقہ رض سے بھی روایت ہے۔

(یہ حدیث صحیح ہے)۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۵۹۔ شمارہ ۷۲۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص رمضان میں بہ حالتِ ایمان ثواب سمجھ کر نماز شب پڑھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ زہری رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور یہی حالت رہی۔ پھر حضرت ابوبکر رض کی خلافت میں اور حضرت عمر رض کی شروع خلافت میں اسی پر عمل رہا۔ زہری رض عروہ بن زبیر رض سے وہ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رض سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے میں ایک شب رمضان میں حضرت عمر بن خطاب رض کے ہمراہ مسجد گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی جماعتیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ کوئی شخص تنہا نماز پڑھ رہا ہے اور کسی کے پیچھے کچھ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں تو حضرت عمر رض نے فرمایا کہ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اگر ان لوگوں کو ایک قرأت پر جمع کر دوں تو بہت مناسب ہو۔ پھر اس رائے کو پختہ کر لیا اور سب کو حضرت ابی بن کعب رض کے پیچھے جمع کر دیا۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

بِأَحْرُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

پھر میں ایک دوسری رات حضرت عمر رض کے ہمراہ مسجد میں گیا تو میں نے دیکھا کہ لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عمر رض نے (یہ دیکھ کر) کہا "یہ کیا عمدہ بدعت ہے اور جس چیز سے غافل ہو کر تم سو رہتے ہو وہ اس سے افضل ہے جس کا تم اہتمام کرتے ہو"، مراد آپ کی اخیر شب تھی اور لوگ اول شب میں عبادت کیا کرتے تھے۔

(ابوہریرہ رض۔ بخاری رح)

(بخاری شریف جلد اول۔ صفحہ ۴۸ ۔ ۴۴۷ ۔ شمار ۱۸۵۵)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات کو ایک شب باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی اور کچھ دوسرے لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی پھر صبح کو لوگوں نے اس کا چرچا کیا اور مسجد میں زیادہ لوگ جمع ہو گئے اور سب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی پھر صبح کو لوگوں نے اور زیادہ چرچا کیا تو مسجد میں تیسری رات کو اور زیادہ لوگ جمع ہو گئے۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی پھر جب چوتھی رات ہوئی تو مسجد لوگوں پر تنگ ہو گئی (لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم شب کو باہر تشریف نہ لے گئے) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے تشریف لے گئے پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور تشہد کے بعد فرمایا کہ "امابعد، مجھ پر تمہارا یہاں موجود ہونا مخفی نہ تھا مگر مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہو جائے اور پھر تم اس کے ادا کرنے سے عاجز آ جاؤ۔ پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور یہی حال رہا۔

(بخاری شریف جلد اول۔ صفحہ ۲۴۸۔
شمار ۱۸۵۶)۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت سائب بن یزید رضؓ سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت عمر رضؓ نے حضرت ابی بن کعب رضؓ اور حضرت تمیم داری رضؓ کو گیارہ رکعت پڑھانے کا۔ کہا حضرت سائب رضؓ بن یزید نے کہ امام پڑھتا تھا سو سو آیتیں ایک رکعت میں یہاں تک کہ ہم سہارا لگاتے تھے لکڑی پر اور نہیں فارغ ہوتے تھے ہم مگر قریب فجر کے۔

(مؤطا شریف صفحہ ۱۱۸)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضؓ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان المبارک میں کس طرح ہوتی تھی؟ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں اور غیر رمضان المبارک میں گیارہ رکعت سے زیادہ نماز نہ پڑھتے تھے چار رکعت پڑھتے تھے مگر تو اُن کی درازی کی کیفیت نہ پوچھ پھر چار رکعت نماز پڑھتے تھے اور تو اُن کی خوبی اور اُن کی درازی کی کیفیت نہ پوچھ۔ پھر تین رکعت (وتر) پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے سے پہلے سو رہتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ رضؓ! میری آنکھیں سو جاتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

(اس سے مراد نماز تہجد ہے) (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۶۸ - شمار ۱۸۵۷)

حضرت یزید بن رومان رضؓ سے روایت ہے کہ لوگ پڑھتے تھے حضرت عمر رضؓ کے زمانے میں تئیس ۲۳ رکعتیں۔ (بیس تراویح، تین رکعت وتر)

(مؤطا شریف صفحہ ۱۱۸)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

لیلة القدر

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص لیلة القدر میں ایماندار ہو کر بغرض ثواب شب بیداری کرے اُس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور جو شخص رمضان کے روزے بہ حالتِ ایمان ثواب سمجھ کر رکھے اُس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

(ابوہریرہ رض۔ بخاری رح)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۲۵۔ شمارہ ۱۷۵۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلة القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(عائشہ رض۔ بخاری رح)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۴۹۔ شمارہ ۱۸۶۱)

حضرت انس بن مالک رض کہتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ شروع ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مہینہ تم میں آیا ہے اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے پس جو شخص اس کی بھلائی سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا اور نہیں محروم رکھا جاتا اس کی نیکیوں سے مگر وہ شخص جو بے نصیب ہے۔

(انس بن مالک رض۔ ابن ماجہ رح)

مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۳۹۔ شمارہ ۱۸۵۵)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ازار بند مضبوط باندھ لیتے اور شب بیداری کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۵۰۔ شمارہ ۱۸۶۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شب قدر کو ڈھونڈھو رمضان کے اخیر دہی میں جب نو راتیں باقی رہیں (یعنی اکیسویں شب کو) اور جب سات راتیں باقی رہیں (یعنی تئیسویں شب کو) اور جب پانچ راتیں باقی رہیں (یعنی پچیسویں شب کو)

(ابن عباس رض۔ ابو داؤد رح)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۱۳۔ شمارہ ۱۲۱۰)

حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ آئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اور فرمایا کہ مجھے شب قدر معلوم ہو گئی تھی مگر دو آدمیوں نے غل مچایا تو میں بھول گیا پس ڈھونڈھو اس کو اکیسویں اور تئیسویں اور پچیسویں شب میں یا انتیسویں اور ستائیسویں اور پچیسویں میں۔

(مؤطا امام مالک رح صفحہ ۶۵۔ ۲۶۴)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں غیر معمولی کوشش کرتے تھے عبادت و طاعت میں اور کسی دوسرے عشرہ میں اتنی نہ کرتے تھے۔

(عائشہ رض۔ مسلم رح)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۰۴۔ شمارہ ۱۹۷۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور ہر اس بندہ پر رحمت بھیجتے ہیں یا اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اللہ سبحانہ کا ذکر اور عبادت کرتا ہوتا ہے پھر جب اُن کی یعنی مسلمانو کی عید (عید الفطر) کا دن ہوتا ہے تو اللہ سبحانہ اپنے ان بندوں کے سبب اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے فرشتو! اس مزدور کی اُجرت کیا ہے جو اپنا کام پورا کر دے فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار اس کی اُجرت یہ ہے کہ اس کو پورا معاوضہ دیا جائے۔ اللہ سبحانہ کہتا ہے اے میرے فرشتو! میرے غلاموں اور میری لونڈیوں نے فرض کو ادا کر دیا۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

پھر وہ گھروں سے دُعا کے لیے عیدگاہ کی طرف نکلے قسم ہے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنی بخشش، اپنے کرم، اپنے بلند مرتبہ، اور اپنی بلند منزلت کی میں ان کی دعاؤں کو قبول کروں گا۔ پھر اللہ سبحانہ، فرماتا ہے اے میرے بندو! اپنے گھروں کو لَوٹ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری بُرائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس واپس ہوتے ہیں مسلمان عیدگاہ سے اس حال میں کہ اُن کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

(انس رضؓ۔ بیہقی رحؒ) (مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۵۵۔ شمار ۱۹۸۳۔)

مجھ کو خبر دی ابونصرؒ نے اپنے باپ سے اپنی اسناد سے کہا حدیث بیان کی محمد بن احمدؒ نے کہا حدیث بیان کی عبداللہ بن محمدؒ نے کہا حدیث بیان کی ابوالقاسم بن عبداللہ بن محمدؒ نے کہا۔ حدیث بیان کی حسن بن ابراہیم بن یسارؒ نے، اور ابراہیم بن محمد بن حارثؒ نے، دونوں نے کہا حدیث بیان کی سلمہ بن شبیبؒ نے کہا حدیث بیان کی قاسم بن محمدؒ نے کہا حدیث بیان کی ہشام بن ولیدؒ نے کہا حدیث بیان کی حماد بن سلیمانؒ نے اُنہوں نے حسنؒ سے اُنہوں نے ضحاک بن مزاحمؒ سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے کہا (سنا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کہ) بہشت صاف کی جاتی ہے اور مزیّن کی جاتی ہے ایک سال سے دوسرے سال تک ماہِ رمضان کے لیے۔ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جس کو مثیرہ کہتے ہیں جس سے جنت کے پتے اور دہلیزوں کے حلقے ہلتے ہیں پھر اس سے ایک آوازہ نکلتا ہے کہ سُننے والوں نے اس سے اچھا آوازہ کبھی نہیں سُنا پھر آراستہ ہوتی ہیں حوریں آکر کھڑی ہوتی ہیں بالاخانوں میں۔ پھر آوازہ کرتی ہیں کوئی پیغام دینے والا ہے اللہ کی طرف پھر وہ اس کا نکاح کر دے (ہم سے) پھر رضوان کو کہتی ہیں یہ کیسی رات ہے وہ ان کو جواب دیتا ہے اے نیک بخت خوبصورت تو! یہ رمضان کی پہلی رات ہے جنت کے دروازے (کھول دیے گئے) ہیں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے روزہ داروں کے لیے۔ اے جبرئیلؑ! اُترو زمین پر اور جکڑ سرکش شیطانوں کو اور ان کو طوق ڈال

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

پھر دریاؤں کے گرداپوں میں ڈال دے تاکہ میرے دوست حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر ان کے روزے نہ بگاڑیں فرمایا اور اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہر رات میں تین مرتبہ فرماتا ہے کوئی مانگنے والا ہے جو میں اُس کو دوں اس کا سوال، کوئی توبہ کرنیوالا ہے کہ میں اسکی توبہ قبول کر دں. کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں وہ کون ہے کہ میں اسکی توبہ قبول کروں، وہ کون ہے جو بے پرواہ کو جو نادار نہیں ہے اور وفا کرنیوالا ہے اور ظالم نہیں ہے قرض دیوے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور رمضان کے ہر دن میں اللہ تعالیٰ افطار کے وقت دس لاکھ آدمی آگ سے آزاد کرتا ہے جو سب کے سب مستحق عذاب کے ہوتے ہیں۔ جب جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر گھڑی میں دس لاکھ آدمی آگ سے آزاد کرتا ہے۔ جو سب کے سب مستحق عذاب کے ہوتے ہیں۔ جب رمضان کا پچھلا دن ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دن میں اتنے لوگ آزاد کرتا ہے۔ جتنے پہلے دن سے آخر دن تک آزاد کئے جب لیلۃ القدر کی رات ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ جبریلؑ کو فرماتا ہے، پھر وہ فرشتوں کی ایک جماعت میں زمین پر اترتے ہیں، اور انکے ساتھ سنہری جھنڈا ہوتا ہے پھر کعبہ کی پشت پر گاڑ دیتے ہیں اور ان کے چھ سو پر ہیں نہیں کھولتے مگر لیلۃ القدر میں پھر ان کو کھولتے ہیں اس رات میں پھر تجاوز کرتے ہیں مشرق اور مغرب میں اور جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو حکم کرتے ہیں کہ اس امت میں داخل ہو جاؤ پھر وہ ان کے درمیان داخل ہو جاتے ہیں اور ہر قیام کرنے والے نمازی اور ذاکر پر سلام کرتے ہیں اور ان سے مصافحہ کرتے ہیں اور ان کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں صبح صادق تک پھر جبرئیل علیہ السلام ندا کرتے ہیں اے اولیاء کی جماعت کوچ کرو پھر کہتے ہیں اے جبرئیلؑ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے مسلمانوں کی حاجتوں میں۔ پھر کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف دیکھا اور ان کو معاف کر دیا اور بخش دیا مگر چار شخصوں کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ چار یہ ہیں۔ ہمیشہ شراب پینے والا، اور ماں باپ کا نافرمان، اور قاطع رحم، اور مشاحن۔ سوال کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشاحن کون ہے فرمایا مسلمانوں سے قطع کرنیوالا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

جب فطر کی رات ہوتی ہے تو اس رات کا نام جائزہ (شب انعام) رکھا جاتا ہے جب فطر کی صبح ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَ زِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِيۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

کو ہر شہر میں پھیلاتا ہے پھر وہ زمین پر اُترتے ہیں اور کوچوں کے سروں پر کھڑے ہوتے ہیں اور ایسی آواز سے پکارتے ہیں جس کو اللہ کی ساری مخلوقات جن و انس کے سوا سب سنتے ہیں کہتے ہیں اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت رب کریم کی طرف نکلو وہ بہت دیتا ہے اور بڑے گناہ معاف کرتا ہے۔ جب عید گاہ میں آتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے اے میرے فرشتو! مزدور کی کیا جزا ہے جب وہ کام کرلے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے اللہ اے ہمارے سردار پوری دے اُن کو اُن کی مزدوری۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں اے میرے فرشتو کہ میں نے ان کے رمضان کے روزے اور قیام کا ثواب اپنی خوشی کی اور بخشش پھر فرماتا ہے اے میرے بندو مجھ سے مانگو مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم تم مجھ سے اپنی اس جماعت میں آخرت کے لیے کچھ نہ مانگو گے مگر میں ضرور دوں گا اور نہ دنیا کے لیے مگر اس کی طرف دیکھوں گا اور مجھے (اپنی) عزت اور جلال کی قسم میں تمہاری لغزشوں پر پردہ ڈالوں گا جب تک تم مجھ سے ڈرو گے۔ مجھے عزت کی قسم میں تمہیں خوار نہ کروں گا اصحاب الحدود (دنیوی سزا پانے والوں) کے درمیان پھر جاؤ بخشے ہوئے۔ تم نے مجھ کو راضی کیا اور میں تم سے راضی ہوا۔ فرمایا پس خوش ہوتے ہیں فرشتے اور شاد ہوتے ہیں اس انعام سے جو اللہ تبارک و تعالیٰ اس امت کو رمضان المبارک میں افطار کے وقت دیتا ہے۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ)

(صفحہ ۳۴۵-۴۷)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

لیلۃ القدر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ
اے اللہ! تو بڑا معاف کرنے والا ہے معافی سے

الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ ۔ ۳ بار
محبت رکھتا ہے تو مجھے معاف کر دے ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی فرماتی ہیں، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو فرمائیے کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ فلاں شب کو شب قدر ہے تو اس میں کیا کہوں؟ (یعنی کیا دعا مانگوں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو :

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ الخ

(یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۲۵ ۔ شمار ۱۳۶۳)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

اعتکاف

حضرت ابوہریرہ رض اور حضرت عائشہ صدیقہ رض فرماتی ہیں کہ رمضان المبارک کے آخر دس دنوں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے آخر زندگی تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ رہا۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب رض حضرت ابولیلیٰ رض، حضرت ابوسعید رض، حضرت انس رض اور حضرت ابن عمر رض سے بھی روایت ہے۔

حضرت ابوہریرہ رض اور حضرت عائشہ رض کی حدیث حسن وصحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۵ ۔ شمارہ ۷۰۷)

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوتے۔

بعض علماء کا اسی پر عمل ہے کہ مرد اگر اعتکاف کرنا چاہے تو صبح کی نماز پڑھے پھر اعتکاف میں داخل ہو۔ امام احمد بن حنبل رح اور امام اسحٰق بن ابراہیم رح کا یہی مسئلہ ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ جس دن سے اعتکاف کرنا چاہتا ہے۔ اسکی پہلی رات کا سورج غروب ہوتے ہی اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جانا چاہیے (یعنی مغرب سے کچھ دیر پہلے اعتکاف میں بیٹھ جائے)۔ امام سفیان ثوری رح اور مالک بن انس رح کا یہی مسئلہ ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۵ ۔ شمارہ ۷۰۸)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پر گزرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے پس گزرتے جسطرح کہ ہوتے یعنی نہ ٹھہرتے نہ پوچھتے اس کا حال۔

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

ابن عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کرتے تھے حالتِ اعتکاف میں

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۱۸ - شمار ۲۱۸۹)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں برابر اعتکاف کیا کرتے یہاں تک کہ اللہ سبحانہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج رضی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اعتکاف کیا۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۵۱ - شمار ۱۸۶۹)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے پھر جب وہ سال آیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن اعتکاف کیا۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵۵ - ۴۵۴ - شمار ۱۸۸۶)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے حق میں یہ فرمایا ہے کہ وہ باز رہتا ہے گناہوں سے اور جاری کیجاتی ہیں اس کیلئے نیکیاں ایسی نیکیاں جیسی کہ عام طور پر نیکیاں کرنے والے ہر قسم کی نیکیاں کرتے ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۵۶ - شمار ۱۹۹۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے۔ اعتکاف کرنیوالے کو یہ سنت ہے کہ عیادت نہ کرے مریض کی اور نہ جنازہ کی نماز کے واسطے حاضر ہو (یعنی باہر مسجد کے) اور نہ عورت کو چھوئے اور نہ عورت سے مباشرت کرے اور نہ کسی کام کے واسطے نکلے سوائے ضروریات کے کام کے (یعنی پیشاب و پاخانہ وغیرہ کیلئے) اور بغیر روزہ کے اعتکاف درست نہیں ہوتا اور نہ بغیر جامع مسجد کے (ابوداؤد شریف جلد اول صفہ ۵۱۸ شمار ۲۱۹۰)

(امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اعتکاف اس مسجد میں صحیح ہے جس میں پانچوں نمازیں پڑھی جاتی ہوں اور امام اور مؤذن مقرر ہو

شرح وقایہ نور الہدایہ صفحہ ۲۰۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

ایامِ بیض

حضرت ملحان القیسی رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے تھے کہ ایام بیض کے روزے رکھیں۔ تیرھویں، چودھویں، پندرھویں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے۔ (بیض جمع ابیض کی ان دنوں میں رات کی چاندنی کی سفیدی ہوتی ہے اس واسطے ان کو ایامِ بیض کہتے ہیں)۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۱۴۔ شمار ۲۱۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے ابو ذر رضؓ جب تم مہینہ کے تین روزے رکھو تو تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کو رکھو۔ اس باب میں حضرت ابو قتادہ رضؓ حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضؓ، حضرت ابن عباس رضؓ، حضرت عائشہ رضؓ، حضرت عثمان بن ابی العاص رضؓ اور حضرت جریر رضؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ذر رضؓ کی حدیث حسن ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جس نے ہر مہینے کے تین روزے رکھے اُس نے گویا عمر بھر روزے رکھے۔

(ابو ذر رضؓ۔ ترمذی رحؒ)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۵۱۔ شمار ۶۷۹)

حضرت ابن عمر رضؓ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے ایک پہلے پیر کو دوسرے اس کے بعد کی جمعرات کو تیسرے اس کے بعد کی جمعرات کو۔

(النسائی شریف جلد دوم صفحہ ۷۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کسی نے ہر ماہ کے تین دن روزے رکھے تو گویا اُس نے تمام عمر روزے رکھے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

چنانچہ اللہ سبحانہٗ نے بھی اپنی کتاب میں اس کی تصدیق فرمائی ہے۔ فرمایا جو کوئی ایک نیکی لائے گا ہم اس کو اس کے بدلہ دس نیکیوں کا ثواب دیں گے لہٰذا ایک دن کا روزہ دس دن کے روزوں کے برابر ہوا۔

یہ حدیث حسن ہے اور ابو ہریرہ رضؓ سے بھی مروی ہے۔

(ابوذر رضؓ - ترمذی رحؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۱ - شمارہ ۶۸۰)

روایت کی عبد الملک بن ہارون بن عنترہ رضؓ نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے اُنہوں نے کہا میں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ بن ابی طالب سے سُنا فرماتے تھے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا دوپہر کے وقت اور (اُس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ مبارک میں تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جواب دیا پھر فرمایا اے علی رضؓ یہ جبرئیل عؑ تجھے سلام کہتے ہیں میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل عؑ پر سلام ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک ہو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہوا فرمایا اے علی رضؓ! تجھے جبرئیل عؑ کہتے ہیں ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرو تمہارے لیے پہلے دن کے بدلے دس ہزار سال کی عبادت لکھی جائے گی اور دوسرے دن کے بدلے تیس ہزار سال کی اور تیسرے دن کے بدلے لاکھ سال کی۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ثواب خاص میرے (ہی) لیے ہے یا عام لوگوں کے لیے (بھی) فرمایا اے علی رضؓ! اللہ تجھے یہ ثواب دے گا اور جو تیرے پیچھے ایسا عمل کرے (اُسے بھی)۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سے دن ہیں۔ فرمایا ایامِ بیض تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں۔

عنترہ رضؓ کہتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے پوچھا کس لیے ان دنوں کو ایامِ بیض کہتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا جب اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین پر اُتارا

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

تو دھوپ کی وجہ سے ان کا بدن کالا ہوگیا پھر ان کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور بولے اے آدم علیہ السلام آپ چاہتے ہیں آپ کا بدن سفید ہو جائے بولے ہاں۔ فرمایا تو ہر مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو روزہ رکھو پھر آدم علیہ السلام نے پہلے دن روزہ رکھا ان کا تیسرا حصہ بدن کا سفید ہوگیا۔ پھر دوسرے دن روزہ رکھا پھر دو حصّے بدن سفید ہوگیا پھر تیسرے دن رکھا پھر سارا بدن سفید ہوگیا اس لیے ایام بیض سے یہ دن نام زد ہوئے۔ پھر آدم علیہ السلام اُن سے ہیں جن پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے روزہ فرض ہوا۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۲۳ ۱۳ ھ۔ صفحہ ۳۴۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کسی جماعت کے پاس مہمان ہو وہ ان لوگوں کی اجازت کے بغیر نفل روزہ نہ رکھے۔

ہشام بن عروہ رض سے کسی معتبر آدمی نے یہ روایت نہیں کی۔ حضرت عائشہ رض کی اسی مضمون کی ایک اور حدیث ہے اور یہ حدیث بھی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

(عائشہ رض۔ ترمذی رح)

(ترمذی شریف۔ جلد اول صفحہ ۱۵۵۔ شمار ۷۰۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یوں کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔

(ابوہریرہ رض۔ ابوداؤد رح)

(ابوداؤد شریف جلد اول۔ صفحہ ۵۱۷ شمار ۲۱۸۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان المبارک کے علاوہ اور کسی دن مرد کے موجود رہتے ہوئے مرد کی اجازت کے بغیر عورت روزہ نہ رکھے۔

اس باب میں حضرت ابن عباس رض اور حضرت ابوسعید رض سے بھی روایت ہے۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کی حدیث حسن وصحیح ہے۔

(ابو ہریرہ رضؓ ۔ ترمذی رحؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۴ ۔ شمار ۷۰۰)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اور حضرت حفصہ رضؓ نے روزہ رکھا۔ ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا ہم دونوں کو اس کی خواہش ہوئی آخر ہم نے اس میں سے کھا لیا اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو حضرت حفصہ رضؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کلام میں مجھ سے سبقت کی (یعنی مجھ سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا ماجرا کہنے لگیں) اور وہ اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی اپنے باپ کی طرح تھیں) انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں نے روزہ رکھا تھا ہمارے سامنے کھانا آیا ہمیں اس کی خواہش ہوئی اور اس کھانے میں سے ہم نے کھا لیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں اسکی جگہ قضا کر لینا (یعنی اس روزہ کی قضا پھر کسی دن کر لینا) بعض صحابہؓ اور تابعین رحؒ اسی طرف گئے ہیں کہ نفل روزہ توڑ دے تو پھر اس کی قضا کرلے۔ امام مالک بن انس رضؓ کا یہی قول ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۶ ۔ شمار ۶۵۳)

حضرت ام ہانی رضؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوئے اور کچھ شربت پینے کے لیے مانگا اور اس میں سے کچھ پیا پھر حضرت ام ہانی رضؓ کو دیا انہوں نے بھی پیا پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو روزہ دار تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نفل روزہ رکھنے والا اپنا امانت دار اور مختار ہے۔ چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے روزہ توڑ دے۔ اور کئی راویوں سے یوں روایت ہے اپنا امین ہے یا اپنا امیر ہے یعنی راوی کو شک ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے امین فرمایا ہے یا اس کی جگہ امیر فرمایا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

(ترمذی شریف ۔ جلد اول صفحہ ۱۴۵
شمار ۶۵۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب روزہ دار کے نزدیک روزہ نہ رکھنے والے کھاتے ہیں تو روزہ دار پر فرشتے درود بھیجتے ہیں۔

(اُم عمارہ رض - ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۵ شمار ۷۰۲)

حضرت اُم عمارہ رض بنت کعب سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اُنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لیے بُلایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بھی کھاؤ۔ اُنہوں نے کہا کہ میرا روزہ ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے اُس کے لیے دعا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ لوگ فارغ ہو جائیں۔ اور اکثر اوقات یوں کہا کہ وہ اپنے کھانے سے فارغ ہو جائیں۔

(دارمی شریف صفحہ ۲۷۲ - شمار ۱۷۲۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیر اور جمعرات کے دن (بندوں کے) اعمال (اللہ سبحانہ کے سامنے) پیش کیے جاتے ہیں لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل روزہ کی حالت میں پیش کیے جائیں۔
حضرت ابوہریرہ رض کی حدیث اس باب میں حسن اور غریب ہے۔

(ابوہریرہ رض - ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۸ شمار ۶۶۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی شخص جمعہ کا روزہ رکھے تو اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی روزہ رکھ لے اور ایسا نہ کرے تو جمعہ کا روزہ نہ رکھے۔

اس باب میں حضرت علی رض، حضرت جابر رض، حضرت انس رض اور حضرت ابن عمر رض سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رض کی حدیث حسن و صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ اگر صرف جمعہ کا روزہ رکھے اور نہ اس سے پہلے رکھے اور نہ اس کے بعد تو یہ مکروہ ہے۔ امام احمد رح اور امام اسحٰق رح

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اسی کے قائل ہیں

(ابوہریرہ رض - ترمذی رح)

(ترمذی شریف - جلد اول صفحہ ۱۴۷-۴۸ - شمار ۶۶۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمعہ کی رات کو عبادت کے لیے اور جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے مخصوص نہ کرو مگر ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ تمہارے روزہ کے دن جمعہ پڑ جائے۔

(ابوہریرہ رض مسلم رح)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۵۰ - شمار ۱۹۴۲)

حضرت عبداللہ بن بسر رض اپنی بہن سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہفتہ کے دن وہی روزہ رکھو جو اللہ نے تم پر فرض کیا ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو کہ انگور کی چھال یا کسی درخت کی لکڑی کے سوا (کھانے کو) کچھ نہ ہو تو وہی چبا لے (مگر روزہ نہ رکھے) یہ حدیث حسن ہے اور اس کی کراہیت کا مطلب یہ ہے کہ آدمی صرف اسی دن روزہ رکھنا اپنے لیے مخصوص کر لے کیونکہ یہود اس دن کی تعظیم کرتے ہیں (اور ان سے مشابہت ہوتی ہے)۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۸ - شمار ۶۶۲)

حضرت ابوسعید خدری رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی باب میں حضرت عمر فاروق رض، حضرت علی رض، حضرت عائشہ صدیقہ رض، حضرت ابوہریرہ رض، حضرت عقبہ بن عامر رض اور حضرت انس رض سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوسعید رض کی حدیث حسن و صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۲ شمار ۶۸۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفے کا دن اور البقر عید کا دن اور ایام تشریق کے اہل اسلام کے عید کے دن ہیں اور یہ دن کھانے اور پینے کے ہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

ف :- مگر عرفے کے دن جب عرفات میں نہ ہو۔ تو روزہ درست ہے۔

(عقبہ بن عامر رض - ابوداؤد رح) (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۰۶ - شمارہ ۲۱۳۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریق کے دن یعنی دسویں، گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخیں ذی الحجہ کی) کھانے پینے کے دن ہیں اور اللہ کی یاد کرنے کے دن۔

(نبیشہ ہذلی رض - مسلم رح)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۴۹ - شمارہ ۱۹۴۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ اس دن کا ہے جس روز تم سب روزہ رکھو اور عید الفطر اس دن ہے جب تم سب عید الفطر مناؤ اور عید الاضحیٰ اس دن ہے جس روز تم سب قربانی کرو۔ (یہ حدیث غریب وحسن ہے)۔

بعض اہل علم نے اس حدیث کی تفسیر یوں کی ہے کہ روزے اور عید کے لیے جماعت کا ہونا ضروری ہے یعنی بڑا مجمع ہونا ضروری ہے۔

(ابوہریرہ رض - ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۳۹ - شمارہ ۶۱۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

رباعی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ زیارت

العیدین

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ عید گاہ کی طرف پیدل چلنا اور جانے سے پہلے کچھ کھا لینا سنت میں سے ہے۔

یہ حدیث حسن ہے اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ عید گاہ کو پیدل جانا چاہیے اور جب تک کوئی عذر نہ ہو سوار ہو کر نہ جائیں۔

(ترمذی شریف۔ جلد اول صفحہ ۱۰۷۔ شمارہ ۴۷۳)

حضرت بریدہ رض سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز (عید گاہ) جانے سے پہلے کھانا کھاتے تھے اور جب بقر عید کا ہوتا تو نہیں کھاتے تھے۔ یہاں تک کہ (عید گاہ سے) لوٹ کر اپنی قربانی (کے گوشت میں) سے کھاتے تھے۔

(دارمی شریف صفحہ ۲۵۴ شمارہ ۱۵۸۹)

حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز عید گاہ جانے سے پہلے کھجوروں سے روزہ افطار کر لیا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح و غریب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۹۔ شمارہ ۴۸۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رض کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رض نے ایک استبرق (یعنی ریشم کا بنا ہوا) کا جبہ جو بازار میں فروخت ہو رہا تھا خرید لیا اور اس کو خرید کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم لے لیجئے اس سے عید کیلیے اور وفود

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

کے لیے زینت کیا کیجیے تو ان سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو اس شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں کچھ حصّہ نہ ہو پھر جس قدر اللہ نے چاہا حضرت عمر رض ٹھہرے رہے بعد اس کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دیباج کا حلّہ بھیجا تو حضرت عمر رض اس کو لے کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ تو اسی شخص کا لباس ہے جس کا (آخرت میں) کچھ حصّہ نہ ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ جُبّہ بھیجا تو ان سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو بیچ ڈالو اور اس سے اپنا کام نکالو۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۳ شمارہ ۸۸۷)

حضرت انس بن مالک رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز دن نہ چڑھنے دیتے تھے یہاں تک کہ چند چھوارے کھالیتے اور حضرت مرجا بن رجا رض کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبید اللہ بن ابوبکر رض نے کہا مجھ سے حضرت انس رض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہی مضمون) نقل کیا (مگر اس میں اتنی بات) اور (زیادہ تھی کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم طاق چھوارے کھاتے تھے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۴۔ شمارہ ۸۹۱)

حضرت جابر بن سمرہ رض فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ دونوں عیدیں اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی ہیں۔

اس باب میں حضرت جابر بن عبد اللہ رض اور حضرت ابن عباس رض سے بھی روایت ہے۔ حضرت جابر بن سمرہ رض کی حدیث حسن و صحیح ہے اور صحابہ و تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ نہ تو عیدین کے لیے اذان دی جائے اور نہ نفل کے لیے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۶-۱۰۷۔ شمارہ ۴۷۵)

حضرت عمر رض نے فرمایا عید الاضحیٰ کی نماز کی دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں۔ اور مسافر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں اور جمعے کی نماز کی دو رکعتیں ہیں اور یہ سب پوری ہیں ان میں قصر نہیں حضور اقدس

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موافق ۔ (نسائی شریف جلد اول صفحہ ۳۹۸)

حضرت مسروقؒ سے روایت ہے ۔ کہ ہم کو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سکھاتے تھے تکبیر عیدین میں نو تکبیریں ۔ پانچ پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں، اور اس سے مراد یہ ہے ۔ کہ ایک تکبیر تحریمہ کی، اور تین عیدین کی اور ایک رکوع کی اول رکعت میں، اور دوسری میں ایک رکوع کی اور تین عیدین کی ۔ (مسروقؒ ۔ ابن ابی شیبہؒ (باسناد صحیح) شرح وقایہ نورالہدایہ جلد اول ص۱۶۱)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے ۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلنے (یعنی عیدگاہ جاتے) تو دوسرے راستہ سے واپس آتے ۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابورافعؓ سے بھی روایت ہے ۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن وغریب ہے ۔ بعض راویوںؓ نے یہی حدیث حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے ۔ بعض علماء نے اس حدیث کی پیروی کرتے ہوئے اس بات کو مستحب بتایا ہے ۔ کہ امام ایک راستہ سے عیدگاہ جائے اور دوسرے راستہ سے واپس آئے ۔ امام شافعیؒ کا یہی قول ہے ۔ حضرت جابرؓ کی حدیث زیادہ صحیح ہے (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۹ شمار ۴۸۲)

حضرت نعمان بن بشیر رضؓ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعے کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے اور جب کبھی عید اور جمعہ ایک ہی دن ہوتا تو دونوں نمازوں میں یہ سورتیں پڑھتے ۔

(النسائی شریف ۔ جلد اوّل صفحہ ۳۹۹)

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطاب رضؓ نے حضرت ابو واقد لیثی رضؓ سے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے؟ اُنہوں نے کہا کہ سورۃ قٓ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ ابو واقد لیثیؓ کا نام حارث ابن عوفؓ ہے ۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۸ شمار ۴۷۷) ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت عبداللہ بن عمر رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں نماز پڑھ لیتے تھے پھر بعد نماز کے خطبہ پڑھتے تھے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۵۔ شمار ۸۹۵)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (عید گاہ) گیا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی بعد اس کے خطبہ پڑھا اور پھر عورتوں (کی صف) کے پاس آئے اور انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور ان کو صدقہ دینے کا حکم دیا۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۸۔ شمارہ ۹۱۰)

حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن (سُترے کے لیے) حربہ گاڑ دیا جاتا تھا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۸۔ شمار ۹۰۷)

حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روز عید گاہ میں جاتے تھے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے جب دوسری رکعت میں بیٹھ کر سلام پھیرتے تو کھڑے ہو جاتے اور لوگوں کی طرف مُنہ کر لیتے لیکن سب لوگ بیٹھے رہتے۔ پھر اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام منظور ہوتا جیسے کہیں فوج بھیجنا تو لوگوں سے بیان کر دیتے ورنہ صدقہ دینے کا حکم دیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے صدقہ دو تین بار۔ سب سے زیادہ عورتیں صدقہ دیتیں۔

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۰۰)

حضرت عبداللہ بن السائب رض سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید میں آیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم خطبہ پڑھیں گے جس کا جی چاہے خطبہ سننے کے لیے بیٹھے اور جس کا جی چاہے چلا جائے۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۷۱ ۔ شمار ۱۰۲)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو اپنے ساتھی کو کہتے "چپ رہ" اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تو نے بھی ایک بیہودہ بات کی (کیونکہ اشارے سے منع کرنا کافی تھا)۔

(ابوہریرہ رضؓ۔ نسائی رحؒ)

(نسائی شریف جلد اول۔ صفحہ ۴۰۱)

حضرت ابو کامل احمسی رضؓ سے روایت ہے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اونٹ پر خطبہ پڑھتے ہوئے ایک حبشی تھامے ہوئے تھا نکیل اونٹ کی۔

(نسائی شریف جلد اول۔ صفحہ ۴۰۰ - ۳۹۹)

حضرت براء بن عازب رضؓ کہتے ہیں کہ عید الاضحیٰ کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ سنایا تو فرمایا کہ سب سے پہلا کام جو ہم اپنے اس دن میں کریں یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں پھر واپس ہو کر قربانی کریں تو جس نے ایسا کیا وہ بے شک ہمارے طریقہ پر پہنچ گیا۔ اور جس نے اپنی نماز پڑھنے سے پیشتر قربانی کر لی تو سوائے اس کے نہیں کہ وہ (اس کی قربانی) ایک گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے جلدی سے تیار کر لیا قربانی میں شمار نہیں ہے تو میرے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار رضؓ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے نماز پڑھنے سے پہلے ذبح کر لیا ہے اور میرے پاس ایک بھیڑ کا بچہ ہے جو سال بھر کے بکرے سے بہتر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اس کے عوض میں کر دو اور یہ بات تمہارے سوا کسی کے لیے ہرگز کافی نہیں۔

(بخاری شریف جلد اول۔ صفحہ ۲۱۷ - ۲۱۶ - شمار ۹۰۳)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز عیدگاہ تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز پڑھی، اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی، اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے، حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن وصحیح ہے۔ بعض صحابہ رضؓ اور تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعی رحؒ امام احمد رحؒ اور امام اسحق رحؒ اسی کے قائل ہیں۔ اور بعض کی رائے یہ ہے کہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

عید سے پہلے بھی نماز ہے اور بعد میں بھی مگر ان دونوں میں پہلا قول زیادہ صحیح ہے (یعنی عید سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں)۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۸ ۔شمار ۴۷۹)

حضرت ابی عمیر رض نے اپنے چچاؤں سے سنا وہ اصحاب رض تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ سوار آئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُنہوں نے بیان کیا ہم نے چاند دیکھا کل کے روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لوگوں کو روزہ کھول ڈالنے کا۔ اور جب صبح ہو تو عید گاہ کو چلنے کا

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۷۲ ۔شمار ۱۰۰۴)

حضرت ابی ہریرہ رض سے روایت ہے ایک بار پانی برسا عید کے روز تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز مسجد میں پڑھی (عید گاہ میں نہ گئے)۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۷۲ ۔شمار ۱۰۰۷)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ
رَبِّیۡ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

زکوٰۃ الفطر

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کے لیے چھواروں کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع مسلمانوں میں سے ہر غلام اور آزاد اور مرد اور عورت اور بچہ اور بڈھے پر فرض فرمایا ہے اور لوگوں پر نماز (عید) کے لیے نکلنے سے پہلے اس کے ادا کر دینے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔
(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۳۴۳۔ شمارہ ۱۳۹۵)

حضرت ابوسعید خدری رض فرماتے ہیں۔ کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں موجود تھے۔ تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں) ہم لوگ زکوٰۃ فطر کا ایک صاع کھانا۔ یا ایک صاع جَو، یا ایک صاع کھجور، یا ایک صاع گیہوں، یا ایک صاع سوکھے انگور (منقّٰی) یا ایک صاع پنیر نکالا کرتے تھے۔ (ہم برابر اسی طرح صدقۂ فطر نکالتے رہے) لیکن جب امیر معاویہ رض مدینہ میں آئے تو انہوں نے (اس میں) کلام کیا انہوں نے لوگوں سے جو باتیں کیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں شام کے دو مُد گیہوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ ایک صاع کے برابر ہیں (دو مُد آدھے صاع کے ہوتے ہیں) لوگوں نے یہی بات اختیار کر لی۔ حضرت ابوسعید رض فرماتے ہیں کہ مگر میں جیسے پہلے نکالا کرتا تھا اُسی طرح اب بھی نکالتا ہوں (یعنی میں نے امیر معاویہ رض کی رائے قبول نہیں کی)۔

یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ بعض علمار کا اسی پر عمل ہے کہ ہر چیز ایک صاع (یعنی چار مُد
چار سیر چھ چھٹانک اور ایک تولہ کا ہوتا ہے) ہونی چاہیے۔ امام شافعی رح، امام
احمد رح، اور امام اسحٰق رح کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ رض اور تابعین رح نے
کہا ہے کہ ہر چیز ایک صاع دینا مگر گیہوں آدھا صاع دینا

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

کافی ہے۔ امام سفیان ثوری رح اور امام ابن مبارک رح اور کوفہ والوں کا یہی قول ہے کہ گیہوں نصف صاع دیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۳۴-۱۳۵ - شمارہ ۵۹۵)

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رض یا حضرت ثعلبہ بن عبداللہ رض سے روایت ہے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک صاع گیہوں کا ہر دو آدمیوں پر لازم ہے (ہر ایک کی طرف سے آدھا صاع) چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر جو غنی ہے اللہ اُس کو پاک کرے گا اور جو فقیر ہے اُس کو اللہ اس سے زیادہ دے گا جتنا اُس نے دیا ہے۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۵۹ - شمارہ ۱۴۲۱)

حضرت عمرو بن شعیب رض کے دادا رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے فراخ رستوں میں ایک منادی کرنے والا بھیجا (اس بات کی منادی کرنے کو کہ) صدقہ فطر ہر مسلمان مرد عورت، آزاد غلام چھوٹے اور بڑے سب پر واجب ہے دو مُد (آدھا صاع) گیہوں دیں یا ایک صاع اِس کے علاوہ کوئی چیز دیں مثلاً کھانا۔

یہ حدیث غریب وحسن ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۳۵ - شمارہ ۵۹۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صدقہ فطر نکالا کرتے تھے ایک صاع جو یا کھجور یا سلت (بی پوست کا جو) یا انگور۔ جب حضرت عمر رض کا زمانہ ہوا اور گیہوں بہت آنے لگے اُنھوں نے آدھا صاع گیہوں کا ان چیزوں کے بدلے میں مقرر کیا۔

(ابوداؤد شریف۔ جلد اول صفحہ ۳۵۸ - شمارہ ۱۴۱۸)

حضرت حسن بصری رض سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رض جب امیر تھے بصرہ کے تو انھوں نے رمضان کے اخیر مہینے میں کہا اپنے روزوں کی زکوٰۃ نکالو۔ لوگوں نے دیکھنا شروع کیا ایک کو ایک نے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

انہوں نے کہا یہاں مدینے والوں میں سے کون ہے، اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھاؤ۔ وہ نہیں جانتے۔ اس زکوٰۃ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا ہے ہر مرد اور عورت آزاد اور غلام پر ایک صاع جَو سے اور ایک صاع کھجور سے یا آدھا صاع گیہوں سے۔ پھر وہ لوگ اُٹھے (سب لوگوں کو سمجھانے کے لیے) ۔ (آدھا صاع گیہوں کے وزن کی مقدار قریبًا دو سیر ہے)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۵-۱۰۴)

حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر مقرر کیا روزہ دار کو پاک کرنے کے واسطے لغو اور بیہودہ بات سے اور مسکینوں کی پرورش کے واسطے جو شخص ادا کرے صدقۂ فطر کو عید کی نماز سے پہلے تو وہ مقبول کیا جاوے گا اور جو ادا کرے اس کو نماز کے بعد تو وہ بھی ایک صدقہ ہوگا مثل اَور صدقوں کے۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۵۷ - شمار ۱۴۱۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا صدقۂ فطر دینے کا پہلے اس سے کہ لوگ عید کی نماز کو نکلیں۔ راوی نے کہا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضہ ادا کرتے تھے صدقہ عید سے ایک دن اور دو دن پہلے۔

(ابوداؤد جلد اوّل صفحہ ۳۵۸ - شمار ۱۴۱۶)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

شَوَّالُ الْمُكَرَّم

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنْ اٰمِيْنْ اٰمِيْنْ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

شَوَّالُ الۡمُکَرَّمۡ

الصَّوۡم ۲ تا ۷

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزے رکھے رمضان کے پھر چھ روزے رکھے شوال میں تو گویا اس نے روزے رکھے ہمیشہ کے۔

(ابو ایوب انصاری رضؓ ۔ مسلم رحؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳۴۹ ۔ شمار ۱۹۳۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک مہینے کے روزے دس مہینے کے روزوں کے برابر ہیں۔ اور ان کے بعد چھ روزے دو مہینے کے برابر ہیں۔ تو یہ پورا ایک برس ہوا یعنی یہ رمضان اور اور اس کے بعد (شوال) کے چھ روز۔

(ثوبان رضؓ ۔ دارمی رحؒ)

(دارمی شریف صفحہ ۲۷۴ ۔ شمار ۱۷۳۷)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

شَوَّالُ الْمُکَرَّمِ

نفل	۸ رکعتیں
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ بہت بڑا ہے	۱ بار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	۳ بار
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور مِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ بزرگی اور عزت والے!	۱ بار
سُبْحَانَ اللّٰہِ اللہ پاک ہے	۷۰ بار
درود شریف	۷۰ بار

حدیث بیان کی ہم سے ابو نصر رضؓ نے اپنے باپ سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عبداللہ حسین بن عمر رضؓ علاف نے کہا خبر دی ابو القاسم قاضی رضؓ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن احمدؒ بن صدیق رضؓ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن رضؓ نے کہا خبر دی ہمکو ابو بکر احمد بن جعفر رضؓ مروزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معروف رضؓ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن محمود رضؓ نے کہا خبر دی ہم کو یحییٰ بن شبیب رضؓ نے کہا حدیث سنائی ہم کو حمید رضؓ نے انس رضؓ سے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یاحیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ یاقیّوم

نے شوال میں رات کو یا دن کو آٹھ رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور پندرہ بار سورۂ اخلاص اور نماز سے فارغ ہوکر ستر بار سبحان اللہ کہا اور ستر بار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود پڑھا اُس کی قسم جس نے مجھے سچا دین دے کر بھیجا کوئی شخص یہ نماز نہیں پڑھتا مگر اللہ اس کے لیے حکمت کے چشمے کھولتا ہے اس کے دل میں اور اس کے ساتھ اس کی زبان چلاتا ہے اور اس کو دنیا کی بیماری اور اس کی دوا دکھا دیتا ہے۔ اس کی قسم جس نے مجھے سچا دین دے کر بھیجا جس نے یہ نماز جیسے میں نے بتائی پڑھی، نہیں اُٹھاتا سر پچھلے سجدے سے مگر اللہ سبحانہٗ اس کو معاف کر دیتا ہے اور اگر مرا شہید مرا بخشا ہوا اور کوئی بندہ اس نماز کو سفر میں نہیں پڑھتا مگر اُس پہ آنا جانا آسان ہو جاتا ہے اس کے مقصود تک اور اگر مقروض ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کا قرض ادا کرتا ہے اور اگر صاحب حاجت ہوتا ہے تو اس کی حاجت پوری کرتا ہے، اس کی قسم جس نے مجھے سچا دین دے کر بھیجا جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو ہر حرف کے بدل جنت میں ایک مخرفہ دیتا ہے۔ عرض کیا گیا مخرفہ کیا ہے؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت کے باغ اگر ان کے ایک درخت کے نیچے سوار سیر کرے سو برس تک تو نہ قطع کر سکے۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۲۳ ۱۳ ھ صفحہ ۸۱ - ۵۸۰)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاحَيُّ

ذِى الْحِجَّةِ الْحَرَامِ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

ذِی الْحِجَّۃُ الْحَرَامُ

حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دس دنوں میں (یعنی ذی الحجہ کے دس دنوں میں) عمل صالح جس قدر اللہ تبارک و تعالیٰ عز و جل ذو الجلال والاکرام کو محبوب ہے اور کوئی ایسا دن نہیں (جس میں عمل صالح اتنا محبوب ہو)۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ اللہ سبحانہ، کے راستہ میں جہاد کرنا (یعنی کیا اللہ سبحانہ، کے راستہ میں جہاد کرنا بھی اتنا محبوب نہیں؟) حضورِ اقدس و اکمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور نہ اللہ سبحانہ، کے راستہ میں جہاد کرنا مگر وہ شخص جو اپنی جان اور مال لے کر نکلا پھر ان میں سے کسی کے ساتھ واپس نہ ہو (یعنی شہید ہو جائے)۔

اس باب میں حضرت ابن عمر رض، حضرت ابو ہریرہ رض، حضرت عبد اللہ بن عمر رض اور حضرت جابر رض سے بھی روایت ہے۔

حضرت ابن عباس رض کی حدیث حسن غریب و صحیح ہے۔

(ابن عباس رض - ترمذی رح)

(ترمذی شریف - جلد اول صفحہ ۱۵۰ - شمارہ ٦٧٥)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان دس دنوں میں اللہ سبحانہ، کو جس قدر یہ بات پسند ہے کہ محنت و کوشش کر کے اس کے عابد بنیں اس سے بڑھ کر اور دنوں میں پسند نہیں ان دس دنوں میں سے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے، اور ہر رات کا کھڑا ہونا شب قدر میں کھڑے ہونے کے برابر ہے۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

یہ حدیث غریب ہے ۔ میں نے امام محمد بخاری رح سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو اُنھوں نے اس اسناد کے علاوہ دوسرے طریقہ سے نہیں جانا ۔

(ابو ہریرہ رض ۔ ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اول ۔صفحہ ۱۵۰ ۔ شمار ۶۷۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ عرفہ کے دن کا روزہ اس کے ایک سال بعد اور ایک سال پہلے کا کفارہ ہو جاتے ۔

اس باب میں حضرت ابو سعید رض سے بھی روایت ہے ۔

حضرت ابو قتادہ رض کی حدیث حسن ہے ۔ علماء عرفہ کا روزہ بہتر و مستحب سمجھتے ہیں مگر عرفات میں اس دن روزہ رکھنا منع ہے ۔

(ابو قتادہ رض ۔ ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اول ۔صفحہ ۱۴۸ ۔ شمار ۶۶۷)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

عشرۂ ذی الحجّہ

ذی الحجہ کے پہلے دس دن اللہ کی عبادت کثرت سے کرو۔

دس راتوں میں سے کسی ایک رات کے آخری تہائی حصّہ میں یہ نماز پڑھو یا اگر ہو سکے ہر رات میں پڑھو۔

نفل	۴ رکعتیں
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ بہت بڑا ہے	۱ بار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	۳ بار
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے	

کہ دن کی حرمت کا کچھ ہے۔ جو کوئی ان دس راتوں سے کسی رات کی تہائی آخر میں چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور معوذتین ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار اور آیۃ الکرسی پڑھے تین بار ہر رکعت میں پھر جب نماز سے فارغ ہو تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاوے اور کہے: سبحان ذی العزۃ والجبروت سبحان ذی القدرۃ والملکوت الخ ... نے کہا یعنی اس کا

ہم کو شیخ ابوالبرکات نے خبر دی ... بن عبد ... نے اپنی اسناد سے ... جعفر بن محمد ... علی بن حسین زین العابدین ... نے اپنے باپ حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے اس نے اپنے باپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عشرہ ذی الحجہ آوے تو عبادت میں کوشش کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان دنوں کو فضیلت دی ہے اور اس کی رات کی حرمت اس

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ

اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو

يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ا بار

اے بزرگی اور عزت والے!

نماز سے فارغ ہو کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگو۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَ

پاک ہے عزت اور

الْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی

غلبے والا پاک ہے

الْقُدْرَةِ وَ الْمَلَكُوْتِ

قدرت اور بڑے ملک والا

سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ

پاک ہے ہمیشہ زندہ رہنے والا جو

لَا يَمُوْتُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

نہیں مرتا اس کے سوا کوئی معبود نہیں

يُحْيِیْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ

جِلاتا ہے اور مارتا ہے اور آپ

حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ

ہمیشہ زندہ رہنے والا نہ مرنے والا پاک ہے اللہ

رَبِّ الْعِبَادِ وَ الْبِلَادِ وَ

بندوں اور شہروں کا پروردگار اور

اس کی رات میں نماز پڑھے اور اس دعا سے دعا کرے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے بہت گڑگڑائے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے اے میرے فرشتو تم گواہ رہو کہ میں نے اس کو بخش دیا اور جنت الفردوس میں اس کو شریک کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے بشارت دیتے ہیں اس کی جو اللہ تعالیٰ نے اس مومن بندے کو اس کی نماز اور دعا کے سبب سے دیا۔

غنیۃ الطالبین
مطبع صدیقی لاہور
صفحہ ۳۴۷-۳۴۸
۱۳۲۳ھ

علم رکھنے والا مسلمان میں ہر ایک جو دعا کرے اس سے کسی نے پوچھا تب سے بیت اللہ حرمت والے کی طرف اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگا وہ ضرور اس کو دے ... اور اس میں راتوں میں سے ہر رات میں نماز پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر ... اعلیٰ میں ... اور اس ... اور ... روزہ رکھے اور ...

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا
(اللہ کو ہے تعریف بہت پاکیزہ)

مُّبَارَکًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰہُ
(مبارک ہر حال پر اللہ)

اَکْبَرُ کَبِیْرًا رَبُّنَا جَلَّ
(بہت بڑا بزرگ ہمارا رب ہے اور)

جَلَالُہٗ وَ قُدْرَتُہٗ بِکُلِّ
(اس کی بزرگی اور قدرت ہر)

مَکَانٍ ۱ بار
(مکان میں ہے ۔)

پھر جو چاہو دعا کرو۔ عرفہ کے دن روزہ رکھو، عرفہ کی رات کو نماز پڑھو اور اسی دعا کے ساتھ دُعا مانگو۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

عرفہ کے دن کی دوسری نماز جسے ظہر و عصر کے درمیان پڑھو۔

نفل　　۴ رکعتیں

اَللّٰہُ اَکْبَرُ　　۱ بار
اللہ بہت بڑا ہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ　　۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ
اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور

مِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا
تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے

ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ　　۱ بار
بزرگی اور عزت والے!

ہم کو خبر دی ہبۃ اللہ رض نے کہا ہم کو خبر دی شیخ ابو علی بن حسن بن احمد بن عبداللہ مقری رض نے کہا
ہم کو خبر دی ابو الفتح ہلال بن محمد بن جعفر حفار رض نے کہا ہم کو خبر دی ابو الحسن علی بن احمد حلوانی رح نے
کہا ہمیں خبر دی موسیٰ بن عمران بلخی رض نے کہا ہم کو خبر دی ابو یوسف بن موسیٰ قطان بن عمر بن نافع رض نے
کہا ہم کو خبر دی مسعود بن واصل رض نے کہا ہم کو خبر دی نہاس بن فہم رض نے قتادہ رض سے اُس نے
سعید بن المسیب رض سے اُس نے ابو ہریرہ رض سے کہا فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص عرفہ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان چار رکعت پڑھے ہر
رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ احد پچاس بار پڑھے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

اس کے لیے لاکھ نیکی لکھی جاوے گی اور بلند کیا جاوے گا اس کے لیے قرآن کے ہر حرف کے بدلے ایک درجہ جنت میں ہر درجہ کے درمیان راستہ پانسو سال کا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کو نکاح کر دے گا قرآن کے ہر حرف کے بدلے ستر حوریں ہر حور کے ساتھ ستر ہزار خوانچہ ہوں گی موتی اور یاقوت سے ہر خوانچہ پر ستر ہزار قسم کا کھانا ہوگا سبز جانور کے گوشت کے درمیان اس کی سردی برف کی سردی اور اس کی مٹھائی شہد کی مٹھائی اور اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو۔ نہیں لگی اس کو آگ اور نہ لوہا۔ پاوے گا اس کے آخر لقمہ میں مزہ جیسے پاتا تھا اس کے پہلے لقمہ میں۔ پھر ان کے پاس ایک جانور آوے گا جسکے دونوں پر دو سُرخ یاقوت کے ہوں گے اور اُس کی چونچ سونے کی اس کے ستر ہزار پر ہوں گے سو وہ لذیذ آواز سے پکارے گا جو نہیں سُنا ہوگا سننے والوں نے اس جیسا اور کہے گا خوشی ہو عرفہ والوں کو (راویؒ نے کہا) گر پڑے گا وہ جانور ان میں سے ایک مرد کے پیالے میں پھر نکل پڑے گا اس کے ہر پر کے نیچے سے اس کے پروں میں سے ستر قسم کا کھانا وہ اس میں سے کھاوے گا پھر وہ جانور آپ کو جھاڑے گا اُڑ جاوے گا۔ پھر جب وہ اپنی قبر میں رکھا جاویگا۔ تو اسکے قرآن کے ہر حرف کے برابر نور کی روشنی کرے گا یہاں تک کہ بیت اللہ کے گرد طواف کرنے والوں کو دیکھے گا اور اس کیلئے ایک دروازہ بہشت کے دروازوں میں سے کھولا جائیگا پھر وہ اس کے نزدیک کہے گا اے پروردگار قیامت قائم کر بہ سبب دیکھنے ثواب اور بزرگی کے۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۹۸ - ۳۹۷)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

عرفہ کے دن پڑھو
نفل ٢ رکعتیں
اَللهُ اَكْبَرُ ١ بار
اللہ بہت بڑا ہے
اَسْتَغْفِرُ اللهَ ٣ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ
اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور
مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا
تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے
ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ١ بار
بزرگی اور عزت والے!

اور ہم کو خبر دی ہبۃ اللہ بن مبارک نے کہا ہم کو خبر دی حسنؓ نے اپنی اسناد سے حضرت علی بن ابی طالبؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عرفہ کے دن دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ تین بار پڑھے ہر بار شروع کرے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے اور اس کو آمین کہہ کر ختم کرے پھر قل یاایہا الکٰفرون تین مرتبہ اور قل ہو اللہ احد ایک مرتبہ پڑھے ہر بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر شروع کرے مگر اللہ فرشتوں کو فرماتا ہے تم گواہ رہو کہ میں نے اس کے گناہ بخش دیئے۔

غنیۃ الطالبین

مطبع صدیقی لاہور ١٣٢٣ھ

صفحہ ٣٩٨

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

رکوع اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ رکوع

عید الاضحیٰ کی رات میں پڑھو

نفل	۲ رکعتیں
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ بہت بڑا ہے۔	۱ بار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	۳ بار
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور مِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ بزرگی اور عزت والے	۱ بار
پھر سلام پھیر کر	
آیۃ الکرسی	۳ بار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	۱۵ بار
پھر جو دعا چاہو کرو دنیا اور آخرت کی بھلائی سے ۔	

عیدالاضحیٰ کی رات
کی نماز میں اور
دو رکعت پڑھ کر دو
رکعت نماز پڑھے
ہر رکعت میں سورۃ
فاتحہ پندرہ بار پڑھے
اور قل ہو اللہ احد
اسی طرح اور قل
اعوذ برب الفلق
اسی طرح اور قل
اعوذ برب الناس
اتنا ہی پھر جب

سلام پھیرے تو پڑھے
آیۃ الکرسی
تین بار اور استغفر
اللہ پندرہ بار
پھر دعا کرے جو
چاہے دنیا اور
آخرت کی بھلائی
سے ۔

نزہۃ المجالس
مطبع صدیقی
لاہور
۱۳۲۳ھ
صفحہ ۱۷۲

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

عشرۂ ذی الحجہ

ہم کو خبر دی شیخ ابوالبرکات نے شریف ابوعبداللہ محمد بن علی بن محمد بن یحییٰ مہدی رض نے اپنی اسناد سے ہشام بن عروہ رض سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رض سے اُنہوں نے حضور اقدس جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ذی الحجہ کی دس راتوں میں سے ایک رات زندہ رکھی گویا اس نے اللہ کی اُس شخص کی سی عبادت کی جو ایک سال بھر کی طول میں حج اور عمرہ کرتا رہا اور جس نے ان دنوں میں ایک دن روزہ رکھا گویا اُس نے اللہ تعالیٰ کی تمام سال عبادت کی۔

غنیۃ الطالبین

(مطبع صدیقی واقع لاہور ۲۳ ۱۳ ھ، صفحہ ۳۷۷)

ہم کو خبر دی شیخ ابوالبرکات نے حمزہ بن عیسٰے ابن الحسن وراق رض سے اپنی اسناد سے سعید بن مسیب رض سے اُنہوں نے ابوہریرہ رض سے اُنہوں نے حضور اقدس حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن نہیں جن میں اللہ سبحانہٗ کی عبادت اللہ تعالیٰ کو زیادہ پیاری ہو ذی الحجہ کے دس دنوں سے اور بے شک ان دنوں میں ایک دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے۔ اور ایک رات کا قیام سال بھر کے قیام کے مثل ہے۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۔ ۲۳ ۱۳ ۔ ھ ۔ صفحہ ۳۷۶)

ہم کو خبر دی شیخ ابوالبرکات نے قاضی ابوالمظفر ہناد بن ابراہیم بخاری نسفی رح
سے اپنے اسناد سے عطا بن ابی رباح رض سے اُنہوں نے کہا میں نے
حضرت عائشہ رض سے سُنا انہوں نے کہا حضرت رسول

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص سماع یعنی راگ کو دوست رکھتا تھا اور جب ذی الحجہ کا چاند دیکھتا تو روزہ رکھتا سو یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مرد کو حاضر کرو پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد سے فرمایا ان دنوں کے روزہ رکھنے پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عبادت اور حج کے دن ہیں میں دوست رکھتا ہوں کہ اللہ سبحانہ اُن لوگوں کی دعا میں مجھے شریک کرلے ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا تیرے لیے ہر دن کی گنتی کے برابر جس کا تو روزہ رکھتا ہے ایک سو غلام آزاد کرنے اور سو اونٹ ہدی (قربانی کے لیے حرم) بھیجنے اور سو گھوڑوں کا ثواب ہے جن پر اللہ عز وجل کی راہ میں سوار کیا جائے ۔ پھر جب یوم الترویہ ہوگا تیرے لیے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار اونٹ قربانی بھیجنے اور ہزار گھوڑوں کا جن پر اللہ عز وجل کی راہ میں سوار کیا جاوے ثواب ہے ۔ جب عرفہ کا دن ہوگا تیرے لیے دو ہزار غلام آزاد کرنے اور دو ہزار اونٹ جن کو تو ہدی بھیجے اور جہاد کے لیے دو ہزار گھوڑوں کے دینے کا ثواب ہے ۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ ۔ صفحہ ۷۶ ۔ ۳۷۵)

ہم کو خبر دی شیخ ابوالبرکات نے اپنی اسناد سے سعید بن جبیرؓ سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کوئی دن نہیں جس میں نیک عمل اللہ عز وجل کی طرف زیادہ پیارا ہو ان دنوں سے یعنی ایامِ تشریق کے دنوں میں عمل کرنے سے ۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ جہاد بھی اللہ کی راہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد بھی نہیں اللہ کی راہ میں مگر وہ شخص جو اپنی جان اور مال سے نکلے پھر نہ لوٹے اس میں سے کسی چیز کے ساتھ ۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور
۱۳۲۳ھ ۔ صفحہ ۳۷۶)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

اَلْاُضْحِيَةُ

حضرت زید بن ارقم رضؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قربانیاں کیا ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ہم کو کیا ثواب ملے گا۔ فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ عرض کیا اور اُون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اُون کے ہر بال میں ایک نیکی۔ (زید بن ارقم رضؓ احمدؒ ابن ماجہؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۶۱ شمار ۱۳۷۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن (یعنی عید البقر کے روز) اللہ سبحانہٗ کے نزدیک انسان کا کوئی عمل (قربانی کے جانور کا) خون بہانے سے زیادہ محبوب و مرغوب نہیں یہ (قربانی کا جانور) قیامت کے دن اپنے سینگوں اپنے بالوں اور اپنے کھروں کے ساتھ (صحیح و سالم) آتے گا نیز وُہ خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ سبحانہٗ (کی قبولیت) میں سے ایک جگہ میں گھر کر لیتا ہے۔ پس تم لوگ قربانی سے اپنا دل خوش کرو۔ اس باب میں زید بن ارقم رضؓ اور حضرت عمران بن حصین رضؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن وغریب ہے۔ دوسری روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کرنے والے کے لیے (جانور کے) ہر بال کے بدلہ ایک نیکی ہے اور بعض نے روایت کی ہے کہ ہر سینگ کے بدلہ (ایک نیکی ہے)

(عائشہ صدیقہ رضؓ ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲/۳۰۱ شمار ۱۳۹۲)

روایت ہے کہ حضورِ اقدس و اکمل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے معبود اس کو کیا ثواب ہے جو قربانی کرے امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اللہ عزوجل نے فرمایا اس کا ثواب یہ ہے کہ اس کو اس کے ہر بال کے عوض دی جاویں دس نیکیاں اور اس سے دس برائیاں دُور کی جاویں اور اس کے لیے بلند کیے جاویں دس درجے عرض کیا اے میرے معبود اس کو کیا ثواب ہے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جب وہ قربانی کا پیٹ پھاڑے فرمایا جب پھٹے گی اس کی قبر اللہ تعالیٰ اس کو بے خوف نکالے گا بھوک اور پیاس اور قیامت کے خوفوں سے اے داؤدؑ اس کے لیے اس قربانی کے ہر ٹکڑے کے بدلے ایک جانور ہوگا بہشت میں بختی اونٹ کی طرح اور اس قربانی کے پائے کے تھوڑے سے گوشت کے عوض ایک گھوڑا ہوگا بہشت کے گھوڑوں میں سے اور اس کے بدن کے ہر بال کے عوض جنت میں ایک محل ہوگا اور سر کے ہر بال کے عوض حورالعین میں سے ایک خدمت گار ہوگی۔ اے داؤدؑ تو نے نہیں جانا کہ قربانیاں ہی سواری ہیں اور بے شک قربانیاں گناہوں کو مٹاتی ہیں اور مصیبتوں کو دور کرتی ہیں تو قربانیوں کا حکم کر کیونکہ وہ مومن کا عوض ہیں اسحاقؑ (حضرت اسمٰعیلؑ) کے عوض کی طرح ذبح سے

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۴۱۶)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال رہے (اور اس تمام عرصہ میں) برابر قربانی کرتے رہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۴ شمار ۱۴۰۷)

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الضحیٰ کے دن ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا "تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے بغیر قربانی نہ کرے" راویؓ کہتے ہیں کہ اس پر میرے ماموں نے اٹھ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کے دن گوشت ناپسند ہوتا ہے لہٰذا میں نے جلدی قربانی کر لی تاکہ اپنے اہل اور گھر والوں کو یا (کہا) پڑوسیوں کو کھلاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر دوسرا جانور ذبح کر لو۔ میرے ماموں نے عرض کیا میرے پاس بکری کا ایک سال بھر کا بچہ ہے جو گوشت میں دو بکریوں سے اچھا ہے۔ کیا میں اسے ذبح کر دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ تو تیری بہترین قربانی ہے۔ اور تیرے بعد جذعہ (بکری کا چھوٹا بچہ) اور کسی کے لیے کافی نہ ہوگا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ حضرت جندبؓ حضرت انسؓ حضرت عویمر بن اشقرؓ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابوزید انصاریؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ جب تک امام نماز نہ پڑھ لے تب تک شہر والے قربانی نہ کریں۔ علماء کی ایک جماعت نے دیہات والوں کو صبح کی نماز کے بعد قربانی کرنے کی اجازت دی ہے۔ امام ابن مبارکؒ وغیرہ کا یہی قول ہے۔ علماء کا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اتفاق و اجماع ہے کہ بکری کا جذعہ (چھ سات ماہ کا بچہ) کافی نہیں ہاں بھیڑ کا جذعہ (چھ ماہی بچہ) کافی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۰۴/۳۰۵ شمار ۱۴۰۸)

حضرت جبلہ بن سحیم رضؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے حضرت ابن عمر رضؓ سے دریافت کیا کہ کیا قربانی واجب ہے آپ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی پوچھنے والے نے پھر وہی سوال کیا آپ نے فرمایا تم کچھ سمجھتے بھی ہو (یا نہیں میں کہہ رہا ہوں) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تمام مسلمانوں نے قربانی کی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ قربانی واجب نہیں ہے بلکہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے۔ بہتر ہے کہ اس سنت پر عمل کیا جائے امام سفیان ثوریؒ اور امام عبداللہ بن مبارکؒ کا یہی قول ہے۔ (حنفیہ کے نزدیک قربانی واجب ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۴ شمار ۱۴۰۶)

جب ذبح کرنے لگو تو یوں تکبیر کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ایک بار

اللہ کے نام سے اللہ بہت بڑا ہے

اپنا پاؤں جانور کے پہلو میں رکھو

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے سینگوں والے جو سفید و سیاہ (چتکبرے) تھے اپنے دستِ مبارک سے ذبح کئے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ کہی پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا اور اپنا پاؤں ان کے پہلو میں رکھا۔ اس باب میں حضرت علی رضؓ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ حضرت ابو ہریرہ رضؓ حضرت جابر رضؓ حضرت ابو ایوب رضؓ حضرت ابو درداء رضؓ حضرت ابو رافع رضؓ حضرت ابن عمر رضؓ اور حضرت ابو بکرہ رضؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۳۹۳)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جب قربانی کرو، تو جانور کو قبلہ کے رخ لٹاؤ

اور یہ دعا پڑھو

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ [1]

میں نے ہر طرف سے منہ موڑ کر اس کی طرف منہ کیا جس نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا

آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا موحد بن کر اور میں ان میں

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ

سے نہیں جو اللہ کا شریک بناتے ہیں۔ میری نماز اور میری قربانی

وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا

لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ

پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہی حکم مجھ کو ہوا ہے

اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ

اور میں سب سے پہلے فرمانبرداری (اسلام) کا اقرار کرتا ہوں۔ اے اللہ! یہ

هٰذَا مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ

قربانی تیری ہی عطا کی ہوئی ہے اور تیری خوشنودی کیلئے ہے تو اسکو محمد

(اَوْ عَنْ فُلَانٍ)

(صلی اللہ علیہ وسلم) اور انؐ کی امت کی جانب سے قبول فرما (یا فلاں کی طرف سے قبول فرما)

پھر

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کرو

اللہ کے نام سے اللہ بہت بڑا ہے

[1] حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس و اکمل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے روز دو مینڈھے قربانی کئے اور جب ان کو قبلہ رخ کیا تو یہ دعا پڑھی۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ... الخ پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا۔ دارمی شریف صفحہ ۳۰۱ شمارہ ۱۹۲۵

...سعید بن
...سے زیادہ کٹ کر
...میں غضب کا لفظ آیا
...یث جلد اول صفحہ ۴۳ شمارہ ۴۰۴
...کہ میں کچھ جذع (چھ ماہی بھیڑیں)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

روایت ہے کہ حضور اقدس و اکمل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنی قربانی کی طرف اٹھ اور اس کے پاس حاضر ہو کیونکہ تیرے لیے بخشا جاوے گا پہلے قطرے سے جو اسکے خون سے گرے گا جو گناہ تو نے کیا اور کہہ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ترجمہ:- بے شک میری نماز اور عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو جہان کا رب ہے۔

غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۴۱۵/۱۶

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ذبح یا نحر کرتے عیدگاہ میں (ذبح بکری یا گائے کو اور نحر یعنی برچھا مارنا اونٹ کو) (نسائی شریف جلد سوم صفحہ ۱۵۸)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا مدینہ میں اور جب نحر نہیں کرتے تھے تو ذبح کرتے تھے عیدگاہ میں (نسائی شریف جلد سوم صفحہ ۱۵۸)

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں عید قربان میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عیدگاہ میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا خطبہ پورا کر کے منبر پر سے اترے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دست مبارک سے بِسۡمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ کہہ کر ذبح کیا اور فرمایا کہ یہ میری طرف سے اور میری اُمّت کے ان لوگوں کی طرف سے ہے جنہوں نے قربانی نہیں کی۔ یہ حدیث اس طریقۂ اسناد سے غریب ہے۔ صحابہؓ و تابعینؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ آدمی جب ذبح کرے تو بِسۡمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ کہے۔ امام ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۰۶ شمار ۱۴۲۱)

حضرت حنشؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے۔ ایک
یہ حدیث حسن د... علیہ وسلم کی طرف سے اور ایک ... اپنی طرف سے آپ سے کہا گیا یعنی پوچھا گیا کہ آپ
...کرتے ہیں؟ تو آپ ... نے فرمایا اس کا مجھے حضور اقدس و اکمل جناب
... و اطہر ... صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اس لیے
... کبھی ... نہ چھوڑوں گا۔ یہ حدیث غریب ہے

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ یَاقَیُّوْمُ

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۳۹۴)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما دیا تھا۔ کہ چھریوں کو خوب تیز کیا جائے۔ اور ذبیحوں کے سامنے چھری تیز نہ کی جائے۔ بلکہ اسکو پوشیدہ رکھا جائے۔ جب ذبح کرنے کا وقت ہو۔ تو بہت جلدی سے ذبح کر دیا جائے

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۳۶)

حضرت براءؓ بن عازبؓ سے روایت ہے اور وہ اس حدیث کو مرفوع کرتے ہیں (یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں) کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لنگڑے جانور کی قربانی نہ کی جائے جس کا لنگڑا ہونا ظاہر ہو (اگر معمولی لنگ ہو تو کچھ ہرج نہیں) اور نہ اس کانے کی جس کا کانا پن ظاہر ہو اور نہ اس بیمار کی جس کی بیماری ظاہر ہو اور نہ اس دُبلے کی جس (کی ہڈی تک) میں گودا نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۳۹۶)

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ والے جوان نر اور موٹے تازے مینڈھے کی قربانی کی جو سیاہ منہ سے کھاتا تھا۔ سیاہ پاؤں سے چلتا تھا اور سیاہ آنکھوں سے دیکھتا تھا۔ (یعنی اس کا منہ ٹانگیں اور آنکھیں سیاہ تھیں) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۳۹۵)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کا (جانور) سینگ یا کان آدھا یا آدھے سے زیادہ غائب ہو اس کی قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے (یعنی جس جانور کا کان یا سینگ آدھا یا آدھے سے زیادہ غائب ہو اس کی قربانی نہیں ہو سکتی) حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیبؓ سے اس (مسئلہ) کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ عضب نصف یا نصف سے زیادہ کٹ کر غائب ہو جانے کو کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے (اس حدیث میں عضب کا لفظ آیا ہے)۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۴ شمار ۱۴۰۴)

حضرت ابوکباشؓ کہتے ہیں کہ میں کچھ جذع (چھ ماہی بھیڑیں)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

بیچنے کے لیے مدینہ منورہ میں لایا لیکن ان کی بہت کم قیمت لگی (اور بک نہ سکے) میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے مل کر اس کے متعلق سوال کیا تو انہوںؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے چھ ماہی بھیڑ قربانی کے لیے بہت اچھا جانور ہے۔ راویؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ کا یہ فرمانا تھا کہ لوگوں نے میرے جانور ہاتھوں ہاتھ مول لے لیے اس باب میں حضرت ابن عباسؓ حضرت ام بلالؓ اپنے والد سے۔ حضرت جابرؓ حضرت عقبہ بن عامرؓ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث غریب ہے۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ صحابہؓ وتابعینؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ جذع (چھ ماہی بھیڑ) کی قربانی جائز ہے۔ (ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۰۳ شمار ۱۳۹۹)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ تم نظر اٹھا کر آنکھ کان غور سے دیکھ لیا کرو اور ان جانوروں کی قربانی نہ کرو مقابلہ (اس جانور کو کہتے ہیں جس کے کان کا اگلا حصّہ کٹا ہوا ہو) مدابرہ (جس کے کان کا پچھلا حصّہ کٹ ہوا ہو) اور خرقا (جس کے کان میں سوراخ ہو)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۳۹۷)

حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور اپنے اصحابؓ کو تقسیم کئے تو مجھ کو ایک بکری کا بچہ ایک برس کا پہنچا تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ایک بکری کا بچہ ایک برس کا ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کی قربانی کرو

(دارمی شریف صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۹۳۲)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مقام) حدیبیہ میں قربانی کی۔ اونٹ کی قربانی بھی سات آدمیوں کی طرف سے کی اور گائے کی قربانی بھی سات آدمیوں کی طرف سے کی یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ صحابہؓ وتابعینؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ حضرت سفیان ثوریؒ امام ابن مبارکؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے امام اسحٰقؒ نے فرمایا ہے کہ اونٹ دس آدمی کی طرف سے بھی کافی ہے۔ اور حضرت ابن عباسؓ کی حدیث کو دلیل پیش کرتے ہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۳ شمار ۱۴۰۲)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
آمِیْن آمِیْن آمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے ۔ کہ عید قربان آگئی تو ہم لوگ (قربانی کے جانوروں میں باہم) شریک ہو گئے ۔ ایک گائے میں سات آدمی اور ایک اونٹ میں دس آدمی۔ اس باب میں حضرت ابو الاسد اسلمی رض کے دادا اور حضرت ابو ایوب رض سے بھی روایت ہے ۔ حضرت ابن عباس رض کی حدیث حسن غریب ہے ۔
(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۴۰۱)

حضرت حجیہ بن عدی رض سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ گائے سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے ۔ راوی رض کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اگر اس کے بچہ پیدا ہو (تو کیا کیا جائے) آپ نے فرمایا اس کے بچہ کو بھی اس کے ساتھ ہی ذبح کر لو ۔ میں نے عرض کیا اگر لنگڑی گائے ہو تو پھر (اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا جب قربانی کی جگہ جا سکے (تو اس کی قربانی جائز ہے) میں نے عرض کیا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا اس کی قربانی میں کوئی ہرج نہیں ۔ ہمیں تو یہ حکم دیا گیا ہے یا (فرمایا) ہمیں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا ہے کہ نظر اٹھا کر دونوں آنکھوں اور کانوں کو دیکھ لو (اگر وہ ٹھیک ہیں تو قربانی کر لو) یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔
(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۳ شمار ۱۴۰۳)

حضرت نافع رض سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رض کہتے تھے قربانی کے لیے پانچ برس یا زیادہ کا اونٹ ہونا چاہیئے ۔
(موطا امام مالک صفحہ ۴۹/۳۴۸)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اونٹوں کے پاس جانے کا (جب وہ نحر ہوتے تھے) اور حکم کیا انکی جھولوں اور کھالوں کے بانٹ دینے کا اور حکم کیا قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دینے کا ۔ کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بلکہ مزدوری قصاب کی ہم اپنے پاس سے دیا کرتے تھے ۔
(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۸۲ شمار ۱۵۵۴)

حضرت عبدالرحمن بن سابط رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رض اونٹ کا بایاں پاؤں باندھ کر کھڑا کرکے اس کو نحر کرتے تھے ۔
(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۸۲ شمار ۱۵۵۲)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

حضرت نافع رض کہتے ہیں کہ ابن عمر رض نے کہا کہ قربانی کے دو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

دن ہیں یوم نحر کے بعد یعنی دسویں تاریخ کے بعد دو دن تک قربانی کی جا سکتی ہے۔

(نافع رضؓ / مالک رحؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۶۱ شمار ۱۳۷۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "میں نے تم لوگوں کو تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا تاکہ امیر لوگ غریبوں کو تقسیم کر دیں مگر اب تم سے کہتا ہوں کہ جتنا جی چاہے کھاؤ کھلاؤ اور جمع کر کے رکھ لو"۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ حضرت عائشہؓ حضرت نبیشہؓ حضرت ابو سعیدؓ حضرت قتادہ بن نعمانؓ حضرت انسؓ اور حضرت ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت بریدہ کی حدیث حسن صحیح ہے صحابہؓ و تابعینؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ بریدہؓ / ترمذیؒ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۵ شمار ۱۴۱۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے عید قربان کا چاند دیکھا اور قربانی کا ارادہ کیا تو وہ (قربانی کے ذبح ہونے تک) اپنے ناخن اور بال نہ کاٹے یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ یہ حدیث اور طریقہ سے بھی حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے بعض علماء کا یہی قول ہے۔ سعید بن مسیبؓ اسی کے قائل ہیں۔ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ بھی اسی حدیث کی طرف گئے ہیں لیکن بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے اور فرمایا ہے کہ سر کے بال منڈوانے یا ترشوانے میں اور اسی طرح ناخن ترشوانے میں کچھ حرج نہیں امام شافعیؒ کا یہی قول ہے اور حضرت عائشہؓ کی اس حدیث سے دلیل لاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے ہدی بھیجتے اور جن چیزوں سے محرم بچا کرتے ہیں ان میں سے کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے تھے۔ (ام سلمہؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۷ شمار ۱۴۲۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے۔ مجھے حکم ہوا ذی الحجہ کی دسویں تاریخ عید کرنے کا اللہ تعالیٰ نے اس دن کو عید کیا اس امت کے لیے وہ بولا اگر میرے پاس کچھ نہ ہو (یعنی قربانی کے موافق نصاب نہ ہو) مگر ایک ہی بکری یا اونٹنی کیا میں اس کو قربانی کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں (کیونکہ ایک ہی جانور ہے اس کو بھی کاٹ ڈالے گا تو تکلیف ہوگی) لیکن تو اپنے بال بنا اور ناخن کترا اور مونچھ کے بال لے اور زیر ناف کے بال مونڈھ بس یہی تیری قربانی ہے پوری اللہ کے نزدیک۔ (نسائی شریف جلد سوم صفحہ ۵۸ / ۱۵۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

اَلنِّكَاح

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

النّکاح

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو نکاح کرنے کا مقدور ہو اور نکاح نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابن ابی نجیح / دارمیؒ دارمی شریف صفحہ ۳۲۹۔ شمار ۲۱۳۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جس نے نکاح کیا اپنا آدھا دین پورا کر لیا۔ اب اسکو چاہیئے کہ باقی نصف دین میں اللہ سبحانہٗ سے خوف و تقویٰ کرے۔ (انسؓ۔ بیہقیؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۹۹ ہ شمار ۲۹۴۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چار چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنت میں سے ہیں (۱) حیا کرنا (۲) عطر و خوشبو کا استعمال کرنا (۳) مسواک کرنا (۴) نکاح کرنا۔ اس باب میں حضرت عثمان رضؓ حضرت ثوبانؓ۔ حضرت ابن مسعودؓ۔ حضرت عائشہؓ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ حضرت جابرؓ اور حضرت عکافؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ کی حدیث حسن و غریب ہے۔ دوسرے راویوں رضؓ کے ذریعہ بھی حضرت ابو ایوبؓ کی زبانی حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت ہے (ابو ایوبؓ انصاری / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۹ شمار ۹۸۴)

حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہم چند جوان حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ہمارے پاس کچھ نہیں تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جوان لوگو! تم میں سے جس کو نکاح کا مقدور ہو اسے نکاح کرنا چاہیئے کیونکہ اس میں نگاہ نیچی اور شرمگاہ محفوظ رہتی ہے اور جس کو مقدور نہ ہو وہ روزہ رکھنا اختیار کرے کیونکہ روزہ اس کے لئے ایسا ہے کہ گویا خصّی کر دیا گیا۔

(دارمی شریف صفحہ ۳۲۹ شمار ۲۱۴۰)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کی مدد کرنا اللہ سبحانہٗ نے اپنی ذات مبارک پر ضروری اور ایک حق ٹھہرایا ہے۔ ایک تو مکاتب ہے۔ وہ مکاتب جس کا ارادہ بدل کتابت کے ادا

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

کرنے کا ہو۔ دوسرا نکاح کرنے والا اس ارادے سے (نکاح کرے) کہ گناہ سے بچے اور پاک دامن رہے اور تیسرا اللہ سبحانہٗ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ (ابو ہریرہؓ نسائیؒ۔ نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۸)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعونؓ کی ترک نکاح کی درخواست کو رد فرما دیا اگر آپ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو اجازت دے دیتے تو ہم سب لوگ خصی ہو جاتے۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۹ شمار ۹۸۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا جاتا ہے عورت سے چار سبب سے اس کے مال کے سبب سے اور اس کے حسب و نسب کے سبب سے اور اس کی خوبصورتی کے سبب سے اور اس کی دینداری کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھوں میں خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا۔ (ابو ہریرہؓ / ابو داؤدؒ۔ ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۹۹ شمارہ ۱۸۰۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا مومن بندہ اللہ سے تقویٰ (خوف) کے بعد جو چیز سب سے بہتر اپنے لئے انتخاب کرتا ہے وہ نیک بخت عورت ہے (ایسی عورت) جس کو وہ (کسی بات کا) حکم دے تو وہ فوراً اس پر عمل کرے۔ اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کا دل خوش کرے اس کو قسم دے تو وہ قسم کو پورا کرے اور وہ غائب ہو تو اپنی عصمت اور اس کے مال کی حفاظت کرے۔
(ابو امامہؓ / ابن ماجہؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۹۹ ۲ شمارہ ۲۹۴۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کے دین اور اخلاق سے تم راضی ہو تو اس سے نکاح کر دو۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور لمبا چوڑا فساد رونما ہو جائے گا۔ اس باب میں حضرت ابو حاتم مزنیؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث بعض راویوںؒ نے مرسلاً روایت کی ہے (یعنی بیچ میں سے ایک راویؓ کا نام چھوڑ کر روایت کی ہے) (ابو ہریرہؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۰ شمارہ ۹۸۸)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بابرکت نکاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

وہ ہے جو محنت کے لحاظ سے آسان ہو یعنی جس کا مہر کم ہو اور عورت زیادہ مصارف کے لئے مرد کو پریشان نہ کرے۔ بلکہ جو کچھ مل جائے اس پر قناعت کرے۔ (عائشہ رض / بیہقی رح مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۹۹ہ شمار ۲۹۴۷)

حضرت ابو زبیر مکی رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پیغام دیا نکاح کا ایک شخص کی بہن کو اس نے بیان کیا کہ وہ عورت بدکار ہے جب حضرت عمر فاروق رض کو اس کی خبر پہنچی آپ نے اس شخص کو بلا کر مارا یا مارنے کا قصد کیا اور فرمایا کہ تجھے اس خبر کے پہنچانے سے کیا غرض تھی۔ (موطا شریف صفحہ ۴۵۵)

حضرت معقل بن یسار رض سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا مجھے ایک عورت ملی ہے جو نہایت خوبصورت اور شریف ہے مگر اس کے اولاد نہیں ہوتی کیا میں اس سے نکاح کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پھر وہ دوسری بار آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پھر تیسری بار آیا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کرو۔ چاہنے والی محبت کرنے والی بہت دیجے جننے والی عورت سے کیونکہ میں اپنی امت کو بڑھانے والا ہوں تمہاری وجہ سے۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۹ہ۴ شمار ۱۸۱۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری دنیا متاع ہے (یعنی دنیوی فائدہ) اور دُنیا کی بہترین متاع نیک بخت عورت ہے (عبداللہ بن عمر رض / مسلم رح۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۹۸ہ شمار ۲۹۳۳)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے۔ پیام کیا میں نے نکاح کا ایک عورت کے ساتھ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے دیکھ بھی لیا ہے اس کو۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا کہ دیکھ لے اس کو اس سے الفت زیادہ ہوگی۔ (نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ محرم نہ تو خود نکاح کرے۔ اور نہ کسی اور کا نکاح کرائے

(عثمان رض / دارمی رح۔ دارمی شریف صفحہ ۳۳۳ شمار ۲۱۷۳)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اعلان النکاح

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس نکاح کو مشہور کیا کرو اور اسے مسجدوں میں کیا کرو اس موقع پر دف بجایا کرو۔ یہ حدیث اس باب میں حسن و غریب ہے۔

(عائشہ صدیقہؓ / ترمذیؒ - ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۱ شمار ۹۹۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حلال اور حرام کو جدا کرنے والی چیز دف اور آواز ہے (یعنی گانا) اس باب میں حضرت عائشہؓ حضرت جابرؓ حضرت ربیع بنت معوذؓ سے بھی روایت ہے حضرت محمد بن حاطبؓ کی حدیث حسن ہے۔ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوٹی عمر میں دیکھا ہے۔

(محمد بن حاطب جمحیؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۱ شمار ۹۹۲)

حضرت عامر بن سعدؓ سے روایت ہے گیا میں ایک شادی میں جہاں حضرت قرظہ بن کعبؓ اور حضرت ابو مسعود انصاریؓ بھی تھے اتفاق سے وہاں لڑکیاں گا رہی تھیں میں نے کہا تم دونوں اصحاب ہو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بدری بھی ہو تمہارے روبرو یہ کام ہو رہا ہے۔ وہ دونوں صاحب فرمانے لگے تمہارا جی چاہے سنو ہمارے ساتھ بیٹھ کر، اور نہیں تو چلے جاؤ ہمارے لیے رخصت دی گئی ہے شادی میں کھیلنے کی کیونکہ شادی ایک خوشی ہے اس میں مباح کھیل کود کی اجازت ہے گانا اگر دیگر چیزوں سے خالی ہو تو منع نہیں۔)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۷)

حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ میرے پاس ایک انصاری لڑکی تھی میں نے اس کا نکاح کیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ تم گانا نہیں کراتیں قوم انصار گانے کو بہت پسند کرتی ہے۔

(عائشہؓ ابن حبانؒ - مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۵ شمار ۳۰۰۰)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

حضرت ربیع بنت معوذؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو میرے پاس تشریف لائے اس رات کی صبح

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

کو جس رات مجھ پر خیمہ بنایا گیا تھا (میری شب زفاف تھی ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بچھونے پر بیٹھے جہاں (اے خالد بن ذکوان رضؓ) تم بیٹھے ہو اور ہماری لڑکیاں گا کر اور دف بجا بجا کر میرے باپ دادا کی جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے تعریفیں بیان کر رہی تھیں اور نوحہ و فریاد بھی کر رہی تھیں انہوں نے مرثیے گاتے گاتے کہا وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِىْ غَدٍ (اور ہم میں ایسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں جو کل کے دن ہونے والی باتوں کو بھی جانتے ہیں) حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اس کو چھوڑ دو بلکہ جو تم پہلے کہہ رہی تھیں وہی کہو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۱ شمار ۹۹۴)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرنے سے منع فرمایا۔ (دارمی شریف صفحہ ۳۳ شمار ۲۱۵۰)

حضرت ابن عمر رضؓ فرماتے ہیں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے یعنی کوئی ایک دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ نہ کرے نہ ایک مرد دوسرے کی منگنی پر منگنی بھیجے جب تک کہ پہلا منگیتر اپنی منگنی نہ چھوڑ دے یا دوسرے کو اجازت دے دے۔ (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۷۰ ہ شمار ۱۳۰)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل الطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ بدگمانی سے تم بچو کیونکہ بدگمانی سب باتوں سے جھوٹی بات ہے ۔ اور لوگوں کی باتوں کی کرید نہ کرو ۔ اور باہم دشمنی نہ رکھو۔ اور ایک دوسرے کے بھائی بنے رہو ۔ اور کوئی مرد اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر منگنی نہ بھیجے ۔ جب تک وہ نکاح نہ کرے ، یا منگنی چھوڑ دے ۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۷۴ شمار ۱۳۱)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

الولی

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیوہ عورت (اپنے نکاح کے معاملہ میں) اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے (یعنی نکاح کی اجازت دینے یا نکاح کے معاملہ میں) اور کنواری عورت بھی اس کی حقدار ہے کہ اس سے نکاح کی اجازت حاصل کی جائے اور اس کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بیوہ عورت اپنے ولی سے اپنے معاملات (نکاح وغیرہ کا) زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری عورت سے بھی اجازت حاصل کی جائے اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بیوہ زیادہ حقدار ہے اپنے ولی سے اور کنواری لڑکی سے اسکے نکاح کی اجازت اس کا باپ حاصل کرے اور اسکی اجازت اس کی خاموشی ہے (ابن عباسؓ مسلم۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۲ شمارہ ۲۹۷۴)

حضرت ابو سلمہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ رانڈ (بیوہ) کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جاوے اور نہ باکرہ (کنواری لڑکی) کا نکاح اس کی بغیر اجازت کیا جاوے۔ اصحابؓ نے پوچھا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باکرہ کا اذن کیونکر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کا خاموش رہنا اذن ہے۔ (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۴۶ شمار ۱۲۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت لی جائے باکرہ (کنواری لڑکی) سے اسکی ذات اور نفس کے کاموں میں اگر چپ رہے تو وہی اس کی اجازت ہے اور اگر انکار کیا تو نہیں زور اس پر۔ (ابو ہریرہؓ۔ نسائیؒ۔ نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۰۴)

حضرت خنساء دختر خذام انصاریہ رضؓ روایت کرتی ہیں کہ میرے باپ نے میرا نکاح کردیا اور میں ثیبہ (بیوہ) تھی مجھے وہ نکاح منظور نہ تھا میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح فسخ کردیا۔ (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۴۶ شمار ۱۲۶)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل ہے۔ پس اگر اس کے ساتھ وہ (مرد) صحبت کرے تو عورت کے لئے مہر ہے کیونکہ اس نے اس کی فرج کو حلال کیا ہے اور اگر اسکے (ولیوں میں) پھوٹ پڑ جائے تو جس کا ولی کوئی نہیں اس کا ولی حاکم وقت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے" حضرت ابوموسیٰؓ کی حدیث کی اسناد میں اختلاف ہے اس باب میں حضرت ابوموسیٰؓ کی یہ حدیث کہ "بغیر ولی کے نکاح نہیں ہوتا" صحیح تر ہے اور حضرت عائشہؓ کی حدیث کہ "بغیر ولی کی اجازت کے نکاح نہیں ہوتا" حسن ہے اور اس باب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابی مثلاً حضرت عمر بن الخطابؓ حضرت علی مرتضیٰؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی حدیث پر عمل ہے کہ بغیر ولی کے نکاح نہیں ہوتا اور بعض فقہاءؒ و تابعینؒ مثلاً حضرت حسن بصریؒ۔ حضرت سعید بن المسیبؒ حضرت شریحؒ حضرت ابراہیم نخعیؒ اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے ایسا ہی منقول ہے۔ حضرت سفیان ثوریؒ امام اوزاعیؒ امام مالکؒ امام عبداللہ بن مبارکؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ (عائشہ صدیقہؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۴۱۳ شمارہ ۱۰۰۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زانی وہی عورتیں ہیں جو اپنا نکاح بغیر گواہوں کے کرتی ہیں حضرت یوسف بن حمادؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالاعلیٰؓ نے اس حدیث کو کتاب التفسیر میں مرفوع بیان کیا ہے (یعنی اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول تبلایا ہے) لیکن کتاب الطلاق میں مرفوع نہیں کیا بلکہ موقوف رکھا ہے اور صحیح روایت یہی ہے کہ خود حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا گواہ کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ یعنی موقوف روایت زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصینؓ حضرت انسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور صحابہؓ و تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے ان سب نے فرمایا کہ گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا ہم نہیں جانتے کہ اس سے قبل اس میں اختلاف کیا ہو۔ (یعنی اس مسئلہ میں کسی کو اختلاف نہیں) مگر ان بعد والے علماء کے ایک گروہ نے اختلاف کیا ہے تو ان کا بھی اختلاف اس

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

بارے میں نہیں کہ گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا بلکہ اس مسئلہ میں ہے کہ ایک گواہ کے بعد دُوسرا حاضر ہو (تو کوئی ہرج ہے یا نہیں یا دونوں بیک وقت حاضر ہوں) اکثر علماء اور کوفہ والے کہتے ہیں کہ جب تک نکاح کے وقت دونوں گواہ ساتھ ساتھ موجود نہ ہوں، نکاح نہیں ہوتا۔ بعض مدنی علماء کہتے ہیں۔ کہ ایک گواہ کے چلے جانے کے بعد دوسرا گواہ آئے، تب بھی نکاح ہو جائے گا۔ بشرطیکہ لوگ اس کا اعلان کر دیں۔ امام مالک رح کا یہی قول ہے۔ اور مدینہ والوں کی روائیت کے مطابق امام اسحٰق بن ابراھیم رح نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ بعض علما فرماتے ہیں۔ کہ نکاح میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کافی ہے۔ امام احمد رح اور امام اسحٰق رح کا یہی قول ہے۔ (ابن عباس رض/ترمذی رح ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۲/۲۱۳ شمار ۱۰۰۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یتیم لڑکی سے اجازت لی جائے گی اگر چپکی ہوگئی تو اجازت ہوگئی اور اگر انکار کرے تو جبر نہیں کیا جائے گا۔ (ابو موسیٰ رض/دارمی رح دارمی شریف صفحہ ۳۳۲ شمار ۲۱۶)

حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہیں مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکاح کیا ہے اس وقت میری عمر چھ برس کی تھی اور نو سال کی عمر میں مجھ سے خلوت کی گئی اور نو برس تک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں رہی (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا) (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۴ شمار ۱۲۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں جن کو دوہرا اجر اور ثواب ہے پہلا وہ آدمی جس کے پاس لونڈی ہو اور ادب سکھایا ہو اس کو جیسا کہ ادب سکھانے کا حق ہے اور علم پڑھایا اس کو جیسا کہ علم پڑھانے کا حق ہے یعنی علم و ادب میں اس کو لائق و فائق کیا ہو اور آزاد کرنے کے بعد اس سے نکاح کر لے اور دوسرا غلام جو ادا کرے حق خدمت اپنے مالک کا اور حق اللہ سبحانہٗ کا۔ اور تیسرا اہل کتاب ہو جو ایمان لایا ہو۔ (ابو موسیٰ رض/نسائی رح نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۲۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس عورت کا نکاح دو ولیوں نے الگ الگ جگہ کر دیا (یعنی ایک نے کسی سے اور دوسرے نے کسی سے) تو وہ عورت پہلے کے لئے ہے اور اگر کسی نے کوئی

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

چیز دو آدمیوں کے ہاتھ بیچی تو وہ (بھی) پہلے کے لئے ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور علمائ کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ علمار کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے جب ایک ولی نے دوسرے ولی سے پہلے نکاح کیا تو پہلے کا نکاح جائز اور دُوسرے کا نکاح فسخ ہے (یعنی جس ولی نے پہلے نکاح کیا ہے وہ جائز رہے گا اور دُوسرے کا کیا ہوا نکاح فسخ ہوگا) اور جب دونوں ولیوں نے ایک ساتھ ہی نکاح کیا تو دونوں کا نکاح فسق ہے۔ امام سفیان ثوریؒ/ امام احمدؒ اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے۔

(سمرہ بن جندبؓ/ ترمذی۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۵/۲۱۶ شمار ۱۰۱۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ کوئی عورت خود اپنا نکاح (اپنے اختیار سے) کرے اس لئے کہ جو عورت اپنا نکاح خود کرتی ہے وہ زنا کرنے والی ہے۔ (ابو ہریرہؓ/ ابن ماجہؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۳ شمار ۲۹۸۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہو وہ اس کا اچھا نام رکھے اس کو ادب (آداب و احکام شرع و علم) سکھائے پھر جب وہ بالغ ہو تو اس کا نکاح کر دے اور بالغ ہونے پر اگر اس کا نکاح نہ کیا گیا اور لڑکا گناہ میں مبتلا ہو تو اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔

(ابو سعیدؓ و ابن عباسؓ/ بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۳ شمار ۲۹۸۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ توراۃ میں لکھا ہے جس شخص کا بیٹا بارہ برس کا ہو جائے اور وہ اس کا نکاح نہ کرے تو بیٹا جو گناہ کرے گا اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔

(عمر بن الخطابؓ و انس ابن مالکؓ/ بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۳ شمار ۲۹۸۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گا وہ زانی ہے اس کا نکاح درست نہیں۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔

(جابر بن عبداللہؓ/ ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۶ شمار ۱۰۱۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

الشغار

(بٹے کا نکاح)

حضرت عباس بن عبداللہ بن عباسؓ نے اپنی بیٹی حضرت عبدالرحمن بن حکمؓ کو بیاہ دی اور حضرت عبدالرحمنؓ نے اپنی بیٹی حضرت عباس بن عبداللہ بن عباسؓ کو اور اسی کو مہر سمجھا۔ حضرت معاویہؓ نے مروانؓ کو لکھا کہ ان دونوں کا نکاح توڑ وا دو اور لکھا کہ یہی شغار ہے جس سے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۳۶ شمار ۱۰۳۵)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا ہے۔ یہ حدیث حسن وصحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ نکاح شغار نہ کرنا چاہیئے اور شغار یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی کا نکاح کسی شخص سے اس شرط پر کرے کہ وہ شخص اپنی بیٹی یا بہن سے اس کا نکاح کردے اور ان دونوں کے درمیان کوئی مہر مقرر نہ ہو (صرف یہی شرط ہو) بعض علماء کہتے ہیں کہ شغار کا نکاح فسخ ہوگا اور یہ جائز نہیں ہوگا اگرچہ مہر بھی دے دے۔ امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ حضرت عطاء بن رباحؒ کہتے ہیں کہ دونوں اپنے اپنے نکاح پر ثابت و برقرار رکھے جائیں اور دونوں کے لئے مہر مثل مقرر کر دیا جائے۔ کوفہ کے علماء کا یہی قول ہے۔ (مہر مثل اس کو کہتے ہیں جو عورت کی بہنوں، پھوپھیوں اور چچازاد بہنوں وغیرہ کا مہر ہو)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۹ شمار ۱۰۲۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

المتعة

فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے لوگو! البتہ میں نے تم کو اجازت دی تھی عورتوں سے متعہ کرنے کی، اور بے شک اللہ سبحانہٗ نے اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جس کے پاس متعہ والی عورتوں میں سے کوئی عورت ہو تو اس کو چھوڑ دیوے اور جو ان کو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ سوا اس میں سے کچھ بھی نہ واپس لو۔
(سبرہ بن معبدؓ / مسلمؒ ۔ مشارق الانوار صفحہ ۲۵۳ شمار ۷۹۱)

حضرت سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اوطاس کے سال میں صرف تین دن کے لئے متعہ کی اجازت دے دی تھی پھر اس سے منع فرمادیا۔
(سلمہ بن اکوعؓ / مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۴ شمار ۲۹۹۴)

حضرت زہریؓ کہتے ہیں مجھے حضرت حسن بن محمد بن علیؓ اور ان کے بھائی حضرت عبداللہؓ نے خبر دی وہ دونوں اپنے باپؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہٗ نے حضرت ابن عباسؓ سے ارشاد فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانۂ جنگ خیبر میں نکاح متعہ اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا ہے
(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۴۱ شمار ۱۰۵)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ متعہ اسلام کے شروع میں تھا کہ اگر ایک شخص نئے شہر میں جاتا ۔ جہاں کے لوگوں سے شناسائی نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنے دن کے لئے شادی کرلیتا جتنے دن وہ ٹھہرنا چاہتا وہ عورت اس کے سامان کی حفاظت کرتی اور اس کا کھانا پکاتی آخر جب یہ آیت اُتری۔ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں سے وہ صحبت کر سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور کسی سے نہیں) تو نکاحی بیویوں اور لونڈیوں کے سوا تمام عورتیں حرام ہوگئیں۔
(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۹ شمار ۱۰۲۵)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم و بارک علیٰ سیدنا و مولانا و حبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ
بعدد کل معلوم لک و بعدد خلقک و رضیٰ نفسک و زنۃ عرشک و مداد کلماتک
استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ

المحرمات

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کسی عورت کا نکاح اس کی پھوپھی پر یا پھوپھی کا نکاح اس کی بھتیجی پر کیا جائے یا کسی عورت کا نکاح اس کی خالہ پر یا خالہ کا نکاح اس کی بھانجی پر کیا جائے نہ چھوٹی کا نکاح بڑی پر اور نہ بڑی کا نکاح چھوٹی پر کیا جائے (چھوٹی سے مراد بھانجی بھتیجی اور بڑی سے مراد خالہ اور پھوپھی ہے) حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ (دونوں کی) حدیث حسن وصحیح ہے اور جمہور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے ہم اس میں کسی کا اختلاف نہیں جانتے۔ سب ہی یہی کہتے ہیں کہ مرد کے لئے یہ حلال نہیں، کہ بھتیجی اور پھوپھی یا بھانجی اور خالہ کو ایک ساتھ بیوی بنائے اگر کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس عورت کی پھوپھی یا خالہ اس شخص کی بیوی ہے یا اگر کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس عورت کی بھتیجی یا بھانجی اس شخص کی بیوی ہے تو دونوں صورتوں میں جو نکاح بعد میں طے ہوگا فسخ ہو جائے گا (اور پہلا نکاح برقرار رہے گا) جمہور علماء اسی کے قائل ہیں۔ امام بخاریؒ نے اس حدیث کو صحیح بتایا ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۳/۱۹ شمار ۱۰۲۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھتیجی اور ایک پھوپھی کو نکاح میں جمع نہ کرنا چاہیئے اور نہ خالہ بھانجی جمع کی جائے۔ (ابوہریرہؓ بخاریؒ۔ بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۴۰ شمار ۱۰۰)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت غیلان بن سلمہ ثقفیؓ مسلمان ہوئے ان کے پاس جاہلیت میں (یعنی مسلمان ہونے سے پہلے) دس عورتیں تھیں۔ وہ بھی ان کے ساتھ مسلمان ہوگئیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ ان میں سے صرف چار عورتوں کو پسند کرکے (نکاح میں رہنے دیں (باقی کو طلاق دے دیں) امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث محفوظ نہیں۔ (اس باب میں، صحیح روایت

ربنا تقبل منا
انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

وہ ہے جو حضرت شعیب بن ابی حمزہؒ وغیرہ نے حضرت زہریؒ سے روایت کی ہے۔ حضرت زہریؒ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت محمد بن ثوید ثقفیؒ سے حدیث ملی ہے کہ جب حضرت غیلان بن سلمہ ثقفیؓ مسلمان ہوئے تو ان کے پاس دس عورتیں تھیں اور حضرت زہریؒ کی حدیث جس میں حضرت سالمؒ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں یہ ہے کہ بنو ثقیف کے ایک شخص نے اپنی بیویوں کو طلاق دی تو حضرت عمرؓ نے اس سے کہا کہ تو اپنی بیویوں سے رجوع کر (یعنی دوبارہ نکاح میں لے لے) ورنہ میں تیری قبر کو اسی طرح سنگسار کروں گا جس طرح ابو رغال کی قبر سنگسار کی گئی تھی۔ ہمارے ساتھیوں کے نزدیک حضرت غیلان بن سلمہؓ کی حدیث پر عمل ہے۔ انہی میں سے امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ بھی ہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۰ شمار ۱۰۳۱)

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ (میں) اپنے چچا سے ملا اور ان کے ساتھ ایک جھنڈا تھا میں نے کہا آپ کا کہاں کا ارادہ ہے کہا مجھ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے پاس بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کیا ہے اور مجھ کو حکم دیا ہے کہ اس کی گردن مار کر اس کا مال لے لوں۔

(دارمی شریف صفحہ ۳۳۹/۴۰ شمار ۲۲۱۵)

حضرت فیروز دیلمیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمان ہو گیا ہوں لیکن میرے پاس (نکاح میں) دو عورتیں ہیں جو آپس میں بہنیں ہیں (میں کیا کروں؟) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے کسی ایک کو چن لو، جس کو چاہو یہ حدیث حسن و غریب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۰/۲۱ شمار ۱۰۳۲)

حضرت نوفل بن معاویہؓ کہتے ہیں کہ میں جب مسلمان ہوا تو میرے پاس پانچ عورتیں تھیں میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کو علیحدہ کر دے اور چار کو باقی رکھ چنانچہ میں نے اپنی سب سے پہلی عورت کو جو بانجھ تھی اور ساٹھ برس سے میرے ساتھ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

زندگی بسر کر رہی تھی علیحدہ کر دیا۔ (نوفل بن معاویہؓ / شرح السنۃ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۸ شمار ۳۰۲۱)

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں۔ کہ جنگ ادطاس کے دن ہم نے کئی عورتیں قید کریں۔ اور ان کی قوم میں ان کے شوہر موجود تھے لوگوں نے اس بات کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو اس پر یہ آیت اتری وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (یعنی تم پر شوہر والی عورتیں حرام ہیں مگر جن کے تم مالک ہو وہ حلال ہیں) یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۱ شمار ۱۰۳۴)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ نسب کے اعتبار سے سات عورتوں سے نکاح حرام ہے اور نکاح کے ذریعہ جو رشتہ اور قرابت قائم ہو۔ اس سے بھی سات عورتوں سے نکاح حرام ہے۔ پھر آپؓ نے یہ آیت پڑھی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِىْ فِىْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِىْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۔ الخ (یعنی تم پر مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو۔ اور رضاعی بہنیں اور ساسیں حرام کر دی گئی ہیں۔ اور جن عورتوں سے تم مباشرت کر چکے ہو۔ ان کی لڑکیاں جنہیں تم پرورش کرتے ہو (وہ بھی تم پر حرام ہیں) ہاں اگر ان کے ساتھ تم نے مباشرت نہ کی ہو۔ تو (ان کی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کر لینے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں۔

(ابن عباسؓ۔ بخاریؒ۔ مشکوٰۃ شریف
جلد اول صفحہ ۵۰۹ شمار ۳۰۲۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

الرضاعت

حضرت عائشہؓ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا نے (اندر آنے کی) اجازت مانگی میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لئے بغیر ان کو اجازت دینے سے انکار کر دیا (اجازت مانگنے پر) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اندر آنا چاہیئے وہ تمہارا چچا ہے فرماتی ہیں پھر میں نے عرض کیا۔ عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے اسے اندر آنے دو۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ بعض صحابہؓ و تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے۔ انہوں نے رضاعی رشتہ والے مرد کے سامنے ہونے کو مکروہ کہا ہے اور اس کی اصل حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے بعض نے رضاعی رشتہ والے مرد کے سامنے ہونے کی اجازت دی ہے۔ مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۴/۲۵ شمار ۱۰۵۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے جو رشتہ نسب سے حرام کیا ہے وہی دودھ پینے سے بھی حرام کیا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ام حبیبہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے (علیؓ۔ ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۴ شمار ۱۰۴۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک دو دفعہ دودھ چوسنے سے رشتہ حرام نہیں ہوتا حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ بعض صحابہؓ و تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ قرآن پاک میں نازل ہوا کہ دس دفعہ معلوم طور پر دودھ پینے سے رشتہ نکاح حرام ہو جاتا ہے ان میں سے پانچ (مرتبہ) منسوخ ہوگیا اور ٹھیک پانچ باقی رہ گئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک یہی مسئلہ تھا۔ (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی یہی مسئلہ رہا) دوسری روایت سے بھی حضرت عائشہؓ سے اسی طرح مروی ہے۔ حضرت عائشہؓ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

ازواجِ مطہراتؓ یہی فتوےٰ دیتی تھیں۔ امام شافعیؒ اور امام اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمدؒ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے مطابق قائل ہیں کہ ایک دفعہ یا دو دفعہ دودھ چوسنے سے رشتہ ونکاح حرام نہیں ہوتا۔ امام احمدؒ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی حضرت عائشہؓ کے قول کی طرف جائے کہ پانچ بار دودھ چوسنے سے رشتہ ونکاح حرام ہوجاتا ہے تو یہ حدیث قوی ہے اور اس میں کچھ کلام کرنا بزدلی واایمان کی کمزوری ہے۔ لیکن بعض صحابہؓ وتابعینؒ یہ فرماتے ہیں کہ دودھ کم ہو یا زیادہ جب پیٹ میں پہنچ جائے تو اس کی وجہ سے رشتہ ونکاح حرام ہوجاتا ہے۔ امام سفیان ثوریؒ امام مالکؒ۔ امام اوزاعیؒ امام عبداللہ بن مبارکؒ۔ امام وکیعؒ اور کوفہ والے اسی کے قائل ہیں۔

(عائشہؓ ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۵۔ شمار ۱۰۵۲)

حضرت عبداللہ بن ابی ملکیہؓ کہتے ہیں مجھ سے حضرت علبید بن ابی مریمؓ نے حدیث بیان کی وہ حضرت عقبہ بن حارثؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن ابی ملکیہؓ کہتے ہیں اس حدیث کو میں نے حضرت عقبہؓ سے بھی سنا ہے لیکن مجھے حضرت علبیدؓ کی حدیث (کے لفظ) خوب یاد ہیں۔ حضرت عقبہؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ ایک سیاہ فام عورت نے آکر بیان کیا میں نے تم دونوں (میاں اور بیوی کو) دودھ پلایا ہے۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے جاکر عرض کیا کہ میں نے فلاں عورت دختر فلاں سے نکاح کیا ہے۔ ایک سیاہ فام عورت نے آکر بیان کیا تم دونوں کو میں نے دودھ پلایا ہے۔ حالانکہ وہ جھوٹی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف سے منہ پھیر لیا۔ پھر میں نے سامنے آکر عرض کیا وہ جھوٹی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنی بیوی کو کیونکر رکھ سکتا ہے حالانکہ یہ عورت کہتی ہے میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ اسے چھوڑ دے۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۳۷/۳۸ شمار ۹۶)

حضرت حجاج بن حجاجؓ سے روایت ہے کہ حجاج اسلمیؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دودھ پینے کا حق کس طرح ادا ہوسکتا ہے۔ آپ صلی اللہ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک غلام یا لونڈی دینے سے یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ حضرت حجاج رضؓ کا سوال کہ میرے دودھ پینے کا حق کس طرح ادا ہو سکتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ دودھ پلانے کی خدمت جو میری ماں نے کی ہے۔ اس کا حق یا بدلہ کس طرح ادا ہو سکتا ہے مطلب یہ ہے کہ جب تم نے دُودھ پلانے والی کو ایک غلام یا ایک لونڈی دے دی تو اس کا حق ادا کر دیا۔ حضرت ابو الطفیل رضؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک عورت آئی (اس کے لئے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر بچھا دی وہ عورت اس پر بیٹھ گئی جب وہ چلی گئی تو کہا گیا کہ یہی وہ عورت ہے جس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو (بچپن میں) دودھ پلایا ہے (یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائی حضرت حلیمہ سعدیہ رضؓ تھیں۔) (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۶ شمار ۱۰۵۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دودھ پینے سے حرمت (رشتہ ونکاح) اسی وقت ثابت ہوتی ہے جبکہ (بچہ کی) آنتیں صرف پستانوں کے دودھ کی وجہ سے کھلیں اور ابھی تک دُودھ نہ چھڑایا ہو (یعنی اصل رضاعت جس کی وجہ سے رشتہ حرام ہو جاتا ہے اس وقت کی ہوتی ہے جب کہ بچہ کی غذا دودھ ہوتی ہے یعنی دو برس۔ یہ نہیں کہ بڑی عمر میں دودھ پلا کر رشتہ حرام کر لیا جائے) یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ اکثر صحابہ رضؓ وتابعین رحؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ رضاعت سے حرمت (نکاح) اسی وقت تک ثابت ہوتی ہے جب کہ بچہ دو سال سے چھوٹا ہو۔ دو سال کے بعد اگر لڑکا دودھ پیئے تو اس رضاعت سے حرمتِ رشتہ ثابت نہ ہوگی۔

(ام سلمہ رضؓ ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۶۔ شمار ۱۰۵۴)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

النّکاح

(الاستخارہ)

جب نکاح کے لئے منگنی چاہو تو

۱:۔ اچھی طرح وضو کرو۔

۲:۔ نفل پڑھو۔

۳:۔ اللہ سبحانہٗ کی حمد و ثناء بیان کرو

۴:۔ پھر یہ دُعا مانگو۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ

اے اللہ بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور مجھے کچھ قدرت نہیں اور تو جانتا ہے

وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَاِنْ

اور مجھے کچھ علم نہیں اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے اگر

رَاَيْتَ اَنَّ فِىْ فُلَانَةَ وَيُسَمِّيْهَا بِاسْمِهَا

فلاں عورت (اس کا نام لے) میرے لئے میرے دین و

خَيْرًا لِّىْ فِىْ دِيْنِىْ وَدُنْيَاىَ وَاٰخِرَتِىْ

دنیا اور آخرت کے لحاظ سے بہتر ہے تو

فَاقْدِرْهَا لِىْ وَاِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا

اس کو میرے لئے مقدر فرما دے اور اگر دوسری عورت میرے

مِّنْهَا لِىْ فِىْ دِيْنِىْ وَاٰخِرَتِىْ فَاقْدِرْهَا لِىْ ابٖ

لئے میرے دین اور آخرت کے لحاظ سے اس سے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما

فرمایا جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر
نکاح کا قصد ہو تو پیغام
منگنی چاہیے اور اچھی طرح
وضو کرے جب قدر ہو سکے نفل
نماز پڑھے پھر اللہ کی تعریف و
توصیف بیان کرے پھر کہے
اللھم انک تقدر و لا
اقدر و تعلم و لا
اعلم الخ
الی آخرہ (رواہ ابن حبان و الحاکم)
حصن حصین صفحہ ۲۰۲

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس اہم وشاندار کام کو اللہ سبحانہٗ کی حمد وثنا کے بغیر شروع کیا جائے وہ ابتر اور بے برکت ہے۔ (ابوہریرہؓ / ابن ماجہؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۵ شمارہ ۲۹۹۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس خطبہ میں تشہد (حمد وثنائے الٰہی) نہ ہو وہ اس ہاتھ کی طرح ہے جو کٹا ہوا ہو۔ (یہ حدیث حسن وغریب ہے)

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۴۱۲ شمارہ ۱۰۰۸)

نکاح میں یہ خطبہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ
سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد
وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ
اور مغفرت چاہتے ہیں اور اپنے نفسوں کی برائیوں اور برے اعمال
اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ
سے اللہ کی پناہ پکڑتے ہیں جس شخص کو اللہ تعالیٰ
يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا
ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ
هَادِىَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
کردے اسکو کوئی ہدایت کرنیوالا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
معبود نہیں وہ (اپنی ذات وصفات میں) یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يٰاَيُّهَا النَّاسُ
میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلعم اللہ کے بندے اور رسول ہیں لوگو اپنے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور اگر نکاح پڑھانے لگو تو اس کا خطبہ یہ ہے۔ ان الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ الخ
(ابن مسعودؓ / ابوداؤدؒ سنن ابی داؤد / حصن حصین صفحہ ۲۰۲/۲۰۹)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو جانِ واحد (یعنی حضرت آدم ؑ) سے پیدا کیا اور

وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا

(پھر اسطرح پر کہ پہلے) اس سے اس کی بیوی (حضرت حوا ؑ) کو پیدا کیا اور ان دو (میاں بیوی)

رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ

سے بہت سے مرد و عورت (دنیا میں) پھیلا دیئے اور اللہ سے جس کا واسطہ دے کر تم اپنے

تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

لئے کام نکال لیتے ہو ڈرو اور رشتوں کا پاس ملحوظ رکھو کیونکہ اللہ

عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا

تمہارا نگران کار ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا

اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○

حق ہے اور اسلام ہی پر مرنا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور بات (بھی) کہو (تو راہ کی اور)

سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

سیدھی (سچی) (ایسا کرو گے) تو اللہ تم کو اعمال صالح کی توفیق دے گا۔ اور تمہارے

ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ

گناہ (بھی) بخش دیگا اور جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○ ا بار

کا کہا مانا تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی

جس شخص کا نکاح ہو اسے یہ دعا دو

ا بار

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ

اللہ تمہیں مبارک کرے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کا نکاح ہو۔ اس سے کہے بارک اللہ لک۔ (ابی ؓ / بخاری ؒ / مسلم ؒ) حصن حصین صفحہ ۶۹-۲۶۸

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

جس کا نکاح ہو اسے یہ دُعا دو

۱ھ بَارَکَ اللّٰہُ وَبَارَکَ عَلَیۡکَ وَجَمَعَ بَیۡنَکُمَا

اللہ تعالےٰ مبارک کرے اور تمہیں برکت دے اور تم دونوں کے ملنے

فِیۡ خَیۡرٍ ابار

میں بھلائی پیدا کرے۔

(یا) یوں کہو

۲ھ فَبَارَکَ اللّٰہُ عَلَیۡکَ ابار

اللہ تمہیں مبارک کرے

جس کا نکاح ہو اُسے یوں دُعا دو

۳ھ بَارَکَ اللّٰہُ فِیۡکُمۡ وَبَارَکَ لَکُمۡ ابار

برکت دے اللہ تعالیٰ تمہاری ہر چیز میں اور برکت والا کرے تم کو

جب کوئی اپنی بیوی کے پاس (پہلی مرتبہ) جائے یا غلام خریدے تو اسکی پیشانی کے بال پکڑ کر برکت کی دُعا مانگے

۴ھ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُکَ مِنۡ خَیۡرِھَا وَخَیۡرِ

اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس عادت پر

مَا جَبَلۡتَھَا عَلَیۡہِ وَاَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ شَرِّھَا

تو نے اس کو پیدا کیا ہے اسکی بھلائی چاہتا ہوں اور اسکی برائی اس چیز کی برائی سے

وَشَرِّ مَا جَبَلۡتَھَا عَلَیۡہِ اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ لِیۡ فِیۡھَا ابار

جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے تیری پناہ لیتا ہوں اے اللہ مجھے اس میں برکت دے

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

۱ھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی نکاح کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے یہ دعا فرماتے تھے بارک اللہ وبارک علیک وجمع بینکما فی خیر ... ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۱ شمارہ ۹۹۵

۴ھ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا۔ بارک اللہ فیکم وبارک علیکم۔ نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۳۲ — ۵ھ ابی ہریرہ / بخاری۔ مسلم / ترمذی / نسائی / حصن حصین صفحہ ۲۶۹/۲۶۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

جب اپنے لڑکے کی شادی کرو۔ تو اس کے سامنے بیٹھ کر یہ کہو :۔

لَا جَعَلَكَ اللّٰهُ عَلٰى فِتْنَةٍ فِى الدُّنْيَا وَلَا

نہ بنائے اللہ تجھے کسی فتنے کا سبب دنیا میں اور نہ

فِى الْاٰخِرَةِ ابار

آخرت میں

لڑکی کے نکاح کے موقعہ پر اس (لڑکی) سے پانی کا پیالہ منگواؤ۔ اس میں کلی کرو پھر اس پانی میں سے لڑکی کے سر اور سینے پر چھڑکو اور کہو :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّيَّتَهَا

اے اللہ میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ابار

سے تیری پناہ میں دیتا ہوں

پھر اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان پانی چھڑکو اور یہی دعا پڑھو۔ پھر دولہا سے کہو کہ وہ پانی لائے۔ اس میں بھی کلی کرو اور اس (دولہا) کے سر اور سینے پر پانی چھڑکو اور کہو :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُعِيْذُهٗ بِكَ وَ ذُرِّيَّتَهٗ مِنَ

اے اللہ میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود

الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ابار

سے تیری پناہ میں دیتا ہوں

پھر اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان پانی چھڑکو اور یہی دعا پڑھو پھر کہو :۔

اُدْخُلْ بِاَهْلِكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَ الْبَرَكَةِ ابار

اپنی اہلیہ کے پاس اللہ کے نام اور اس کی برکت سے داخل ہو

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

الصّداق

حضرت سہل بن سعدؓ سے منقول ہے کہ ایک عورت نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نفس ہبہ کرنے کو آئی ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف نظر کی پھر اسے اُوپر نیچے سے غور کرکے دیکھا پھر اپنا سر مبارک نیچا کر لیا عورت نے جب دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ حکم نہ فرمایا۔ بیٹھ گئی۔ ایک صحابیؓ کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس عورت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت نہ ہو تو مجھ سے بیاہ دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تیرے پاس کچھ ہے۔ وہ بولا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر جاکر دیکھ تو سہی شاید کچھ مل جاوے وہ گیا پھر واپس آکر کہنے لگا۔ اللہ کی قسم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ نہیں ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھ تو سہی اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو وہ جاکر پھر لوٹ آیا اور عرض کیا اللہ کی قسم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ ہاں یہ میرا تہبند ہے آدھا اسکو دیجئے حضرت سہلؓ فرماتے ہیں اس کے پاس دُوسری چادر نہ تھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے تہبند کو وہ کیا کرے گی۔ اگر تو باندھ لے تو وہ ننگی اگر وہ اوڑھ لے تو تو ننگا وہ بیچارہ بیٹھ گیا پھر کچھ دیر بیٹھ کر جانے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے جاتے دیکھا بلوا کر فرمایا تجھے قرآن کی کون کون سی سورتیں یاد ہیں اس نے چند سورتیں گن کر کہا مجھے یہ یہ سورتیں یاد ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو ان کا حافظ ہے اس نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا میں نے تجھے قرآن یاد ہونے کے سبب اس عورت کا مالک بنا دیا۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۴۳ شمارہ ۱۱)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

حضرت عقبہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر سب شرطوں سے نکاح کی شرطوں کے پورا کرنے کا زیادہ حق ہے۔ (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۹۴ شمار ۱۳۸)

حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبیداللہ بن جحشؓ کے نکاح میں تھیں اور حضرت عبیداللہؓ حبش کے ملک میں مر گئے۔ تو حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے ان کا نکاح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور حضرت ام حبیبہؓ کا مہر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے چار ہزار درم مقرر کر کے ان کو حضرت حسنہؓ کے بیٹے حضرت شرحبیلؓ کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۴۴ شمار ۱۸۶۱)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور انہیں آزاد کرنا ہی مہر قرار دیا اور ان کے ولیمہ میں ملیدہ کھلایا۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۳ شمار ۱۵۷)

حضرت ابی سلمہؓ سے روایت ہے میں نے پوچھا حضرت عائشہؓ سے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر کتنا تھا۔ انہوں نے کہا بارہ اوقیہ اور ایک نش میں نے کہا نش کیا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا آدھا اوقیہ (اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے بارہ اوقیے کے ۴۸۰ درم اور ایک نش کے ۲۰ درم سب پانچ سو درم ہوئے جس سے ایک سو اکتالیس روپے چار آنے (پاکستانی) ہوتے ہیں یہی مہر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بیبیوں کا تھا سوا حضرت ام حبیبہؓ کے۔)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۴۴ شمار ۱۸۵۹)

حضرت عامر بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ بنو فزارہ کی ایک عورت نے دو جوتیوں کے عوض نکاح کیا۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو دو جوتیوں کے عوض اپنی جان اور مال دینے پر راضی ہوگئی۔ اس نے کہا ہاں راوی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اس نکاح کو جائز رکھا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

اس باب میں حضرت عمر فاروقؓ حضرت ابوہریرہؓ حضرت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

سہل بن سعدؓ حضرت ابو سعیدؓ حضرت انسؓ حضرت عائشہؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے حضرت عامر بن ربیعہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے اور مہر کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مہر وہی ہے جس پر آپس میں (مرد و عورت) راضی ہو جائیں۔ امام سفیان ثوریؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں۔ امام مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ مہر دینار کی ایک چوتھائی سے کم نہ ہو بعض علمائے کوفہ کہتے ہیں کہ کم از کم دس درم ہو اس سے کم نہ ہو۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۶ شمار ۱۰۱۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے عورت کے مہر میں لپ بھر ستو دیئے، یا کھجوریں دیں تو اس نے عورت کو اپنے پر حلال کر لیا۔

(جابر بن عبداللہؓ، ابو داؤدؒ۔ ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۴۴ شمار ۱۰۶۴)

حضرت علقمہؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں آیا ایک عورت کا جھگڑا نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اور وہ جھگڑا یہ تھا ایک عورت سے کسی شخص نے نکاح کیا تھا اور اس کا مہر مقرر نہ کیا اور نہ اس سے صحبت کی ویسے ہی مر گیا لوگ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس اس مسئلہ کے دریافت کرنے کے لئے قریب ایک مہینے کے پھرتے رہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ان کو فتویٰ نہ دیا۔ آخر ایک روز فرمانے لگے میری رائے میں آتا ہے کہ اس عورت کا مہر اس کے کنبے کی عورتوں کی مانند ہے نہ کم اور نہ زیادہ اور اس کے لئے میراث بھی ہے اور عدت بیٹھنا اس کو لازم ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بات پر حضرت معقل بن سنانؓ نے گواہی دی اور کہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بروع بنت واشقؓ کا جھگڑا اسی طرح فیصلہ کیا تھا جیسا تم نے فیصلہ کیا۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۲۸)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نکاح کیا حضرت ابو طلحہؓ نے حضرت ام سلیمؓ سے اور تھا مہر ان کے درمیان اسلام، مسلمان ہوئی حضرت ام سلیمؓ پہلے حضرت ابو طلحہؓ سے پھر پیام بھیجا حضرت ابو طلحہؓ نے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

حضرت ام سلیمؓ کو حضرت ام سلیمؓ نے جواب دیا میں تو مسلمان ہو چکی اگر تو بھی مسلمان ہو جائے گا تو میں تجھ سے نکاح کروں گی پھر مسلمان ہوئے حضرت ابو طلحہؓ اور مہر اس کا اسلام مقرر پایا۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۲۲)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ عہدِ نبوت میں ایک شخص مسلمان ہو کر آیا پھر اس کی عورت بھی مسلمان ہو کر آئی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عورت اسی کو واپس دے دی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۴ شمار ۱۰۴۶)

حضرت ابو مسعود انصاریؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور زانی عورت کے مہر اور کاہن کی اُجرت سے منع فرمایا ہے (زانی کے مہر سے اجرت زنا مراد ہے) اس باب میں حضرت رافع بن خدیجؓ حضرت ابو جحیفہؓ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو مسعودؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۱ شمار ۱۰۳۵)

حضرت ابو العجفاء سلمیؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے سنا کہ وہ وعظ کر رہے تھے (اول) اللہ سبحانہٗ کی تعریف اور توصیف کی پھر کہا کہ خبردار عورتوں کے مہر میں زیادتی نہ کرو کیونکہ یہ کام اگر دُنیا میں بزرگی اور اللہ سبحانہٗ کے نزدیک پرہیز گاری کا ہوتا تو تم سے بڑھ کر اس کے مستحق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے حالانکہ بارہ اوقیے سے بڑھ کر نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا مہر مقرر کیا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکیوں میں سے کسی عورت کا مہر مقرر کیا گیا۔ خبردار تم میں سے بعض لوگ اپنی بیوی کے مہر میں زیادتی کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کے جی میں عورت کی طرف سے عداوت باقی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ کہتا ہے کہ میں نے تیری وجہ سے سخت تکلیف اٹھائی۔

(دارمی شریف صفحہ ۳۴/۲۲۳ شمار ۲۱۷۵)

حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے جہیز دیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کو مشک اور تکیہ جس میں گھاس بھرا ہوا تھا جس کو اذخر کہتے ہیں اور خمیل یعنی چادر سیاہ رنگ کی۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۳۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اَلْوَلِيْمَہ

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ بنت جحش رضؓ سے نکاح کرنے کے موقعہ پر ستّو اور چھو ہاروں سے ولیمہ کیا۔

یہ حدیث حسن وغریب ہے۔ یہ حدیث اور راویوں رضؓ سے بھی مروی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۲ شمار ۹۹۹)

حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضؓ کے برابر کسی بیوی کا ولیمہ نہیں کھلایا کیونکہ ایک بکری کا ولیمہ کر دیا۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۳ شمار ۱۵۵)

حضرت انس رضؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ پر زردی کا دھبہ دیکھ کر پوچھا یہ کیا چیز ہے۔ وہ بولے میں نے بعوض ایک گٹھلی برابر سونے کی ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تجھے برکت دے ولیمہ کر ڈال اگرچہ ایک بکری ہو۔ (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۰ شمار ۱۴۲)

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضؓ کہتی ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بیویوں کا ولیمہ چار سیر جَو ہی میں کر دیا۔ (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۳ شمار ۱۵۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعوت (یعنی ولیمہ وغیرہ) کے واسطے جب تمہیں کوئی بلاوے تو قبول کر لو۔

حضرت نافع رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضؓ شادی وغیرہ کی دعوت میں باوجود روزہ دار ہونے کے چلے جاتے تھے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

عبداللہ بن عمر رضؓ / بخاری رح

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۴ شمار ۱۶۶)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کھانے پر بلایا جائے اور وہ دعوت قبول نہ کرے تو اس نے اللہ (سبحانہ) اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور جو شخص بغیر بلائے کسی کے ہاں کھانے چلا جاتے وہ چوروں کی طرح آیا اور مال لوٹ کر واپس ہوا۔

(عبداللہ بن عمرؓ / ابوداؤدؒ و مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۱۴ شمار ۳۰۶۴)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اگر کوئی دعوتِ ولیمہ کے واسطے بلاوے تو ضرور جاوے۔ (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۳ شمار ۱۶۰)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے تھے جس ولیمہ میں امیروں کی دعوت ہو اور غریب نہ بلاتے جاویں وہ کھانا سب سے بُرا ہے اور جو دعوتِ ولیمہ کو چھوڑ دے اس نے اللہ (سبحانہٗ) اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۴ شمار ۱۶۴)

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ پہلے دن کا کھانا حق ہے اور دوسرے دن کا کھانا سنت ہے اور تیسرے دن کا کھانا سنانا ہے (یعنی نام ونمود کے لئے ہے) اور جو سناتے گا اللہ (قیامت کے دن) اسے سناتے گا۔ حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث ہم صرف حضرت زیاد بن عبداللہؓ سے مرفوع جانتے ہیں اور حضرت زیاد بن عبداللہؓ زیادہ تر منکر اور غریب حدیثیں روایت کرتے ہیں (الغرض یہ حدیث ضعیف ہے)

امام بخاریؒ حضرت محمد بن عقبہؓ کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت وکیعؒ نے کہا کہ حضرت زیاد بن عبداللہؓ باوجود شریف ہونے کے جھوٹی حدیثیں بیان کرتے ہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۲ شمار ۱۰۰۰)

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو دعوت ولیمہ سے آتے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کے باعث ٹھہر گئے پھر کہا اے خدایا تم لوگ مجھے سب آدمیوں سے زیادہ محبوب ہو۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۴ شمار ۱۶۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقابلہ کرنے والے شخصوں کی نہ تو دعوت قبول کی جائے اور نہ ان کا کھانا کھایا جائے۔

امام احمدؒ کہتے ہیں کہ مقابلہ کرنے والوں سے مراد وہ شخص ہیں جو فخر وریا کے طور پر دعوت میں مقابلہ کریں۔ (ابوہریرہؓ / بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفہ ۵۱۴ شمار ۳۰۶۷)

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق لوگوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (عمران بن حصینؓ / بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفہ ۵۱۴ شمار ۳۰۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے جب کوئی شخص کسی مسلمان بھائی کے ہاں جائے تو اس کا کھانا کھائے اور پانی پی لے اور یہ نہ پوچھے کہ اس کا کھانا اور پانی کہاں سے آتا ہے اور کیونکر آتا ہے۔ (ابوہریرہؓ / بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفہ ۵۱۴ شمار ۳۰۶۹)

حضرت سفینہؓ کہتے ہیں۔ کہ حضرت علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہ کے یہاں ایک مہمان آیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس کے لئے کھانا تیار کیا۔ حضرت فاطمہ زہراؓ نے کہا۔ اگر ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بلالیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ کھانا کھائیں۔ تو بہتر ہو۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور دروازہ کے دونوں بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہوگئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے اندر ایک گوشہ میں پردہ پڑا ہوا دیکھا۔ اور واپس تشریف لے گئے۔ فاطمہؓ کہتی ہیں۔ کہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گئی۔ اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں تشریف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ کو اور کسی نبیؐ کو زینت والے گھر میں داخل ہونا مناسب نہیں ہے۔

(حضرت سفینہؓ۔ ابن ماجہؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۱۴۔ شمار ۳۰۶۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
بِاَحَمْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

جامع النکاح

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں کے درمیان (کوئی چیز یا باری) تقسیم کرتے تھے تو برابر برابر تقسیم کرتے تھے اور فرماتے تھے "یا الٰہی جہاں تک میرے قابو کی بات ہے یہ میری تقسیم ہے وہ جو تیرے قبضہ میں ہے میرے قبضہ میں نہیں بس تو اس پر مجھے ملامت نہ کر"۔

بعض روایتوں میں یہ حدیث حضرت ابو قلابہؓ سے مرسلاً مروی ہے۔ یہ مرسل روایت زیادہ صحیح ہے اور اس میں اس جملہ "جو تیرے قبضہ میں ہے وہ میرے قبضہ میں نہیں"۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ مادی چیزوں کی تقسیم پر تو میرا بس ہے لیکن معنوی اور روحانی چیزیں مثلاً محبت والفت وغیرہ یہ اختیاری امر نہیں۔ بعض علماء نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی یہی تفسیر کی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۳ شمار ۱۰۴۲)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت ہے کہ جب کوئی شخص بیوہ عورت پر کنواری سے بیاہ کرے تو اس کے پاس سات دن رہے پھر باری باری سے رہے اور جب کسی کنواری پر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن رہے پھر باری باری سے رہے۔ حضرت ابو قلابہؓ کہتے ہیں میں چاہوں تو یہ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت انسؓ نے اس حدیث کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا ہے۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۶۲ شمار ۱۹۹)

حضرت اسماءؓ سے روایت ہے کسی عورت نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ایک سوکن ہے اگر میں اسکے (جلانے کو) اپنے خاوند کی طرف سے جس قدر مجھے دیتا ہے اس سے زیادہ ظاہر کردوں تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

نہ دی ہوئی چیز کا ظاہر کرنے والا (بطور دھوکا) ایسا ہے جیسے کوئی دو کپڑے مکر کے پہنے ہوئے ہے۔ (یعنی وہ ایسا ہے جیسے کوئی گواہی دینے جاتے اور کسی شریف آدمی کے کپڑے پہن کر اس خیال سے چلا جاوے کہ لوگ مجھے شریف جانیں اور معتبر سمجھیں۔) (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۶۵ شمار ۲۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو جائز نہیں (کہ بوقت نکاح) اپنی مسلمان بہن (یعنی سوکن) کی طلاق کا سوال کرے تاکہ اپنی رکابی کو اپنے واسطے فارغ کرلے کیونکہ اس کی تقدیر کا جو ہوگا وہی ملے گا۔ (ابوہریرہؓ / بخاریؒ بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۴۹ شمار ۱۳۹)

حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ اور روز قیامت پر ایمان ہے اُسے چاہیئے اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچاوے اور عورتوں کے حق میں بھلائی کرنے کی میری وصیت قبول کرو۔ کیونکہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں جو سب سے بڑی پسلی ہے وہ سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہے تو وہ ٹوٹ جائے گی اور جو یونہی رہنے دیگا ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی۔ میری وصیت مستورات کی خیر خواہی کے بارے میں قبول کرو۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۵ شمار ۱۷۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کسی شخص کے پاس دو بیویاں ہوں اور اس نے ان دونوں کو برابر حقوق نہ دیئے تو قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ ایک طرف کا بدن گرا ہوا ہوگا (یعنی مفلوج ہوگا) (ابوہریرہؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۳ شمار ۱۰۴۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں اچھا شخص وہ ہے جس کا اپنی بیوی سے اچھا برتاؤ ہو اور جب تمہارا ساتھی مرجائے تو اس کی برائی نہ کرو۔

(عائشہؓ / دارمیؒ دارمی شریف صفحہ ۳۴۲ شمار ۲۲۳۵)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو کبھی کسی نوکر کو مارا اور نہ کبھی کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے مارا اگر یہ کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے تھے۔

(دارمی شریف صفحہ ۳۳۶ شمار ۲۱۹۳)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کے مارنے میں آدمی کو پوچھ نہیں ہے۔

(عمر بن خطابؓ / ابوداؤدؒ ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۴۹ شمارہ ۱۴۹۷)

حضرت لقیط بن صبرہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی بدزبان ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو طلاق دے دے میں نے عرض کیا اس کے بطن سے میری اولاد ہے اور پرانی صحبت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو سمجھا یعنی اس کو نصیحت کر اگر اس میں کچھ بھی بھلائی ہوگی تو وہ تیری نصیحت کو قبول کرے گی اور اس کو ایسا نہ مار جیسا اپنے بچوں کو مارا جاتا ہے۔ یعنی زیادہ نہ مار (لقیط بن صبرہؓ / ابوداؤدؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۱۹ شمار ۳۱۰۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کی بندیوں کو نہ مارو تو حضرت عمر بن خطابؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر عرض کیا کہ عورتیں اپنے شوہروں پر غالب ہوگئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ان کے مارنے کی اجازت دی تو بہت سی عورتوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر اپنے شوہروں کی شکایت کی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس بہت سی عورتوں نے آکر اپنے شوہروں کی شکایت کی۔ یہ اچھے لوگ نہیں ہیں۔

(ایاس بن عبداللہ بن ابوذبابؓ / دارمیؒ دارمی شریف صفحہ ۳۳۶ شمار ۲۱۹۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو کسی عورت کو بدچلن بنائے یا کسی غلام کو آقا کے خلاف بدراہ کرے۔ (ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۱۹ شمار ۳۱۰۲)

حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ حضرت معاویہؓ کی ماں حضرت ابوسفیانؓ کی بیوی حضرت ہندؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیانؓ ایک بخیل آدمی ہیں اور وہ مجھے اس قدر نہیں دیتے کہ میرے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو مگر جو کچھ میں ان کی بے علمی میں لے لوں تو کیا میرے ذمے اس کے بارے میں کچھ گناہ ہے۔ فرمایا اس قدر لے لیا کر جو دستور کے موافق تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو۔ (دارمی شریف صفحہ ۳۴۲ شمارہ ۲۲۳۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو عورت اس حال میں انتقال کر جائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ بہشت میں داخل ہوگی۔

یہ حدیث حسن و غریب ہے۔ (ام سلمہؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۸ شمار ۱۰۶۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کسی کو (اللہ سبحانہ کے علاوہ کسی اور کے آگے) سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

اس باب میں حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت سراقہ بن مالک بن جعشمؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن اُوفیؓ، حضرت طلق بن علیؓ، حضرت ام سلمہؓ، حضرت انسؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن ہے مگر اس طریقہ اسناد سے غریب ہے۔

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۷ شمار ۱۰۶۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ستاتی ہے اور تکلیف دیتی ہے تو جنت کی بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے وہ حور جو اس کی بیوی بنے گی کہتی ہے "اللہ تجھے غارت کرے تو اسے مت ستا وہ تو تیرے پاس (چند دن کے لئے) مہمان ہے اور بہت جلد تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس (جنت میں) آنے والا ہے"۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو صرف اسی طریقہ سے جانتے ہیں۔ (معاذ بن جبلؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۰ شمار ۱۰۷۶)

حضرت معاویہ قشیریؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اوپر بیوی کا حق کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کھانا کھاوے تو اس کو کھلا اور جب کپڑا پہنے تو اس کو پہنا اور اس کے منہ پر نہ مار اور بُرا مت کہہ اور سوائے گھر کے اس سے جدا مت رہ۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۴۴ شمار ۱۸۹۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان والوں میں سب سے بڑھ کر کمالِ ایمان کے اعتبار سے وہ ہے جس کا خلق (اخلاق و عادات) سب سے اچھا ہے اور تم میں اچھے وہ ہیں جو اپنی عورتوں کیلئے

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۞ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

اچھے ہیں۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ (ابوہریرہؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۸ شمار ۱۰۶۴)

حضرت ابن عمرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعیت سے پوچھے جاؤ گے اور امیر نگہبان ہے اور مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگہبان ہے (مختصر یہ کہ) تم سب نگہبان ہو اور سب سے رعیت کا سوال ہوگا۔ (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۹۲ شمار ۱۸۶)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کسی نے پوچھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں میں سے کون سی عورت اچھی ہوتی ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے خاوند کو خوش کرے جب وہ دیکھے اس کی طرف اور جب وہ حکم کرے تو بجا لاوے اور مخالفت نہ رکھے اس سے اپنے جی میں اور اپنے مال میں جو خاوند کو برا لگے۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۹۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ساری پونجی اور فائدہ ہے لیکن اس میں سب سے بڑھ کر فائدے اور مالیت کی چیز عورت نیک بخت ہے یعنی جس کو عورت نیک بخت خوش اخلاق ملے اس کو سب سے بڑھ کر دنیا میں دولت ملی۔

(عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ / نسائیؒ نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۹۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین آدمیوں کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے اور نہ ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف جاتی ہے۔ ایک تو بھاگا ہوا غلام جب تک کہ وہ واپس آکر اپنے آپ کو مالک کے حوالہ نہ کردے، دوسری وہ عورت جس سے اس کا شوہر ناراض ہو تیسرا نشہ باز جب تک کہ ہوش میں نہ آئے۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

(جابرؓ / بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۲۱ شمار ۳۱۱۰)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس کو وہ مل جائیں دین و دنیا کی بھلائی اس کو نصیب ہو جاتی ہے ایک تو شکر گزار دل اور دوسرے ہر حال میں اللہ کو یاد رکھنے والی زبان تیسرے بلاؤں پر صبر کرنے والا جسم چوتھے وہ عورت جو اپنی ذات اور شوہر کے مال میں خیانت نہ کرے۔

(ابن عباسؓ / بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۲۱ شمار ۳۱۱۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی مسلمان مرد کسی مسلمان عورت سے بغض نہ رکھے اس لئے کہ اگر کسی کی ایک عادت وخصلت ناپسندیدہ ہوگی تو دوسری عادت پسندیدہ (ہوگی)

(ابو ہریرہؓ / مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۱۶ شمار ۳۰۸۱)

حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ حضرت سعد بن عبادہؓ کہتے ہیں کہ اگر میں کسی کو اپنی بیوی کے ساتھ پالوں تو سیدھی تلوار سے اپنی بیوی کو مار دوں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں کو حضرت سعدؓ کی غیرت سے تعجب آیا ہے میں حضرت سعدؓ سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ سبحانہ مجھ سے زیادہ غیرت دار ہے اور اسی واسطے اس نے ظاہرو باطن (ہر قسم کی) برائیوں کو حرام کر دیا اور نہ کوئی شخص اللہ سبحانہ سے بڑھ کر غیرت دار ہے اور نہ اس سے زیادہ کسی کو عذر پسند ہے اسی لئے اس نے انبیاء علیہم السلام کو (بھلائی کی) خوشخبری اور (برائی سے) ڈرانے کے لئے بھیجا اور نہ کسی شخص کو اللہ سبحانہ سے بڑھ کر تعریف پسند ہے اسی واسطے اس نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

(دارمی شریف صفحہ ۳۳۷ شمار ۲۲۰۱)

حضرت عمرو بن العاصؓ کے غلام سے روایت ہے کہ ان کو حضرت عمرو بن العاصؓ نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے پاس اس غرض سے بھیجا کہ حضرت اسماء بنت عمیسؓ کے پاس جانے کی اجازت مانگیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے ان کو اس کی اجازت دے دی جب وہ حضرت اسماءؓ سے جو بات کرنی تھی کر چکے تو ان کے غلام نے ان سے اس (اجازت طلب کرنے) کی بابت پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو شوہروں کی اجازت کے بغیر ان کی عورتوں کے پاس

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

جانے سے منع فرمایا ہے (میں نے اسی لئے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے اجازت لی)

راویؒ نے اس بارے میں شک کیا ہے کہ حضرت عمرو بن العاصؓ نے ہم لوگوں کو بیان کیا ہے یا نہیں بیان کیا اس باب میں حضرت عقبہ بن عامرؓ، حضرت عبداللہ بن عمروؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۳ شمار ۶۳۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت کو روزہ بغیر اجازت شوہر کے رکھنا جائز نہیں جب کہ وہ (گھر) حاضر ہو اور نہ شوہر کی بغیر مرضی کے کسی کو گھر میں آنے دے اور اگر عورت بغیر حکم شوہر کے اس کے مال سے خرچ کر دے تو آدھا اس کے ذمہ مرد کو دینا ہے گا۔

(ابوہریرہؓ / بخاریؒ بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۶۰ شمار ۱۸۱)

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں (بیٹھی) تھی اور حضرت میمونہؓ بھی (وہیں) تھیں۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ہم دونوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیٹھی) تھیں کہ اتنے میں حضرت ابن ام مکتومؓ (نابینا) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اندر داخل ہوئے اور یہ واقعہ اس کے بعد کا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پردہ کا حکم دے چکے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ اندھا نہیں (یعنی یہ تو اندھے ہیں ان سے پردہ کرنا کیا ضروری ہے) یہ نہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ پہچان سکتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کیا تم دونوں بھی اندھی ہو کہ تم دونوں ان کو نہ دیکھ سکو گی (یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۳ شمار ۶۳۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو عورتوں کے پاس آنے جانے سے بچتے رہو۔ ایک انصاریؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمو (دیور یا جیٹھ) کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمو تو صریح موت و ہلاکت ہے۔ اس باب میں حضرت

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جابرؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔

عورتوں کے پاس جانے کی ممانعت کے معنی اس حدیث کے طریقہ پر ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب ایک مرد ایک عورت کے ساتھ اکیلا ہوگا اس کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا۔ اس حدیث میں حمو کا مطلب شوہر کا بھائی بتایا جاتا ہے (یعنی حمو سے مراد دیور اور جیٹھ ہے) گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیور اور جیٹھ کے لئے اپنی بھاوج کے ساتھ اکیلا ہونے کو منع فرمایا ہے۔

(عقبہ بن عامرؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰ / ۲۲۹ شمار ۱۰۷۳)

حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ میرے گھر میں ایک زنانہ تھا جب کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں (موجود) تھے۔ اس نے حضرت ام سلمہؓ کے بھائی حضرت عبداللہ بن ابی امیہؓ سے کہا اگر کل اللہ طائف کو فتح کردے تو میں تجھے دختر غیلان کو بتاؤں گا وہ (ایسی فربہ ہے) جب سامنے سے آتی ہے تو اس کے پیٹ میں چار شکن ہوتے ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ ہوتے ہیں (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیویو! یہ زنانے (مخنث) تمہارے ہاں نہ آنے پایا کریں۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۶۸ شمار ۲۲۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان عورتوں کے پاس نہ جاؤ جن کے خاوند باہر سفر پر گئے ہوئے ہوں کیونکہ ایسے مواقع پر شیطان تمہاری رگوں میں خون کی طرح دوڑنے لگتا ہے (یعنی شیطان ایسے موقع پر وسوسہ اندازی کرتا ہے اور فتنہ میں مبتلا ہو جانے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے) ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا شیطان آپ کی رگوں میں بھی دوڑتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میری رگوں میں بھی دوڑتا ہے لیکن اللہ سبحانہ نے مجھے اس کے مقابلہ کے لئے خاص مدد عطا فرمائی ہے لہذا وہ میرے قابو میں ہے اور اس طرح (اس کے شر سے) میں بچ جاتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریقہ سے غریب ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بعض محدثینؒ نے اس کے ایک راویؓ مجالد بن سعیدؓ کے حافظہ میں کلام کیا ہے۔ حضرت سفیان بن عیینہؒ (اس حدیث کے ایک

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
بِالۡحَقِّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

لفظ) فَاَسۡلَمُ کے یہ معنی کرتے ہیں کہ میں سلامت رہتا ہوں (اس کی ضمیر وہ شیطان کی طرف نہیں لے جاتے ان معنوں میں کہ وہ میرا فرمانبردار بن گیا ہے) وہ کہتے ہیں کہ شیطان کبھی فرمانبردار نہیں بنتا۔

(اس حدیث میں جو لفظ) مغیبات (آیا ہے وہ) مغیبہ کی جمع ہے۔ اس عورت کو کہتے ہیں جس کا شوہر غائب ہو۔ (جابرؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۰ شمار ۱۰۷۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار کوئی شخص کسی جوان عورت کے ساتھ تنہائی میں رات بسر نہ کرے۔ ہاں وہ شخص خلوت میں رہ سکتا ہے جو عورت کا شوہر یا محرم ہو (محرم وہ مرد ہے جس کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہو۔) (جابرؓ / مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۰ شمار ۲۹۵۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پہ ایمان رکھتی ہو اس کے لئے یہ بات حلال نہیں کہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر اپنے باپ یا بھائی یا شوہر یا بیٹے یا محرم کے بغیر طے کرے۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت ایک دن اور ایک رات کے راستہ کا سفر اپنے محرم کے ساتھ ہی طے کرے اس کے بغیر نہ کرے۔

علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ عورت کا محرم کے بغیر سفر کرنا مکروہ ہے۔ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ ایک عورت مال دار ہو اور اس کا کوئی محرم نہ ہو تو وہ حج کرے یا نہیں۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اس پر حج فرض نہیں کیونکہ محرم (کی شرط) بھی راستہ (کی شرط) میں داخل ہے کیونکہ اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے کہ "جو کعبہ تک کا راستہ طے کرنے کی قوت رکھتا ہو اس پر حج فرض ہے"!

یہ کہتے ہیں کہ جس عورت کا محرم نہیں (تو سمجھو کہ) وہ کعبہ تک جانے کا راستہ نہیں پاتی۔ امام سفیان ثوریؒ اور کوفہ والوں کا یہی قول

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ جب راستہ محفوظ ہو تو وہ لوگوں کے ساتھ حج کو نکلے۔

امام مالک بن انس رح اور امام شافعی رح کا یہی قول ہے۔

(ابو سعید رض / ترمذی رح۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۹ شمار ۱۰۷۱)

حضرت میمونہ بنت سعد رض (خادمہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم) کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس عورت کی مثال جو اپنے خاوند کے علاوہ کسی دوسرے کے سامنے زیب و زینت کے ساتھ دامن گھسیٹتے اور اتراتے ہوئے چلتی ہے ایسی ہے جیسے قیامت کے دن تاریکی ہو جس میں کچھ روشنی نہ ہو۔

یہ حدیث ہم صرف حضرت موسیٰ بن عبیدہ رض سے جانتے ہیں حالانکہ وہ بڑے سچے ہیں (یہ امام ترمذی رح کی رائے ہے) اس حدیث کو بعض راویوں رض نے حضرت موسیٰ بن عبیدہ رض ہی تک روایت کیا ہے اور اس کو مرفوع نہیں کیا (یعنی اس کو حضرت موسیٰ بن عبیدہ رض کا اپنا قول بتایا ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۹ شمار ۱۰۶۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت عورۃ (پردہ میں رہنے کی چیز) ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان جھانک کر دیکھتا ہے (یعنی شیطان صفت انسان تاک جھانک میں لگ جاتے ہیں) یہ حدیث حسن صحیح و غریب ہے۔ (عبداللہ رض / ترمذی رح ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۰ شمارہ ۱۰۷۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آنکھ زنا کرتی ہے (اگر کوئی شخص نامحرم عورت پر شہوت سے نظر کرے تو یہ آنکھ کا زنا ہے) اور عورت نے جب عطر لگایا اور وہ کسی مجلس سے گذری تو وہ ایسی اور ایسی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ وہ زنا کار ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رض سے بھی روایت ہے (یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(ابو موسیٰ رض / ترمذی رح　ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۴ شمار ۶۴۴)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے میں نے کوئی گناہ صغیرہ نہ دیکھا مگر جو حضرت ابوہریرہ رض نے روایت کیا حضور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ جل جلالہٗ نے جتنا حصہ زنا کا ہر شخص کے حصے میں لکھ دیا ہے وہ اس کو ضرور پاوے گا تو آنکھوں کا زنا دیکھنا (غیر محرم کو شہوت کی نظر سے عورت ہو یا مرد حسین) اور زبان کا زنا بولنا (یعنی غیر محرم عورت سے باتیں کرنا شہوت کی) اور نفس میں خواہش پیدا ہوتی ہے جماع کی اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۰ہم شمار ۱۹۰۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جھوٹے بناوٹی) بال ملانے والی ملانے کی خواہش کرنے والی اور (بدن) گودنے والی اور گدوانے والی پر اللہ سبحانہٗ نے لعنت بھیجی ہے (یہ حدیث حسن صحیح ہے) حضرت نافع رضؓ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں گودنے سے دانتوں کو الگ الگ کرنا اور ران کی جڑوں کو کالا یا صاف کرنا مراد ہے۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ حضرت معقل بن یسارؓ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ اور حضرت ابن عباسؓ ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ (ترمذی ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۴ شمار ۶۴۱)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث مردوں (یعنی عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں) اور مرد بننے والی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے (یعنی ان عورتوں پر جو لباس یا دیگر عادات و اطوار میں مردوں کے مشابہ بنیں)

(یہ حدیث حسن صحیح ہے)

اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۴ شمار ۶۴۳)

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (جسم) گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے اور ان پر جو اپنے چہرہ کے بال نوچتی ہیں حسین بننے کے لئے اور اللہ کی پیدائش بدلتے ہوئے (یہ حدیث حسن صحیح ہے) (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۴ شمار ۶۴۰)

حضرت اسامہ بن زیدؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پیچھے مردوں پر کوئی فتنہ عورتوں سے زیادہ ضرر رساں باقی نہیں رہا (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۳۵ شمار ۸۸)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

حضرت اسامہ بن زیدؓ اور حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے بعد کے لوگوں کے درمیان عورتوں سے بڑھ کر نقصان دہ فتنہ مردوں کے لئے اور کوئی نہیں چھوڑا (یعنی میرے بعد جہاں اور بہت سے فتنے ہوں گے ان فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ عورتوں کا ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۳ شمار ۶۳۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ پوشیدہ ہو (مثلاً عطر یا سینٹ) اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر اور بو چھپی ہوئی ہو (مثلاً زعفران) اس باب میں حضرت عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے۔

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۴ شمار ۶۴۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا (نہایت) شیریں اور سبز یعنی نظر میں پسندیدہ چیز ہے اور اللہ تم کو دنیا میں خلیفہ بنانے والا ہے پھر وہ کہے گا کہ تم کس طرح عملی زندگی بسر کرتے ہو پس تم دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو اسلئے کہ بنو اسرائیل کی تباہی کا فتنہ یہی عورتیں تھیں۔

(ابوسعید خدریؓ / مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۴۹۸ شمار ۲۹۳۶)

حضرت اسامہ بن زیدؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت کے دروازہ پر کھڑے ہو کر دیکھا اس میں زیادہ مسکین تھے اور مال دار لوگ دروازے پر روک دیئے گئے۔ بجز اس کے دوزخیوں کو دوزخ بھیجنے کا حکم دے دیا گیا۔ پھر میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اس میں عموماً عورتیں تھیں۔ (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۶۰/۶۱ شمار ۱۰۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحوست ان تین چیزوں میں ہے عورت گھر، گھوڑا (عورت کی برائی بانجھ ہونا نافرمان ہونا۔ مکان کی برائی تنگ ہونا اور ہمسایوں کا برا ہونا اور گھوڑے کی برائی یہ ہے کہ سواری نہ دے جہاد میں کام نہ آوے) (عبداللہ بن عمرؓ بخاریؒ بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۲۵ شمار ۴۵)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ یَاقَیُّوْمُ

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو فرمایا اے علیؓ! نظر کی پیروی مت کر (یعنی نظر کے پیچھے نظر مت ڈال جو اول نظر ناگہاں کسی اجنبیہ پر جا پڑی تو دوبارہ پھر کر اس کو نہ دیکھ) اس لئے کہ پہلی نظر تیرے واسطے جائز ہے اور دوسری نظر تجھ کو جائز نہیں۔ (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۷۴۹ شمار ۱۸۹۹)

حضرت جریر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا (کہ اگر ناگاہ کسی عورت پر بلا قصد نظر پڑ جائے تو اس کا کیا حکم ہے) تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنی نظر پھیر لو (یعنی اچانک اگر کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو اس میں کوئی گناہ نہیں مگر فوراً اس کی طرف سے نگاہ پھیر لینی چاہیئے اگر قصداً دیکھتا رہے گا تو گنہگار ہوگا)

(یہ حدیث حسن صحیح ہے) (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۳ شمار ۶۲۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسلمان بندہ کی نظر (اتفاقی طور پر) کسی حسین عورت پر پڑ جائے اور وہ فوراً نظر کو پھیرے تو اس کے لئے اللہ سبحانہ ایک ایسی عبادت عنایت فرمائے گا جس کا لطف اس کو حاصل ہوگا۔ (ابی امامہؓ / احمدؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۲ شمار ۲۹۷۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مرد مرد کی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کرے اور عورت بھی دوسری عورت کی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کرے اور مرد دوسرے مرد اور عورت دوسری عورت کی طرف ایک کپڑے میں نہ پہنچے (یعنی دو مردوں کو اور دو عورتوں کو ایک کپڑے میں نہ ہونا چاہیئے)

(یہ حدیث حسن غریب ہے) (ابوسعیدؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۵ شمار ۶۵۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ ہونا چاہیئے کہ عورت عورت کے ساتھ مباشرت کرے (بے پردہ بدن سے بدن ملانے کو مباشرت فاحشہ کہتے ہیں) تاکہ اس عورت کا بیان اپنے شوہر سے اس طرح کرے کہ اس کے سامنے اس عورت کی تصویر آجائے گویا وہ اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہا ہے (یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(عبداللہؓ / ترمذیؒ) ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۵ شمار ۶۵۰

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَ زِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے علیؓ! اپنی ران کو نہ کھول اور نہ کسی زندہ اور مردہ کی ران دیکھ۔

(علیؓ / ابوداؤدؒ / ابن ماجہؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۱ شمار ۲۹۶۳)

حضرت جرہد اسلمیؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے اپنی ران ننگی کر رکھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ران ڈھک لے کیونکہ یہ ستر (اور قابلِ پوشش عضو) ہے۔ (یہ حدیث حسن ہے) (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۶/۱۲۵ شمار ۶۵۴)

حضرت حسنؓ سے مرسلاً روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھ کو صحابہؓ سے یہ معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ کی اس شخص پر لعنت ہو جو (کسی کی شرمگاہ کو) دیکھے اور اس پر بھی لعنت (جس کی شرمگاہ کو) دیکھا گیا ہو۔ (حسنؓ / بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۲ شمار ۲۹۷۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگے ہونے سے پرہیز کرو اس لئے کہ تمہارے ساتھ وہ رہتے ہیں جو تم سے کسی وقت بھی جدا نہیں ہوتے (یعنی کراماً کاتبین) سوائے ان دو وقتوں کے ایک تو پاخانہ کے وقت اور ایک اس وقت جب آدمی اپنی بیوی کی طرف بڑھتا ہے۔ تم لوگ ان (فرشتوں) سے شرم کرو اور ان کا ادب ملحوظ رکھو۔ (یہ حدیث غریب ہے)

(ابن عمرؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۶ شمار ۶۵۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ حمام میں بغیر تہبند کے نہ جائے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چلتا ہو۔ (یہ حدیث حسن غریب ہے) (جابرؓ ترمذیؒ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۶ شمار ۶۵۹)

حضرت ابو ملیح ہذلیؓ سے روایت ہے کہ حمص والوں کی عورتیں یا شام والوں کی عورتیں حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس آئیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا تمہیں وہ ہو جو عورتیں حماموں میں داخل ہوتی ہیں۔ میں نے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس عورت نے اپنے شوہر کے حجرہ (یا گھر) کے علاوہ اور کہیں اپنے کپڑے اتارے اس نے اس پردہ کو چاک کر دیا جو اس کے اور پروردگار کے درمیان ہے۔

(یہ حدیث حسن ہے) (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۶ شمار ۶۶۱)

وحیہ بن خلیفہ رض کہتے ہیں، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قباطی (مصری کپڑا جو سفید اور باریک ہوتا تھا) کے تھان لائے گئے۔ اس میں سے ایک قباطی (ایک تھان) مجھ کو بھی دیا اور فرمایا۔ اس کے دو ٹکڑے کر لے، ایک ٹکڑے کا کرتہ بنالے اور دوسرا اپنی بیوی کو دے دے۔ وہ اس کا دوپٹہ بنالے گی۔ جب میں واپس چلا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور اپنی بیوی کو یہ ہدایت کر۔ کہ وہ اس کے نیچے ایک اور کپڑا لگالے۔ تاکہ سر کے بال اور جسم نظر نہ آئے۔

(وحیہ بن خلیفہ رض / ابوداؤد رح / مشکوٰۃ شریف جلد دوم، صفحہ ۱۵۱ شمارہ ۴۱۴۸)

حضرت زبیر رح کہتے ہیں۔ کہ ان کی ایک آزاد کردہ لونڈی ان کی لڑکی کو عمر بن خطاب رض کی خدمت میں لے گئی۔ لڑکی کے پاؤں میں گھونگھرو تھے۔ حضرت عمر رض نے ان گھونگروؤں کو کاٹ ڈالا اور فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ کہ ہر بجنے والی چیز کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

(حضرت زبیر رض / ابوداؤد رح / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۵۴ ۔ شمارہ ۴۱۷۸)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَلْمُبَاشَرَات

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل (صحبت کے وقت جب انزال قریب ہو عضو کو باہر نکال کر انزال کرانا) کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا منی کے تمام پانی سے لڑکا نہیں بنتا (بلکہ اس کے لیے ایک ہی قطرہ کافی ہے) اور جس چیز کو اللہ سبحانہٗ پیدا کرنا چاہتا ہے اسے کوئی نہیں روک سکتا۔ (مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۲۰/۴۱۹ شمار ۱۰۶۰)

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں ہمیں (مال غنیمت میں) لونڈیاں قیدی ملیں ہم ان سے عزل کرتے تھے پھر ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روح دنیا میں آنے والی ہے وہ ضرور آوے گی (ہماری تدبیر سے) قیامت تک (کچھ نہیں ہوگا)

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۶۳ شمار ۱۹۵)

حضرت جدامہ بنت وہب اخت عکاشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں کچھ آدمیوں کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپؐ اس وقت فرما رہے تھے میں نے ارادہ کیا تھا کہ غیلہ (اس کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ بچہ کی شیرخوارگی کے ایام میں اس کی ماں سے جماع کیا جائے اور دوسرے حمل کی حالت میں بچہ کو دودھ پلانا) سے منع کر دوں مگر میں نے روم اور فارس (کے لوگوں) کو دیکھا۔ کہ وہ حالتِ رضاعت میں اپنی بیویوں سے صحبت کرتے ہیں اور یہ چیز ان کی اولاد کو کسی قسم کا نقصان نہیں دیتی' اسکے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو درپردہ زندہ درگور کرنا ہے۔ حضرت عبید اللہؓ نے اپنی روایت میں حضرت مقریؓ سے یہ زیادہ نقل کیا ہے کہ اس آیت کے مفہوم میں داخل ہے وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ یعنی جو عورت بچہ کو زندہ دفن کرے گی اس سے اس کی بابت پوچھا جائے گا۔

(مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۴۲۳ شمار ۱۰۷۱)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے تم اپنی اولاد کو مخفی طریقہ پر قتل نہ کرو (یعنی غیلہ نہ کرو) اسلئے کہ یہ غیلہ سوار کو کمزور کر دیتا ہے اور اس کو گھوڑے سے گرا دیتا ہے۔ (یعنی رضاعت کی حالت میں استقرار حمل سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے اور جوانی میں یہ کمزوری اپنا اثر دکھاتی ہے)

(اسماء بنت یزیدؓ / ابوداؤدؒ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۵۱۱ شمار ۳۰۳۹)

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد عورت کے ساتھ جماع میں عزل کی بلا اجازت عورت کے ممانعت فرمائی ہے (یعنی عورت کی اجازت کے بغیر عزل کرنے سے منع فرمایا ہے)

(عمر بن خطابؓ / ابن ماجہؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۱۱ شمار ۳۰۴۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت آتی ہے شیطان کی صورت میں اور جاتی ہے شیطان کی شکل میں۔ پس تم میں سے جس کو کوئی عورت اچھی معلوم ہو اور دل میں اس کی خلش یا محبت پیدا ہونے لگے وہ فوراً اپنے گھر چلا جائے اور اپنی بیوی سے جماع کرے اس لیے یہ جماع دل کے تردد کو دور کر دے گا۔

(جابرؓ / مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۰ شمار ۲۹۵۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی حاجت (یعنی جماع) کے لیے بلائے تو چاہیئے کہ عورت اس کے پاس چلی جائے خواہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو (یعنی خواہ کتنا ہی ضروری کام کیوں نہ ہو) یہ حدیث حسن و غریب ہے۔

(طلق بن علیؓ / ترمذی۔ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۷/۲۸ شمار ۱۰۶۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مرد اپنی عورت کو اپنے بستر پہ بلائے اور وہ نہ آئے اور مرد رات بھر اس سے ناراض رہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔

(ابوہریرہؓ / مسلمؒ مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۱۵ / ۱۴۱۴ شمار ۱۰۴۷)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم گاہ کو کبھی نہیں دیکھا

(عائشہؓ / ابن ماجہؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۲ شمار ۲۹۷۰)

حضرت خزیمہ بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ اللہ سبحانہ کا حق بات کہنے سے شرمانے کا حکم

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

نہیں ہے۔ عورتوں سے پاخانے کے مقام میں صحبت نہ کرو۔

(دارمی شریف صفحہ ۳۳۵ شمار ۲۱۸۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ (قیامت میں) اس شخص کی طرف نظرِ رحمت نہ کرے گا جس نے کسی مرد یا عورت کے مقعد میں لواطت کی ہوگی۔ یہ حدیث حسن وغریب ہے۔

(ابن عباسؓ / ترمذیؒ، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۹ شمار ۱۰۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنی بیوی کی دُبر (یعنی پاخانہ کی جگہ) میں صحبت کرے وہ ملعون ہے۔

(ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۵۲ شمار ۱۹۱۱)

حضرت بہز بن حکیم رضؓ کے دادا فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنے عریاں بدن (یعنی شرمگاہ) کے کتنے حصے کو چھپائیں، اور کتنے کو کھلا رہنے دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا سب سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو۔ انہوں نے عرض کیا (کبھی) مرد۔ مرد کے ساتھ رہتا ہے (کیا اس صورت میں بھی ستر ضروری ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم سے یہ ہو سکے کہ اس کو کوئی نہ دیکھنے پائے۔ تو پھر ایسا ہی کرو۔ کہ کوئی دیکھنے نہ پائے۔ میں نے عرض کیا۔ انسان (کبھی) اکیلا بھی ہوتا ہے (کیا اس صورت میں ستر کرنا چاہیئے) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اللہ سبحانہٗ اس کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔ کہ اس سے شرم کی جائے۔ (اور تنہائی میں بھی اپنی شرمگاہ نہ کھولی جائے)

حضرت بہز بن حکیم رضؓ کے دادا کا نام حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضؓ ہے۔ (یہ حدیث حسن ہے۔)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۲ - شمار ۶۲۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت انس بن مالک رضؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ اللہ بزرگ و برتر نے رحم میں ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے ۔ جو کہتا ہے — يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ

پس جب اللہ سبحانہٗ چاہتا ہے ۔ کہ اس کی خلقت پوری کر دے ۔ تو وہ فرشتہ کہتا ہے ۔ کہ مرد (بنے) یا عورت ۔ شقی (ہو) یا سعید ۔ پھر رزق کس قدر ہو ۔ اور عمر کتنی ہو ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔ پھر وہ فرشتہ (یہ سب پوچھ کر) اس کی ماں کے پیٹ میں (اس کی پیشانی پر) لکھ دیتا ہے ۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۸۴ ۔ شمار ۳۰۵)

حضرت عمرو بن شعیب رضؓ کے دادا سے روایت ہے ۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ۔ کہ بچہ پیدا ہونے کے ساتویں دن اس کا نام رکھنا چاہیئے ۔ اور اس سے تکلیف دور کی جائے ۔ (یعنی بال مونڈ دیئے جائیں اور اسے پاک و صاف کیا جائے) اور عقیقہ کیا جائے —
(یہ حدیث حسن غریب ہے)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۳۰ — شمار ۶۹۲)

حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ جس کسی کا بچہ پیدا ہو ۔ تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے ۔
(اس کی ایک برکت یہ ہے کہ) بچہ سے ام الصبیان کا مرض دور رہے گا ۔
(رواہ البیہقی فی شعب الایمان / تحفۃ الودود ابن قیم رحؒ صفحہ ۹)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَ زِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

ان کلمات کو پڑھ کر بچہ پر دم کر دو یا لکھ کر گلے میں ڈال دو

[1] اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ
میں اللہ کے کلمات تامہ کی ... ہر شیطان
کُلِّ شَیْطَانٍ وَّ ھَامَّۃٍ وَّ مِنْ کُلِّ
اور ہر زہریلے کاٹنے والے اور ہر لگ جانے والی
عَیْنٍ لَّامَّۃٍ
ابار
نظر کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں

جب بچہ بولنے لگے تو سکھاؤ

[2] لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے
[3] وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ
اور کہہ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس کی نہ کوئی اولاد
وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی
ہے۔ اور نہ کوئی اس کا سلطنت میں شریک ہے
الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ
اور نہ کوئی کمزوری کی وجہ سے اس کا مددگار
الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا
ہے اور اس کی بڑائی بیان کرتے رہو

[1] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن و حسین علیہم السلام پر یہ کلمات پڑھ کر پھونکا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی انہیں کلمات سے حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہم السلام کے لئے پناہ مانگا کرتے تھے۔ اعوذ بکلمات اللہ التامۃ ... الخ
بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۱۵۷ شمار ۵۹۱

[2] فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بچہ بولنے لگے تو اس کو سکھاؤ لا الہ الا اللہ
عمرو بن العاص / ابن السنی
حصن حصین صفحہ ۲۰۲

[3] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبد المطلب کے قبیلہ کا کوئی بچہ بولنے لگتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہ آیت سکھاتے تھے۔ وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولداً ... الخ
حضرت انس / ابن سنی
حصن حصین صفحہ ۲۷۳/۷۴

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

الغسل

حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد عورت کے چاروں شعبوں (یعنی اس کی دونوں رانوں اور پنڈلیوں کے بیچ میں بیٹھ جائے) پھر اس کے ساتھ کوشش کرے تو یقیناً غسل واجب ہو گیا۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۷۰، شمار ۲۸۰)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ جب مرد عورت میں سے ایک کی ختنہ کی جگہ دوسرے کی ختنہ کی جگہ سے گزر جاتے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

حضرت ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ ان ہی احادیث کی بناء پر اکثر اکابر صحابہؓ مثلاً حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت عائشہؓ اور کئی فقہائے تابعین و تبع تابعین مثلاً امام سفیان ثوریؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے کہ جب دونوں ختنے کی جگہ مل جائیں تو غسل واجب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۴ شمار ۹۷)

حضرت میمونہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر پردہ کیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کر رہے تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی گرایا اور اپنی شرمگاہ کو اور جہاں کہیں (نجاست) لگ گئی تھی اس کو دھویا پھر اپنا ہاتھ دیوار پر زمین پر ملا پھر وضو فرمایا جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نماز کے لئے (ہوتا تھا) سوا پیروں کے (دھونے کے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بدن پر پانی بہایا بعد اس کے (وہاں سے) ہٹ گئے اور اپنے دونوں پیر دھوتے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۷۷، شمار ۲۷۰)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت فرمایا بائیں ہاتھ سے داہنے ہاتھ پر برتن جھکایا اور دونوں ہتھیلیاں دھوئیں (یعنی پونچوں تک دونوں ہاتھ دھوئے) پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر اپنے عضو مخصوص پر پانی ڈالا پھر دیوار یا زمین پر ہاتھ ملا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ دھویا پھر دونوں بازو دھوئے پھر سر پر تین دفعہ پانی ڈالا پھر تمام بدن پر تین بار پانی بہایا پھر اس جگہ سے ہٹ کر دونوں پاؤں دھوئے۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ، حضرت جابرؓ، حضرت ابی سعیدؓ، حضرت جبیر بن مطعمؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳ شمار ۹۱)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر وضو فرماتے جس طرح نماز کے لئے وضو فرماتے تھے پھر اپنی انگلیاں پانی میں داخل کرتے اور ان سے بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے پھر اپنے سر پر تین چلو (پانی) اپنے ہاتھ سے ڈالتے پھر اپنے تمام بدن پر پانی بہا لیتے (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۱، شمار ۲۳۸)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ دھوتے اور وضو فرماتے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نماز کے لئے ہوتا تھا پھر غسل کرتے یعنی اپنے ہاتھ سے بالوں کا خلال کرتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ لیتے کہ کھال کو تر کر دیا تو اس پر تین بار پانی بہاتے پھر اپنے باقی بدن کو دھوتے اور حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک ظرف سے نہاتے تھے دونوں اس سے چلو بھر بھر کر لیتے تھے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵، شمار ۲۶۲)

حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابت کے غسل کے لئے پانی رکھا پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر دو مرتبہ یا تین مرتبہ پانی گرایا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار میں دو یا تین مرتبہ مارا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے دونوں ہاتھ اور کہنیاں دھوئیں

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

پھر اپنے (باقی) بدن کو دھویا پھر (وہاں سے) ہٹ گئے اور اپنے دونوں پیر دھوتے۔ حضرت میمونہؓ کہتی ہیں پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا لے گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں لیا اور اپنے ہاتھ سے پانی نچوڑتے رہے۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵، شمار ۲۶۳)

حضرت حمید الحمیریؒ نے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص سے ملاقات کی جس نے ابوہریرہؓ کی طرح چار برس تک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل کیا تھا کہا اس شخص نے کہ منع فرمایا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ غسل کرے عورت مرد کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے اور غسل کرے مرد عورت کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے اور اس حدیث کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ اور چاہیئے کہ مرد و عورت دونوں ایک برتن میں سے چلو بھر کر نہالیں (ابوداؤدؒ۔ نسائیؒ اور احمدؒ نے اس حدیث کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ اور منع کیا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کنگھی کرے ہم میں سے کوئی شخص روزانہ یا پیشاب کرے غسل خانہ کے اندر) (ابن ماجہؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۲۵ شمار ۴۳۱)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ بارہا ایسا ہوا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غسل (جنابت) فرما کر میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے مل کر گرم ہونا چاہا تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لپٹا لیا حالانکہ میں غسل کئے ہوتے نہ ہوتی تھی (یعنی حالت جنابت میں ہوتی تھی) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کے اسناد میں کوئی حرج نہیں (یعنی یہ حدیث اسناد کے اعتبار سے کمزور نہیں) اور کئی علماء صحابہؓ و تابعینؒ کا یہی قول ہے کہ اگر مرد غسل کرنے کے بعد عورت سے گرمی حاصل کرنا اور اس کے ساتھ سونا چاہے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ امام سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول ۲۶/۲۷ شمار ۱۰۶)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ پچاس نمازیں فرض ہوئی تھیں اور جنابت سے سات بار غسل کرنے کا حکم ہوا اسی طرح پیشاب کپڑے میں لگ جاوے تو سات بار دھونے کا حکم تھا پھر حضور

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ پروردگار سے دعا کرتے رہے (اور اپنی امت پر تخفیف چاہتے رہے) یہاں تک کہ نمازیں پانچ رہ گئیں اور جنابت سے غسل ایک بار رہ گیا اور پیشاب سے کپڑا دھونا ایک بار رہ گیا۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۰۶/۱۰۷ شمار ۲۱۹)

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے جنابت سے اس برتن سے جس میں تین صاع پانی آتا تھا (صاع میں پاکستان کے وزن کے مطابق آٹھ سیر پانی آتا ہے)

(موطا شریف صفحہ ۵۳، ۵۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کسی کو جنابت ہو جاتی تھی تو وہ (اس طرح غسل کرتی تھی) اپنے دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ اپنے سر پر پانی لیتی تھی (یعنی ڈالتی تھی) پھر اپنے ہاتھ سے سر داہنے حصہ کو پکڑاتی (یعنی پکڑ کر ملتی) تھی۔ اور دوسرے ہاتھ سے سر کے بائیں حصہ کو (ملتی تھی)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۷۰ شمار ۲۶۶)

حضرت ام سلمہ رضؓ فرماتی ہیں کہ میں نے (ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا) عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے سر کی چوٹی بہت سخت گندھی ہوئی ہوتی ہے کیا غسل جنابت کے وقت اسے کھول لیا کروں؟ فرمایا نہیں تمہارے لئے تو (صرف) اتنا کافی ہے کہ تین چلو سر پر پانی ڈالو پھر سارے بدن پر پانی بہا لیا کرو بس پاک ہو جاؤ گی۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر عورت غسل جنابت کرے اور جوڑا نہ کھولے تو سر پر پانی بہا لینا کافی ہے (مگر اس طرح کہ تمام بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ جائے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳ شمار ۹۳)

حضرت جمیع بن عمیر رضؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی ماں اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے پاس گیا۔ ان میں سے ایک نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا تم کیونکر غسل کرتی تھیں۔ انہوں نے کہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پہلے وضو کرتے تھے جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہیں پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے تھے اور ہم پانچ بار ڈالتی تھیں، چوٹیوں کے سبب سے (یعنی ہمارے سر پر بال زیادہ ہوتے تھے اور

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

چوٹیاں بندھی رہتی تھیں اس وجہ سے ہم پانچ بار پانی ڈالتی تھیں، تاکہ پانی خوب بالوں کی جڑوں میں پہنچ جائے) (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۰۵ شمار ۲۱۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے ایک بال برابر چھوڑ دیا غسل جنابت میں اس کو جہنم کا ایسا ایسا عذاب ہوگا تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اسی وجہ سے میں اپنے سر کا دشمن ہوا، اسی وجہ سے میں اپنے سر کا دشمن ہوا، اسی وجہ سے میں اپنے سر کا دشمن ہوا۔ وہ اپنے بال کترایا کرتے تھے۔ (علیؓ/ابوداؤد ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۰۷ شمار ۲۲۱)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے ناپاکی کو دور کرنے کے لئے غسل کیا اور پھر صبح کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ ناخن برابر جگہ غسل میں خشک رہ گئی ہے پس فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تو اس پر مسح کر لیتا اپنے ہاتھ سے تو کافی ہوتا۔ (علیؓ/ابن ماجہ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۲۲ شمار ۴۹)

حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص زخمی ہوا پھر اسکو احتلام ہوا تو اس کو غسل کا حکم کیا گیا اور (اس وجہ سے) مر گیا تو یہ بات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا کہ لوگوں نے اس کو قتل کر ڈالا۔ اللہ سبحانہ انہیں قتل کرے کیا (علم میں) عاجز شخص کی شفا (واقف کار) سے پوچھنا نہیں ہے۔ حضرت عطاؒ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی اس قصے کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا (کہ اسے کیا کرنا چاہیئے تھا) تو فرمایا کہ کاش وہ اپنا جسم دھوتا اور اپنا سر چھوڑ دیتا جہاں اس کے زخم تھے۔ (دارمی شریف صفحہ ۱۵۵ شمار ۷۵۱)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کے لئے طہارت ہے (اگرچہ) دس سال تک مسلمان کو پانی نہ ملے۔ پھر جب پانی مل جائے تو بدن کو پانی سے مس کرے (یعنی اگر غسل کی ضرورت ہو تو غسل کرے اور وضو کی ضرورت ہو تو وضو کرے پھر تیمم کرنا جائز نہیں) کیونکہ یہی بہتر ہے۔ حضرت محمدؒ (ایک راوی) نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ پاک مٹی مسلمان کا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

وضو ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ حضرت عبداللہ بن عمروؓ اور حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور جمہور فقہا کا یہی قول ہے کہ اگر جنب مرد و عورت اور حائضہ پانی نہ پائیں تو تیمم کر کے نماز پڑھ لیں۔ امام سفیان ثوریؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں۔ حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ وہ جنبی کیلئے تیمم جائز نہیں رکھتے تھے۔ اگرچہ اس کو پانی نہ ملے لیکن ان کا اپنے اس قول سے رجوع بھی مروی ہے چنانچہ بعد میں کہا کہ جب وہ پانی نہ پائے تو تیمم کر لے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۷ شمار ۱۰۹)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کیا کرتے تھے۔ اصحابؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعینؒ کا یہی قول ہے کہ غسل کے بعد وضو نہ کیا جائے (کیونکہ پھر اس کی ضرورت نہیں) (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۴ شمار ۹۵)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ کسی شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جو شخص تری پائے اور اس کو احتلام یاد نہ ہو (اس کا کیا حکم ہے) فرمایا وہ غسل کرے (پھر ایسے شخص کی بابت پوچھا) جو دیکھے کہ اسے احتلام ہو گیا ہے مگر تری نہ پائے فرمایا اس پر غسل نہیں۔ حضرت ام سلمہؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر عورت اسی طرح دیکھے اس پر غسل واجب ہے یا نہیں فرمایا (اس میں) عورتیں مردوں کی نظائر ہیں (خلقت، طبیعت اور احکام میں مردوں کی مشابہ ہیں یا دونوں ایک درخت کی شاخیں ہیں اور دونوں کا ایک حکم ہے) حضرت یحییٰ بن سعیدؓ نے اس حدیث کے ایک راوی حضرت عبداللہؓ کی تضعیف کی ہے۔ کئی اصحاب کرامؓ اور تابعینؒ کا یہی قول ہے کہ جب کوئی شخص سو کر اٹھے اور تری پائے تو وہ غسل کرے یہی امام سفیانؒ، امام احمدؒ اور بعض اہل علم کا قول ہے کہ اس پر غسل واجب ہے جب کہ وہ تری نطفہ کی ہو لیکن اگر خواب دیکھے اور کپڑے پر تری نہ پائے تو تمام اہل علم کے نزدیک اس پر غسل واجب نہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۴/۲۵ شمار ۹۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت سہل بن حنیفؓ کہتے ہیں کہ میں مذی کی وجہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

سے سخت مصیبت و تکلیف میں (مبتلا) تھا کیونکہ میں اس کی وجہ سے اکثر غسل کیا کرتا تھا میں نے اس (تکلیف) کا تذکرہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور اس کی بابت پوچھا (یعنی مذی کا کیا حکم ہے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اس کے نکلنے پر صرف وضو کر لینا کافی ہے (نہانے کی ضرورت نہیں) پھر میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کپڑے پر مذی لگ جائے تو کیا کروں؟ فرمایا (اس کے لئے بھی) بس اتنا کافی ہے کہ ایک چلو پانی لے کر مذی کی جگہ ڈال دو (یعنی جہاں کپڑے پر مذی لگی ہو اور یا جہاں لگنے کا خیال ہو اس پر پانی ڈال دو یا دھو لو) یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ اہل علم کپڑے پر مذی لگ جانے کے حکم میں مختلف ہیں۔ بعض کہتے ہیں اسے دھونا چاہیئے۔ امام شافعیؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے اور بعض کہتے ہیں کہ صرف پانی چھڑک دینا کافی ہے (دھونے کی ضرورت نہیں) امام احمدؒ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اس پر صرف پانی چھڑکنا ہی کافی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۵ شمار ۱۰۱)

حضرت ہمام بن حارثؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس ایک مہمان آیا آپ نے اس کے پاس ایک زرد لحاف بھجوا دیا (مہمان یہی) لحاف اوڑھ کر سو گیا۔ رات کو اسے احتلام ہو گیا وہ لحاف کو اس طرح بھیجنے سے شرمایا کیونکہ اس پر احتلام کا اثر تھا (یعنی منی لگی ہوئی نظر آتی تھی) لہٰذا اس نے لحاف کو پانی میں ڈبو دیا اور حضرت عائشہؓ کے پاس پہنچا دیا۔ آپ نے فرمایا اس نے ناحق ہمارا کپڑا خراب کر دیا حالانکہ اتنا کافی تھا کہ (منی کو) انگلیوں سے رگڑ دیتا۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو بارہا انگلیوں سے کھرچا ہے (یعنی رگڑ رگڑ کر جھاڑا ہے) یہ حدیث حسن وصحیح ہے کئی فقہا کا یہی قول ہے جن میں امام سفیان ثوریؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ داخل ہیں کہ اگر کپڑے پر منی لگ جائے تو اس کا رگڑ دینا ہی کافی ہے۔ دھونا ضروری نہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۵ شمار ۱۰۲)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

حضرت سلمان بن یسارؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا۔ یہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

حدیث حسن و صحیح ہے اور یہ حدیث منی کو رگڑ دینے والی حدیث کے مخالف نہیں مگر آدمی کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ منی کا اثر کپڑے پر نہ رہنے دے (اب یہ اختیار ہے کہ خواہ اس دھبے کو کھرچ کر دور کرے یا دھو کر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ منی رینٹھ کی مانند ہے اسے اپنے کپڑے سے دُور کرنا چاہیئے خواہ اذخر کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۵ شمار ۱۰۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھے رات کو نہانے کی حاجت ہوتی ہے ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وضو کر لیا کر اور شرم گاہ دھو لیا کر پھر سو رہا کر۔ (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۹۹ شمار ۱۹۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب سو رہنے یا کھانے کا ارادہ رکھتے حالت جنابت میں منہ دھوتے اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک اور مسح کرتے سر پر پھر کھانا کھاتے یا سو رہتے (پاؤں نہ دھوتے اس لئے کہ یہ وضو واجب نہیں استحباباً ہے یا کسی عذر کے سبب ہے)

(مؤطا شریف صفحہ ۵۶/۵۷)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی جنب کو کھاتے یا پیتے یا سوتے وقت وضو کر لینے کی (یعنی اگر غسل نہ کر سکے تو وضو کر کے کھانا یا پینا سو رہنا درست ہے) (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۰۰ شمار ۱۹۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے اپنی بیوی سے صحبت کرے یا پھر دوبارہ صحبت کرنا چاہے تو وضو کر لے۔ (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ / ابوداؤد ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۹۹ شمار ۱۹۳)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ گئے ایک روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام بیویوں کے پاس (یعنی سب سے جماع کیا) غسل کیا اس بیوی کے پاس اور نہائے اس بیوی کے پاس (یعنی ہر بیوی سے جماع کے بعد غسل کیا) پس کہا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہر جماع کے بعد غسل کرنا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خوب پاک کرتا ہے اور

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

بہت خوش آیند ہے اور خوب صاف کرتا ہے جسم کو۔

(ابو رافعؓ / احمدؒ۔ ابو داؤدؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۲۵ شمارہ ۴۲۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہو یا کتا یا جنب ہو (حضرت خطابیؒ نے کہا مراد فرشتوں سے رحمت اور برکت کے فرشتے ہیں نہ حفاظتی فرشتے کیونکہ وہ کسی وقت میں جدا نہیں ہوتے۔ اس حدیث سے جنب کو غسل میں دیر کرنا ممنوع ہوا مگر مراد یہ ہے جو عادت سے زیادہ دیر کرے یا نماز ترک کرے اور کئی دنوں تک جنب رہا کرے کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل میں تاخیر کی ہے اور کتے سے مراد وہ کتا ہے جو شکاری نہ ہو اور جانوروں اور کھیتوں کی محافظت کے لئے بھی نہ ہو ورنہ درست ہے اور مورت سے وہ تصویر ہے جو مجسم ہو یا غیر مجسم کسی دیوار یا چھت یا کپڑے پر ہو اور بعضوں نے خاص کیا ہے مجسم سے)

(علی بن ابی طالبؓ / ابو داؤدؒ ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۰۱ شمارہ ۲۰۰)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے راہ میں مدینہ کے اور میں جنب تھا تو میں پیچھے ہٹ گیا اور چلا گیا غسل کر کے پھر آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو کہاں تھا اے ابوہریرہؓ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جنب تھا تو مجھے برا معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھوں بغیر طہارت کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ مسلمان نجس نہیں ہوتا (اور کافر نجس ہے لیکن مراد کافر کی نجاست سے نجاست معنوی ہے نہ ظاہری)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۰۲/۱۰۱ شمارہ ۲۰۴)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں قرآن پڑھایا کرتے تھے جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی نہ ہوں۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے اور اکثر صحابہؓ و تابعینؒ اسی کے قائل ہیں کہ آدمی بے وضو (زبانی) قرآن کریم پڑھ سکتا ہے لیکن قرآن کریم میں دیکھ کر پڑھنے کے لئے وضو کرنا ضروری ہے۔ امام سفیان ثوریؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اسی کے قائل ہیں۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳ شمار ۱۳۰)

حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دیکھا اصحابؓ کے گھروں کے رخ مسجد کی طرف ہیں یعنی دروازے ان گھروں کے مسجد کی طرف ہیں تاکہ ہر وقت جلدی سے مسجد کو جا سکیں اور ایک رخ والے دوسرے رخ والے مکانوں میں مسجد سے ہو کر چلے جاویں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان گھروں کا رخ مسجد سے پھیر دو۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور لوگوں نے ابھی تک کچھ نہیں کیا تھا اس امید سے کہ شاید ان کے بارے میں رخصت نازل ہو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان گھروں کا رخ مسجد کی طرف سے پھیر دو۔ کیونکہ میں مسجد کو حلال نہیں کرتا حائضہ اور جنب کے واسطے

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۰۲ شمار ۲۰۵)

حضرت زبید بن الصلتؒ سے روایت ہے کہ نکلا میں ساتھ حضرت عمر بن الخطابؓ کے جرف تک، تو دیکھا حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے کپڑے کو، اور پایا نشان احتلام کا اور نماز پڑھ چکے تھے بغیر غسل کے تب کہا قسم اللہ کی نہیں دیکھتا ہوں میں اپنے آپکو مگر مجھے احتلام ہوا اور خبر نہ ہوئی اور نماز پڑھ لی۔ اور غسل نہیں کیا۔ کہا زبیدؓ نے پس غسل کیا حضرت عمرؓ نے اور دھویا جو نشان دکھائی دیا کپڑے میں اور جو نہ دکھائی دیا اس پہ پانی چھڑک دیا۔ اور اذان کہی یا اقامت کہی، پھر نماز پڑھی جب آفتاب بلند ہو گیا اطمینان سے (جُرف ایک موضع ہے مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر) (موطا شریف صفحہ ۵۸/۵۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پانی جاری نہ ہو ٹھہرا ہوا ہو اس میں جنابت کا غسل نہ کرے (یعنی غسل فرض نہ کرے) (ابو ہریرہؓ ، مسلمؒ بلوغ المرام صفحہ ۲/۳ شمار ۶)

قنفذ کے مہاجرین سے روایت ہے وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے۔ اور سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ وضو کیا۔ بعد وضو کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عذر کیا ان سے اور فرمایا۔ مجھے برا معلوم ہوا، کہ میں اللہ کا ذکر کروں بغیر طہارت کے۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۰ شمار ۱۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

الحیض

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ یہودیوں کی عورتوں میں جب کسی کو حیض آتا تو اس کو گھر سے نکال باہر کرتے نہ اس کو ساتھ کھلاتے نہ ساتھ پلاتے نہ اس کے ساتھ گھر میں رہتے۔ لوگوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں سوال کیا اس وقت اللہ جل جلالہٗ نے یہ آئتیں اتاریں، پوچھتے ہیں تجھ سے لوگ حیض کو تو کہہ حیض ایک پلیدی ہے تم جدا رہو عورتوں سے حیض میں اور مت جماع کرو ان سے جب تک وہ پاک نہ ہوں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے ساتھ رہو ایک گھر میں اور سب کام کرو (یعنی ساتھ کھاؤ۔ سوؤ۔ بیٹھو۔ اٹھو پیار مس کرو) سوائے جماع کے۔ یہود نے یہ سُن کر کہا یہ شخص (یعنی حضور اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہے کوئی امر نہ چھوڑے جس میں ہمارے خلاف نہ کرے۔ اتنے میں اسید بن حضیرا اور عباد بن بشر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہود ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں اگر فرمائیں تو ہم حائضہ عورتوں کے ساتھ جماع کیا کریں۔ یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ اس بات پر آیا کہ تحصیل مخالفت ساتھ ارتکاب معصیت کے جائز نہیں ہے) ہم کو گمان ہوا شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں آدمیوں پر غصہ آیا بعد اس کے وہ دونوں چل نکلے اس وقت حضور اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے دودھ کا ھدیہ آیا آپ نے ان کو بلا بھیجا۔ اور دودھ پلایا جب ہم کو معلوم ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ ان پر نہ تھا۔

(انس بن مالک رضؓ/ابوداؤدؒ سنن ابو داؤد جلد اول صفحہ ۱۰۸ شمار ۲۲۹)

فرمایا حضور اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حیض (کا زمانہ) سامنے آجائے تو نماز چھوڑ دو۔ اور جب گذر جائے تو اپنے (جسم) سے خون کو دھوڈالو اور نماز پڑھو۔ (عائشہ رضؓ۔ بخاریؒ)

بخاری شریف جلد اول صفحہ ۸۰ شمار ۳۱۷

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ ہم صرف حج کا ارادہ رکھتے تھے پھر جب (مقام) سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آگیا پس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے میں رو رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں رو رہی ہو میں نے عرض کیا یہ چاہتی ہوں کہ کاش میں نے اس سال حج (کا ارادہ) نہ کیا ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تمہیں نفاس آگیا میں نے عرض کیا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو ایک چیز ہے جسے اللہ سبحانہ، نے حضرت آدم علیہ السلام کی تمام بیٹیوں پر لکھدی ہے (اس میں رونا کیا) جو افعال حج کرنے والا کرتا ہے تم (بھی) کرو سوا اس کے کہ تم کعبہ کا طواف نہ کرو جب تک پاک نہ ہو جاؤ

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ٢٠٢ شمار ٢٩٢)

حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا ہم میں سے کوئی حیض کے دنوں کی نمازیں قضا کرے۔ آپ نے فرمایا کیا تو حروریہ (خارجی) ہے۔ ہم میں سے کسی کو ایام ہوتے تھے تو اسے فوت شدہ نمازوں کے قضا کرنے کا حکم نہ ہوتا تھا یہ حدیث حسن وصحیح ہے اور حضرت عائشہؓ سے کئی طریقوں سے مروی ہے کہ حائضہ نمازوں کو قضا نہ کرے۔ تمام فقہا کا بھی یہی قول ہے اور ان سب کا متفقہ فیصلہ ہے کہ حائضہ روزوں کو تو قضا کرے مگر نمازوں کو قضا نہ کرے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ٢٩ شمار ١١٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ، ایک عورت نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے غسل حیض کی بابت پوچھا تو آپؐ نے اسے حکم دیا۔ کہ اس طرح غسل کرے۔ فرمایا کہ ایک ٹکڑا (کپڑے کا) مشک سے (بسا ہوا) لے اور اس سے طہارت کر۔ اس نے عرض کیا کہ اس سے کسطرح طہارت کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ۔ طہارت کرلے تو میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ اسے خون کے نشان پر پھیرلے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ٢٠٣ شمار ٣٠١)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

حضرت عائشہؓ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

شکل انصاریہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم میں سے کوئی حیض سے پاک ہو تو کیونکر غسل کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیری کا ملا ہوا پانی لے کر پہلے وضو کرے۔ پھر سر دھوئے اور اس کو ملے یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے پھر اپنے سارے جسم پر پانی ڈالیں پھر اپنا فرصہ لے کر (فرصہ وہ ٹکڑا ہے روئی کا یا اونی کپڑے کا اس سے شرمگاہ کو صاف کرتے ہیں بعضوں نے اس کو فرصہ یا قرصہ بھی پڑھا ہے) اس سے طہارت کرے۔ اسماءؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر طہارت کروں اس سے حضرت عائشہؓ نے کہا میں سمجھ گئی اس مطلب کو جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے کنائے کے طور پر کہا تھا میں نے اس سے کہہ دیا جہاں خون لگا ہو اس سے صاف کر ڈال (یعنی فرج کے اندر اس کپڑے کو ڈال کر خون کے لگاوٹ کو صاف کر ڈال۔)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۱۷ شمار ۲۶۷)

حضرت اسماء بنت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضور اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کپڑے کے متعلق پوچھا جس پر حیض کا خون لگ جائے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کھرچ دو پھر پانی سے انگلیوں اور ناخن کو دھوؤ اور پھر پانی چھڑک دو۔ اور اس کپڑے سے نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ام قیس بنت محصنؓ سے بھی روایت ہے مگر حضرت اسماءؓ کی یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ اس بارے میں اہل علم کی رائیں مختلف ہیں کہ اگر کپڑے پر خونِ حیض لگ جائے تو اسے دھوئے بغیر اسی کپڑے میں نماز پڑھنی چاہیئے یا نہیں؟ بعض اہل علم تابعینؒ کہتے ہیں کہ اگر خون ایک درہم کے برابر ہو اور اسے دھوئے بغیر اسی کپڑے سے نماز پڑھ لی تو نماز پھر سے پڑھے اور بعض اہل علم یہ کہتے ہیں کہ اگر خون ایک درہم سے زیادہ ہو تو نماز کا اعادہ کرے سفیان ثوریؒ اور امام ابن مبارکؒ اسی کے قائل ہیں امام شافعیؒ نے اس بارے میں بڑی سختی برتی ہے کہ اگر ایک درہم سے کم بھی ہو تب بھی اس کا دھونا واجب ہے۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۳۱۔ شمار ۱۳۲)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

حضرت اسمار رضی اللہ عنہا بنت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ میں نے ایک عورت کو سنا کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ رہی تھی کہ جب وہ ایام سے پاک ہو تو اپنے کپڑے کو کیونکر پاک کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو اس میں خون دیکھے تو اس کو گھس دے پھر اس کو انگلیوں سے مل کر دھو دے پھر اپنے باقی کپڑے پر پانی چھڑک دے پھر اس سے نماز پڑھ۔

(دارمی شریف۔ صفحہ ۱۵۷، شمار ۷۷۱)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں ہڈی چوستی تھی۔ حیض کی حالت میں پھر میں اس ہڈی کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنا منہ مبارک اس ہڈی میں اسی مقام پر لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا اور پانی پی کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ مبارک اسی جگہ رکھ کر پیتے جہاں سے میں نے پیا تھا۔ (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۰۹، شمار ۲۳۰)

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گود میں رکھ کر قرآن کریم پڑھتے اور میں حائضہ ہوتی۔

(ابوداؤد شریف۔ جلد اول صفحہ ۱۰۹، شمار ۲۳۱)

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ کے ساتھ کھانے پینے کے متعلق سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے ساتھ کھاؤ اور اس کو اپنے ساتھ کھلاؤ۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضؓ اور حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سعد رضؓ کی (مذکورہ بالا) حدیث حسن وغریب ہے۔ جمہور علمار کا یہی قول ہے کہ حائضہ کے ساتھ کھانے میں کوئی حرج نہیں لیکن اس کے وضو کے بچے ہوئے پانی کے متعلق علمار میں اختلاف ہے بعضوں نے اسکے استعمال کی اجازت دی ہے اور بعضوں نے اس کو مکروہ بتلایا ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰، شمار ۱۱۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے مسجد سے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

کھجور کی جائے نماز لا دو میں نے عرض کیا میں تو حائضہ ہوں فرمایا حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں اس باب میں حضرت عمر فاروق و حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے مگر حضرت عائشہ رضؓ کی یہ حدیث حسن و صحیح ہے جمہور اہل علم کا یہی قول ہے ہمارا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ حائضہ مسجد سے کوئی چیز اٹھا سکتی ہے

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰ شمارہ ۱۱۸)

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق جو حیض کی حالت میں عورت کے پاس آئے (صحبت کرے)، فرمایا کہ وہ آدھا دینار صدقہ میں دے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰ شمارہ ۱۲۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب لال خون ہو تو ایک دینار (اشرفی)، اور جب زرد خون ہو تو آدھا دینار صدقہ دے۔ حائضہ سے جماع کرنے کے کفارہ کی حدیث حضرت ابن عباس رضؓ سے دو طرح مروی ہے۔ موقوف بھی اور مرفوع بھی بعض اہل علم کا یہی قول ہے۔ امام احمدؒ و امام اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں، امام مبارکؒ فرماتے ہیں کہ اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے بلکہ اللہ سبحانہ سے بخشش و معافی مانگے بعض تابعینؒ سے بھی اسی طرح منقول ہے جس طرح امام مبارکؒ نے فرمایا

(ابن عباس رضؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱/۳۰ شمارہ ۱۲۱)

حضرت زید بن اسلم رضؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا درست ہے مجھے اپنی بیوی سے جب وہ حائضہ ہو۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باندھ اس پر تہہ بند اسکے پھر تجھے اختیار ہے تہبند کے اوپر (اس سے معلوم ہوا کہ ناف کے نیچے سے گھٹنے تک عورت حائضہ سے لذت نہ اٹھانا چاہیئے۔ یہی مذہب ہے جمہور علماء کا۔) موطا شریف صفحہ ۶۳/۶۴

حضرت ام المومنین عائشہ رضؓ صدیقہ سے روایت ہے کہ میں جب حائضہ ہوتی تو بستر پر سے بوریئے پر چلی آتی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک نہ ہوتی۔ جب تک پاک نہ ہوتی۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۱۱ شمارہ ۲۶۱)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

حضرت مرجانہ رضؓ جو ماں ہیں حضرت علقمہؒ کی اور مولاۃ ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ عورتیں ڈبیوں میں روئی رکھ کر حضرت عائشہؓ کو دکھانے کو بھیجتی تھیں اور اس روئی میں زردی ہوتی تھی حیض کے خون کی۔ پوچھتی تھیں کہ نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں تو کہتی تھیں حضرت عائشہؓ مت جلدی کرو تم نماز میں۔ یہاں تک کہ دیکھو سفید قصہ مراد یہ تھی کہ پاک ہو جاؤ حیض سے (قصہ وہ پانی ہے سفید جو وقت بند ہونے حیض کے رحم سے نکلتا ہے اور بعضوں نے کہا قصہ وہ کپڑا ہے جو عورتیں فرج میں رکھتی ہیں۔ جب بالکل سفید نکلے تو معلوم ہوا کہ اب خون بند ہو گیا)

(موطا شریف صفحہ ۶۴/۶۵)

امام مالکؒ کو پہنچا حضرت عائشہؓ سے کہ کہا انہوں نے عورت حاملہ اگر دیکھے خون کو تو چھوڑ دے نماز کو (کیونکہ حاملہ کو بھی کبھی حیض آتا ہے یہی مذہب ہے ابن المسیبؒ اور ابن شہابؒ اور امام مالکؒ کا اور امام ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ اور امام سفیان ثوریؒ کا مذہب یہ ہے کہ وہ حیض نہیں ہے)

(موطا شریف صفحہ ۶۵/۶۶)

حضرت عطاؒ حضرت عائشہؓ سے اس حاملہ عورت کے بارے میں نقل کرتے ہیں جسے خون نظر آئے کہ انہوں نے کہا غسل کرے۔ اور نماز پڑھے۔ حضرت یزیدؒ نے کہا غسل نہ کرے امام عبداللہؒ (دارمی) کہتے ہیں میرا بھی وہی قول ہے جو حضرت یزیدؒ کا قول ہے۔

(دارمی شریف صفحہ ۱۷۳۔ شمار ۹۲۸)

حضرت یونسؒ حضرت حسنؒ سے حاملہ عورت کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب اسے درد زہ شروع ہو اور بچے کے پہلے خون نظر آئے تو نماز سے رک جائے۔ اور امام عبداللہؒ (دارمیؒ) کا قول ہے کہ جب تک بچہ نہ جنے نماز پڑھے۔ (دارمی شریف صفحہ ۱۷۴۔ شمار ۹۴۱)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

مُسْتَحَاضَہ

حضرت عائشہ رض صدیقہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں مستحاضہ ہوتی ہوں پھر (مدتوں تک) پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ (کا خون) ہے ولیکن بقدر ان دنوں کے جن میں تم حائضہ ہوتی ہو، نماز چھوڑ دو (پھر جب اس قدر وقت گذر جائے) غسل کرو اور نماز پڑھو (مستحاضہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کے رحم میں سے خون جاری ہوتا ہے اور یہ خون حیض نفاس سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۸۶ شمار ۳۱۲)

حضرت عدی بن ثابت رض کے والد رض اپنے والد رض سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنے حیض کے (مقررہ) ایام میں جن میں اسے ماہواری آیا کرتی تھی نماز کو چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کیا کرے روزے بھی رکھے اور نماز بھی پڑھے۔ اس حدیث کے ایک راوی حضرت شریک رض اکیلے ہیں نیز حضرت عدی رض کے دادا کا نام بتانے سے امام بخاری رح نے لاعلمی ظاہر کی ہے۔ امام احمد رح اور امام اسحٰق رح کہتے ہیں کہ اگر استحاضہ والی عورت ہر نماز کے لئے غسل کر لیا کرے تو احتیاطاً اچھا ہے اگر ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرے تو بھی جائز ہے اور اگر ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لے تو بھی کافی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۷ شمار ۱۱۱)

حضرت حمنہ بنت جحش رض کہتی ہیں کہ مجھے استحاضہ کی سخت تکلیف تھی میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتوے پوچھنے کیلئے حاضر ہوئی۔ اور اس حالت کی خبر دی (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری بہن حضرت زینب بنت جحش رض کے گھر رونق افروز تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

صلی اللہ علیہ وسلم مجھے استحاضہ کی سخت شکایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ اس تکلیف نے تو مجھے نماز روزہ سے محروم کر رکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں کرسف (ایک قسم کی روئی ہوتی ہے جس کو عورتیں خون روکنے کے لئے اپنی شرمگاہ میں رکھتی ہیں) رکھنے کو بتایا ہے (اس کو استعمال کرو) کیونکہ وہ خون کو روکتی ہے (یعنی کرسف کو استعمال کر شاید خون منقطع ہو جائے) انہوں نے کہا وہ اس سے بھی زیادہ ہے (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا لگام باندھ لو (لگام کی طرح کپڑا باندھ لو) عرض کیا وہ اس سے بھی زیادہ ہے میں تو بہی جاتی ہوں (یعنی خون نہایت کثرت کے ساتھ جاری ہے اس سے بھی نہیں رکے گا) حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ جیسے بھی کر لو کافی ہے اور اگر تم دونوں کر سکتی ہو تو تم اس سے زیادہ واقف ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو ایک شیطانی ٹھوکر ہے تم چھ یا سات دن جو اللہ سبحانہٗ کے علم میں ہیں اپنے آپ کو حائضہ سمجھو پھر غسل کرو جب تم دیکھ لو (سمجھ لو) کہ ہیں (حیض سے) پاک وصاف ہوگئی ہوں تو چوبیس رات دن یا تیئیس رات دن نماز پڑھو (یہ راویؒ کا شک ہے کہ چوبیس۲۴ رات دن فرمائے یا تئیس رات دن) روزے رکھتی رہو اور نماز پڑھتی رہو اور اس بات کا یقین رکھو۔ کہ یہ تمہارے لئے کافی ہے اور اسی طرح کرتی رہو جیسا کہ عورتیں اوقات مقررہ پر حائضہ ہوتی اور پاک ہوتی ہیں۔ (اب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسری صورت بتاتے ہیں) اور اگر ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنے کی قدرت ہو اور عصر کی نماز میں جلدی اور ان دونوں کو جمع کرنے کے لئے پہلے غسل کر لو پھر مغرب کی نماز میں تاخیر کرو اور عشاء کی نماز میں جلدی اور ان دونوں نمازوں سے پہلے غسل کر لو (اگر ایسا کر سکتی ہو تو کرو۔ اور صبح کی نماز کیلئے غسل کرو اور اسی طرح کئے جاؤ (اسی طرح) روزے بھی رکھو اگر تم ایسا کرنے کی قدرت رکھتی ہو (کہ روزانہ تین تین دفعہ نہا سکو) پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ دوسری صورت مرغوب ہے یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ امام محمد بخاریؒ سے میں نے اس حدیث کے متعلق پوچھا (انہوں نے)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جواب دیا یہ حدیث حسن ہے امام احمدؒ بھی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ اگر استحاضہ والی عورت حیض کے شروع اور ختم ہونے کو پہچانتی ہو پس جب خون شروع ہوتا ہے تو اس کا رنگ کالا ہوتا ہے اور جب ختم ہونے کو ہوتا ہے تو وہ زردی میں بدل جاتا ہے ایسی عورت کے لئے حضرت فاطمہ بنت حبیشؓ والی حدیث کا حکم ہے اور اگر مستحاضہ کی حالت پہلے سے یہ تھی کہ مقررہ ایام میں آیا کرتی تھی (یعنی اس کے حیض کی میعاد مقرر ومعروف تھی) بعد میں استحاضہ کی شکایت میں مبتلا ہوگئی تو ایسی عورت کے لئے یہ حکم ہے کہ حیض کے مقررہ دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے (نیا) وضو کرکے نمازیں پڑھتی رہے۔ اور اگر عورت کو برابر خون آتا رہے اور پہلے سے اس کی کوئی خاص میعاد اور عادت بھی نہ تھی کہ حیض کتنے دنوں آتا ہے (حیض واستحاضہ کے خون میں فرق وامتیاز بھی نہیں کرسکتی) تو ایسی عورت کے لئے حمنہ بنت حجشؓ کی حدیث کا حکم ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر استحاضہ والی عورت کو پہلی بار خون آیا اور پندرہ دن میں یا پندرہ دن سے کم میں خون بند ہوا تو اس کے لئے خون آنے کے دن حیض میں شمار ہوں گے ان (ایام) میں نماز چھوڑ دے اور اگر خون پندرہ دن سے بھی زیادہ آتا رہے تو چودہ دن کی نمازیں قضا کرلے پھر اس کے بعد ایک دن رات نماز چھوڑ دے۔ (کیونکہ امام صاحبؒ کے نزدیک حیض کی کم سے کم مدت ایک دن اور رات ہے)، امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ایام حیض کی کم سے کم مدت اور زیادہ سے زیادہ مدت میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہیں۔ امام سفیان ثوریؒ اہل کوفہ (یعنی امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب) کا یہی قول ہے۔ امام مبارکؒ نے بھی اسی کو پسند کیا ہے۔ بعض اہل علم جن میں حضرت عطا بن رباحؒ بھی شامل ہیں حیض کی کم سے کم مدت ایک دن ایک رات اور زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن بتلاتے ہیں۔ امام اوزاعیؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ، امام اسحٰقؒ اور حضرت ابو عبیدہؒ کا یہی قول ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۹/۲۷ شمار ۱۱۲)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ایک عورت کا خون بہا کرتا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَ حَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ عِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

تھا۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تو فتویٰ پوچھا اسی کے واسطے حضرت ام سلمہؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شمار کرے ان دنوں اور راتوں کا جن میں حیض آتا تھا قبل اس بیماری کے تو چھوڑ دے نماز کو اس قدر مدت میں ہر مہینے سے جب گذر جائے وہ مدت تو غسل کرے اور ایک کپڑا باندھ لے فرج پر پھر نماز پڑھے۔

(موطا شریف صفحہ ۶۷/۶۶)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ جب مستحاضہ کا حیض گذر جائے تو ہر روز غسل کیا کرے اور ایک کپڑے کو گھی یا روغن زیتون لگا کر شرمگاہ میں رکھ لیوے کیونکہ یہ خون کو کم کرے گا اور عروق کی تشنج کو جو باعث ہے خون نکلنے کا نرم کر دے گا۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۱۵ شمار ۲۵۸)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نفاس والی عورتیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چالیس دن یا چالیس راتیں زچگی کے بعد بیٹھی رہتی تھیں اور ہم اپنے منہ پر ورس (ایک گھاس ہے خوشبودار) ملا کرتے تھے۔ جھائیں کے دفع کرنے کو (جو چہرہ پر نمودار ہوتی ہیں گرمی کی وجہ سے)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۱۶ شمار ۲۶۵)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

الطلاق

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سبحانہٗ کے نزدیک مباح چیزوں میں طلاق سے بڑھ کر مبغوض کوئی چیز نہیں ہے (یعنی ہر چند طلاق دینا درست ہے لیکن اللہ سبحانہٗ کو بہت ناپسند ہے)

(محارب رض۔ ابو داؤد رح۔ ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۵۶ شمار ۱۹۲۶)

حضرت معاذ بن جبل رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا معاذ رض! اللہ سبحانہٗ نے روئے زمین پر جتنی چیزیں پیدا کی ہیں ان میں مجھے سب سے زیادہ محبوب غلام اور لونڈی کا آزاد کرنا ہے اور سب سے زیادہ مبغوض و ناپسندیدہ طلاق ہے۔ (معاذ بن جبل رض / دار قطنی رح۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۲ شمار ۳۱۳۳)

حضرت ثوبان رض سے روایت ہے کہ جس عورت نے بھی اپنے خاوند سے بغیر کسی (معقول) عذر کے طلاق طلب کی (یعنی خلع کیا)، اس پر جنت کی خوشبو تک حرام ہے (وہ کبھی اسے نہیں سونگھے گی)، یہ حدیث حسن ہے۔ یہ دوسرے طریق سے بھی مروی ہے لیکن اس میں اس کو مرفوع بیان نہیں کیا گیا

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۵ شمار ۱۰۹۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کسی عورت کو بد راہ کرے یعنی اس کا دل بُرا کر دے اس کے خاوند سے یا غلام کو اس کے مالک سے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی طریقہ اسلام سے یہ بات بہت دُور ہے) (ابو ہریرہ رض / ابو داؤد رح۔ ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۵۶ شمار ۱۹۲۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزیں ہیں کہ ان کی سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور ان کا مذاق بھی سنجیدگی ہے۔ ایک نکاح دوسری طلاق تیسری رجعت۔ یہ حدیث حسن و غریب ہے صحابہ رض وغیرہ کا اسی پر عمل ہے (کہ طلاق مذاق سے کہنے سے بھی واقع ہو جاتی ہے)

(ابو ہریرہ رض۔ ترمذی رح۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۵ شمار ۱۰۸۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبراً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

زبردستی کی نہ طلاق نہ اعتاق (غلام کی آزادگی) ہے (عائشہؓ / ابن ماجہؒ - ابن ماجہ صفحہ ۲۵۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیوانہ اور نابالغ اور سونے والے سے معافی ہے یعنی اس حالت میں ان سے جو امور صادر ہوں وہ معاف ہیں ان کا اعتبار نہ ہوگا۔

(علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہٗ / ابن ماجہؒ - ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۴۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت کے دلوں میں جو کچھ وسوسے آئیں انہیں اللہ سبحانہٗ نے معاف کردیا ہے جب تک وہ اس پر عمل نہ کریں یا اسے منہ سے نہ کہیں۔ حضرت قتادہؓ کہتے ہیں اگر اپنے دل میں طلاق دے تو لغو ہے۔ (ابوہریرہؓ / بخاریؒ - بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۸۰ شمار ۲۵۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر طلاق واقع ہوتی ہے۔ سوائے اس کی طلاق کے جس کی عقل مغلوب ہو (یعنی جو پاگل ہو اور جس پر جنون غالب ہو) اس حدیث کو مرفوع ہم صرف حضرت عطا بن عجلانؓ کی حدیث سے جانتے ہیں اور حضرت عطا بن عجلان ضعیف ہیں۔ اصحابؓ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ کہ دیوانے اور پاگل کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ مگر ایسا پاگل جس کو کبھی کبھی ہوش آجاتا ہو اور وہ ہوش وحواس درست ہو جانے کی صورت میں طلاق دے تو طلاق پڑ جائے گی۔

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ - ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۲ شمار ۱۰۹۵)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں کا یہ طریقہ تھا کہ مرد جتنی بار چاہتا اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا اور پھر جب وہ ایام عدت میں اسے لوٹا دیتا تو وہ اس کی بیوی ہی رہتی اگرچہ اس کو سو بار سے بھی زیادہ طلاق دی ہوتی نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اللہ کی قسم نہ تو میں تجھے طلاق دوں گا کہ تو مجھ سے جدا ہو جائے اور نہ میں تجھے پناہ دُوں گا (یعنی نہ اپنے پاس رکھوں گا) اس عورت نے کہا یہ کیسے؟ اس نے کہا (یہ ایسے) کہ میں تجھے طلاق دُوں گا پھر جب عدت ختم ہونے کے قریب ہوگی تو رجوع کرلوں گا۔ پھر طلاق دوں گا اور عدت ختم ہونے سے پہلے لوٹا لوں گا۔ بس اسی طرح کرتا رہوں گا (یہ بات سن کر) وہ عورت حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس آئی اور ان سے پورا حال کہہ سنایا۔ حضرت عائشہؓ نے کچھ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے (آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کا حال کہہ سنایا) مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی چپ ہو رہے۔ اتنے میں قرآن کریم کی یہ آیت اتری۔ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ۔ (طلاق صرف دو مرتبہ ہوتی ہے۔ اس کے بعد یا تو دستور کے مطابق اور بھلائی کے ساتھ اپنے پاس روک رکھنا چاہیئے یا احسان اور نیکی کے ساتھ جدا کر دینا چاہیئے) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اس پر لوگوں نے آئندہ سے نئے سرے سے طلاق (کی گنتی) شروع کی۔ جس نے طلاق دی تھی اس نے بھی اور جس نے نہیں دی تھی اس نے بھی۔ دوسری روایت میں حضرت عروہؓ سے اسی کی مانند حدیث مروی ہے۔ مگر اس میں یہ ذکر نہیں کہ یہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ یہ روایت پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۶/۳۷ شمار ۱۰۹۶)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا گیا۔ ایک شخص نے اپنی جورو کو تین طلاق دی اور اس عورت نے دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کر لیا وہ اس کے پاس گیا لیکن اس شخص نے جماع کرنے سے پہلے اس عورت کو طلاق دے دی تو کیا وہ عورت اپنے اگلے خاوند کے لئے درست ہو جاوے گی۔ کہا حضرت عائشہؓ نے فرمایا حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے خاوند پر وہ عورت حلال نہ ہوگی جب تک کہ دوسرا خاوند اس عورت سے لذت جماع کی حاصل نہ کرے (یعنی صرف نکاح سے حلالہ نہ ہوگا۔ جب تک جماع نہ کرے۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے۔)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۰۴۱/۸۰۷ شمار ۲۰۴۱)

امام مالکؒ کہتے ہیں کہ ان کو معلوم ہوا کہ ایک شخص نے کہا حضرت ابن عباسؓ سے کہ میں نے اپنی عورت کو سو طلاق دیں۔ حضرت ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ وہ تین طلاق میں تجھ سے بائن ہو گئی اور ستانوے طلاقوں سے تو نے اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑایا۔

(موطا شریف صفحہ ۴۵۶/۵۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

حضرت محمود بن لبیدؓ سے روایت ہے کہ خبر دی گئی۔ حضور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کی کہ اس نے طلاق دی اپنی عورت کو تین طلاق بیک وقت یہ سُن کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے۔ اور غصّے میں فرمانے لگے کیا اللہ کی کتاب سے کھیل ہوتا ہے حالانکہ میں ابھی تم میں موجود ہوں۔ یہ بات سن کر ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کو قتل کر ڈالوں (اللہ کی کتاب سے کھیل کرنا یہ ہے کہ جو اس میں فرمایا اس کے موافق عمل نہ کرنا)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۵۲)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کہتے تھے جو شخص اپنی عورت سے کہے تو مجھ پر حرام ہے تو تین طلاق پڑ جائیں گے۔

(موطا شریف صفحہ ۴۵۸)

حضرت رکانہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی عورت کو طلاق بائن (قطعی طلاق) دے دی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے تمہاری نیت کیا تھی۔ میں نے عرض کیا ایک۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی قسم۔ میں نے عرض کیا ہاں اللہ کی قسم (میں نے ایک ہی طلاق کی نیت کی تھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تمہارے لئے وہی ہے جو تم نے ارادہ کیا۔ اس حدیث کو ہم صرف اس طریقہ اسناد سے ہی جانتے ہیں۔ طلاق بائن کے بارے میں اصحابؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعینؒ میں اختلاف ہے۔ حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ انہوں نے طلاق بائن کو ایک طلاق تبلایا ہے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے طلاق بائن کو تین طلاق ہی تبلایا ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ مرد کی نیت پر موقوف ہے۔ اگر ایک کی نیت کی تو ایک ہوگی اور اگر تین کی نیت کرے گا تو تین ہوں گی (یعنی طلاق بائن ہوگی)، اگر دو کی نیت ہوگی تب بھی ایک ہی ہوگی۔ امام سفیان ثوریؒ اور کوفہ والوں کا یہی قول ہے، امام مالک بن انسؒ فرماتے ہیں اگر عورت کے پاس جاچکا ہے تو یہ تین طلاقیں ہیں، امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک کی نیت کی تو ایک ہو گی اور لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ اگر دو کی نیت کی تو دو اور تین کی نیت کی تو تین ہوں گی۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲/۲۳۱ شمارہ ۱۰۷۹)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَ زِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

حضرت یونس بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنی عورت کو ایام ماہواری میں طلاق دے دی ہو۔ آپ نے فرمایا کیا تم عبداللہ بن عمرؓ کو پہچانتے ہو۔ اس نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی (اس کے متعلق) حضرت عمر فاروقؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ اس عورت سے رجوع کرلے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کیا وہ طلاق بھی شمار کی جائے گی۔ انہوں نے فرمایا بس چپ رہو (ایسی ظاہر بات پوچھتے ہو) دیکھو اگر (کوئی بولنے سے) عاجز ہو یا بے وقوفی سے طلاق دے دے تو کیا یہ طلاق شمار نہ ہوگی ضرور شمار ہوگی۔ (اس لئے ماہواری کی حالت میں اگر کوئی طلاق دے دے تو اس کا بھی شمار ہوگا۔ اگرچہ رجوع کرلے اس کے بعد صرف دو طلاقوں کا حق باقی رہ جائے گا) یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۰/۳۱ شمار ۱۰۷۷)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک عورت (نکاح میں) تھی۔ میں اس سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا۔ لیکن میرے والدؓ اس کو پسند نہیں کرتے تھے (یعنی اس سے ناراض تھے) میرے والد محترمؓ نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے طلاق دے دوں۔ میں نے (ان کا یہ حکم ماننے سے) انکار کر دیا۔ پھر میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبداللہ بن عُمرؓ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۶ شمار ۱۰۹۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حلالہ کرنے والے اور اپنے لئے کرانے والے دونوں پر لعنت ہے۔ (علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ / ابن ماجہؒ - ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۳۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تم لوگوں کو مانگا ہوا بکرا بتلاؤں صحابہؓ نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتائیے۔ فرمایا وہ حلالہ کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ حلالہ کرنے والے اور کرانے والے دونوں پر لعنت فرمائے (حلالہ کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو وہ اس سے اس وقت تک دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ عورت کسی اور شخص

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّآ
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَ زِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

سے نکاح نہ کرے اور پھر ناراضگی کی صورت میں اس کو طلاق نہ دے دے۔ اگر اس عورت کو دوسرا شخص بھی طلاق دے دے تو وہ عورت اور اس کا پہلا شوہر دوبارہ شادی کر سکتے ہیں۔)

(عقبہ بن عامرؓ / ابن ماجہؒ۔ ابن ماجہ شریف۔ صفحہ ۲۳۵)

حضرت سلیمان بن یسارؒ کہتے ہیں کہ دس سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوںؓ کو میں نے دیکھا ہے۔ ان سب کا بیان ہے کہ ایلا کرنے والے کو مہلت دی جائے (یعنی جس شخص نے یہ قسم کھائی ہو کہ وہ چار مہینے تک یا اس سے زیادہ اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے گا۔ میعاد گذرنے کے بعد اس کو وقفہ دیا جائے) کہ یا تو وہ اپنی بیوی کو واپس لے لے یعنی جماع کرے اور قسم کا کفارہ دے دے اور یا طلاق دے دے۔

(سلیمان بن یسارؒ / شرح السنۃ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۲۴ شمارہ ۳۱۳۶)

حضرت ابو تمیمہ ہجیمیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا۔ اے چھوٹی بہن میری۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا وہ تیری بہن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بُرا جانا۔ اور اس سے منع کیا (اگرچہ اس کے کہنے سے وہ اس کی بہن نہ ہو جائے گی۔ مگر بُری بات کا منہ سے نکالنا بُرا ہے۔)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۶۳ شمارہ ۱۹۵۳)

حضرت سلمہ بن صخر بیاضیؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ظہار کرنے والے کے متعلق جو کفارہ دینے سے پہلے اپنی عورت سے صحبت کر بیٹھے، یہ روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ایسے شخص پر) ایک ہی کفارہ ہے۔ یہ حدیث حسن و غریب ہے۔ اور اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے حضرت سفیان ثوریؒ۔ امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ اگر کفارہ دینے سے پہلے عورت سے صحبت کر بیٹھے تو اس پر دو کفارے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن ابن مہدیؒ کا یہی قول ہے (ظہار کا مطلب یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو یا اس کے کسی حصہ مثلاً پیٹھ، پیٹ یا ران وغیرہ کو اپنی ماں یا بہن یا پھوپھی جیسی محرمات سے تشبیہ دے کہ تو یا تیرا فلاں حصہ میرے لئے میری ماں کے فلاں عضو کی طرح ہے اگر کوئی اس قول سے رجوع کرنا چاہے تو اس کا کفارہ دے) (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۸ شمارہ ۱۱)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

حضرت ابو سلمہؓ اور حضرت محمد بن عبدالرحمٰنؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمان بن صخر انصاریؓ نے (جو بنو بیاضہ میں سے ہیں) رمضان المبارک ختم ہونے تک کی مدت کے لئے اپنے اوپر اپنی بیوی کو اپنی ماں کی پیٹھ کی طرح بنا لیا (یعنی ظہار کیا اور اس کے لئے وقت مقرر کر لیا) لیکن ابھی نصف رمضان گزرا تھا، کہ ایک رات اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھے پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ ماجرا بیان کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک غلام آزاد کر۔ انہوں نے کہا کہ مجھے غلام آزاد کرنے کی توفیق نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو مہینے کے مسلسل روزے رکھ لو۔ انہوں نے عرض کیا مجھ سے یہ بھی نہیں ہو سکے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ انہوں نے عرض کیا مجھ میں اتنی بھی طاقت نہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فروہ بن عمروؓ سے فرمایا کہ یہ عرق (کھجوروں کی) اس کو دیدو (عرق ایک ٹوکرا یا زنبیل ہوتی ہے جس میں پندرہ سولہ صاع کی گنجائش ہوتی ہے) تاکہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ظہار کے کفارہ کے بارے میں علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ اس باب میں حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ سے بھی روایت ہے۔ جو حضرت اوس بن صامتؓ کی بیوی ہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۹/۲۳۸ شمار ۱۱۰۲)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے دادا کی روایت بیان کرتے ہیں۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت یہ دعویٰ کرے کہ میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دے دی ہے اور اس پر ایک گواہ عادل بھی پیش کرے اور دوسرا گواہ نہ ہو۔ ایسی صورت میں اس کے شوہر کو قسم دی جائے گی اگر اس نے قسم کھالی کہ میں نے طلاق نہیں دی تو اس گواہ کی گواہی باطل ہو جائے گی اور جو اس نے قسم کھانے سے انکار کیا تو یہ انکار دوسرے گواہ کے قائم مقام ہو جائے گا اور عورت کو طلاق ہو جائے گی۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۴۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

حضرت سعید بن جبیرؓ کہتے ہیں کہ دو لعنت کرنے والوں (یعنی میاں بیوی) کے متعلق حضرت مصعب بن زبیرؓ کی امارت کے زمانے میں مجھ سے سوال کیا گیا کہ کیا دونوں میں تفریق کرادی جائے میری سمجھ میں نہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

آیا کہ کیا کہوں ۔ میں اٹھا اور حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کے گھر آیا اور ان سے اندر آنے کی اجازت طلب کی مجھ سے کہا گیا کہ وہ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد لیٹے ہیں ۔ حضرت عبداللہؓ نے میری آواز سُنی تو فرمایا ۔ ابن جبیرؓ اندر آجاؤ تم ضرور کسی نہ کسی ضرورت ہی سے آئے ہوگے ۔ میں ان کے پاس گیا وہ اپنے کجاوے کے نیچے ٹاٹ بچھا کر لیٹے ہوئے تھے ۔ میں نے ان سے کہا ۔ اے ابو عبدالرحمٰنؓ کیا لعان کرنے والے میاں بیوی کو جدا کر دیا جائے انہوں نے فرمایا سبحان اللہ ۔ ہاں اس کے متعلق سب سے پہلا پوچھنے والا فلاں کا بیٹا فلاں ہے ۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے ہے کوئی شخص اپنی بیوی کو بے حیائی (زنا) کی حالت میں دیکھے تو کیا کرے اگر بولتا ہے تو بڑی بات بولتا ہے اگر چپ رہتا ہے تو بڑی بات سے چپ رہتا ہے ۔ اس آدمی کا بیان ہے کہ یہ سن کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے اور کچھ جواب نہ دیا (وہ شخص چلا گیا) اس کے بعد پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ اور عرض کیا جو مسئلہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا میں خود اس میں مبتلا ہو گیا ہوں ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے وہ آیتیں نازل فرمائیں جو سورۂ نور میں ہیں ۔ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ الآیہ (وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو (زنا کا الزام) لگائیں اور سوائے ان کے اپنی ذات کے ان کے اور کوئی گواہ نہ ہوں (تو ایسے میاں بیوی اپنی سچائی کی چار مرتبہ قسمیں کھا کر جھوٹے ہونے کی صورت میں اپنے پر لعنت کریں) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتیں آخر تک پڑھیں ۔ پھر اس شخص کو بلایا اور اس کو یہ آیتیں پڑھ کر سنائیں اس کو نصیحت کی اور سمجھایا اور بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے اس نے کہا نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ پیغمبر بنا کر بھیجا ہے ۔ میں نے اس پر جھوٹا الزام نہیں لگایا پھر آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیوی کو (بلا کر اسے) لعان کا حکم بتایا اور نصیحت کی اور عذاب آخرت یاد دلایا اور فرمایا کہ دُنیا کا عذاب (سزا) آخرت کے عذاب سے آسان ہے وہ عورت کہنے لگی قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اس نے سچ نہیں کہا ۔ راویؓ کا بیان ہے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

کہ پہلے آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے (قسم لینا) مرد سے شروع کیا تو اس نے چار بار اللہ کی (قسم کھاکر) گواہی دی کہ واقعی میں سچا ہوں اور پانچویں بار کہا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عورت سے شروع کیا (یعنی پھر اسی طرح عورت سے قسم لینا شروع کیا) اس نے چار مرتبہ قسم کھائی کہ میرا خاوند بے شک جھوٹا ہے اور پانچویں بار کہا کہ اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو پھر حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو علیحدہ کر دیا۔ اس باب میں حضرت سہل ابن سعدؓ حضرت ابن عباسؓ حضرت حذیفہؓ اور حضرت ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن وصحیح ہے اور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۴۰/ ۲۳۹ شمارہ ۱۱۰۴)

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد کے درمیان لعان کراکے اس کے بچہ کو مرد سے نفی کردیا اور دونوں میں تفریق کرکے بچہ عورت کو دے دیا (یعنی جس حمل پر لعان کیا گیا تھا اس کا بچہ عورت کو دے دیا گیا اور اس مرد کا بچہ قرار نہ دیا گیا)

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۹۱ شمارہ ۲۹۴)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہؓ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو پاؤں تو میں اس کو ہاتھ نہ لگاؤں جب تک کہ چار گواہوں کو فراہم نہ کروں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں (درست ہے)، حضرت سعدؓ نے عرض کیا ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ شاہد بہم پہنچانے سے پہلے میں تلوار سے اس کا خاتمہ کردوں گا۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے۔ وہ البتہ غیرت مند ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔

(ابو ہریرہؓ / مسلمؒ۔ مشکوۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷/ ۵۲۶ شمارہ ۳۱۴۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ غیرت مند ہے اور مسلمان بھی غیرت مند ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ مسلمان بندہ اس کام کو نہ کرے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔

(ابو ہریرہؓ بخاریؒ مسلمؒ مشکوۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۲۷ شمارہ ۳۱۵۲)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے ہاں سیاہ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ وہ بولا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، ان کا رنگ کیسا ہے۔ وہ بولا سرخ رنگ ہے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ کیا ان میں کوئی سفید مائل بہ سیاہی بھی ہے۔ اس نے عرض کیا۔ ہاں! آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ کہاں سے ہو گیا؟ وہ بولا شاید کسی رگ کی ایسی کھینچ ہو گئی ہو۔ (یعنی شاید کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہو) آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرے اور تیرے بیٹے کی بھی یہی وجہ ہو گی (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۸۸ شمار ۲۸۴)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جب آیت عان کے باب میں اتری۔ جس عورت نے اس بچہ کو غیر قوم میں داخل کیا جس قوم میں سے وہ نہیں ہے۔ یعنی عورت نے زنا کرا کر بچہ جنا اور اس کو اپنے خاوند کی طرف نسبت کیا کہ اس کی اولاد ہے) تو وہ عورت اللہ کی رحمت کی چیزوں میں سے کسی چیز میں داخل نہیں ہے اور اللہ اس عورت کو ہرگز اپنی جنت میں داخل نہیں کرے گا، اور جو کوئی مرد ایسا ہو کہ اپنی اولاد ہونے سے انکار کرے جان بوجھ کر (یعنی دیدہ دانستہ اپنی اولاد کو حرام کا بچہ کہتا ہے)، اس کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نہ ہو گا۔ قیامت کے روز اللہ تعالےٰ اس کو تمام جہان کی اگلی پچھلی مخلوق کے روبرو رسوا کرے گا۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۷۵/۴/۴/۴ شمار ۱۹۹۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لڑکا فراش والے کا ہے اور زنا کرنے والے کو پتھر (یعنی لڑکے کا مالک وہی ہے جسکے قبضہ میں اس لڑکے کی ماں ہے خواہ نکاح سے خواہ ملکیت سے، اور اگر حرام کاری کا دعوےٰ کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہے تو اس کی قسمت میں پتھر ہے یعنی وہ مالک نہیں اور اگر حرام کار بیاہا ہوا ہو تو اس کو سنگسار کرنا چاہیئے۔) (ابوہریرہ رضؓ / نسائی رحؒ) نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۹۰)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ یَا قَیُّوۡمُ

حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن عاص رضؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ چار قسم کی عورتوں میں لعان نہیں جاری ہو سکتا ہے۔ اول نصرانیہ جو مسلمان کے نکاح میں ہو، دوم یہودن جو مسلمان کے نکاح میں ہو، تیسرے آزاد عورت جو غلام کے نکاح میں ہو۔ چہارم وہ لونڈی جو کسی آزاد مرد کے نکاح میں ہو۔ (ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۴)

حضرت سعید بن جبیر رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضؓ سے پوچھا کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو تہمت لگائی ہے (اس کا کیا حکم ہے)، انہوں نے جواب دیا کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے دو مرد و عورت کے درمیان تفریق کر دی تھی اور فرمایا اللہ جانتا ہے کہ ایک نہ ایک تم میں سے جھوٹا ہے پھر اب کوئی تم میں سے توبہ کرنے والا ہے۔ ان دونوں نے اپنے قول پر اصرار کیا۔ پھر آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جانتا ہے کہ ایک نہ ایک تم میں سے جھوٹا ہے۔ آیا کوئی تم میں سے توبہ کرتا ہے۔ انہوں نے توبہ کا اقرار نہ کیا۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی۔ حضرت ایوبؒ (شاگرد حضرت سعید بن جبیرؓ) کہتے ہیں۔ مجھ سے حضرت عمرو بن دینار رضؓ نے کہا کہ حدیث میں کچھ (اور عبارت) ہے میں تجھے وہ مضمون بیان کرتے نہیں دیکھتا۔ (وہ یہ ہے)، کہ مرد بولا میرا مال (یعنی مہر ملنا چاہیئے) اسے جواب دیا گیا، تیرا مال نہیں رہا اگر تو سچا ہے، تب بھی تو اس سے فائدہ اٹھا چکا اور اگر تو جھوٹا ہے تو تو اس کا مستحق ہی نہیں ہو سکتا۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۹۰/۹۱ شمار ۲۹۰)

حضرت مسروق رضؓ اور عتبہ رضؓ کا بیان ہے کہ ان دونوں نے حضرت سبیعہ بنت حارث رضؓ کو لکھا۔ کہ اپنی عدت کا حال لکھو۔ انہوں نے تحریر کیا کہ میرے خاوند کی وفات کے پچیس روز بعد بچہ پیدا ہوا تو میں نے دوسرے نکاح کی تیاری کی۔ ایک روز حضرت ابو سنابل رضؓ کا میرے پاس سے گزر ہوا۔ کہنے لگے تم نے عدت گزارنے میں جلدی کی۔ دونوں میعادوں میں جو بعید ترین میعاد ہو اس کی تم کو عدت کرنی چاہیئے (یعنی چار ماہ دس روز)، میں یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! آپ صلے اللہ علیہ وسلم میرے واسطے دعا فرمایئے ۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کیا ہوا ؟ میں نے وہ واقعہ عرض کیا ۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم کو کوئی نیک شخص مل جائے تو فوراً نکاح کر لینا ۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۴۷)

حضرت فاطمہ بنت قیس رض فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دیں تو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے لئے (شوہر کے ذمہ عدت گزارنے کے لئے) نہ رہنے کی جگہ ہے نہ نفقہ ۔ مغیرہ رض راوی کہتے ہیں کہ اس کا ذکر میں نے ابراہیم رض سے کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عمر فاروق رض نے فرمایا کہ ہم اللہ کی کتاب اور اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ایک عورت کے کہنے کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے جس کے متعلق ہمیں معلوم نہیں کہ اسے پوری طرح یاد ہے یا بھول گئی ۔ غرض حضرت عمر رض ایسی عورت کیلئے رہنے کی جگہ اور نفقہ واجب بتاتے تھے (نفقہ و سکنیٰ شوہر سے دلاتے تھے کہ وہ عدت تک اس کے کھانے اور رہنے کا انتظام کرے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۲ شمار ۱۰۸۲)

حضرت شعبی رض کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت فاطمہ بنت قیس رض کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بارے میں کیا فیصلہ کیا تھا ۔ انہوں نے کہا کہ مجھے میرے شوہر نے طلاق بتہ (قطعی) دے دی تو میں نے اس سے گھر اور نفقہ کے متعلق مخاصمت و حجت کی تو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے گھر اور نفقہ نہیں بتایا اور داؤد رح کی حدیث میں ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رض نے فرمایا کہ پھر مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ "ابن ام مکتوم رض کے گھر میں عدت گزار" یہ حدیث حسن و صحیح ہے ۔ اور بعض علماء مثلاً حسن بصری رح عطاء بن ابی رباح رح اور شعبی رح کا یہی قول ہے ۔ امام

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم الله الرحمٰن الرحيم ○ ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولنا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته
بعدد كل معلوم لك و بعدد خلقك و رضى نفسك و زنة عرشك و مداد كلماتك
استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم و اتوب اليه

احمدؒ اور امام اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ ان علماء نے فرمایا ہے کہ مطلقہ کو لوٹانے کا جب حق نہ رہے تو ایسی عورت کے لئے گھر اور خرچ دینا ضروری نہیں۔ بعض اصحاب حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم مثلاً حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں۔ اس کے لئے گھر اور نفقہ دینا ضروری ہے۔ سفیان ثوریؒ اور کوفہ والوں کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس کے لئے رہنے کی جگہ ہے۔ مگر نفقہ نہیں ہے۔ امام مالک بن انسؓ کا یہی قول ہے۔ امام لیثؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کے لئے رہنے کی جگہ قرآن مجید سے ٹھہرائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا تخرجوهن من بيوتهن الآيه (ان کو انکے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود باہر نکلیں اور جب تک وہ کھلم کھلا کسی بے حیائی کا ارتکاب نہ کریں گھروں سے نہ نکالی جائیں) علماء کہتے ہیں کہ اس بے حیائی سے مراد یہ ہے کہ مرد سے بدتمیزی اور زبان درازی کریں اور یہ علت بیان کی ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیسؓ کو رہنے کا گھر اس لئے نہیں دلایا کہ وہ اپنے خاوند سے بدتمیزی اور بدزبانی کرتی تھیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ایسی طلاق دی ہوئی عورت کے لئے مرد کے ذمہ خرچ دینا بھی (واجب) نہیں۔ کیونکہ فاطمہ بنت قیسؓ کے قصہ میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا یہی مطلب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۳ شمار ۱۰۸۳)

میمون بن مہرانؒ سے روایت ہے۔ میں مدینے میں آیا تو سعید بن المسیبؒ کے پاس گیا اور کہا فاطمہ بنت قیسؓ کو طلاق دیا گیا تھا اور وہ اپنے گھر سے نکل گئی تھی۔ سعیدؒ نے کہا فاطمہ بنت قیسؓ ایک عورت تھی۔ جس نے لوگوں کو فتنے ڈال دیا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ بدزبان تھی۔ تو عبداللہ بن ام مکتومؓ کے گھر میں رکھی گئی۔ (اس واسطے پہلے گھر سے اٹھائی گئی)

(سنن ابوداؤد جلد اول صفحہ ۸۳/۸۲۴ شمار ۲۰۲۸)

ربنا
تقبل منا
انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يارب العلمين

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

مَنَاسِكُ الْحَجّ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

مَنَاسِكُ الْحَجِّ

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط (ترجمہ:- ان لوگوں پر اللہ کے گھر کا حج فرض ہے جو وہاں تک جا سکتے ہیں) تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہر سال (حج کرنا فرض ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر دوبارہ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہر سال؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا (یعنی اگر جلدی میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج کرنا واجب ہو جاتا اور تمہیں تکلیف ہوتی) اس پر اللہ سبحانہٗ نے یہ آیت نازل کی۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ (ترجمہ:- اے ایمان والو ایسی چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو جو اگر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں) اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی حدیث حسن ہے اور اس طریقۂ اسناد سے غریب ہے (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۶۰/۶۱ شمار ۷۲۹)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ خطبہ فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کے سامنے اور کہا لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو۔ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہر سال ہم حج کریں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش رہے یہاں تک کہ اس شخص نے یہ بات تین مرتبہ کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کہتا کہ ہاں تو البتہ حج فرض ہو جاتا ہر سال اور تم اسکی طاقت نہیں رکھتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم چھوڑ دو مجھ کو جب تک کہ چھوڑ دوں میں تم کو (یعنی مجھ سے یہ نہ پوچھو کہ یہ فعل کتنا ہے اور کیسا ہے جب تک میں خود تم سے بیان نہ کروں) اس لیے کہ وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے کثرت سوال اور اپنے انبیاء علیہم السلام کے متعلق باہمی اختلاف کے سبب ہی ہلاک ہوئے ہیں جب میں تم کو کسی بات کا حکم

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

دو ں تو اپنی قوت کے موافق اس کو ادا کرو اور جب میں تم کو کسی بات سے منع کر دوں تو تم اس کو چھوڑ دو۔

(ابوہریرہؓ / مسلمؒ مشکواۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۴۲۲ شمار ۲۳۷۶)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت اقرع بن حابسؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج ہر سال میں فرض ہے یا ساری عمر میں ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار فرض ہے پھر جو زیادہ کرے تو نفل ہے۔

(ابوداوٗد شریف جلد اول صفحہ ۳۷۵ شمار ۱۵۰۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو آدمی اتنا توشہ (زادِ راہ) اور سواری رکھتا ہو کہ اللہ کے گھر تک ان کے ذریعہ پہنچ سکے اور اس کے باوجود حج نہ کرے تو اس پر کوئی ذمہ نہیں وہ چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر مرے۔ اور اسی طرح اللہ سبحانہٗ نے اپنی کتاب مقدس میں فرمایا ہے "لوگوں پر اللہ کے گھر کا حج کرنا فرض ہے جو وہاں تک جانے کی طاقت رکھتا ہو اور جس نے (یہ فرض ترک کرکے) کفر کیا تو اللہ تعالیٰ غنی مطلق ہے (یعنی طارق حج گویا یہودی یا نصرانی ہو جاتا ہے) یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے۔

(علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۶۰ شمار ۷۲۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو کوئی ظاہری حاجت یا ظالم بادشاہ یا روکنے والی بیماری حج سے مانع نہ ہو اور وہ بلا حج کئے ہوتے مرجاتے تو (اسے اختیار ہے) چاہے یہودی مرے چاہے نصرانی مرے۔

(ابوامامہؓ / دارمیؒ دارمی شریف صفحہ ۲۷۷ شمار ۱۷۶۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صرورۃ (یعنی حج اور نکاح کا ترک کردینا) اسلام میں نہیں ہے

(ابن عباسؓ / ابوداؤدؒ ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۲۷۶ شمار ۱۵۱۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡن

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو کون سی چیز واجب کرتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زادِ راہ اور سواری یہ حدیث

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

حسن ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ جب آدمی زادِ راہ اور سواری کا مالک ہو تو اس پر حج واجب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۶۰ شمار ۷۲۸)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے بعض لوگ حج کرتے تھے اور توشہ (کھانے پینے کا سامان) ساتھ نہ رکھتے تھے حضرت ابن مسعودؓ نے کہا مین کے لوگ حج کرتے تھے اور سفر خرچ ساتھ نہ لاتے تھے اور کہتے تھے ہم متوکل ہیں تب اللہ سبحانہٗ نے یہ آیت اتاری وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى (ترجمہ:- کھانے اور پینے کا سامان ساتھ لو اور بہترین توشہ تقویٰ ہے)۔

(ابوداؤد شریف، جلد اوّل، صفحہ ۶۳۷ شمار ۱۵۱۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی شخص حج کا ارادہ کرے تو اس کو بہت جلدی کرنا چاہئیے کیونکہ بسا اوقات انسان مریض ہوتا ہے اور بسا اوقات کوئی چیز گم ہو جاتی ہے کبھی کوئی ضرورت در پیش ہو جاتی ہے۔

(ابن عباسؓ یا فضلؓ / ابن ماجہؒ ابن ماجہ شریف صفحہ ۵/ ۳۴۹)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ تمام عبادات میں کون سی عبادت (زیادہ) افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہٗ پر اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانا اور عرض کیا گیا اس کے بعد کون سی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہٗ کی راہ میں جہاد کرنا عرض کیا گیا کہ اس کے بعد کون سی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مبرور (خالص و قابل قبول)

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۳۴۵ شمار ۱۴۰۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے حج کیا اور عورت کی طرف رغبت نہ کی اور نہ کوئی اور برائی کی اور نہ جھگڑا کیا وہ اس طرح لوٹ آیا کہ گویا وہ اپنی ماں سے (پھر) پیدا ہوا۔

(ابوہریرہؓ / دارمیؒ دارمی شریف صفحہ ۲۷۹ شمار ۱۷۷۸)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حج اور عمرہ پے در پے کرتے رہو (یعنی جب حج کرو تو ساتھ ہی اس کے عمرہ بھی کر لو اور اسی طرح عمرہ کے بعد حج) کیونکہ یہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

اور سونے چاندی کی میل کو دُور کر دیتی ہے۔ اور حج مبرور (مقبول) کا ثواب بہشت ہی ہے اس باب میں حضرت عمر فاروق رضؓ حضرت عامر بن ربیعہ رضؓ حضرت ابوہریرہ رضؓ حضرت عبداللہ بن حبشی رضؓ حضرت ام سلمہ رضؓ اور حضرت جابر رضؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔

(عبداللہ بن مسعود رضؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف، جلد اول صفحہ ۱۶۰ شمار ۷۲۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوتے ہیں عمرہ ان کے واسطے کفارہ ہوتا ہے اور حج مبرور کی جزا تو سوائے جنت کے اور کوئی چیز نہیں۔

(ابوہریرہ رضؓ / ابن ماجہؒ ابن ماجہ شریف، صفحہ ۳۵۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان کا ایک عمرہ ایک حج کے برابر ہے اس باب میں حضرت ابن عباس رضؓ حضرت جابر رضؓ حضرت ابوہریرہ رضؓ حضرت انس رضؓ اور حضرت وہب بن خنبش رضؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ام معقل رضؓ کی حدیث اس طریقہ اسناد سے حسن و غریب ہے۔ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ رمضان المبارک کا عمرہ حج کے برابر ہے۔ امام اسحٰق فرماتے ہیں کہ معنوں کے اعتبار سے یہ حدیث ایسی ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ** پڑھی اس نے قرآن کریم کا ایک تہائی حصہ پڑھ لیا (یعنی تہائی قرآن کے برابر اس کا ثواب ہوتا ہے)

(ام معقل رضؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۸۳ شمار ۸۴۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حج اور عمرہ کرنے والے مہمان ہیں اللہ سبحانہٗ کے اگر وہ اللہ سے دعا مانگیں تو اللہ سبحانہٗ ان کی دعا قبول فرمائے گا اور اگر اس سے بخشش چاہیں تو ان کی بخشش فرمائے گا۔

(ابوہریرہ رضؓ / ابن ماجہؒ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۵۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجاہد فی سبیل اللہ اور حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں اگر یہ اللہ سبحانہٗ سے دعا مانگیں تو اللہ سبحانہٗ ان کی دعا قبول فرمائے گا اور اگر اس سے طلب کریں گے تو اللہ سبحانہٗ ان کو عطا فرمائے گا۔

(ابن عمر رضؓ / ابن ماجہؒ ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۵۱)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

حضرت عمر فاروق رضؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت چاہی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اجازت دیتے ہوتے فرمایا بھائی ہم کو دعا کے وقت نہ بھولنا اور اس میں شریک رکھنا

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۱)

حضرت صفوان ابن عبداللہ ابن صفوان رضؓ جن کے نکاح میں حضرت ابو الدرداءؓ کی بیٹی تھیں اپنے خسر کے ہاں ایک مرتبہ گئے تو انہوں نے اپنی ساس کو موجود پایا لیکن ابو الدرداءؓ موجود نہ تھے حضرت ام الدرداءؓ کہنے لگیں کہ کیا تم اس سال حج کو جانا چاہتے ہو انہوں نے کہا ہاں (ضرور جاؤں گا) انہوں (ام الدرداءؓ) نے کہا تب تو تم ہمارے واسطے دعا کرنا کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کے پس پشت اس کے لیے دعا مانگتا ہے اللہ سبحانہٗ اس کی دعا ضرور قبول فرماتا ہے اور دعا کے وقت اس کے ہمراہ ایک فرشتہ ہوتا ہے جو آمین کہتا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے واسطے بھی ایسا ہی ہوگا جس طرح تو اپنے بھائی کے واسطے طالب خیر ہے اسی طرح تجھے بھی ملے گی) حضرت صفوانؓ نے کہا یہ حدیث سن کر میں بازار کو چل دیا جب بازار میں پہنچا تو حضرت ابو الدرداءؓ سے ملاقات ہوئی انہوں نے بھی یہی حدیث نقل کی۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تو کسی حاجی کو ملے تو اس کو سلام کر اور اس کو مصافحہ کر اور اس سے درخواست کر کہ وہ تیرے لیے مغفرت کی دعا مانگے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اس لیے کہ وہ بخشا دیا گیا ہے۔

(ابن عمرؓ / احمدؒ مشکوٰۃ شریف، جلد اول صفحہ ۲۶/ ۲۵ ۴ شمار ۲۴۰۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا اور پھر راستہ ہی میں مرگیا تو اللہ سبحانہٗ اس کے لیے مجاہد حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔

(ابوہریرہؓ / بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۲۶ ۴ شمار ۲۴۰۹)

حضرت عائشہ رضؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا عورتوں پر بھی جہاد فرض ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ان کا جہاد حج اور عمرہ کرنا ہے۔ یہ جنگ ان کا جہاد نہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۲)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے کسی مسلمان عورت کو سفر کرنا ایک رات کی راہ پر بغیر محرم کے۔

(ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف، جلد اوّل، صفحہ ۳۷۶ شمار ۱۵۱۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے اس عورت کو جو ایمان لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر (یعنی قیامت کے دن پر) کہ سفر کرے تین دن سے زیادہ کا مگر اس کے ساتھ ہو اس کا باپ بھائی یا خاوند یا بیٹا یا اور کوئی ناتے والا (رشتہ دار) جس سے نکاح نہ ہو سکے (جیسے ماموں بھانجا وغیرہ)

(ابوسعید خدریؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول، صفحہ ۳۷۶ شمار ۱۵۱۴)

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرتے میں یہ کہتے سنا کہ میں حضرت شبرمہؓ کی طرف سے حج کرنے کو حاضر ہوں (یعنی وہ تلبیہ میں یہ الفاظ کہہ رہا تھا) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شبرمہؓ کون تھا؟ اس نے عرض کیا، میرا ایک رشتہ دار تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کبھی حج کیا ہے، اس نے عرض کیا نہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے اپنی طرف سے حج کر و اس کے بعد شبرمہؓ کی طرف سے حج کرو

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۲)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نذر کی حج کی پھر مرگئی اس کا بھائی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ مسئلہ پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تُو ادا کرتا وُہ بولا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کا قرض ادا کرو اس کا ادا کرنا زیادہ ضروری ہے۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۴۲)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک عورت نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میرا باپ مرگیا اس نے حج نہیں کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو حج کر لے اپنے باپ کی طرف سے۔

(نسائی شریف، جلد دوم، صفحہ ۱۴۲)

حضرت ابورزین عقیلیؓ سے روایت ہے اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ بوڑھا ضعیف ہے نہ حج کر سکتا ہے۔ نہ عمرہ اور نہ اونٹ پر چڑھ سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کر اپنے باپ کی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

طرف سے اور عمرہ کر۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۴۳/۱۴۲)

حضرت جابر بن عبداللہؓ کا بیان ہے کہ حج میں ایک عورت نے اپنے بچے کو اٹھا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے (سامنے پیش کر کے) عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس کا حج بھی قبول ہوگا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ہوگا اور اس کا ثواب تجھ کو ملے گا۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۳)

حضرت انس ابن مالکؓ کا بیان ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گھوڑے پر حج فرمایا۔ جس کی زین پرانی تھی۔ اور چادر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیب تن تھی۔ وہ تقریباً چار درہم کی ہوگی۔ یا اتنے کی بھی نہیں ہوگی۔ اور اس (حج) میں فرمایا۔ اے اللہ! میں وہ حج کرتا ہوں۔ جس میں نہ ریاکاری ہے۔ نہ کسی کا دکھلاوا ہے (اس کو حج مبرور کہتے ہیں)

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ حاجی کی کیا صفت ہے؟ فرمایا۔ غبار آلود سر اور پریشان بال۔ دوسرے شخص نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حج میں کونسی باتیں زیادہ ثواب رکھتی ہیں؟ فرمایا۔ لبیک کے ساتھ بلند آواز کرنا۔ اور قربانی کے خون کا بہانا۔ تیسرے شخص نے پوچھا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سبیل سے کیا مراد ہے؟ (جو قرآن کریم میں آیا ہے یعنی مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا) فرمایا۔ کھانا کھانے کا سامان سارے سفر کے لئے اور سواری۔

(ابن عمرؓ/ شرح السنّۃ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۲۴/۲۵ شمار ۲۳۹۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

اَلۡاِحۡرَام

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ مقرر کی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کی جگہ (میقات) مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لئے جحفہ اور نجد والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم (پاکستان کے لوگ بھی یلملم ہو کر جاتے ہیں لہذا اُن کی میقات احرام باندھنے کی جگہ بھی یلملم ہے) یہ تمام مقامات احرام باندھنے کے ہیں اور جو شخص ان شہروں کا نہ ہو یعنی دوسرے شہروں کا رہنے والا ہو اور ان مقامات میں سے کسی مقام سے گزرے وہ اسی مقام سے احرام باندھے اور یہ احرام ان لوگوں کے لئے ہے جو حج و عمرہ کے ارادہ سے ادھر سے گزریں۔ اور جو لوگ ان مقامات کے اندر رہتے ہیں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں اور اسی طرح یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں۔ (ابن عباس رضؓ / بخاریؒ و مسلمؒ)

مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۴۲۳ شمار ۲۳۸۷

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کیلئے میقات مقرر کیا۔ ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لئے جحفہ اور یمن والوں کیلئے یلملم اور نجد والوں کے لئے قرن جو یہاں رہتے ہوں یا آویں یہاں اور مقاموں سے مگر قصد رکھتے ہوں حج یا عمرے کا (اور جو حج یا عمرے کا قصد نہ ہو کسی اور کام کے لئے مکہ میں آئیں تو احرام باندھنا ضروری نہیں لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ضروری ہے) اور جو لوگ ان مقاموں کے اس طرف رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں۔ یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں۔

(نسائی شریف جلد دوم)

صفحہ ۱۴۷/۴۸

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جب میقات پہ پہنچو، تو کہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

سُبْحَانَ اللّٰهِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

غسل کرو۔

اِحرام باندھو۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نکلے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال تو ہم میں سے بعض لوگوں نے احرام باندھا عمرہ کا اور بعضوں نے حج اور عمرہ دونوں کا اور بعضوں نے صرف حج کا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا۔ سو جس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اس نے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور جس نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا یا صرف حج کا اس نے احرام نہ کھولا۔ دسویں تاریخ تک (حج کے مہینوں میں میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھ کر جانا پھر

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ کے واسطے کپڑے اتار دیئے ہیں اور دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض علماء احرام کے وقت غسل کرنے کو مستحب بتاتے ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔
(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۹۲ شمار ۷۸۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور عصر کی ذوالحلیفہ میں پہنچ کر دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر ذوالحلیفہ میں رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے یہاں تک کہ جب سواری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر بیداء پر سیدھی ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد بیان کی اور تسبیح پڑھی اور تکبیر کہی پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کے ساتھ لبیک کہا اور لوگوں نے بھی حج و عمرہ دونوں کے ساتھ لبیک کہا پھر جب ہم لوگ (مکہ) پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا تو انہوں نے احرام کھول ڈالا یہاں تک کہ جب یوم ترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) کا دن آیا تو لوگوں نے حج کا احرام باندھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی اونٹنیاں کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ سے ذبح کیں اور مدینہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے قربانی کے ذبح کئے تھے۔
(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۱ شمار ۱۴۲۸)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

ایام حج میں مکہ سے احرام حج کا باندھ لینا اس کو تمتع کہتے ہیں کیونکہ اس میں آدمی فائدہ اٹھا سکتا ہے عمرہ کا احرام کھول کر اور میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ساتھ باندھنا اس کو قران کہتے ہیں۔ اس میں آدمی عمرہ کر کے احرام باندھے ہوئے مکہ میں بیٹھا رہتا ہے۔ حج کر کے احرام کھولتا ہے اور میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا اس کو افراد کہتے ہیں،

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۸۴ شمار ۱۵۶۴)

اگر حج[1] مفرد (یعنی صرف حج) کی نیت سے احرام باندھو تو کہو۔

لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ

میں حاضر ہوں حج کی نیت سے

اگر حج[2] قران (یعنی حج اور عمرہ) کی نیت سے احرام باندھو تو کہو۔

لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا

میں حاضر ہوں حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے

[1] حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری حج کی نیت سے۔ (نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۵۰)

[2] حضرت مروان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (ابن عفان) نے متعہ سے اور قران سے منع کیا تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اسی وقت پکارا لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا حضرت عثمان نے کہا تم اس کو کرتے ہو میں منع کرتا ہوں۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کسی آدمی کے کہنے سے چھوڑنے والا نہیں۔ (نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۵۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

اگر حج تمتع (پہلے عمرہ پھر حج) کی نیت سے احرام باندھو، تو کہو۔

لَبَّیْكَ بِعُمْرَۃٍ[۱]
میں حاضر ہوں عمرہ کی نیت سے

صَلٰوۃُ الْاِحْرَام

نفل[۲] ۲ رکعتیں

[۳] اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۱ بار
اللہ سب سے بڑا ہے

[۴] اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ
اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے۔

تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۱ بار
بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے!

بلند آواز سے تلبیہ کہو۔[۵]

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا
میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

[۱] حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت عثمان غنی رض نے حج کیا جب ہم راستہ میں تھے تو حضرت عثمان رض نے تمتع سے منع کیا۔ حضرت علی رض نے فرمایا جب تم دیکھو حضرت عثمان رض ... تب حضرت علی رض اور ان کے ساتھیوں نے عمرہ کی لبیک کہی یعنی تمتع کیا۔ حضرت عثمان رض نے ان کو منع نہیں کیا۔ حضرت علی رض نے فرمایا کیا مجھے خبر نہیں پہنچی ہے کہ تم تمتع سے منع کرتے ہو۔ حضرت عثمان رض نے فرمایا ہاں۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا۔ انہوں نے کہا ہاں۔ نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۶۱/۱۶۲

[۲] حضرت ابن عمر رض کی روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارتے سنا آپ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ الخ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رض نے کہا حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر جب اونٹ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو لے کر کھڑا ہوتا مسجد کے پاس تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم ان کلموں کو پکار کر کہتے۔ نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۶۷

[۳] ابن عباس رض / بخاری رح / مسلم رح مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۹۰ شمارہ ۸۸۸

[۴] ثوبان رض / مسلم رح مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۹۰ شمارہ ۸۹۰

[۵] حضرت عروہ بن الزبیر رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی دو رکعتیں ذوالحلیفہ کی مسجد میں پڑھتے تھے۔ پھر جب اونٹ پر سوار ہو جاتے لبیک پکار کر کہتے۔ (موطا شریف صفحہ ۳۰۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ کوئی شریک نہیں — سب خوبیاں اور
وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا نعمتیں تیری ہی ہیں اور سلطنت تیری ہی ہے
شَرِيْكَ لَكَ — بار بار تیرا کوئی شریک نہیں
؎ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ سب خوبیاں اور نعمتیں تیری ہی ہیں اور
وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ سلطنت تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں
وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ اور فرماں برداری کے لئے تیار ہوں اور ہر بھلائی تیرے ہی ہاتھ
وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ میں ہے اور تیرے ہی سامنے ہم گڑگڑاتے ہیں اور تیرے ہی پاس اعمال جاتے ہیں۔
بار بار
؎ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ میں حاضر ہوں اے معبود برحق میں حاضر ہوں۔
بار بار

؎ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم لبیک یوں کہتے: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ الخ حضرت ابن عمرؓ اپنے اتنا زیادہ کیا کرتے تھے لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ الخ (نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۶۸)

؎ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ۔ ابوہریرہؓ / نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم (حصن حصین صفحہ ۲۸۸)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور کہا کہ حکم کروں میں اپنے اصحاب رضؓ کو بلند آواز سے لبیک پکارنے کا۔

سائب بن خلاد انصاریؓ / مالکؒ

(موطا شریف صفحہ ۳۱۰/۳۰۹)

کہا امام مالکؒ نے، میں نے سنا اہلِ علم سے وہ کہتے تھے۔ یہ حکم عورتوں کو نہیں ہے، بلکہ عورتیں آہستہ سے لبیک کہیں اس طرح کہ آپ ہی سنیں۔ کہا امام مالکؒ نے محرم اپنی آواز کو بلند کرے جامع مسجدوں میں بلکہ اس طرح کہے کہ آپ خود سُنے اور پاس والا نہ سُنے۔ مگر مسجد منیٰ اور مسجد حرام میں یہاں بلند آواز سے لبیک کہے۔ کہا امام مالکؒ نے میں نے سنا بعض اہل علم سے وہ مستحب جانتے لبیک کہنا ہر نماز کے بعد اور ہر چڑھاؤ پر چڑھنے کے وقت۔

(موطا شریف صفحہ ۳۱۰)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضؓ کا بیان ہے جو شخص صبح سے ہی تلبیہ آفتاب غروب ہونے تک کہتا رہتا ہے۔ تو آفتاب اس کے تمام گناہ لے کر ڈوب جاتا ہے اور یہ شخص ایسا صاف اور پاک ہوجاتا ہے، جیسے اس روز ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے، کہ جب کوئی مسلمان تلبیہ کے الفاظ کہتا ہے تو ہر دفعہ تلبیہ کہنے والے کے دائیں اور بائیں طرف جتنے درخت، پتھر اور ڈھیلے ہوتے ہیں سب تلبیہ کے الفاظ کہتے ہیں یہاں تک کہ زمین ادھر سے اور ادھر سے پوری ہوجاتی ہے، اس باب میں حضرت ابن عمر رضؓ اور حضرت جابر رضؓ سے بھی روایت ہے۔

(سہل بن سعدؓ / ترمذی رحؒ)

ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۶۴/۱۶۳
شمار ۷۴۵)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

جب تلبیہ سے فارغ ہو جاؤ۔ تو کہو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَ

اے اللہ میں تجھ سے تیری خوشنودی اور

الْجَنَّۃَ وَ اَعُوْذُ بِرَحْمَتِکَ مِنَ

جنت مانگتا ہوں اور تیری رحمت کی پناہ میں آتا ہوں

النَّارِ ابار

دوزخ سے۔

(یہ دعا بالمعنی ہے)

حضرت نافع رضہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رض موقوف کرتے تھے لبیک کہنے کو حج میں جب پہنچتے حرم میں طواف اور سعی تک (یہاں تک کہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے) پھر لبیک کہتے یہاں تک کہ صبح کو منیٰ سے عرفات کو چلتے سو جب عرفات کو پہنچتے لبیک موقوف کرتے اور عمرہ میں موقوف کرتے لبیک کو جب داخل ہوتے حرم شریف میں۔ (موطا شریف صفحہ ۱۴۳)

حضرت عمارہ بن خزیمہ ابن ثابت رض اپنے والد رض سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم لبیک کہنے سے فارغ ہوتے تو اللہ سے اس کی خوشنودی اور جنت مانگتے اور اس کی رحمت کے ذریعہ اس کے دوزخ کی آگ سے معافی طلب کرتے۔ (عمارہ بن خزیمہ بن ثابت رض / شافعی مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۲۴ شمار ۲۴۲۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرم کس قسم کے کپڑے پہنے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کرتہ پہنے اور نہ عمامہ اور نہ پاجامہ اور نہ باران کوٹ اور نہ موزہ مگر جو کوئی نعلین (جوتا) نہ پا کر موزوں کو پہن لے اور ٹخنوں کے نیچے سے ان کو کاٹ ڈالے اور تم (بحالتِ احرام) اس کپڑے کو نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس (ایک قسم کی خوشبودار گھاس کا نام ہے) لگا ہو۔ حضرت ابوعبداللہ رض کہتے ہیں (یہ بات جائز ہے کہ) محرم اپنا سر دھولے مگر کنگھی نہ کرے اور نہ اپنا بدن کھجائے اور نہ اپنے بدن اور اپنے سر سے زمین میں جوئیں گرائے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۳۴۹/۵۰)

(شمار ۱۴۳۰)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے ۔ انہوں نے سنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورتوں کو احرام کی حالت میں دستانے پہننے سے اور منہ پر نقاب ڈالنے سے اور زعفران یا ورس میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے سوا اس کے اور رنگوں کے جن میں خوشبو نہیں اجازت ہے جیسے کسم یا ریشمی کپڑا یا زیور یا ازار یا کرتہ ان کو پہنے (یعنی عورت احرام میں قمیص پہنے اور شلوار منہ کھلا رکھے پھر کھلا رکھنے کی شکل یہ ہے کہ یا تو بالکل کھلا رہنے دیوے یا کوئی کپڑا اس طرح لٹکاوے کہ منہ سے الگ رہے)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ شمار ۱۶۰۴)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے سوار ہمارے سامنے سے ہو کر گزرتے اور ہم حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ۔ احرام باندھے ہوئے تو جب ہمارے سامنے آجاتے ہم اپنی نقاب منہ پر ڈال لیتے ۔ جب آگے چلے جاتے یا پیچھے تو پھر منہ کھول لیتے (نقاب منہ پر ڈالنے سے یہ مراد ہے کہ کپڑا منہ سے جدا رہنا یا ایک لمحہ یا دو لمحے کے واسطے منہ ڈھانپنا منع نہیں ہے)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۹۳ شمار ۱۶۱۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رض کو سردی لگی ۔ انہوں نے حضرت نافع رض سے کہا کوئی کپڑا مجھے دو حضرت نافع رض نے برنس (ٹوپی یا کوئی اور کپڑا جس سے سر ڈھکا رہے) دے دیا ۔ انہوں نے کہا تم برنس دیتے ہو حالانکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو اس کے پہننے سے منع کیا ۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ شمار ۱۶۰۵)

حضرت ام حصین رض سے روایت ہے کہ ہم نے حج کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع ، تو دیکھا میں نے حضرت اسامہ رض اور حضرت بلال رض کو ان میں سے کوئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تھا ، اور دوسرا اپنا کپڑا اٹھائے ۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم پر سایہ کئے ہوئے تھا ۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

علیہ وسلم نے جمرہ عقبی کے رمی کی (محرم کو سایہ لینا درست ہے بشرطیکہ وہ کپڑا سر سے نہ لگے)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۹۴/۳۹۳ شمار ۱۶۱۱)

حضرت صفوان بن یعلیٰ رض کہتے ہیں کہ حضرت یعلیٰ رض نے حضرت عمر فاروق رض سے کہا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دکھا دیجئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہو (حضرت عمر فاروق رض نے فرمایا اچھا) حضرت صفوان بن یعلیٰ رض کہتے ہیں کہ اس حالت میں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (مقام) جعرانہ میں تھے کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس شخص کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں۔ جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو۔ حالانکہ وہ خوشبو سے تر ہو۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر سکوت فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو حضرت عمر فاروق رض نے حضرت یعلیٰ رض کی طرف اشارہ کیا۔ (حضرت یعلیٰ رض آئے) اور (اس وقت) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایک کپڑا تنا ہوا تھا اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر سایہ کیا گیا تھا تو حضرت یعلیٰ رض نے اپنا سر اس کپڑے کے اندر ڈالا تو دیکھا دیکھا) کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ (مبارک) سرخ ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خراٹے لے رہے ہیں۔ پھر وہ حالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زائل ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ کی بابت سوال کیا تھا پس وہ شخص لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہوئی ہے اس کو تین مرتبہ دھو ڈال اور اپنا جبہ اپنے جسم سے اتار ڈال اور اپنے عمرہ میں بھی اسی طرح (اعمال) کر جسطرح اپنے حج میں تو کرتا ہے (حضرت ابن جریج رض کہتے ہیں میں نے حضرت عطاء رح سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف کرنا چاہا جب ہی تو اُسے تین مرتبہ دھونے کا حکم دیا۔ حضرت عطاء رح نے کہا۔ ہاں)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۴۸/۲۴۹ شمار ۱۴۲۵)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَةَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں ایسا تیل لگاتے تھے جو مقتّت (خوشبودار) نہ ہو، امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ مقتّت کے معنی خوشبودار کے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو صرف حضرت فرقد سنجیؒ کے ذریعہ جانتے ہیں، جن کے بارے میں حضرت یحییٰ بن سعیدؒ نے کلام کیا ہے لیکن باقی دیگر لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔
(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۸۷ شمار ۸۷۱)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے۔ احرام میں ایک درد کی وجہ سے۔
(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۹۰/۱۸۹)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں سینگی لگوائی۔ اس باب میں حضرت انسؓ حضرت عبداللہ بن بحینہؓ حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن وصحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے محرم کو سینگی لگوانے کی اجازت دی ہے وہ کہتے ہیں لیکن بال نہ منڈوائے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ سینگی نہ لگوائے مگر ضرورت ہو تو ایسا کر سکتا ہے۔ امام سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ محرم کو سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں مگر بال نہ اکھڑیں۔
(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۶۵ شمار ۷۵۵)

حضرت بنیہ بن وہبؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبیداللہؒ کی آنکھیں دکھنی آئیں وہ احرام کی حالت میں تھے تو انہوں نے حضرت ابان بن عثمانؓ سے اس کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ آنکھوں پر ایلوے کا لیپ کر لو۔ کیونکہ حضرت عثمان غنیؓ کو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے سُنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ان (دکھتی آنکھوں) پر ایلوے کا لیپ کر لیا کرو۔ یہ حدیث حسن وصحیح ہے اور علما کا اسی پر عمل ہے کہ محرم کے لئے ایسی دوا کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں جس میں خوشبو نہ ہو۔
(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۸۵ شمار ۸۶۱)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ وہ مقام حدیبیہ میں تھے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

گزرے وہ محرم تھے اور ابھی مکہ میں داخل نہ ہوئے تھے۔ وہ ایک ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے، جوئیں جھڑ کر اُن کے مُنہ پر گر رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہاری یہ جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بال منڈوا ڈالو اور فرق برابر کھانا چھ مسکینوں میں تقسیم کر کے کھلا دو (اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے) یا تین روزے رکھ لو یا ایک جانور ذبح کر دو۔ حضرت ابن ابی نجیح رض کہتے ہیں کہ یا ایک بکری ذبح کر دو۔ یہ حدیث حسن وصحیح ہے اور اہل علم صحابہ رض و تابعین رح کا اسی پر عمل ہے کہ محرم جب سر منڈائے یا کپڑا پہنے جو پہننا نہیں چاہیئے تھا یا خوشبو لگائے تو اس پر اسی طرح کا کفارہ ہے جیسا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول ۸۶/۱۸۵ شمار ۸۶۲)

حضرت نبیہ بن وہب رض سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبید اللہ رض نے بھیجا۔ حضرت ابان بن عثمان رض کے پاس ایک آدمی اور ان دنوں میں حضرت ابان رض امیر تھے حاجیوں کے۔ یہ پوچھنے کو کہ میرا ارادہ ہے نکاح کرنے کا حضرت طلحہ بن عمر رض کا حضرت شیبہ بن جبیر رض کی بیٹی سے اور میں چاہتا ہوں کہ تم بھی اس نکاح میں شریک ہو۔ حضرت ابان رض نے اس پر انکار کیا اور کہا کہ سنا میں نے حضرت عثمان بن عفان رض میرے باپ رض سے کہتے تھے سنا میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے، فرماتے تھے نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ غیر کا، دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے نہ پیام بھیجے نکاح کا (امام مالک رح اور امام اوزاعی رح اور امام شافعی رح اور امام احمد رح اور امام اسحٰق رح کا عمل اسی حدیث پر ہے۔ ان کے نزدیک مُحرِم نہ اپنا نکاح کرے نہ دوسرے کا نکاح پڑھائے اور امام ابراھیم رح اور امام ثوری رح اور امام ابوحنیفہ رح اور امام محمد رح اور امام ابو یوسف رح کے نزدیک مُحرِم نکاح کر سکتا ہے مگر جماع نہ کرے جب تک احرام نہ کھولے۔)

(ابو داؤد شریف جلد اوّل
صفحہ ۳۹۵ شمار ۱۶۱۷)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، کہ حضور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضؓ سے نکاح کیا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے ہوئے تھے (یعنی حالتِ احرام میں تھے) اس باب میں حضرت عائشہ رضؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباس رضؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے اور بعض علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ امام سفیان ثوری رحؒ اور کوفہ والے اسی کے قائل ہیں۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۶۶ — شمار ۷۵۸)

فرمایا جناب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کا پاؤں ٹوٹ گیا یا وہ لنگڑا ہوگیا۔ تو گویا اس نے احرام کھول دیا۔ اب اس پر دوسرا حج واجب ہے۔ راوی رحؒ کہتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر حضرت ابوہریرہ رضؓ اور حضرت ابن عباس رضؓ سے کیا۔ دونوں نے فرمایا کہ (حضرت حجاج بن عمرو رضؓ) نے سچ کہا۔ دوسری روایت سے بھی حضرت حجاج بن عمرو رضؓ سے اسی طرح روایت ہے اور اس میں یوں ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ایک دوسری روایت سے بھی حضرت حجاج بن عمرو رضؓ سے اسی کے مانند روایت ہے۔ محدثین کے نزدیک حضرت حجاج بن عمرو رضؓ ثقہ اور معتبر و حافظ ہیں۔
حجاج بن عمرو رضؓ / ترمذی رحؒ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۸۳ شمار ۸۴۸)

حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص اپنے اونٹ پر سے گرا، اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مرگیا۔ وہ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پانی اور بیری سے نہلاؤ اور اس کے دونوں کپڑوں میں دفنا دو مگر سر مت ڈھانکنا، اس لئے کہ یہ قیامت میں اسی حال میں اٹھایا جائے گا۔ کہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ امام سفیان ثوری رحؒ۔ امام احمد رحؒ۔ امام شافعی رحؒ اور امام اسحٰق رحؒ اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ جب محرم انتقال کرتا ہے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

تو اس کا احرام ٹوٹ جاتا ہے۔ اسلئے اس کے ساتھ وہی سلوک اختیار کرنا چاہیے جو غیر محرم کے ساتھ کیا جاتا ہے
(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۸۵ شمار ۸۶۰)

حضرت جابرؓ کا بیان ہے۔ حضرت اسماء بنت عمیسؓ کے حضرت محمد بن ابی بکرؓ کے تولد سے راستہ میں نفاس جاری ہوگیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انؓ سے کہلا بھیجا۔ کہ غسل کر کے ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ لیں اور احرام باندھ لیں۔ (سنن ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۵۳)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ ہم صرف حج کا ارادہ رکھتے تھے۔ پھر جب (مقام) سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا۔ یہ چاہتی ہوں کہ کاش! میں نے اس سال حج (کا ارادہ) نہ کیا ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شاید تمہیں نفاس آگیا؟ میں نے عرض کیا۔ ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ تو ایک چیز ہے جو اللہ نے آدمؑ کی تمام بیٹیوں پر لکھدی ہے۔ (اس میں رونا کیا؟) جو افعال حج کرنیوالا کرتا ہے۔ تم (بھی) کرو۔ سوا اس کے کہ تم کعبہ کا طواف نہ کرو۔ جب تک پاک نہ ہو جاؤ (بخاری شریف جلد اول شمار ۹۳-۲۹۲ صفحہ ۸۲-۸۱)

حضرت عبداللہ بن حنینؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت مسور بن مخرمہؓ نے اختلاف کیا ابواؔ (ایک مقام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) میں۔ ابن عباسؓ نے کہا محرم (جو شخص احرام باندھ چکا ہو) اپنا سر دھوئے اور مسور نے کہا نہ دھوئے۔ ابن عباسؓ نے مجھکو ابو ایوب انصاریؓ کے پاس بھیجا یہ مسئلہ پوچھنے کو۔ میں آیا تو وہؓ غسل کر رہے تھے کنوئے کی دو لکڑیوں کے بیچ میں ایک کپڑا آڑ کئے ہوئے تھے۔ میں نے سلام کیا اور کہا۔ مجھے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے بھیجا ہے تمہارے پاس یہ پوچھنے کو۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب محرم ہوتے تھے تو کیونکر سر دھوتے تھے۔ انہوںؓ نے اپنے کپڑے پر ہاتھ رکھ کر سر سے ہٹایا۔ یہانتک کہ سر کھل گیا۔ پھر ایک آدمی سے کہا جو پانی ڈالتا تھا (پانی ڈال) پھر اپنا سر دونوں ہاتھوں سے ملا۔ آگے لائے ہاتھوں کو اور پیچھے لیگئے اور کہا۔ میں نے اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کرتے ہوئے
(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۴۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولنا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ

بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک

یا حی استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا قیوم

خطبۂ حجۃ الوداع

یا ایھا الذین امنوا انی لا اراکم و

لوگو! میں خیال کرتا ہوں کہ میں اور تم پھر کبھی

ایاکم نجتمع فی ھذا المجلس

اس مجلس میں اکٹھے نہیں

ابدا

ہوں گے

ان دماءکم و اموالکم و اعراضکم

لوگو! تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں

حرام علیکم کحرمۃ یومکم ھذا

ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں جیسا کہ تم آج کے دن کی

فی بلدکم ھذا فی شھرکم ھذا

اس شہر کی اس مہینہ کی حرمت کرتے ہو لوگو! تمہیں

وستلقون ربکم فیسئلکم عن

عنقریب اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے

اعمالکم۔ الا فلا ترجعوا بعدی

اعمال کی بابت سوال فرمائے گا۔ خبردار میرے بعد گمراہ نہ

ضلالا یضرب بعضکم رقاب

ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے

ربنا
تقبل منا
انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ

بَعُضٍ

لوگو

۱ اَلَا كُلُّ شَیۡءٍ مِّنۡ اَمۡرِ الۡجَاھِلِیَّۃِ

لوگو! جاہلیت کی ہر ایک بات میں اپنے قدموں

تَحۡتَ قَدَمَیَّ مَوۡضُوۡعٌ وَّدِمَآءُ الۡجَاھِلِیَّۃِ

کے نیچے پامال کرتا ہوں اور جاہلیت کے قتلوں کے

مَوۡضُوۡعَۃٌ

تمام جھگڑے ملیامیٹ کرتا ہوں

وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنۡ دِمَآئِنَا

اور بے شک پہلا خون جو میرے خاندان کا ہے یعنی

دَمُ ابۡنِ رَبِیۡعَۃَ ابۡنِ الۡحَارِثِ كَانَ

ابن ربیعہ بن الحارث کا خون جو بنی سعد

مُسۡتَرۡضِعًا فِیۡ بَنِیۡ سَعۡدٍ فَقَتَلَهٗ

میں دودھ پیتا تھا اور ہذیل نے اسے مار ڈالا تھا۔

ھُذَیۡلٌ وَّرِبَا الۡجَاھِلِیَّۃِ مَوۡضُوۡعَۃٌ

میں (اسے) چھوڑتا ہوں اور جاہلیت کے زمانے کا سود ملیامیٹ کردیا

وَّاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنۡ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ

گیا ہے اور اپنے خاندان کا پہلا سود جو میں مٹاتا ہوں وہ عباس

ابۡنِ عَبۡدِ الۡمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوۡضُوۡعٌ

ابن عبد المطلب کا سود ہے وہ سارے کا سارا چھوڑ

كُلُّهٗ

دیا گیا ہے

۲ فَاتَّقُوا اللّٰہَ فِی النِّسَآءِ فَاِنَّكُمۡ

لوگو! اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

۱ مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۲ عن جعفر بن محمد

۲ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۶۱۲ تا ۶۱۸ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

اَخَذْتُمُوْھُنَّ بِاَمَانِ اللّٰہِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ

اللہ کے نام کی ذمہ داری سے تم نے ان کو بیوی بنایا ہے اور اللہ کے کلام

فُرُوْجَھُنَّ بِکَلِمَۃِ اللّٰہِ وَلَکُمْ

سے تم نے ان کا جسم اپنے لئے حلال بنایا ہے تمہارا حق عورتوں پر اتنا

عَلَیْھِنَّ اَنْ لَّا یُوْطِئْنَ فُرُشَکُمْ

ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو کہ اس کا آنا تم

اَحَدًا تَکْرَھُوْنَہٗ فَاِنْ فَعَلْنَ

کو ناگوار ہو نہ آنے دیں لیکن اگر وہ ایسا نہ کریں

ذٰلِکَ فَاضْرِبُوْھُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ

تو ان کو ایسی مار مارو جو نمودار

مُبَرِّحٍ وَّلَھُنَّ عَلَیْکُمْ رِزْقُھُنَّ وَ

نہ ہو اور عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو

کِسْوَتُھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

اچھی طرح کھلاؤ اور اچھی طرح پہناؤ

وَقَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَّا لَنْ

لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر

تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ

اسے مضبوط پکڑ لوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے (وہ چیز)

کِتَابُ اللّٰہِ

اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے

یَآاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی پیغمبر ہے اور

وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَکُمْ اَلَا فَاعْبُدُوْا

نہ کوئی تمہارے بعد امت (جدید پیدا ہونے والی) ہے۔ خوب سن لو! کہ اپنے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا

پروردگار کی عبادت کرو۔ اور پنجگانہ نماز ادا کرو اور (سال میں) ایک

شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ

مہینہ رمضان کے روزے رکھو اور مالوں کی زکوٰۃ نہایت خوشدلی

طَيِّبَةً بِهَا اَنْفُسُكُمْ وَتَحُجُّوْنَ

کے ساتھ دیا کرو اور بیت اللہ کا

بَيْتَ رَبِّكُمْ وَاَطِيْعُوْا وُلَاةَ اَمْرِكُمْ

حج بجا لاؤ اور اپنے اولیا کے امور و حکام کی اطاعت کرو

تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ

(جس کی جزا یہ ہے کہ) تم پروردگار کے جنت میں داخل ہو جاؤ گے

وَاَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّىْ فَمَا اَنْتُمْ

لوگو! قیامت کے دن تم سے میری بابت بھی دریافت کیا جائے گا۔

قَائِلُوْنَ

مجھے ذرا بتاؤ۔ کہ تم کیا جواب دو گے

قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَ

سب نے کہا۔ ہم اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ آپؐ نے رسالت و

اَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ

نبوت کا حق ادا کر دیا۔ آپؐ نے ہم کو کھرے کھوٹے کی بابت اچھی طرح بتا دیا۔

فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا

(اس وقت) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت کو اٹھایا آسمان کی

اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ

طرف انگلی کو اٹھاتے تھے پھر لوگوں کی طرف جھکاتے تھے۔ (کہ) اے

اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ - اَللّٰهُمَّ

اللہ! سن لے (تیرے بندے کیا کہہ رہے ہیں) اے اللہ گواہ رہنا۔ (کہ یہ

مسلم شریف جلد دوم
صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۸
عن جعفر بن محمد (رض)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

اَشْھَدْ - اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ

لوگ کیا گواہی دے رہے ہیں) اے اللہ! شاہد رہ (کہ یہ سب کیا صاف اقرار کر رہے ہیں)

اَلَا لِیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ

دیکھو! جو لوگ موجود ہیں وہ ان لوگوں کو جو موجود نہیں ہیں پہنچاتے

فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ یُّبَلِّغُہٗ اَنْ

رہو (تبلیغ کرتے رہو) ممکن ہے کہ بعض سامعین سے وہ لوگ زیادہ تر

یَکُوْنَ اَوْعٰی لَہٗ مِنْ بَعْضِ

اس کلام کو یاد رکھنے اور حفاظت کرنے والے ہوں۔ جن

مَنْ سَمِعَہٗ

پر تبلیغ کی جائے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَلطَّوَافُ

جب خانہ کعبہ کو دیکھو، تو کہو۔

اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الْكُفْرِ وَ
(میں) پناہ مانگتا ہوں خانہ کعبہ کے رب کی کفر سے اور

الْفَقْرِ وَمِنْ ضِيْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ
افلاس سے اور سینہ کی تنگی سے اور قبر کے

الْقَبْرِ ۳بار
عذاب سے

پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ اور کہو

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِيَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ
اے اللہ مجھے جنت میں داخل کر بغیر

حِسَابٍ ۳بار
حساب کے

(یہ دُعا بالمعنی ہے)

حضرت عطاؒ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب خانہ کعبہ کے پاس جاتے تھے تو کہتے تھے: اعوذ برب البیت من الکفر ... الخ اور ہاتھ اٹھاتے تھے اور اس مقام پر دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے جنت میں داخل ہونا بغیر حساب و کتاب کے مانگئے۔ کیونکہ خانہ کعبہ کے دیکھنے کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔
شرح وقایہ نور الہدایہ (اردو) صفحہ ۲۱۶ (جلد اول)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

جب مکہ معظمہ میں داخل ہو تو

۱۔ سب سے اونچے حصے سے اندر داخل ہو۔

۲۔ دن کے وقت داخل ہو۔

۳۔ وضو کرو۔

۴۔ کعبہ شریف میں ننگے پاؤں داخل ہو۔

۵۔ اضطباع کرو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ تشریف لے جاتے تو مکہ کے سب سے اونچے حصے سے اندر داخل ہوتے اور سب سے نیچی زمین کی طرف سے باہر آتے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۶۸ شمار ۸۶۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۶۸ شمار ۸۶۹)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے یہ کام کیا۔ کہ وضو فرمایا۔ پھر بیت اللہ کا طواف کیا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا) پھر عمرہ نہیں ہوا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حج کیا۔ انہوں نے بھی سب سے پہلے طواف کیا۔ پھر عمرہ نہیں ہوا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا۔ اور پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا۔ (عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ / بخاری و مسلم) مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۴۳ شمار ۲۴۳۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کعبہ شریف میں ننگے پیر داخل ہوا کرتے تھے۔ بیت اللہ کا طواف اور حج کے تمام ارکان برہنہ پا پورے فرماتے۔ (ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۶)

حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف بحالت اضطباع کیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر ایک چادر تھی۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ (اضطباع کی صورت یہ ہے۔ کہ چادر یا تہہ بند کے بیچ کے حصے کو داہنی بغل میں دبالیں۔ اور پھر اس کے دونوں کناروں کو سینہ اور پیٹھ کی طرف سے لاکر بائیں کندھے پر رکھیں۔ اس صورت میں آدمی بہت چاک و چوبند اور بہادر معلوم ہوتا ہے۔) (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۶۹ شمار ۷۷۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

آمین آمین آمین یارب العلمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ کعبہ کے گرد طواف کرنا نماز کی مثل ہے۔ لیکن دیکھو تم لوگ اس میں بات چیت کرتے ہو۔ (یعنی جب طواف کرنا نماز کی مثل ہے۔ تو تمہیں بات چیت نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن تم بولتے ہو) لہٰذا جس کو اس میں بولنا ہو وہ نیکی ہی کی بات بولے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث بعض راویوںؒ سے موقوفاً روایت ہے۔ ہم اسے مرفوعاً صرف حضرت عطا ابن السائبؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ کہ مستحب یہ ہے۔ کہ طواف میں ضرورت، یا اللہ کے ذکر یا علم کی باتوں کے سوا کوئی بات نہ کرے

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۸۷ شمار ۸۶۹)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگ اسود کے متعلق فرمایا کہ اللہ کی قسم اللہ سبحانہٗ قیامت کے دن ضرور بالضرور اٹھائے گا (یعنی زندہ کریگا) اس طرح کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے یہ دیکھے گا۔ اور زبان ہوگی جس سے یہ بولے گا اور یہ اُس پر سچی گواہی دے گا۔ جس نے اسے چُوما ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۸۷ شمار ۸۷۰)

حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کی طرف منہ کر کے اپنے لب مبارک اس پر رکھ دیئے اور بہت عرصہ تک روتے رہے۔ اس کے بعد جب آپؐ نے منہ اٹھا کر دیکھا تو حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے رو رہے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرؓ اس مقام پر آنسو بہانا چاہیئے۔

(سنن ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۵۶)

حضرت عابس بن ربیعہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الخطابؓ کو حجر اسود کا بوسہ لیتے دیکھا ہے آپؓ فرماتے تھے کہ میں تجھے چاہتا ہوں اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ بیشک تو محض ایک پتھر ہے اگر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تیرا بوسہ نہ لیتا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عُمر فاروقؓ کی حدیث کی اسناد حسن وصحیح ہیں۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ وہ سنگِ اسود کے بوسہ لینے کو مستحب سمجھتے ہیں۔ اگر سنگِ اسود کے پاس پہنچ کر منہ سے بوسہ لینا ممکن نہ ہو تو اسے اپنے ہاتھ سے چُوم لے (یعنی اسے ہاتھ سے چھُو کر اس ہاتھ کو چُوم لے) اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو جب سنگ اسود کے سامنے پہنچے

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

تو اس کی طرف متوجہ ہو۔ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ اور یہ امام شافعیؒ کا قول ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۶۹ اشمار ۷۷۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حجر اسود جنت سے اترا ہے۔ اور وہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا۔ لیکن بنی آدمؑ کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن وصحیح ہے۔ ابن عباسؓ ترمذیؒ

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۲ اشمار ۷۸۹)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رُکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیمؑ جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ سبحانہٗ نے ان دونوں کی روشنی بجھا دی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ان دونوں کی روشنی نہ بجھاتا تو مشرق سے لیکر مغرب تک کی تمام چیزوں کو روشن و منور کر دیتے یہ حدیث حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ (یعنی اس کو انہوں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں بتلایا) اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث غریب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۷۲ اشمار ۷۹۰)

حضرت عمیرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ آگے بڑھ کر دونوں رُکنوں (سنگ اسود اور رکن یمانی) پر گرتے تھے۔ میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰنؓ آپ دونوں رکنوں تک ایک بھیڑ اور ہجوم کرتے ہوئے جاتے ہیں حالانکہ ان پر ایسی بھیڑ کرتے ہوئے میں نے کسی صحابی کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر میں ایسا کرتا ہوں تو (اس لئے کرتا ہوں کہ) میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ ان دونوں کا چھونا گناہوں کا کفارہ ہے۔ میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے بھی سُنا ہے کہ جس نے سات بار اس گھر کا طواف کیا اور اس کی محافظت کی (یعنی اس کے واجبات سنن اور آداب بجالایا) تو اس کا ایسا کرنا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ نیز میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے بھی سُنا ہے کہ وہ جب بھی ایک قدم رکھتا ہے اور ایک قدم اُٹھاتا ہے۔ اللہ سبحانہٗ اس کا ایک گناہ صغیرہ معاف کر دیتا ہے۔ اور اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے۔ یہ حدیث

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

حسن ہے۔ (ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۸۶/۸۷ شمار ۸۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پچیس ۲۵ بار اللہ کے گھر کا طواف کیا۔ وہ گناہوں سے اُس دن کی طرح پاک ہوگیا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث غریب ہے۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام محمد بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو حضرت ابن عباسؓ سے انہی کا قول مروی ہے۔ (یعنی یہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں) ابن عباسؓ، ترمذیؒ۔ (ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۷۰ شمار ۸۰۷)

حضرت ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے۔ میں نے شکایت کی حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے بیماری کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو سوار ہو کر طواف کر لوگوں کے پیچھے۔ تو میں نے طواف کیا اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ خانہ کعبہ کے پہلو میں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔ وَالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ (یعنی سورۂ طُور ایک رکعت میں پڑھی جیسے عادت شریف تھی۔ یا دو رکعتوں میں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوار ہو کر طواف کرنا حالت بیماری میں درست ہے۔)

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۴۰۰ شمار ۱۶۵۳)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمين اٰمين اٰمين يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جب حجرِ اسود کے سامنے آؤ تو کہو

اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اللہ سب سے بڑا ہے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر کعبہ کا طواف کیا (اس طرح) کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرِ اسود کے سامنے آتے تو اس کی طرف کسی چیز سے (لاٹھی) جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہوتی تھی اشارہ کر دیتے تھے اور تکبیر کہتے تھے

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ٢٧٠ شمار ١٥١٢)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نہیں دیکھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مس کرتے ہوئے مگر حجرِ اسود اور رکن یمانی کو

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ٣٩٩ شمار ١٦٤٥)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ حضرت ام المومنین عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حطیم کا ایک حصہ کعبہ میں داخل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ حضرت عائشہؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا اور اسی واسطے میں سمجھتا ہوں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن عراقی اور رکن شامی کو مس نہیں کیا کیونکہ وہ اپنی جگہ پر نہیں ہیں اسی واسطے لوگوں نے طواف کیا حطیم کے پیچھے سے (کیونکہ حطیم بیت اللہ میں داخل ہے تو اس کو بھی طواف میں شریک کر لینا چاہیئے اگر کوئی شریک نہ کرے گا اور حطیم کے ادھر سے نکل جاویگا تو طواف درست نہ ہوگا۔)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ٣٩٩ شمار ١٦٤٦)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

(باقی اگلے صفحہ کے حاشیہ پر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

طواف اس طرح کرو

۱- سنگِ اسود کو بوسہ دو۔ ورنہ دُور ہی سے استلام کرو۔

۲- داہنی طرف چلو

۳- پہلے تین چکروں (شوط) میں رمل کرو، یعنی بازو ہلا ہلا کر تیز قدم چلو

۴- پھر چار چکروں میں اپنی چال کے مطابق چلو۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں
کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ
وسلم مکہ معظمہ میں تشریف لائے
تو مسجد حرام میں داخل ہوئے
اور سنگ اسود کو بوسہ دیا پھر
داہنی طرف چلے۔ اور بازو ہلا
ہلا کر تیز قدم سے چلے تین
بار پھر چار بار اپنی چال کے
مطابق چلے پھر مقام ابراہیم میں
آئے اور اس آیت کو تلاوت
فرمایا: واتخذوا من
مقام ابراھیم مصلی
(اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے کھڑے ہونے کی جگہ میں سے
بعض جگہ کو اپنی نماز کی جگہ بناؤ)
پھر فرمایا اور دو رکعتیں نماز پڑھیں
اس طرح کہ یہ مقام آپ صلی اللہ
علیہ وسلم اور کعبہ کے درمیان
تھا پھر نماز کے بعد سنگ اسود
کے پاس تشریف لائے اور
اسے بوسہ دیا۔ پھر صفا کی طرف
چلے میرا خیال ہے کہ وہاں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس آیت کو تلاوت فرمایا:-
ان الصفا والمروۃ
من شعائر اللہ ۔
(صفا اور مروہ بلاشک و شبہ
اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے
ہیں) اس باب میں حضرت ابن
عمرؓ سے بھی روایت ہے حضرت
جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور
علماء کا اسی پر عمل ہے
ترمذی شریف
جلد اول
صفحہ ۱۹۸ شمار ۷۷۱

حضرت سوید بن غفلہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ
نے بوسہ دیا حجر اسود کو اور
چمٹ گئے اور فرمایا میں نے
حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم
کو تجھ پر مہربان دیکھا
نسائی شریف
جلد دوم صفحہ ۲۰۹

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

حجرِ اسود اور باب کعبہ کے درمیان یہ دُعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ ثَوَابَ

یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ثواب

الشَّاكِرِيْنَ وَ نُزُلَ الْمُقَرَّبِيْنَ

شکر کرنے والوں کا سا اور مہمانی مقربین کی سی

وَ مُرَافَقَةَ النَّبِيِّيْنَ وَ يَقِيْنَ

اور ہمراہی انبیاء علیہم السلام کی سی اور یقین

الصِّدِّيْقِيْنَ وَ ذِلَّةَ الْمُتَّقِيْنَ

صدیقوں کا سا اور تواضع متقین کی سی

وَ اِخْبَاتَ الْمُوْقِنِيْنَ حَتّٰى

اور خشوع یقین والوں کا سا یہاں تک کہ

تَوَفَّانِيْ عَلٰى ذٰلِكَ يَآ

وفات دے تو مجھے اس حال پر اے

اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۱ بار

ارحم الرا حمین

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اللھم انی اسئلک ثواب الشاکرین الخ
کنز العمال جلد اول صفحہ ۲۹۳ شمارہ ۴۹۵۵

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جب حجرِ اسود اور رکن یمانی کے

درمیان پہنچو، تو کہو

رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً
اے ہمارے پروردگار دنیا میں بھی خیر و برکت دے

وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور دوزخ

عَذَابَ النَّارِ
کے عذاب سے بچا
بار

حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں آتے تو میں نے سُنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے :-

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ ...... الخ

(ابو داؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۲۰۴ شمارہ ۱۶۶۳)

بقیہ (صفحہ گزشتہ سے آگے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر چکر میں مس کرتے تھے۔ اور کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا کرتے تھے۔ (کعبہ کے چار رکن ہیں۔ ایک حجر اسود دوسرے رکن عراقی تیسرے رکن شامی۔ اور چوتھے رکن یمانی)
(ابو داؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۳۹۹ شمارہ ۱۶۴۷)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جب رکنِ یمانی پر پہنچو، تو اس کو مس کرو اور یہ پڑھو

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ
اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ گناہوں کی معافی اور

الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
دنیا اور آخرت میں عافیت کا

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ
اے پروردگار ہمارے - ہم کو دنیا میں بھی بھلائی دے اور

فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور دوزخ کے عذاب

عَذَابَ النَّارِ　　۱ بار
سے ہم کو بچا

طواف کے دوران یہ کلمات پڑھو

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ
اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ
کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے - اور برائی سے

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ　　۱ بار
بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں ہے مگر اللہ کی مدد سے

ان کلمات کے ساتھ جو دعا چاہو پڑھو

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

حضرت ابن ہشام رحمہ نے حضرت عطاء ابن ابی رباح رحمہ سے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے رکن یمانی کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا: کہ مجھ سے حضرت ابوہریرہ رضی نے بیان کیا، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رکن یمانی پر ستر فرشتے متعین ہیں۔ جو شخص اس مقام پر یہ پڑھتا ہے۔ اللھم انی اسئلک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ... الخ تو وہ فرشتے آمین کہتے جاتے ہیں۔ جب حضرت عطاء رحمہ طواف کرتے ہوئے حجر اسود کے قریب پہنچے۔ تو حضرت ابن ہشام رحمہ نے کہا کہ اے ابو محمد! حضرت عطاء رحمہ حجر اسود کے بارے میں بھی آپ کو کوئی حدیث پہنچی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! حضرت ابوہریرہ رضی نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب شخص نے حجر اسود کو چھوا۔ اس نے گویا اللہ سبحانہ کے ہاتھ کو چھوا (یعنی اس نے چھونے میں بڑی سعادت پائی) حضرت ابن ہشام رحمہ نے کہا کہ حضرت ابو محمد طواف کے متعلق آپ کو کچھ علم ہوا ہے۔ حضرت عطاء رحمہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے حضرت ابوہریرہ رضی نے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے طواف کیا خانہ کعبہ کا سات بار۔ اور (طواف کرتے وقت) سوائے ان الفاظ کے سبحان اللہ والحمد للہ... الخ کوئی بات نہ کرے۔ اس کی دس برائیاں مٹا دی جائیں گی۔ اور دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور دس درجے اس کے بلند کئے جائیں گے۔ اور جس شخص نے طواف کی حالت میں کلام کیا (یعنی اور کلمات اسی قسم کے) تو وہ رحمت میں ایسا گھسا جس طرح کوئی شخص پانی میں اپنے پاؤں ڈبوئے (ابن ماجہ)

انوار صفحہ ۳۵۸

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ

صلوٰۃ الطواف

(جب طواف ختم کر چکو، تو مقامِ ابراہیمؑ کے پاس آکر اس طرح نماز پڑھو، کہ مقامِ ابراہیمؑ تمہارے اور خانہ کعبہ کے درمیان ہو)

نفل ‌ؒ	۲ رکعتیں
اَللّٰهُ اَكۡبَرُ	۱ بار
اللہ سب سے بڑا ہے	
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ	۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	
اَللّٰهُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ وَمِنۡكَ السَّلَامُ	
اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی	
تَبَارَكۡتَ یَا ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ	۱ بار
بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے	

پھر حجرِ اسود کو بوسہ دو

پھر باب الصفا سے باہر نکلو

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعتوں میں اخلاص کی دونوں سورتیں ـ قل یا ایہا الکٰفرون اور قل ھو اللہ احد پڑھیں
ترمذی شریف جلد اول
صفحہ ۱۲۱-۱۲۰
شمار ۸۲

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو سات بار طواف کیا بیت اللہ کا۔ پھر مقام ابراہیمؑ کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر صفا کی طرف نکلے اس دروازے (باب الصفا) سے ہی جہاں سے نکلا کرتے تھے۔ اور دوڑے درمیان صفا اور مروہ کے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا یہ سنت ہے۔
نسائی شریف جلد دوم
صفحہ ۲۱۶

ابن عباسؓ
بخاری و مسلم
مشکوٰۃ شریف جلد اول
صفحہ ۱۹۰
شمار ۸۸۸

تو ابن عمرؓ
مسلم
مشکوٰۃ شریف جلد اول
صفحہ ۱۹۰
شمار ۸۹۰

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِيۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

حضرت عبدالرحمٰن بن عبد القاری رض نے طواف کیا خانہ کعبہ کا حضرت عمر بن الخطاب رض کے ساتھ بعد نماز فجر کے، تو جب حضرت عمر رض طواف ادا کر چکے، تو آفتاب نہ پایا۔ پس سوار ہوئے۔ یہانتک کہ بٹھایا اونٹ ذی طوٰی میں، وہاں دوگانہ طواف ادا کیا۔

(موطا شریف صفحہ ۳۳۹)

ابو الزبیر مکی رض سے روایت ہے۔ کہ میں نے دیکھا خانہ کعبہ کو خالی ہو جاتا طواف کرنے والوں سے بعد نماز صبح اور نماز عصر کے کوئی طواف نہ کرتا۔

(اس خیال سے، کہ طواف کے بعد دوگانہ ادا کرنا ہوگا۔ اور بعد نماز صبح کے طلوع آفتاب تک اور بعد نماز عصر کے غروب آفتاب تک سجدہ کرنا منع ہے)

(موطا شریف صفحہ ۳۳۹)

کہا امام مالک رح نے، جس شخص نے طواف شروع کیا۔ پھر تکبیر ہوئی نماز صبح یا نماز عصر کی تو وہ نماز پڑھے امام کے ساتھ بعد نماز کے طواف پورا کرے۔ لیکن دوگانہ ادا نہ کرے۔ یہاں تک کہ آفتاب نکل آئے۔ یا ڈوب جائے، اور اگر بعد نماز مغرب کے پڑھے۔ تو کچھ قباحت نہیں۔

(موطا شریف صفحہ ۳۴۰)

حضرت عمرو بن شعیب رض اپنے دادا رض کی روایت بیان کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رض کے ہمراہ طواف کیا۔ جب ہم سات چکروں سے فارغ ہو گئے۔ تو کعبہ کی پشت کی طرف ہم نے طواف کا دوگانہ ادا کیا (یعنی دو رکعتیں پڑھیں) میں نے حضرت عبداللہ رض سے کہا۔ کہ تم دوزخ سے پناہ نہیں مانگتے۔ انہوں نے یہ سن کر کہا۔ اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

اس کے بعد حضرت عبداللہ رض نے وہاں سے آکر حجر اسود کا بوسہ لیا۔ اور دباب کعبہ اور حجر اسود کے درمیان میں کھڑے ہو کر اس سے اپنا سینہ ـــ اور رخسار لگائے۔ اور کہنے لگے۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (ملتزم: اس مقام کو کہتے ہیں)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

جو بابِ کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیان میں ہے۔ لوگ اس سے چمٹ کر دعا مانگا کرتے ہیں جس طرح حدیث میں مروی ہے۔)

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۵۸/۵۹)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ کہ میں چاہتی تھی۔ کہ اللہ کے گھر (کعبہ) میں داخل ہوتی۔ اور اس میں نماز پڑھتی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا۔ اور حجر (حطیم) میں داخل کیا۔ اور فرمایا۔ کہ اگر تم بیت اللہ میں داخل ہونا چاہتی ہو۔ تو یہ بھی بیت اللہ کا ایک ٹکڑا ہے۔ لیکن تمہاری قوم نے جب کعبہ بنایا۔ تو اسے چھوٹا بنایا۔ اور حجر کو کعبہ سے باہر کر دیا۔ یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۱ شمار ۷۸۸)

حضرت اسامہ بن زید رضؓ سے روایت ہے۔ کہا داخل ہوا میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبہ کے اندر، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے۔ اور اللہ سبحانہٗ کی حمد وثنا کی، اور تکبیر اور تہلیل کی۔ پھر جو سامنے دیوار تھی کعبے کی۔ اس کی طرف جھکے اور اپنا سینہ مبارک اس پر رکھا اور رخسار اور دونوں ہاتھ مبارک، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا۔ اور دعا کی، چاروں کونوں میں ایسا ہی کیا، پھر نکلے اور دروازے پر آکر کعبہ کی طرف منہ کیا۔ اور فرمایا ــــ "یہ قبلہ ہے۔ یہ قبلہ ہے"۔
(یعنی نماز میں اس طرف منہ کرنا چاہیئے)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۰۵ - ۲۰۴)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جب صفا (پہاڑی) کی طرف سعی کرنے کے لئے نکلو، تو کہو

لہ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ — ۱ بار

شروع کرتے ہیں ہم اس سے جس سے اللہ نے شروع کیا

پھر کہو :-

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ — ۱ بار

بے شک صفا اور مروہ دونوں (پہاڑیاں) اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں

ﷺ٢ پھر صفا پر چڑھو، یہاںتک کہ خانہ کعبہ دکھائی دینے لگے پھر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کہو :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور وہی لائق حمد ہے اور

لہ حضرت جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ کی طرف نکلے اور فرمایا: نبدأ بما بدأ اللہ به پھر یہ آیت پڑھی: ان الصفا والمروة من شعائر الله
نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۱۷

ﷺ٢ جابر بن عبداللہ رضہ/مسلم
مشکوٰۃ شریف جلد اول
صفحہ ۲۳۰ - ۲۲۷
شمارہ ۲۳۲۵

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ
وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی

اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ
معبود نہیں وہ یکتا و یگانہ ہے اس نے اپنا وعدہ

وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ
پورا کیا اور اپنے بندے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کی اور تنہا لشکر (کفار)

وَحْدَهٗ ۳ بار
کو شکست دی

پھر دعا کرو

اِسی طرح تین مرتبہ کہو (اور درمیان میں دعا کرو)

پھر نیچے اترو، اور مروہ کی جانب بڑھو

جب دونوں پہاڑیوں کے درمیانی نشیب وادی میں پہنچو۔ تو دوڑنا شروع کرو۔ جب مروہ کے اوپر چڑھنے لگو، تو آہستہ چلو۔ یہاں تک، کہ مروہ کے اوپر پہنچ جاؤ۔ وہاں وہی کلمات پڑھو، جو صفا پر پڑھے تھے۔

صفا پر یہ دعا مانگو[۱]

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِيْۤ
اے اللہ تو نے فرمایا کہ دعا کرو

اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا
میں قبول کروں گا اور تو وعدہ خلافی

[۱] حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صفا پر دعا مانگتے اللھم انک قلت ادعونی استجب لکم ۔ ۔ ۔ الخ
موطا شریف صفحہ ۳۴۳

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغٰفِلُوْنَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؕ وَاِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ

نہیں کرتا　اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں

كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَلَّا

کہ جیسے تو نے مجھ کو اسلام کی راہ دکھائی　سو مرتے

تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ

دم تک اسلام مجھ سے نہ چھڑائیو۔ یہاں تک کہ میں مروں

وَ اَنَا مُسْلِمٌ　۱ بار

مسلمان رہ کر

صفا اور مروہ کے درمیان کہو [۵]

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ

اے میرے پروردگار! مغفرت اور رحم فرما بے شک تو ہی

الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ؕ　۱ بار

عزت و اکرام والا ہے

صفا اور مروہ کے درمیان سات بار سعی کرو۔ [۶]

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

[۳] ابن مسعود رضی اللہ عنہ / ابن ابی شیبہ موقوفاً
حصن حصین صفحہ ۲۹۵/۲۹۶

[۴] حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا۔ تو طواف کیا خانہ کعبہ کا۔ اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ تھے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں سے چھپائے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے۔ کہا۔ نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ پر تشریف لے گئے۔ اور سعی کی درمیان ان کے سات بار۔ پھر سر منڈوایا۔ (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۰۳ شمارہ ۱۶۱۲)

[۵] حضرت کثیر بن جمہان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان میں چل رہے ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ چل رہے ہیں، اور لوگ دوڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ اگر میں دوڑوں۔ تو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دوڑتے دیکھا۔ اور اگر میں چلوں۔ تو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو چلتے دیکھا۔ اور میں بوڑھا ضعیف ہوں۔ ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۰۴ شمارہ ۱۶۲۷

[۶] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم مکہ میں آئے جب چار راتیں گزر چکیں ذی الحجہ کی۔ جب طواف کر چکے۔ اور سعی کی درمیان صفا اور مروہ کے۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حج کو عمرہ کر دو۔ مگر جس شخص کے ساتھ ہدی نہ ہو، وہ نہ کرے۔ جب آٹھویں تاریخ ہوئی۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حج کا احرام باندھا۔ جب دسویں تاریخ ہوئی۔ تو طواف کیا خانہ کعبہ کا۔ اور سعی نہ کی درمیان میں صفا اور مروہ کے۔ (کیونکہ پہلی سعی کافی تھی۔ البتہ جو شخص حج سے پہلے سعی نہ کرے۔ اس کو بعد طواف الزیارۃ کی سعی کرنا ضروری ہے۔ مگر سعی کا کوئی دن معین نہیں۔ جب چاہے کر لیوے۔) ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۸۶ شمار ۱۵۷۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

المنیٰ

(۱) یوم الترویہ [م۲] (ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ) کو طلوع آفتاب کے بعد منیٰ کو جاؤ۔

(۲) منیٰ میں پانچ نمازیں (ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء اور فجر) پڑھو

العرفات

(۱) یوم عرفہ (۹ ذی الحجہ) کو طلوع آفتاب کے بعد عرفات کو روانہ ہو جاؤ۔

(۲) [م۳] عرفات میں تلبیہ پڑھتے رہو۔

(۳) [م۵] عرفات میں ظہر اور عصر ایک ساتھ (مسجد میں) پڑھو۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

م۱ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۰۴/۳۰۱ شمار ۲۴۲۵
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ منیٰ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی گھر نہ بنا دیں جو آپ پر سایہ کرے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں منیٰ اس کی جگہ ہے جو پہلے آ جائے۔
حدیث حسن ہے۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲ شمار ۹۰۳

م۲ حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ مقام منیٰ میں پانچوں نمازیں ادا کیں (ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر) اس کے بعد صبح ہوتے ہی عرفات کو تشریف لے چلے۔
ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۱۳

م۳ حضرت عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح منیٰ سے عرفات کو، کوئی ہم میں سے تکبیر کہتا اور کوئی لبیک کہتا۔
(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۲۵)

(نوٹ م۴، م۵ اگلے صفحہ پر ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

عرفات میں عصر کی نماز کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے حمد ہے اللہ سب سے بڑا ہے

وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ

اور اللہ ہی کے لئے تعریف ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

تعریف ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا و یگانہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں

لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ

اسی کی سلطنت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے۔ اے اللہ ہدایت سے

بِالْهُدٰى وَ نَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَ اغْفِرْ لِيْ

میری رہبری فرما اور مجھے تقوے کے ساتھ پاک کر اور میری مغفرت فرما۔

فِى الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى ۳ بار

دنیا اور آخرت میں

پھر اپنے ہاتھ نیچے کرو۔ بقدر وقفہ سورہ فاتحہ پڑھنے کے خاموش بیٹھے رہو۔ پھر دوبارہ ہاتھ اٹھاؤ، اور یہی دعا مانگو۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

عرفہ کے دن یہ دعا پڑھو

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ

بادشاہت اسی کی ہے اور حمد بھی اسی کی ہے اور وہ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بار بار

ہر چیز پر قادر ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ

اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ

قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ میرے

اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ

دل میں نور کر دے اور میرے کان میں نور کر

نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ

دے اور میری آنکھ میں نور کر دے اے اللہ

اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ

میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو میرے لئے آسان کر دے

وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ

اور میں سینہ کے وسوسوں اور کام کی پراگندگی

وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ

اور قبر کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں

حضرت عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے دادا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین دعا عرفہ (یعنی ذی الحجہ کی ۹) کے دن کی دعا ہے اور بہترین وہ چیز ہے جو میں نے اور مجھ سے پہلے پیغمبروں نے کہی ہو اس میں بہترین بات یہ ہے۔ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ… الخ اس طریق سے حدیث حسن ہے اور (ترمذی شریف جلد دوم ترغیب) صفحہ ۳۴۳ شمار ۱۴۳۳

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اکثر میری اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی دعا عرفہ میں یہ ہے۔ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ… الخ

علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ حصن حصین صفحہ ۹۴ – ۳۹۵

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اِنِّىْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِى
اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس چیز کی برائی
اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِى النَّهَارِ وَشَرِّ
سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اس چیز کی برائی سے جو دن
مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ بار بار
میں داخل ہوتی ہے اور اس چیز کی برائی سے جو ہوائیں چلاتی ہیں
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِىْ تَقُوْلُ
اے اللہ! تیرے لئے حمد و ثنا ہے جیسی تو کہتا ہے اور جیسی
وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِىْ
ہم کہتے ہیں اس سے اچھی اے اللہ! میری نماز، اور میری
وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ وَاِلَيْكَ
قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا تیرے ہی لئے ہے اور تیری
مَاٰبِىْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِىْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ
ہی طرف مجھے لوٹنا ہے اور تیرے ہی لئے میرا ترکہ ہے اے اللہ میں تیری
اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ
پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور سینہ کے
الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ
وسوسہ سے اور معاملہ کے پراگندہ ہونے سے اے اللہ! میں تیری
اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْٓءُ بِهِ
پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو کچھ ہوا
الرِّيْحُ بار بار
لاتی ہے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ عرفہ کی شام کو عرفہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ یہ دعا مانگی ہے۔ اللّٰهم لك الحمد كالذى تقول ... الخ (یہ حدیث اس طریقہ سے غریب ہے اور اس کی اسناد قوی نہیں) ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۲ شمار ۱۳۶۹

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دن اتنے غلام اور لونڈی اللہ سبحانہ سے آزاد نہیں کرتا جتنے عرفہ کے دن (یعنی نویں تاریخ ذی الحجہ) آزاد کرتا ہے۔ سو اس دن اللہ اپنے بندوں سے نزدیک ہوتا ہے اور فرشتوں پر فخر کرتا ہے (ان بندوں کی نسبت اور فرماتا ہے کہ) یہ بندے کیا چاہتے ہیں؟ (یعنی جو چاہیں ان کو بخش دیا) مراد وہ ہیں جو

بنز ہو جاتے ہیں۔ جو حج کے ہیں اور عرفات میں جمع ہوتے ہیں) عائشہ رض / نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۲۶

حضرت طارق بن شہاب رض سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے حضرت عمر فاروق رض سے کہا۔ اگر ہمارے اوپر یہ آیت اترتی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ ... الخ (یعنی آج میں نے تمہارا دین پورا کیا) تو ہم اس دن کو عید کر لیتے (خوشی سے) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں جانتا ہوں جس دن یہ آیت اتری۔ اور جس رات اتری۔ وہ جمعہ کی رات تھی۔ اور ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (عرفات میں تھے)
نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۲۵ – ۲۲۶

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَشْكُوْ ضُعْفَ قُوَّتِیْ

یا اللہ! تجھی سے شکایت کرتا ہوں اپنے ضعیف القویٰ

وَقِلَّةَ حِيْلَتِیْ وَهَوَانِیْ عَلَى النَّاسِ

ہونے کی اور اپنی کم سامانی کی اور لوگوں کی نظروں میں کم وقعتی

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِیْ

کی اے ارحم الراحمین کس کے سپرد کرتا ہے تو مجھے

اِلٰى عَدُوٍّ يَّتَجَهَّمُنِیْ اَمْ اِلٰى قَرِيْبٍ

آیا کسی دشمن کے۔ کہ سینہ زوری کرے مجھ سے۔ یا کسی عزیز کے۔ کہ

مَلَّكْتَهٗ اَمْرِیْ اِنْ لَّمْ تَكُنْ سَاخِطًا

قبضے میں دے دے تو اس کے میرے سب کام اگر تو غصہ نہ ہو

عَلَیَّ فَلَا اُبَالِیْ غَيْرَ اَنَّ عَافِيَتَكَ

مجھ پر۔ تو مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ مگر پھر بھی تیرے امن ہیں مجھ کو

اَوْسَعُ لِیْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ

زیادہ گنجائش ہے۔ میں تیری ذات کریم کے اس نور کی پناہ چاہتا ہوں

الَّذِیْ اَضَاءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَاَشْرَقَتْ

جس کی وجہ سے آسمان جگمگا اٹھے اور اندھیرے اس

لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا

کی وجہ سے روشن ہو گئے اور اس کی بنا پر دنیا اور آخرت کے کام

وَالْاٰخِرَةِ مِنْ اَنْ تُحِلَّ عَلَیَّ غَضَبَكَ اَوْ

درست ہو گئے، اس بات سے کہ آپ اپنا غضب مجھ پر نازل فرمائیں یا

تُنْزِلَ عَلَیَّ سَخَطَكَ وَلَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى

اپنا غصہ اتاریں اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ یہاں تک کہ آپ راضی ہو جائیں۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ ابار

اور نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی قوت مگر تیری توفیق سے

کنز العمال جلد اول شمار ۳۶۴۳ صفحہ ۱۹۶ عن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ
روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
حضور اقدس و اکمل صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع
یہ دعا کی شام
پڑھی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

حضرت عباس ابن کنانہ ابن عباس ابن مرداس سلمی رضی اپنے دادا کی روایت بیان کرتے ہیں۔ کہ عرفہ کے روز سہ پہر کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے واسطے دعا فرمائی، اللہ سبحانہ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمان ہوا۔ کہ ہم نے تمہاری امت کو بخش دیا۔ لیکن ظالم شخص سے ہیں مظلوم کا بدلہ ضرور لوں گا۔ اسکو نہیں چھوڑوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا۔ اے پروردگار! اگر تو چاہے تو یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ظالم کو بخش دے، اور مظلوم کو اس بات پر آمادہ کرے۔ کہ وہ ظالم کو معاف کردے، اور مظلوم کو جنت عطا فرمائے۔ لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا جواب اس وقت کچھ نہ ملا۔ پھر مزدلفہ کی صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کی۔ تو اللہ سبحانہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی درخواست کو منظور فرما لیا۔ جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے یا تبسم فرمایا۔ حضرت صدیق اکبر رض اور حضرت عمر فاروق رض نے یہ دیکھ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ آپ کو ہنستا ہی رکھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارے ماں اور باپ دونوں قربان، اس مقام پر ہم نے کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تبسم فرماتے نہ دیکھا۔ آج کیا معاملہ ہے؟ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ کو ابلیس پر ہنسی آگئی۔ جب اس نے دیکھا۔ کہ اللہ سبحانہ نے میری دعا قبول فرما کر میری امت کو بخش دیا۔ تو ابلیس نے مٹی اٹھا کر اپنے سر پر ڈالی اور خوب واویلا مچائی، اس کو دیکھ کر مجھکو ہنسی آگئی۔

(ابن ماجہ شریف، صفحہ ۳۶۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 'عرفات کا ہر مقام ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ البتہ بطن (درمیان) عرفہ میں نہ ٹھہرو (کیونکہ وہ مقام شیطان کا ہے۔) (اسی طرح) تمام مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے لیکن بطن (درمیان) محسر میں نہ ٹھہرو۔ (کیونکہ وہ عذاب نازل ہونے کی جگہ ہے) اور جمرہ عقبہ کے علاوہ منیٰ کے ہر مقام پر قربانی ہوسکتی ہے۔ علاوہ جمرہ عقبہ کے پرلی طرف کا مقام قربانی کا نہیں ہے۔

(جابر بن عبداللہ رض / ابن ماجہ
ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۶۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

المزدلفه

(۱) عرفہ سے سورج غروب ہو جانے کے بعد مزدلفہ کو روانہ ہو جاؤ۔

(۲) مزدلفہ میں مغرب و عشا کی نمازیں ملا کر پڑھو

(۳) فجر کی نماز اوّل وقت میں پڑھ کر منیٰ کو روانہ ہو جاؤ۔

حضرت عبد اللہ بن زید رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ نے کہا اور ہم مزدلفہ میں تھے میں نے سنا ان شخص (حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم) سے جن پر سورۂ بقرہ اتری۔ اس جگہ فرماتے تھے۔ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت سعید بن جبیر رضؓ نے کہا۔ ہم عرفات سے حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کے ساتھ لوٹے۔ جب مزدلفہ میں پہنچے تو انہوں نے مغرب اور عشاء پڑھی ایک ہی تکبیر سے تین رکعتیں مغرب کی پڑھیں اور دو رکعتیں عشاء کی۔ جب فارغ ہوئے تو کہا۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ اس جگہ اسی طرح نماز پڑھی (یعنی ایک اقامت سے)۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۱۴ شمار ۱۶۹۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کسی نماز کو بے وقت پڑھتے ہوئے مگر مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں اور فجر کی نماز بھی اس دن وقت سے پہلے پڑھی (یعنی جو وقت مقرر تھا، اس سے پہلے پڑھی نہ یہ کہ طلوع فجر سے پہلے پڑھی)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۳)

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضؓ سے روایت ہے کہ نجد کے کچھ لوگ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت عرفہ میں تھے۔ ان لوگوں نے پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

پکارنے والے کو حکم فرمایا اور اس نے پکار کر کہا کہ حج عرفہ ہے (یعنی حج کا بڑا رکن نویں ذی الحجہ کو عرفات میں کھڑا ہونا ہے) جو مزدلفہ کی رات کو صبح ہونے سے پہلے پہلے آگیا۔ اس نے حج پالیا اور منیٰ کے تین دن ہیں۔ جس نے دو دنوں میں جلدی کی اس پر کوئی گناہ نہیں اور جس نے دیر کی اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ راوی محمد رض کہتے ہیں کہ راوی یحییٰ رض نے اتنا اور زیادہ کہا ہے کہ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا اور اس نے پکار کر کہہ دیا۔" دوسری روایت بھی اسکی مانند مروی ہے۔ حضرت ابن عیینہ رض کہتے ہیں کہ امام سفیان ثوری رح کی روایت کی ہوئی حدیثوں میں یہ حدیث سب سے زیادہ جیّد اور عمدہ ہے۔ امام ترمذی رح کہتے ہیں کہ صحابہ رض اور تابعین رح کا عمل حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رض کی حدیث پر ہے کہ جو آدمی صبح ہونے سے پہلے آیا۔ اور عرفات میں نہیں ٹھہرا، اس کا حج چھوٹ گیا۔ وہ اگر صبح کے بعد آیا تو حج ناکافی ہے۔ اس کو چاہیے کہ اسے عمرہ بنا دے اور اس پر حج واجب ہے۔ (یعنی آئندہ سال حج کرے) امام سفیان ثوری رح، امام شافعی رح، امام احمد رح اور امام اسحٰق رح کا بھی یہی قول ہے۔ یہ حدیث حج کے احکام ومسائل کی ماں ہے۔ (یعنی بہت جامع ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۵۰۷/۴۸۱ شمار ۸۰۰)

حضرت عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام الطائی رض سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ میں آیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے نکلے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں طے کے دو پہاڑوں سے آیا ہوں۔ میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا، اپنے آپ کو مشقت میں ڈالا (یعنی اتنی جلدی آیا ہوں کہ میری اونٹنی بھی تھک گئی اور میں بھی تھک کر چور ہوگیا) اللہ کی قسم میں ہر پہاڑ پر کھڑا ہوا اور کسی کو بھی نہیں چھوڑا، تو کیا اب میرا حج ہوا (یا نہیں) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو ہماری اس نماز میں حاضر ہوا اور ہمارے ساتھ ٹھہرا، یہاں تک کہ واپس چلے اور اس سے پہلے رات یا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَةَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذّٰکِرُوۡنَ وَ غَفَلَ عَنۡ ذِکۡرِکَ الۡغٰفِلُوۡنَ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

دن کے وقت عرفات میں ٹھہر چکا ہے تو اس کا حج پورا ہو گیا اور ناخن وغیرہ ترشوا کر اور اپنا میل کچیل دور کر کے حج سے باہر ہو گیا۔"

(یہ حدیث حسن و صحیح ہے) (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۵ شمار ۸۰۱)

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم عبدالمطلب کے لڑکوں کو گدھوں پر سوار کر کے روانہ کیا۔ ہماری رانوں پر مارتے تھے اور فرماتے تھے۔ اے میرے بیٹو! جمرہ عقبہ پر کنکریاں نہ مارنا یہاں تک کہ آفتاب نکلے۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۷)

حضرت عمرو بن میمون رضؓ کہتے ہیں۔ ہم مزدلفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضرت عمر بن الخطاب رضؓ نے فرمایا کہ مشرکین سورج نکلنے کے بعد ہی چلتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ اے شبیر! (مزدلفہ میں ایک بڑے پہاڑ کا نام ہے) چمک۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی۔ (اور سورج نکلنے سے پہلے چلنے کا حکم دیا) حضرت عمر فاروق رضؓ نے یہ فرمایا اور سورج نکلنے سے پہلے چل پڑے۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۶ شمار ۸۰۶)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

الجمرہ عقبہ

(۱) چھوٹی[1] چھوٹی کنکریاں جو دو انگلیوں سے ماری جا سکیں، جمع کر لو۔

(۲) عقبہ[2] جمرہ کو چاشت کے وقت کنکریاں مارو۔

(۳) وادی[3] کے درمیانی حصہ میں کھڑے ہو کر کعبہ کی طرف منہ کرو اس طرح کہ جمرہ عقبہ تمہارے بائیں طرف ہو۔ جمرہ عقبہ کے سات کنکریاں مارو۔ ہر کنکری کو مارتے وقت اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو

(۴) جب[4] کنکریاں مارنے لگو تو لبیک موقوف کر دو۔

[1] حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح کو جب لوگ چلے تو فرمایا لوگو آرام پکڑو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے یہاں تک کہ جب محسر میں آئے جو منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان ہے، (وادی محسر منیٰ میں ہے) فرمایا لازم پکڑو چھوٹی چھوٹی کنکریاں جو پھینکی جائیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ کو مارا اور اس وقت لبیک موقوف کی۔ (نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۰)

[2] ... ہیں اتنی بڑی کنکریاں مارو۔ اور لوگو! اپنا دھیان رکھو دین میں سختی کرنے سے بہت اجتناب کرو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے اور دین میں زیادتی اور افراط کرنے کی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئے۔ (ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۱۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ کو کنکریاں ماریں چاشت کے وقت (یعنی سورج نکلنے کے بعد) اور بعد دسویں تاریخ کے (گیارہویں بارہویں کو) سورج ڈھلنے (یعنی زوال) کے وقت۔ (نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۷)

[3] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی صبح کو اپنی اونٹنی پر سوار تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میرے واسطے کنکریاں جمع کرو۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سات کنکریاں جمع کیں، چھوٹی چھوٹی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دست مبارک پر رکھ کر فرمایا: ...

(آگے صفحہ پر دیکھیں)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم جب جمروں پر کنکریاں پھینکتے تھے تو ان کی طرف پیدل چل کر جاتے تھے اور پیدل ہی واپس ہوتے تھے ۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے ۔ اور بعضوں نے اس حدیث کو حضرت عبید اللہؓ سے روایت کیا ہے اور مرفوع نہیں کیا (یعنی اسکو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل نہیں بتایا) اکثر اہلِ علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے اور بعض کہتے ہیں ، کہ بقرعید کے دن سوار ہو کر کنکریاں مارے اور اس کے بعد والے دنوں میں پیدل ۔ ایسا کہنے والوں نے گویا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی پیروی کا ارادہ کیا ہے ۔ کیونکہ روایت یوں آئی ہے کہ بقرعید کے دن جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں مارنے چلے تو سوار ہو کر چلے بقرعید کے دن جمرہ عقبہ کی کنکریاں مارنے کے علاوہ اور کہیں کنکریاں نہ ماریں ۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۶ ، شمار ۸۱۰)

۵۳ حضرت عبد الرحمٰن بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن مسعودؓ جمرۃ العقبہ کے پاس آئے ۔ تو (کنکریاں پھینکنے کے لئے) وادی کے درمیانی حصہ میں کھڑے ہوئے اور کعبہ کی طرف مُنہ کیا اور اپنے بائیں طرف کنکریاں پھینکنے لگے ۔ سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہتے تھے ۔ پھر فرمایا کہ اس اللہ کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ، یہیں سے اس ذات گرامی نے کنکریاں پھینکیں جس پر سورہ بقرہ اُتری ۔

دوسرے راوی ؓ نے بھی اسی حدیث کے مطابق حدیث روایت کی ہے ۔ اس باب میں حضرت فضل بن عباسؓ ۔ حضرت ابن عباسؓ ۔ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے اور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے ۔ انہوں نے یہی طریقہ پسند کیا ہے کہ وادی کے بیچ میں کھڑے ہو کر سات کنکریاں (یکے بعد دیگرے) پھینکیں اور ہر کنکری پھینکتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں بعض علماء نے اجازت دی ہے کہ اگر وادی کے بیچ میں سے پھینکنا ممکن نہ ہو تو جہاں سے ممکن ہو وہیں سے پھینکیں ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۶ ، شمار ۸۱۱)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فضل بن عباس رض نے کہا۔ میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا۔ میں سنتا رہا آپ صلے اللہ علیہ وسلم لبیک کہے جاتے تھے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر، اس وقت لبیک موقوف کی۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۴۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کنکریوں کا پھینکنا اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا، محض اللہ کا ذکر اور اس کی یاد قائم کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔

(عائشہ رض/ترمذی رح۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۷، شمار ۸۱۲)

حضرت قدام بن عبد اللہ رض فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر سوار ہو کر (جمرہ عقبہ کو) کنکریاں مارتے دیکھا تھا۔ نہ اس وقت مارنا تھا نہ ہانکنا تھا نہ ہٹانا نہ دُر دُر کرنا تھا اور نہ دُور کرنا تھا۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن حنظلہ رض سے بھی روایت ہے۔ حضرت قدام بن عبد اللہ کی حدیث حسن و صحیح ہے، اور یہ حدیث اسی طرح یعنی اسی طریق سے پہچانی جاتی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۷، شمار ۸۱۳)

حضرت جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جمرے کو مارتے تھے اونٹ پر سے اور فرماتے تھے۔ "اے لوگو! اپنے حج کے کام سیکھ لو اس لئے کہ شاید اس سال کے بعد پھر حج نہ کروں (ایسا ہی ہوا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۷)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ ہم نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جو حج کیا تھا، اس میں ہمارے ہمراہ عورتیں بھی تھیں اور بچے بھی۔ لہذا بچوں کی طرف سے ہم نے ہی کنکریاں ماریں اور ہم نے ہی لبیک پکاری۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۶۸)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں، کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کو مار کر پھر اس کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے۔ فوراً وہاں سے تشریف لے جاتے۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۶۷)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

النّحر

دسویں ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد منیٰ میں آکر قربانی کرو

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دسویں تاریخ (ذی الحجہ کی) کھڑے ہوئے جمراۃ کے پاس حج میں اور لوگوں سے پوچھا یہ کون سا دن ہے لوگوں نے کہا یوم النحر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم الحج الاکبر (قرآن کریم میں آیا ہے اس سے مراد یہی یوم النحر ہے ۔ حج اکبر حج کو کہتے ہیں اور حج اصغر عمرے کو)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۴۳ شمار ۱۱۷۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص میں قربانی کی طاقت ہو اور پھر قربانی نہ کرے تو ہماری مسجدوں میں نہ آئے ۔ (ابوہریرہؓ / ابن ماجہؒ ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۸۱)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں نماز پڑھی پھر اپنی قربانی کی اونٹنی کو منگوایا اور اس کے کوہان کے داہنی جانب کے کنارے پر زخم کیا اس کا خون پونچھا اور اس کے گلے میں جوتیوں کا ہار ڈالا پھر اپنی سواری کی اونٹنی پر جس کا نام قصواء تھا سوار ہوئے پس جب اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر بیداء سے چلی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کی لبیک کہی ۔ (ابن عباسؓ / مسلمؒ مشکواۃ شریف ، جلد اول صفحہ ۴۴ شمار ۲۴۹۵)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے قلادے (ہار) بٹ دئے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا اشعار کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تقلید کی یا میں نے ان کی تقلید کی (یعنی ساتھ چلی) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کعبہ کی طرف روانہ کر دیا اور خود مدینہ میں مقیم رہے اور جو چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال تھیں وہ حرام نہیں ہوئیں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں باندھا) (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۸۵ شمار ۱۵۷۲)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی (قربانی کا جانور) کے لیے ہار بٹا کرتی تھی اور وہ (ہدی) سب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

بکریاں ہوتی تھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام نہ باندھتے تھے۔ یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ بعض اہل علم صحابہؓ اور تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے ان کی رائے ہے کہ بکریوں کے گلے میں ہار ڈالے جاتیں۔

(ترمذی شریف جلد اول، صفحہ ۷۸، اشمار ۸۱۹)

حضرت ناجیہ خزاعیؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہدی مرنے لگے تو کیا کرنا چاہیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ذبح کر لو پھر اس کی جوتی کو اس کے خون میں ڈبو کر چھوڑ دو پھر نہ آدمیوں کو اس سے روکو اور نہ اس کو آدمیوں سے روکو تاکہ لوگ اسے کھالیں اس باب میں حضرت ذویب ابو قبیصہ خزاعیؓ سے بھی روایت ہے حضرت ناجیہؓ کی حدیث حسن وصحیح ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے نفلی ہدی کا مسئلہ یہ ہے کہ جب وُہ مرنے لگے تو وہ نہ کھاتے اور نہ اس کے دوست احباب کھاتیں بلکہ اس کو اور لوگوں کے لیے چھوڑ دے کہ کھانے والے کھالیں اور یہ ہدی اُس کی طرف سے کافی ہوگی۔ امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں۔ وُہ فرماتے ہیں کہ اگر خود اس میں سے کچھ کھایا تو جتنا کھایا ہے اس کے عوض تاوان دے۔ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ اگر ہدی میں سے کچھ کھاتے تو تاوان دے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۷۸، اشمار ۸۲۰)

حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ جو شخص اونٹ ہدی کا لے جاتے پھر وہ راستے میں مر جاتے یا گم ہو جائے تو اگر نذر کا ہو تو اس کا عوض دے اور جو نفل ہو تو چاہے عوض دے چاہے نہ دے۔

(موطا شریف صفحہ ۳۵۰)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہدی کو ہانکتے ہوتے لے جا رہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ علیہ وسلم یہ تو ہدی ہے (پھر وُہ ہر مرتبہ ہی کہتا رہا کہ ہدی ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ تجھ پر افسوس ہے۔ یا تو بدنصیب ہے (میں کہتا ہوں کہ) اس پر سوار ہو جا۔ اس باب میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے کہ حضرت انسؓ کی حدیث حسن وصحیح ہے۔ صحابہؓ اور تابعینؒ کی ایک جماعت نے اجازت دی ہے کہ جب ہدی کے اونٹ یا گائے پر سوار ہونے کی ضرورت ہو تو سوار

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

ہو سکتے ہیں۔ امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ جب تک سوار ہونے پر مجبور نہ ہوں سواری نہ کریں (یعنی بہت ہی مجبوری کی حالت میں سوار ہوں)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۸/۱۷۹ شمار ۸۲۱)

حضرت زیاد بن جبیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا جب کہ ان کا گذر ایک شخص پر ہوا جس نے اپنے بدنہ (اونٹ) کو بٹھا دیا تھا اور اس کی قربانی کر رہا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا پیر باندھ کر اس کو کھڑا کر دے (یہی) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۳۸، شمار ۱۵۸۵)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں بعض لوگوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں کچھ نو مسلم لوگ گوشت فروخت کرنے کے لیے لاتے ہیں ہم کو یہ معلوم نہیں کہ اس کے ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا جاتا ہے یا نہیں لہٰذا ہم ایسا گوشت خرید سکتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تم لوگ کھاتے وقت بسم اللہ کہہ لیا کرو۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۸۶)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے یہاں تشریف لائے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی (مہمانی کے واسطے) چھری لیکر جانور ذبح کرنے کے واسطے چلا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ والا جانور نہ کاٹنا۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۸۷)

امام مالکؒ کو پہنچا کہ حضرت عمر بن الخطابؓ اور حضرت علی بن ابی طالبؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے جماع کیا اپنی بیوی سے احرام میں وہ کیا کرے ان حضرات نے جواب دیا کہ وہ دونوں خاوند اور جو روح حج کے ارکان ادا کئے جائیں۔ یہاں تک کہ حج پورا ہو جاتے پھر سال آئندہ ان پر حج اور ہدی لازم ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے یہ بھی فرمایا کہ پھر سال آئندہ جب حج کریں تو دونوں جدا جدا رہیں یہاں تک کہ حج پورا ہو جائے۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

(موطاء شریف صفحہ ۳۵۰)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے صحبت کی اپنی بیوی سے اور وہ منیٰ میں تھا۔ قبل طواف الزیارۃ کے تو حکم کیا اس کو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ایک اونٹ نحر کرنے کا۔

(موطا شریف صفحہ ۳۵۲)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں حضرت ام المؤمنین حفصہؓ نے ایک بیان کیا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے تو اپنے اپنے احرام کھول ڈالے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی تک احرام نہ کھولا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے سر کی تلبید (سر کے بالوں کو گوند سے یا کسی اور چیز سے چپکا لینا) کر دی تھی اور ہدیہ کی گردن میں پٹا ڈال دیا تھا جب تک قربانی نہ کر لوں گا اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا ہوں۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۶۹)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَلحلاق

۱- قربانی دینے کے بعد سر منڈاؤ (پہلے سر کا داہنا حصہ پھر بایاں حصہ)

۲- عورتوں کیلئے سر منڈانا نہیں ہے بلکہ لٹیں چھوٹی کرا لیں

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (جمرہ عقبہ کو) کنکریاں مار چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانوروں کو ذبح کیا۔ پھر مونڈنے والے کو اپنے سر کا داہنا حصہ دیا۔ اس نے اس کو مونڈا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بال حضرت ابو طلحہؓ کو دیدیئے پھر حجام کو اپنے سر کا بائیں طرف کا حصہ دیا۔ اس نے وہ مونڈا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ بال لوگوں میں تقسیم کر دو۔ یہ حدیث حسن ہے (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۷۹ ا شمار ۸۲۲)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بال منڈوائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی ایک جماعت نے بھی منڈوائے اور بعضوں نے کتروائے (منڈوائے نہیں) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو بار فرمایا کہ "مونڈوانے والوں پر اللہ رحم کرے" پھر فرمایا کہ "کتروانے والوں پر بھی" اس باب میں حضرت ابن عباسؓ حضرت ابن ام حصینؓ حضرت مارب‌ؓ حضرت ابو سعیدؓ حضرت ابو مریمؓ حضرت حبشی بن جنادہؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ وغیرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن و صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے انہوں نے اختیار کیا ہے کہ مرد کو چاہیئے کہ وہ منڈوا دے اور اگر کتروا لے تب بھی کافی ہے۔ امام سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۷۹ ا شمار ۸۲۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ (اے اللہ بال منڈوانے والوں کو بخش دے) صحابہؓ نے عرض کیا بال کتروانے والوں کے لیے بھی دعا کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ صحابہؓ نے عرض کیا بال کتروانے والوں کے لیے بھی دعا کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ فرمایا اور چوتھی بار فرمایا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ (بال کتروانے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

والوں کو بھی) (ابوہریرہؓ / بخاریؒ - بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۹۱ شمار ۱۶۰۰)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال منڈوانے والوں کے واسطے تین مرتبہ دعا فرمائی اور کتروانے والوں کے واسطے ایک مرتبہ اس کی کیا وجہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ سر منڈوانے والوں نے کسی قسم کا شک نہیں کیا اور اللہ سبحانہٗ کے حکم کی کامل اتباع کی۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۶۹/ ۶۸ ۳)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ عورت کو سر منڈوانے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ حضرت خلاس بن عمرؓ سے بھی اسی کی مانند روایت ہے مگر انہوں نے اس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر نہیں کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی حدیث میں اضطراب ہے۔ (یعنی اس حدیث کے راویوں میں اختلاف ہے) یہی حدیث بعض راویوں سے حضرت عائشہؓ سے بھی مروی ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت اپنا سر منڈواتے علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ عورت کے ذمہ سر منڈوانا واجب نہیں بلکہ وُہ بال چھوٹے کروالے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۹ شمار ۸۲۴)

حضرت عبداللہ بن عمرو (بن العاصؓ) سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں (کچھ دیر کے لیے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر) کھڑے رہے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسائل دریافت کرنے لگے ایک شخص نے عرض کی کہ نادانستگی میں مَیں نے قربانی سے پہلے سر منڈوالیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اب) قربانی کرلے اور کچھ ہرج نہیں پھر ایک دوسرا شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کی کہ نادانستگی میں مَیں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کرلی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اب) رمی کرلے اور کچھ ہرج نہیں۔ الغرض اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کی بابت پوچھا گیا خواہ مقدم کر دی گئی ہو یا مؤخر کر دی گئی ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب دیا کہ (اب) کرلے کچھ ہرج نہیں۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۹۲ شمار ۱۶۰۷)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

طَوَافُ الزِّيَارَةِ

۱ - یوم النحر کو شام تک مکہ معظمہ پہنچ جاؤ۔
۲ - طواف الزیارۃ کرو۔
۳ - طواف میں رمل نہ کرو۔

حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرا دیر کر کے طواف زیارۃ رات کے وقت کیا۔ یہ حدیث حسن ہے (اس حدیث کی بنا پر بعض علماء نے طواف زیارۃ رات تک مؤخر کرنے کی اجازت دی ہے۔ بعض علماء اس کو مستحب سمجھتے ہیں کہ یہ طواف بقرعید کے دن ہو بعض نے اتنی دیر کرنے کی گنجائش نکالی ہے کہ منیٰ کے آخری دن تک تاخیر کی جا سکتی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۸۰ شمار ۸۲۹)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے آخر دن میں طواف فرض ادا کیا جب نماز ظہر کی پڑھی پھر منیٰ میں آکر تشریق کے دنوں میں وہاں ٹھہرے (یعنی گیارھویں بارھویں تیرھویں ذی الحجہ کی) جمرہ کو سات سات کنکریاں مارتے دوپہر ڈھلے ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے اور اول اور دوسرے جمرے (یعنی جمرۃ الاولیٰ اور جمرۃ الوسطیٰ) کے پاس دیر تک ٹھہر کر رو رو کر دعا کرتے اور تیسرے جمرہ کو کنکریاں مار کر نہ ٹھہرتے (عید قربان کے آخر دن میں یعنی جب تیسرا پہر ہوا ظہر کی نماز پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ سے مکے کو آتے اور طواف الزیارۃ ادا کیا)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۷۱۴ شمار ۱۷۳۸)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے طوافِ زیارت کے چکروں میں رمل نہیں کیا۔ (یعنی بازو اکڑ کر نہیں چلے) حضرت عطاؒ نے کہا کہ طوافِ زیارت میں اکڑ کر چلنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۷۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی تمہارے حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہے

(عائشہ رضؓ/ مسلمؒ / بلوغ المرام صفحہ ۱۵۲ شمار ۷۹۲)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ حضرت ام المومنین صفیہ بنت حیی حائضہ ہوگئیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ ہمیں (یہیں) روک لیں گی لوگوں نے عرض کیا کہ وہ طواف افاضہ (طواف الزیارۃ) کر چکی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر نہیں (روکیں گی)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶ شمار ۱۶۲۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر طواف کئے ہوئے رخصت ہونے کو منع فرمایا ہے

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۷۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کوچ کرتے وقت آخری کام یہ ہو۔ کہ بیت اللہ شریف کا طواف ہو

(ابن عباس رضؓ / ابن ماجہؒ / ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۷۲)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

جب آبِ زمزم پیو

قبلہ کی طرف منہ کرو، اور کہو :- بِسْمِ اللّٰهِ ۱بار
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں

پینے لگو تو یہ نیت کرو

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَشْرَبُهٗ لِعَطَشِ
اے اللہ میں اس کو قیامت کے دن پیاس بجھ جانے

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۱بار
کے لئے پیتا ہوں

پیتے وقت یہ کہو

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ
اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں مفید علم اور

رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ ۱بار
فراخ روزی اور شفا ہر بیماری سے

خوب سیر ہو کر پیو اور جب پی چکو تو کہو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۱بار
اللہ کا شکر ہے

۴۴ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ آبِ زمزم جس مقصد کے لئے بھی پیا جائے۔ اسی مقصد کے لئے ہے اور یہ آبِ زمزم میں قیامت کے دن میں پیاس (بجھ جانے) کے لئے پیتا ہوں۔" پھر پانی پی لیا۔ (مصنف حصن حصین نے کہا) میں کہتا ہوں: یہ سند صحیح ہے۔ کیونکہ حضرت عبداللہ ابن مبارک سے روایت کرنے والے حضرت سوید بن سعید [illegible] امام مسلم نے ان سے روایت کی ہے اپنی صحیح میں۔ ابن ابی الموال [illegible] ان کی روایت امام بخاری نے اپنی صحیح میں کی ہے۔ حدیث صحیح ہے۔ (حصن حصین صفحہ ۳۰۵-۳۰۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رمی الجمار

۱ - زوال کے بعد (گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ کو) پہلے جمرہ کے پاس آؤ۔ اسے سات کنکریاں مارو۔

۲ - ہر کنکری پہ کہو اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے)

۳ - پھر آگے بڑھو۔ قبلہ رُو کھڑے ہو کر اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دیر تک دُعا مانگتے رہو۔

۴ - پھر دوسرے جمرہ کے پاس جاؤ۔ اسی طرح تکبیر کے ساتھ سات کنکریاں مارو۔

۵ - پھر بائیں جانب وادی کے قریب اترو۔ قبلہ رُو کھڑے ہو۔ اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگو۔

۶ - پھر جمرہ عقبہ کے پاس آؤ، نشیب میں کھڑے ہو۔ اور تکبیر کے ساتھ سات کنکریاں مارو۔

۷ - پھر بغیر رکے اپنی قیامگاہ کو لوٹ جاؤ۔

حضرت ابن شہاب زہری رحؒ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب جمرہ کو کنکریاں مارتے جو مسجد خیف کے قریب ہے تو اس پر سات کنکریاں مارتے جب کوئی کنکری مارتے۔ تو تکبیر کہتے پھر اس کے آگے بڑھ جاتے اور قبلہ رُخ کھڑے ہو جاتے ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگتے اور دیر تک کھڑے رہتے اس کے بعد دوسرے جمرے کے پاس آتے اور اس پر سات کنکریاں مارتے پھر بائیں جانب وادی کے قریب اتر جاتے اور قبلہ رُو کھڑے ہو جاتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے۔ پھر اس جمرہ کے پاس آتے۔ جو عقبہ کے قریب ہے۔ اور اس پر سات کنکریاں مارتے۔ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے۔ اس کے بعد بغیر رکے اپنی قیامگاہ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

میں) لوٹ آتے۔ اور اس کے پاس وقوف فرماتے۔ حضرت زہری رض کہتے ہیں۔ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ رض سے سُنا۔ وہ اسی کے مثل اپنے باپ (حضرت عبداللہ بن عمر رض) سے ــــ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔ حضرت سالم رض کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابنِ عمر رض ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

(بخاری شریف جلد اوّل، صفحہ ۳۹۶ شمار ۱۶۲۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ جب کنکریاں مار لیں۔ تو سب چیزیں درست ہوگئیں جو احرام میں منع تھیں۔ مگر عورتوں سے صحبت کرنا (وہ بعد طواف الزیارۃ کے درست ہوگا) ایک شخص نے کہا۔ خوشبو درست ہے؟ انہوں رض نے کہا۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مشک ملتے تھے۔ مشک خوشبو ہے۔

(نسائی شریف جلد دوم ــــ صفحہ ۲۴۰)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حَرَمِ مَكَّةُ الْمُعَظَّمَہ

حضرت عبد اللہ بن عدی بن حمراءؓ کہتے ہیں کہ میں نے مقام حزورہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر سوار فرماتے سُنا کہ اللہ کی قسم (اے مکہ) تو اللہ تعالیٰ کی ساری زمین سے بہتر اور افضل ہے تو اللہ سبحانہٗ کی تمام زمین سے زیادہ پسند ہے اور اگر مجھ کو تجھ سے نہ نکالا جاتا تو میں یہاں سے ہرگز نہ جاتا

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۷۹)

حضرت صفیہ بنت شیبہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا حاضرین اللہ تعالیٰ نے جب سے مکہ کو پیدا کیا ہے اس وقت سے یہ حرام ہے اور قیامت تک یہ حرام رہے گا۔ نہ دہاں کا درخت کاٹا جاتے۔ حتیٰ کہ کانٹا تک بھی نہ توڑا جاتے وہاں شکار نہ ستایا جاتے وہاں کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائی جاتے لیکن جو شخص لوگوں کو اس کی علامت بتادے وُہ اس کو اُٹھا سکتا ہے لیکن اس کا خرچ کرنا اور صدقہ دینا جائز نہیں یہ سُن کر حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اذخر گھاس قبروں کے کام میں آتی ہے۔ اس وجہ سے اس کو کاٹنے کی اجازت مرحمت فرمایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۷۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تک یہ امت کعبہ کی باقاعدہ حرمت و تعظیم کرتی رہے گی اس وقت تک خیریت سے رہے گی لیکن جب اس کے حق کو ضائع کردیں گے تو ھلاک ہو جائیں گے

(عیاشؓ ابن ابی ربیعہؓ / ابن ماجہؒ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۷۹)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

حَرَمِ مَدِیۡنَۃُ الۡمُنَوَّرَہ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ فلاں مقام سے فلاں مقام تک حرم ہے یہاں کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ یہاں کوئی نئی بات (ظلم و بدعت کی) کی جائے جو شخص یہاں نئی بات کرے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت۔ (حضرت انس بن مالک رضؓ / بخاری رحؒ ، بخاری شریف جلد اول صفحہ ۹۱۴ شمار ۱۷۲۲)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہمارے پاس کچھ نہیں ہے سوائے کتاب اللہ کے اور اس صحیفہ کے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے (اس میں یہ مضمون ہے) کہ مدینہ عائر (نامی پہاڑ) سے لے کر فلاں مقام تک حرم ہے۔ جو شخص یہاں نئی بات کرے یا نئی بات کرنے والے کو جگہ دے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت، اس کی نہ کوئی نفل عبادت قبول ہوگی اور نہ کوئی فرض عبادت اور فرمایا کہ تم مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے پس جو شخص کسی مسلمان کی آبرو ریزی کرے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت اس کی نہ کوئی نفل عبادت قبول ہوگی اور نہ کوئی فرض عبادت اور جو شخص کسی قوم سے بغیر ان کے موالی کی اجازت کے موالات کرے (موالات اس کو کہتے ہیں کہ دو شخص باہم دوستی کا عہد کریں اور قسم کھائیں کہ اگر ان میں سے کوئی کسی جرم کا ارتکاب کرے گا تو دوسرا شخص اس کا تاوان ادا کرے گا پس ایسے دو شخصوں میں سے کسی کے ساتھ تیسرے شخص کو اسی قسم کا عہد کرنا جائز نہیں جب تک کہ دوسرا بھی اجازت نہ دے) تو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت نہ اس کی کوئی نفل عبادت قبول ہوگی نہ کوئی فرض عبادت۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۹۱۴ شمار ۱۷۲۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں مدینہ کے دو سنگستانوں (پہاڑوں کے کناروں کے درمیان) کو حرام (یعنی حرم) قرار دیتا ہوں نہ کاٹے جائیں اس کے خاردار درخت نہ مارا جائے اس میں شکار پھر فرمایا مدینہ بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو اس میں رہتے ہیں اگر وہ سمجھیں نہ چھوڑے گا اس کو کوئی شخص بے رغبتی سے مگر یہ کہ اللہ بدل دے گا اس سے بہتر شخص اس کو اور جو شخص ثابت قدم رہے مدینہ میں سختی اور بھوک پر اور محنت و مشقت پر

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کی اطاعت کی گواہی دوں گا۔

(سعدؓ مسلم، مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۲۳ شمار ۲۵۹۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عظمت دی مکہ کو پس بنایا اس کو حرم اور میں عظمت دیتا ہوں مدینہ کو اور حرم بناتا ہوں اسکو اسکی دونوں طرفوں کے درمیان میں نہ تو خونریزی کی جائے اس میں اور نہ ہتھیار اٹھایا جائے لڑنے کے لئے اور نہ جھاڑے جائیں اس کے درختوں کے پتے مگر جانوروں کے چارہ کے لئے۔

(ابو سعیدؓ مسلم، مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۲۴ شمار ۲۵۹۵)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور اس سے ہم محبت رکھتے ہیں اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو محترم بنایا اور میں اس کی (مدینہ کی) دونوں کالے پتھروں والی زمین کے درمیانی حصہ کو حرام کرتا ہوں (یہ حدیث حسن و صحیح ہے)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۷۱۴/۷۱۳ شمار ۱۷۷۶)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کے ہمراہ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایسا پگھلا دے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۷۹)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہجرت سے پہلے) فرمایا کہ مجھے ایک ایسی بستی میں جانے کا حکم ہوا ہے جو تمام بستیوں پر غالب ہے اس کو یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے (بُرے) آدمیوں کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۰/۱۹ شمار ۱۷۲۶)

حضرت ابو حمیدؓ کہتے ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تبوک سے لوٹے اور جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ طابہ ہے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۰ شمار ۱۷۲۷)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے اگر میں مدینہ میں ہرنیوں کو چرتے ہوتے دیکھوں تب بھی انہیں نہ چھیڑوں (اس لئے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

کہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مدینہ دو سنگستانوں کے درمیان میں حرم ہے

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۴۰ شمار ۱۷۲۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان مدینہ کی طرف اس طرح سمٹ کر آجاتے گا جس طرح سانپ اپنے سوراخ کی طرف سمٹ کر آجاتا ہے۔ (ابوہریرہؓ، بخاریؒ، بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۴۰ شمار ۱۷۳۱)

حضرت ابوبکرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں مسیح دجال کا رعب داخل نہ ہوگا اس دن مدینہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے (پہرہ دیتے) ہوں گے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۴۲ شمار ۱۷۳۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دروازوں پر فرشتے پہرہ دیں گے وہاں نہ طاعون داخل ہو سکے گا اور نہ دجال۔ (ابوہریرہؓ، بخاریؒ، بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۴۱ شمار ۱۷۳۵)

حضرت انس بن مالکؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شہر میں دجال کا گزر ہوگا مگر مکہ اور مدینہ۔ ان کے ہر راستہ پر فرشتے صف بستہ پہرہ دیں گے پھر مدینہ اپنے لوگوں کو تین بار خوب زور سے ہلا دے گا پس اللہ ہر کافر و منافق کو (جو اس وقت وہاں موجود ہوگا) نکال دے گا۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۴۲ شمار ۱۷۳۷)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ لوگوں کی عادت یہ تھی کہ جب وہ کوئی نیا پھل دیکھتے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کو لاتے پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب اس کو اپنے ہاتھ میں لیتے تو فرماتے اے اللہ برکت دے ہمارے لئے ہمارے پھلوں میں ہمارے گھروں میں ہمارے صاع میں (صاع ایک پیمانہ کا نام ہے) اور ہمارے مُد میں (مُد بھی پیمانہ کا نام ہے) اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ تیرا خالص دوست اور تیرا نبی تھا میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے دعا کی تھی اور میں تجھ سے مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں اسی طرح کی دعا جس طرح کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے کی تھی اور اس کے مانند ایک اور دعا۔ حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاندان کے چھوٹے بچوں کو بلاتے اور وہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

پھل ان کو دے دیتے

(ابو ہریرہؓ/ مسلمؒ، مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۳/۵۴ ، شمار ۲۵۹۴)

حضرت انسؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ! جس قدر برکت تو نے مکہ میں رکھی ہے اس سے دوگنی مدینہ میں کر دے"۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۲۴ شمار ۱۷۰۴)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ یہ حدیث اس طریقہ سے حسن غریب ہے۔

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۴ شمار ۱۷۶۹)

اولاد خطاب میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ارادہ کر کے میری زیارت کرے قیامت کے دن وہ میرا ہمسایہ ہوگا اور میری پناہ میں ہوگا اور جو شخص توطن پذیر ہوا مدینہ میں اور اس کی مصیبتوں اور سختیوں پر صبر کیا قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوں گا اور جو شخص مرے گا دونوں حرموں (مکہ و مدینہ) میں سے کسی ایک میں اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن امن پانے والوں میں۔

(بیہقیؒ، مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۶۴ شمار ۲۶۱۸)

حضرت ابن عمرؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے حج کیا پھر میرے مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

(ابن عمرؓ/ بیہقیؒ، مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۶۴ شمار ۲۶۱۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مدینہ منورہ میں مر سکے وہ ضرور یہاں مرے کیونکہ جو شخص مدینہ منورہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا (یعنی جہاں تک ہو سکے مدینہ منورہ میں رہو تاکہ یہیں موت آئے) اس باب میں حضرت سبیعہ بنت الحارث اسلمیہؓ سے بھی روایت ہے۔ (یہ حدیث اس طریقہ سے حسن صحیح غریب ہے)

(ابن عمرؓ/ ترمذیؒ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۱۴ شمار ۱۷۷۱)

حضرت یحییٰ بن سعیدؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور مدینہ منورہ کے اندر ایک قبر کھودی جا رہی تھی پس ایک

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

شخص نے قبر میں جھانکا اور کہا قبر مومن کی بہت بری خواب گاہ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بری ہے وہ چیز جو تو نے کہی۔ اس شخص نے کہا میرا منشا یہ نہیں تھا بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے (اور گھر میں مرنا مومن کے لئے بری خواب گاہ ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے برابر کوئی چیز نہیں پھر فرمایا زمین کا کوئی ٹکڑا مجھ کو اتنا محبوب نہیں کہ وہاں میری قبر ہو جتنا کہ مدینہ میں۔ تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرماتے (یعنی مدینہ منورہ مجھ کو ساری دنیا سے پسند ہے اور میں وہیں اپنی قبر پسند کرتا ہوں) (یحییٰ بن سعیدؒ/مالکؒ مرسلاً، مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۶۹ شمار ۲۶۲۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص تم میں فوت ہو اسکے زہے نصیب کیونکہ جو مدینہ میں فوت ہوگا اللہ تعالیٰ کے سامنے میں اس کے (ایمان) کی گواہی دوں گا۔

(ابن عمرؓ/ابن ماجہؒ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۷۹)

حضرت زید بن اسلمؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ فرمایا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ شَهَادَةً فِیْ سَبِيْلِكَ وَ
وَفَاةً بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ

"اے اللہ! میں چاہتا ہوں۔ کہ شہید ہوں تیری راہ میں
اور مروں تیرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شہر میں"

(موطا شریف صفحہ ۴۰۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے وادیٔ عقیق میں یہ سنا ہے۔ آج کی رات ایک آنے والا (یعنی فرشتہ) میرے پروردگار کی طرف سے آیا۔ اور کہا۔ اس مبارک وادی میں نماز پڑھ۔ اور کہہ۔ عمرہ حج میں۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ کہہ عمرہ اور حج۔ (یعنی یہاں کی نماز کا ثواب اس عمرہ کے برابر ہے۔ جو حج کے ساتھ کیا جائے۔ یا عمرہ اور حج دونوں کے برابر)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمٰاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

ابن عباسؓ / بخاریؒ

مشکوٰۃ شریف جلد اول - صفحہ ۲۵۶ شمار ۲۶۲۱

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ میری مسجد میں نماز کا ثواب دوسری مسجدوں کے مقابلہ میں ایک ہزار نمازوں سے زیادہ ہے۔ البتہ مسجد حرام میں نماز ادا کرنے کا ثواب میری مسجد کے ثواب سے سو درجہ بڑھا ہوا ہے۔ ابن حبانؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے

(ابن زبیرؓ / احمدؒ / ابن حبانؒ)

(بلوغ المرام صفحہ ۱۵۳ شمار ۷۹۷)

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَلسَّفَرِ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَلسَّفَرُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے تم میں سے کسی کی نیند کو اور اس کے کھانے پینے کو روک دیتا ہے لہٰذا جب کوئی شخص تم میں سے اپنی ضرورت کو پورا کر چکے تو اپنے گھر والوں کی طرف (لوٹنے میں) جلدی کر دے۔

(ابو ہریرہؓ / بخاریؒ، بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۶۹ شمار ۲۵۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تین شخص سفر میں ہوں تو چاہیئے کہ آپس میں ایک کو سردار ٹھہرا لیویں۔ حضرت نافعؒ نے کہا ہم حضرت ابو سلمہؓ سے بولے تم ہمارے امیر ہو (سفر میں تاکہ جھگڑا نہ ہو اگر ہو تو امیر فیصلہ کر دے)

(ابو ہریرہؓ / ابو داؤدؒ، ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۹ شمار ۲۳۲۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ کے نزدیک اچھا ساتھی وہ شخص ہے جو اپنے ساتھی کے حق میں اچھا ہو اور اللہ سبحانہٗ کے نزدیک اچھا پڑوسی وہ شخص ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں اچھا ہو۔

(عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ / دارمیؒ، دارمی شریف صفحہ ۳۶۹ شمار ۲۴۱۰)

حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ سفر کو کسی اور دن نکلیں سوا جمعرات کے (اکثر جمعرات کو سفر کرتے)

(ابو داؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۵۴۸/۵۴۹ شمار ۲۳۱۹)

حضرت ابن عمرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتے کہ تنہا (سفر کرنے) میں کیا خرابی ہے تو کوئی مسافر رات کے وقت تنہا سفر نہ کرے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۶۸ شمار ۲۴۷)

حضرت عمرو بن شعیبؓ کے دادا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سواروں کی جماعت ہوتی ہے (یعنی تین مل کر سفر کریں تو برکت رہتی ہے)۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۳۵ شمار ۱۵۷۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مت چھوڑو (سفر کے لئے) اپنے جانوروں کو آفتاب ڈوبنے کے بعد جب تک رات کی سیاہی نہ آجاوے کیونکہ شیطان چھڑتے ہیں آفتاب ڈوبنے کے بعد جب تک سیاہی عشاء کی آوے۔

(جابرؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۸ شمار ۲۲۱۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رات کو چلنا اپنے پر لازم پکڑو اس لئے کہ زمین رات کو طے ہو جاتی ہے (یعنی دن کے چلنے پر ہی قناعت نہ کرو بلکہ رات کو بھی کچھ چلا کرو اس لئے کہ چلنا آسان ہوتا ہے رات کو خصوصاً عرب کے ملک میں جہاں دن کو آفتاب کی تپش بہت ہوتی ہے رات کو جلدی سے زمین طے ہو جاتی ہے)

(انسؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۲ شمار ۲۲۸۷)

حضرت ابو اسماعیل سکسکیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا اور حضرت یزید بن ابی کبشہؓ ایک سفر میں ہمراہ جا رہے تھے حضرت یزیدؓ سفر میں روزہ رکھتے تھے تو ان سے حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے حضرت ابو موسیٰ (اشعریؓ) کو کئی مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے یا سفر کرتا ہے تو جس قسم کی عبادتیں وہ بحالت اقامت و صحت کرتا تھا وہ سب اس کے لیے لکھی جاتی ہیں۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۸۰ شمار ۲۴۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دشمن کے ملک میں قرآن کریم نہ لے جانا چاہیئے ممکن ہے کہ دشمن کا اس پر قبضہ ہو جاتے (اور وہ اس کی بے حرمتی کرے)

(ابن عمرؓ / ابن ماجہؒ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۴۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے ان ہم سفر ساتھیوں کے ساتھ نہیں رہتے جن میں کتا ہو اور نہ ان ساتھیوں کے ساتھ جن میں گھنٹی ہو۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت ام حبیبہؓ اور حضرت ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۹ شمار ۱۶۰۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گھنٹے میں شیطان کا باجا ہے (گھنٹہ اونٹ وغیرہ کی گردن میں اس لئے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہے وہ اپنا بچاؤ کر لیتا ہے)

(ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۳۹ شمار ۲۲۷۲)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم ارزانی میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حق دو (یعنی ان کو چارہ کھانے چھوڑ دیا کرو تاکہ خوب چریں اور تیز چلیں) اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو جلدی چلو (یعنی راستہ میں تاخیر نہ کرو تاکہ ان کے ضعیف ہونے سے پہلے منزل مقصود پر پہنچ جاؤ) اور جب تم رات کو اترو تو راہ سے بچو یعنی راہ میں مت اترو وہاں سانپ بچھو موذی جانور وغیرہ کا اندیشہ ہے۔

(ابو ہریرہؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۲ شمار ۲۲۸۵)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ سوار کیا ایک دن اور آہستہ سے مجھے ایک بات کہی اور فرمایا کسی سے نہ کہنا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت ضروری کے واسطے چھپنے کی جگہوں میں دو جگہیں بہت پسند تھیں یا تو کوئی اونچا مقام ہو یا درختوں کا جھنڈ ہو۔ ایک بار کسی انصاری کے باغ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ادھر سے ایک اونٹ آیا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر رونا شروع کیا اور آنکھوں سے آنسو بہانے شروع کئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا وہ چپ ہو رہا بعد اس کے پوچھا یہ اونٹ کس کا ہے۔ ایک جوان انصار میں سے آیا اور کہنے لگا میرا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ سبحانہٗ سے نہیں ڈرتا اس جانور میں جس کا اللہ نے تجھے مالک کیا اس اونٹ نے مجھ سے تیری شکایت کی اور تو اس کو مارتا ہے اور تھکاتا ہے۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۳۸ شمار ۲۲۶۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص اللہ کی راہ میں جا رہا تھا اس کو بہت پیاس معلوم ہوئی ایک کنواں دیکھا اس میں اتر کر (اس نے) پانی پیا جب (وہ) کنوئیں سے نکلا تو دیکھا ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے اپنے ہی دل میں کہا اس کتے کا بھی پیاس کے مارے وہی حال ہوگا جو میرا تھا پھر کنوئیں میں اُتر کر اپنے موزے میں پانی بھرا اور منہ میں اس کو دبا کر اُوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا اللہ سبحانہٗ اس سے خوش ہو گیا اور اس کو بخش دیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو جانوروں کے پانی پلانے میں بھی ثواب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں ہر جاندار جگر میں ثواب ہے۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

(ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۳۸ شمار ۲۲۶۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم اس بات سے کہ اپنے جانوروں کی پشت کو منبر بناؤ (یعنی سواری کو کھڑا کر کے باتیں نہ کیا کرو یا سواری پر بیٹھے بیٹھے کام نہ کیا کرو بلکہ اس قسم کے کاموں کو اتر کر کیا کرو) اسلئے کہ اللہ سبحانہٗ نے ان (جانوروں) کو تمہارے قبضہ میں اس غرض سے دیا ہے کہ وہ تم کو اس شہر میں پہنچاویں جہاں تم سخت محنت اور مشقت کے ساتھ پہنچ سکتے تھے اور زمین کو اللہ سبحانہٗ نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ تم اس پر اپنے کاموں کو انجام دو۔

(ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۱ شمار ۲۲۸۳)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ میں داغ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو خبر نہیں میں نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو جانور کو داغ دیوے منہ پر یا اس کے منہ پر مارے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا (منہ کے سوا اور جگہ مارنا یا داغنا درست ہے)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۱ شمار ۲۲۸۰)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چوپایوں کو آپس میں لڑانے سے اور لڑنے کے لئے ایک کو دوسرے پر ابھارنے سے منع فرمایا ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۷۴۰ شمار ۱۶۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی جانوروں پر گزرے تو اگر ان کا مالک موجود ہو تو اس سے اجازت لے کر دودھ پیوے نچوڑ کر اور جو مالک نہ ہو تو تین بار اس کو آواز دیوے اگر جواب دیوے تو اس سے اجازت لے کر ورنہ بغیر اجازت دودھ نچوڑے اور پیوے لیکن اپنے ساتھ نہ لے جاوے۔ حضرت خطابیؒ نے کہا یہ حدیث مضطر میں ہے جس کو کھانا نہ ملے اور خوف ہو ہلاکت کا۔)

(سمرہ بن جندبؓ / ابوداؤدؒ ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۵۲ شمار ۲۳۳۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گھوڑے کی برکت (زردی مائل) صاف سرخ رنگ میں ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

(ابن عباسؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۷۳۸ شمار ۱۵۹۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں میں شکال کو ناپسند کیا ہے (شکال اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک پاؤں بدن کے رنگ کا ہو یا اس کے بالعکس ہو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۸ شمار ۱۵۹۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے دو گھوڑوں کے درمیان ایک گھوڑا دوڑایا لیکن اس کو اپنے جیتنے کا یقین نہ ہو، تو یہ جوا نہیں۔ اور اگر اس نے گھوڑا دوڑایا۔ اور اس کو اپنے جیتنے کا یقین ہے تو بے شک یہ جوا ہو جاتے گا۔ (ابوہریرہؓ / ابن ماجہؒ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۴۹)

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی آواز سنی (یعنی کوئی کسی کو لعنت کرتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا فلاں عورت ہے اس نے لعنت کی اپنے اونٹ پر۔ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتار لو پالان اس اونٹ پر سے کیونکہ وہ ملعون ہے لوگوں نے اس کو خالی کر دیا۔ حضرت عمرانؓ نے کہا گویا میں دیکھ رہا ہوں اس اونٹ کو وہ سیاہی مائل تھا۔ (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۰ شمار ۲۲۷۷)

حضرت ثعلبہ خشنیؓ سے روایت ہے کہ لوگ سفر میں جب کسی منزل پر اترتے تو متفرق ہو کر پہاڑوں کے دروں اور نالوں میں اترتے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا ان دروں اور نالوں میں متفرق ہو جانا شیطان کے (فریب وسوسہ کے سبب سے ہے (جو تم کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے تاکہ دشمن تم پر قدرت پاوے اور تم کو تکلیف پہنچاوے) اس کے بعد (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے بعد) پھر کسی منزل میں لوگ کبھی متفرق نہ اترے بلکہ بعضے ایسے باہم مل کر اترتے کہ ان کو دیکھ کر کہا جاتا کہ ایک کپڑا اگر ان پر پھیلایا جاوے تو البتہ سب کو ڈھانک لیوے۔ (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۵۴ شمار ۲۲۴۱)

حضرت انس الجہنیؓ نے اپنے باپؓ سے روایت کیا ہے ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر جہاد کیا فلاں جہاد اور فلاں جہاد اور لوگوں نے ایک منزل میں جگہ کو تنگ کیا یعنی بعضوں نے بلا حاجت زیادہ جگہ کو روک لیا تو اس سبب سے اوروں پر جگہ تنگ ہو گئی اور بعضوں نے راہزنی کی یعنی ڈکیتی، مسافروں

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

کو مارا اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو بھیجا جو لکار آوے یہ بات جو منزل کو تنگ کرے لوگوں پر (یعنی حاجت سے زیادہ جگہ گھیر لیوے) یا راہ مارے ڈکیتی کرے تو اس کو جہاد کا ثواب نہ ہوگا۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۵۴/۵۵ شمار ۲۲۴۲)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں پیچھے رہا کرتے ساقہ (لشکر کا وہ ٹکڑا جو پیچھے رہتا ہے) میں۔ تو ساتھ لے جاتے ضعیف کو اور سوار کر لیتے اور دعا کرتے ان کے لئے۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۵۷ شمار ۲۲۵۱)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم سفر میں تھے کہ ایک شخص اونٹ پر آیا اور اونٹ کو دائیں اور بائیں پھیرنا شروع کیا۔ یا دائیں بائیں دیکھنا شروع کیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس ایک سواری سے زیادہ ہو وہ اس کو دے دے کہ اس کے پاس سواری نہیں ہے (یعنی اس کی سواری کمزور اور تھکی ہوتی ہے جس پر وہ سفر نہیں کر سکتا) اور جس کے پاس کھانے پینے کا زیادہ سامان ہو وہ اس کو دے دے کہ اس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کی اقسام کو بیان کرنا شروع کیا یہاں تک کہ ہم نے محسوس کیا کہ کسی شخص کو ضرورت سے زیادہ چیز رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(ابوسعید خدریؓ / مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۱ شمار ۳۷۰۴)

حضرت ابوثعلبہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم اہل کتاب کی زمین میں (ان کے آس پاس رہتے) ہیں ان کے برتنوں میں کھاتے (پکاتے) ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ان برتنوں کے علاوہ تمہیں اور برتن مل جائیں تو ان کے برتنوں میں مت کھاؤ پیو ہاں اگر ان کے علاوہ اور برتن نہ ملیں تو پھر انہی کو دھو کر ان میں کھاؤ پیو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۵ شمار ۱۴۶۴)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے کہ آدمی اپنے گھر میں (سفر سے) رات کو آوے۔

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۴۰۲ شمار ۱۰۱۳)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اچھا وقت سفر سے گھر میں آنے کا یہ ہے کہ سر شام آوے (یعنی رات کے پہلے حصہ میں)

(جابر رضؓ / ابوداؤد رحؒ، ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۴۰۲ شمار ۱۰۱)

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آتے سفر سے تو ہم شہر میں جانے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو۔ ہم رات کو جاویں گے (اور شہر میں خبر کر دی) تاکہ جو عورت پریشان سر ہو وہ کنگھی کرے اور جس عورت کا خاوند غائب تھا وہ صفائی کرے زیر ناف کے بالوں کی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ (یہ نہی) عشا کے بعد آنے میں ہے بعد مغرب آجانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۴۰۲ شمار ۱۰۱۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اے اللہ! میری امت کے لئے شروع دن میں برکت دے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر کہیں بھیجتے، تو شروع دن میں روانہ فرماتے۔ راوی رضؓ کا بیان ہے۔ کہ صخر رضؓ ایک سوداگر تھا وہ اپنے تجارتی مال کو شروع دن میں بھیجا کرتا تھا۔ وہ مالدار ہوا، اور بہت مالدار ہوا۔

(صخر بن وداعۃ الغامدی رضؓ / ترمذیؒ / ابوداؤدؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۲۔ شمار ۳۷۱۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جس لشکر میں چیتے کا چمڑا ہو، اس کے ساتھ فرشتے نہیں جاتے

(ابوہریرہ رضؓ / ابوداؤد رحؒ / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۴ شمار ۳۷۲۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سفر میں قوم کا سردار وہ ہے، جو قوم کی خدمت کرے، پھر جو شخص قوم کی خدمت میں سبقت کرے، اس کے عمل کے مقابلہ میں کوئی شخص بازی نہ لے جائے گا۔ مگر وہ شخص جس نے شہادت کا رتبہ حاصل کیا

(سہل بن سعد رضؓ / بیہقی رحؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۴ شمار ۳۷۳۰)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

السفر

جب کسی کو رخصت کرو

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَكَ
(میں تمہارے دین)

وَ اَمَانَتَكَ وَ اٰخِرَ عَمَلِكَ ۳بار
(اور تمہاری امانت اور تمہارے آخری عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔)

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَكَ وَ
(میں تمہارا دین اور تمہاری)

اَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِیْمَ عَمَلِكَ ۳بار
(امانت (یعنی مال و اولاد) اور تمہارے اعمال کے انجام کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔)

۳۳ وَ اَقْرَاُ عَلَیْكَ السَّلَامَ ۳بار
(اور میں تمہیں سلام کہتا ہوں۔)

مسافر رخصت کرنے والے سے کہے

(اگر رخصت کرنے والا ایک ہو)

اَسْتَوْدِعُكَ اَوْ (اگر رخصت
(میں تجھے)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

۳۲ حضرت ابن عمر رضؓ فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ اپنے دست مبارک سے پکڑتے۔ (یعنی وداعی مصافحہ کرتے) اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے جب تک کہ وہ خود نہ چھوڑ دیتا۔ اور یہ فرماتے استودع اللہ دینک و امانتک و اخر عملک (یہ حدیث اس طریقے سے غریب ہے۔ یہ حدیث دوسرے طریقے سے بھی حضرت ابن عمر رضؓ سے مروی ہے) (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۰۳ شمار ۱۲۹۳)

۳۴ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''اور جو کوئی سفر کرے تو اس کو چاہئے کہ رخصت کرنے والوں سے کہے: ۳۵

۳۱ نسائی رح - ابن عمر رضؓ - حصن حصین صفحہ ۲۷۵ -

۳۲ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے '' اور مسافر رخصت کرنے والے سے کہے استودعک اور استودعکم اللہ الذی الخ طبرانی رح - ابن سنی رح - ابی ہریرہ رضؓ - حصن حصین صفحہ ۲۷۵ -

۳۳ استودع اللہ دینک الخ نسائی رح - ابو داؤد رح - ترمذی رح - حاکم رح - ابن حبان رح - ابن عمر رضؓ حصن حصین صفحہ ۲۷۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

(کرنے والے بہت ہوں) اَسْتَوْدِعُكُمُ
میں تمہیں اللہ کے سپرد

اللّٰهَ الَّذِىْ لَا يُخَيِّبُ اَوْ
کرتا ہوں جس کے پاس امانتیں بیکار یا

لَاتَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ ۱ بار
ضائع نہیں ہوتی ہیں۔

جب کسی کو رخصت کرو تو کہو

۱۔ تقویٰ اختیار کرو

۲۔ ہر بلندی پہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو۔

۳۔ اور یہ دعا دو

اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ
اے اللہ! تو اس کے لیے دوری طے کردے

وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ ۱ بار
اور سفر کو اس پر آسان کر دے۔

جب کسی کو رخصت کرو

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَ
اللہ تجھے زاد راہ میں تقویٰ عنایت کرے اور

غَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ
تیرے گناہ معاف کرے اور تمہارے لیے

۵ حضرت انس رض فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کچھ نصیحت فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا تقوی اور ہر بلندی پر اللہ اکبر کہنا۔ جب وہ شخص رخصت ہونے کے لئے مڑ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللهم اطوله البعد وهون عليه السفر۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۰۶ شمارہ ۱۳۹۶۔

۶ حضرت انس رض فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سفر کرنا چاہتا ہوں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم مجھے زاد راہ عنایت فرمائیں۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زودك الله التقوى اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اور بھی کچھ عنایت کیجئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وغفر ذنبك اس نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ قربان ہوں اور بھی کچھ عنایت فرمائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ويسر لك الخير حيثما كنت۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۰۷ شمارہ ۱۳۹۵۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

اَلْخَیْرَ حَیْثُ مَا کُنْتَ	۱ بار
نیکی اور بھلائی کو آسان فرما دے تم جہاں کہیں بھی رہو۔	
جب کسی کو رخصت کرو تو کہو	
ح۱ جَعَلَ اللّٰہُ التَّقْوٰی زَادَکَ	
اللہ پرہیزگاری تمہارا توشہ بنائے	
وَغَفَرَ ذَنْبَکَ وَوَجَّہَ لَکَ	
اور تمہارے گناہ بخش دے اور تمہارے لیے بہتری	
اَلْخَیْرَ حَیْثُمَا تَوَجَّھْتَ	۱ بار
پیش لائے جہاں کا تم رخ کرو۔	
جب کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کا کسی کو سردار بناؤ تو اُسے اللہ سے ڈرنے اور اپنے مسلمان ساتھیوں سے بھلائی سے پیش آنے کی نصیحت کرو اور کہو۔	
ح۲ اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ سَبِیْلِ	
اللہ کے نام سے جہاد اللہ کے راستے میں	
اللّٰہِ قَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ	
کرو جو شخص اللہ کا انکار کرے اُسے قتل کرو	
اُغْزُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا	
غزوہ میں شامل ہو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور	
تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا	
عہد شکنی نہ کرو اور کسی کے ناک کان وغیرہ نہ کاٹو۔ اور	

ح۱ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے جو سفر کرنا چاہتا تھا عرض کیا کہ مجھے نصیحت کیجیے تو آپ نے فرمایا جعل اللہ التقوی زادک الخ ابن عباس رض، قتادہ بن عیاش رض، بزار رح، طبرانی رح، حصن حصین صفحہ ۲۴۵۔

ح۲ (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم) جب کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کا سردار بناتے تو خاص طور پر اس کو اللہ سے ڈرنے کی اور مسلمان ساتھیوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آنے کی نصیحت فرماتے پھر ارشاد کرتے۔ اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ الخ مسلم، سنن اربعہ، بریدہ ابن الحصیب الاسلمی رض، حصن حصین صفحہ ۲۴۶۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

تَقۡتُلُوۡا وَلِيۡدًا — ١ بار
کسی بچہ کو قتل نہ کرو۔

اِنۡطَلِقُوۡا بِسۡمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ
اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدد کے ساتھ

وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ وَ لَا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلو اور کسی

تَقۡتُلُوۡا شَيۡخًا فَانِيًا وَّ لَا طِفۡلًا
بوڑھے کھوسٹ (جو میدانِ جنگ میں نہ لڑ سکے) اور دودھ پیتے بچے

وَّ لَا صَغِيۡرًا وَّ لَا امۡرَاَةً وَّ
اور چھوٹے بچے اور عورت کو قتل مت کرو اور

لَا تَغُلُّوۡا وَ ضُمُّوۡا غَنَائِمَكُمۡ
مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرو اور غنیمتیں جمع کرو

وَ اَصۡلِحُوۡا وَ اَحۡسِنُوۡآ اِنَّ
اور آپس کے معاملات درست رکھو اور احسان کرو یقیناً

اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ — ١ بار
اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

پھر اُن کے ساتھ چلو اور کہو

اِنۡطَلِقُوۡا عَلَى اسۡمِ اللّٰهِ
اللہ کے نام پر چلو،

اَللّٰهُمَّ اَعِنۡهُمۡ — ١ بار
اے اللہ! ان کی مدد فرما!

اللّٰهُمَّ اَعِنۡهُمۡ
ابن عباس رض - حاکم رح
حصن حصین
صفحہ ٤٨٣ — ٢٧٧

ص
انس رض - ابوداؤد
حصن حصین صفحہ ٤٨٢
ص ٢
اور جب حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ چلے تو فرمایا
انطلقوا على اسم

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡنَ اٰمِيۡنَ يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

جب سفر کا ارادہ کرو تو کہو

ما اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَ بِكَ

اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد

اَحُوْلُ وَ بِكَ اَسِيْرُ ۱ بار

سے حیلہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے چلتا ہوں۔

سفر پر روانگی کے وقت یہ پڑھو

مے اَللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَ

اے اللہ تیرے ساتھ میں روانہ ہوتا ہوں اور

اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ

تیری طرف میں متوجہ ہوتا ہوں اور میں تیرے دامن کو مضبوط

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِيْ وَ رَجَائِيْ

پکڑتا ہوں اے اللہ تجھ ہی پر میرا اعتماد ہے اور میری امید ہے

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَ مَا

اے اللہ کفایت فرما مجھے اس چیز میں کہ جو میرے لئے ضروری

لَا اَهْتَمُّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ

ہے اور جو غیر ضروری ہے تو اس کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے

مِنِّيْ وَ زَوِّدْنِي التَّقْوٰى وَ

اور تو شہ عطا فرما مجھے تقویٰ کا اور

اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَجِّهْنِيْ لِلْخَيْرِ

بخش دے میرے گناہ اور متوجہ کر مجھے بھلائی کیلئے

حَيْثُ مَا تَوَجَّهْتُ ۱ بار

جس طرف کہ میں جاؤں

ما فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب کوئی سفر کا ارادہ کرے تو کہے۔ اللھم بک اصول الخ۔ بزار، احمد، طبرانی، حصن حصین صفحہ ۲۸۱ سطر ۱۲۔

مے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اٹھ کر کھڑے ہوئے اس کے بعد روانہ ہوتے تو کہتے۔ اللھم بک انتشرت ... الخ

عمل الیوم واللیلہ ابن سنی، صفحہ ۱۳۲ شمار ۴۹۵

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

۱ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَاعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ

میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے اللہ کا دامن مضبوطی

وَتَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَ

سے پکڑا اور میں نے اللہ پر بھروسہ کیا نہیں قوت اور

لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۱بار

نہیں طاقت مگر اللہ کے ساتھ

سوار ہوتے وقت جب رکاب میں پاؤں رکھو، تو کہو،

۲ بِسْمِ اللّٰہِ ۱بار

اللہ کے نام کے ساتھ

جب سواری پر بیٹھ جاؤ تو کہو

۳ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ كَرَّمَنَا

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جس نے ہمیں شرف بخشا

وَحَمَلَنَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَ

اور اٹھایا ہمیں خشکی اور سمندر میں اور

رَزَقَنَا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَ فَضَّلَنَا

رزق دیا ہمیں پاکیزہ چیزوں کا اور فضیلت دی

عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا

ہمیں بہت سی مخلوقات پر

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَ

پاک ہے وہ ذات جس نے مطیع کر دیا ہمارے لئے اس کو

مَا كُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا

اور ہم اسے مطیع کرنے والے نہیں تھے اور بیشک ہم اپنے رب

۱ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص سفر کے ارادہ سے گھر سے نکلے، تو روانگی پر کہے، اٰمنت باللہ ... الخ تو اللہ تعالیٰ نے اس روانگی کی بھلائی اسے عطا فرماتے ہیں۔ اور اس کے شر کو دور کر دیتے ہیں۔ عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی صفحہ ۱۳۱ شمار ۴۹۱

۲، ۳ حضرت حارث رحمہ اللہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں، کہ وہ قصر خلافت سے روانگی کے لئے (گھوڑے) نکلے، تو اپنا پاؤں رکاب میں رکھا۔ تو کہا، بسم اللہ ۔ پھر جب سواری کی پیٹھ پر ٹھیک بیٹھ گئے۔ تو پڑھا، الحمد للہ الذی کرمنا ...... الخ اس کے بعد پڑھا، رب اغفرلی انہ لایغفر الذنوب الا انت۔ پھر فرمایا، کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے، کہ اللہ سبحانہ کو اپنے بندہ سے تعجب ہوتا ہے، جب وہ کہتا ہے، رب اغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی صفحہ ۱۳۲ شمار ۴۹۹

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

لَمُنۡقَلِبُوۡنَ رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ اِنَّہٗ

کی طرف لوٹنے والے ہیں اے رب مجھے بخش دے کہ بیشک

لَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّآ اَنۡتَ ۱ بار

تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں

جب سواری کی رکاب میں پاؤں رکھو تو کہو

ف بِسۡمِ اللّٰہِ ۱ بار

اللہ کے نام سے

جب سواری کی پیٹھ پر بیٹھنے لگو تو کہو

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ۱ بار

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

پھر کہو (یعنی جب سواری کی پیٹھ پر بیٹھ چکو)

سُبۡحَانَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا

پاک ہے وہ اللہ جس نے ہمارے لیے اس کو مسخر

ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقۡرِنِیۡنَ

کیا حالانکہ ہم اس کو مطیع نہ کر سکتے تھے۔

وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ۱ بار

اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ۳ بار

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

ف حضرت علی بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرم اللہ وجہہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا آپ کے پاس سواری کے لیے ایک جانور لایا گیا جب آپ نے اس کی رکاب میں پاؤں رکھا تو فرمایا بسم اللہ پھر جب اس کی پیٹھ پر بیٹھنے لگے تو فرمایا الحمد للہ پھر فرمایا سبحان الذی سخر لنا الخ پھر تین بار الحمد للہ اور تین بار اللہ اکبر فرمایا اور سبحانک انی قد ظلمت نفسی ... الخ پھر ہنس پڑے۔ میں نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جیسے میں نے کیا ہے اسی طرح حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس بات پر ہنسے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا پروردگار اپنے بندہ سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے رب اغفر لی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب غیرک۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ (یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۰۸ ۔ نمبر ۱۲۹۸۔

ف تانگہ، موٹر، بائیسکل، ریل، ہوائی اور بحری جہاز کی سواری میں بھی اسی طرح عمل کیا جائے کہ پائیدان پر پاؤں رکھتے وقت اور بیٹھنے کی جگہ پر بیٹھ کر کہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ۳ بار
اللہ بہت بڑا ہے

سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ قَدۡ ظَلَمۡتُ
پاک ہے تو میں نے اپنے نفس پر ظلم

نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ فَاِنَّہٗ لَا یَغۡفِرُ
کیا ہے پس تو مجھے بخش دے کیونکہ بے شک گناہ

الذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ ۳ بار
بخشنا تیرا ہی کام ہے۔

پھر ہنسو یعنی مسکراؤ

جب سواری پر سوار ہو تو کہو

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ۳ بار
اللہ بہت بڑا ہے

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا
پاک ہے وہ اللہ جس نے ہمارے لیے اس

ھٰذَا وَ مَا کُنَّا لَہٗ مُقۡرِنِیۡنَ
کو مسخر کیا حالانکہ ہم اس کو مطیع نہ کر سکتے تھے۔

وَ اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ۱ بار
اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ فِیۡ
اے اللہ میں اپنے اس سفر میں تجھ سے بھلائی

سَفَرِیۡ ھٰذَا مِنَ الۡبِرِّ وَ
اور تقوے

حا
حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لیے نکلتے اور اپنے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے اور فرماتے: سبحٰن الذی سخر لنا الخ۔ پھر فرماتے: اللھم انی اسئلک فی سفری ھٰذا من البر والتقوی الخ

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر سے واپس ہوتے اور) گھر والوں میں لوٹتے تو فرماتے آئبون ان شاء اللہ تائبون عابدون لربنا حامدون (یہ حدیث حسن ہے)۔
ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۰۸-۳۰۹ شمار ۱۲۹۹۔

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اَلتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا

اور ڈر عمل میں سے جس سے تو راضی ہو

تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا

ما نگتا ہوں اے اللہ! تو ہم پر سفر آسان

الْمَسِيْرَ وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَ

کر دے اور ا ہمارے لیے زمین کی دوری کو

الْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ

لپیٹ دے اے اللہ! تو ہی سفر میں

فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى

ہمارا ساتھی ہے اور گھر والوں میں خلیفہ

الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اَصْحَبْنَا فِىْ

(نگہبان) اے اللہ تو سفر میں ہمارا رفیق ہو اور گھر والوں

سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِىْ اَهْلِنَا ۱ بار

میں ہمارا خلیفہ (کہ ہمارے پیچھے اُن کی نگہداشت کرے)۔

جب سفر سے واپس گھر لوٹو تو کہو

اٰئِبُوْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

ہم لوٹنے والے ہیں

تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا

توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اپنے پروردگار

حَامِدُوْنَ ۱ بار

کا شکر کرنے والے ہیں۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

جب اپنی سواری پہ سوار ہونے لگو تو انگلی سے اشارہ کرو اور کہو۔

م۱ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ

اے اللہ! تو ہی سفر میں

فِى السَّفَرِ وَ الْخَلِيْفَةُ فِى

ہمارا رفیق اور ساتھی ہے اور گھر والوں میں ہمارا خلیفہ (ہمارے بعد

الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اَصْحِبْنَا

ان کی نگہداشت کرنیوالا) ہے۔ اے اللہ! تو اپنی خیر خواہی کے ساتھ

بِنُصْحِكَ وَ اَقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ

ہمارا رفیق ہو اور ہمیں ذمہ داری کے ساتھ پھیر

اَللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ وَ

اے اللہ! تو ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور

هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ

ہم پر سفر آسان کر دے اے اللہ!

اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ

میں سفر کی تکلیف اور واپسی کے رنج سے

السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ ابار

تیری پناہ مانگتا ہوں

جب سفر کرو تو کہو

م۲ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ

اے اللہ! سفر میں تو ہی میرا

م۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور اونٹنی پر سوار ہوتے تو اپنی انگلی سے اشارہ کرتے (حضرت شعبہ راوی نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا) اور فرماتے: اللھم انت الصاحب فی السفر ... الخ (یہ حدیث اس طریقے سے حسن غریب ہے) ترمذی شریف جلد دوم ۳۰۵-۳۰۶ شمار ۱۲۸۹

م۳ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو فرماتے: اللھم انت الصاحب الخ بعض احادیث میں الحور بعد الکون بھی روایت کیا گیا ہے۔ اور ہر قول کی توجیہ یہی ہے اور الحور بعد الکور یا الکون کے معنی ہیں ایمان سے کفر کی طرف لوٹنا یا طاعت سے معصیت کی طرف پھرنا مطلب ہے کہ ایک چیز سے دوسری بری چیز کی طرف واپس ہونا۔ (یہ حدیث حسن صحیح ہے) ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۲۹۰۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فِى السَّفَرِ وَ الْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ

ساتھی ہے اور میرے گھر والوں میں خلیفہ (میرے بعد ان کی نگہداشت کرنے

اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِىْ سَفَرِنَا وَ

والا) ہے۔ اے اللہ! تو ہمارے سفر میں ہمارا رفیق ہو اور

اخْلُفْنَا فِىْٓ اَهْلِنَا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ

ہمارے گھر والوں میں ہمارا خلیفہ ہو اے اللہ! میں

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ

تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت

وَ كَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَ مِنَ الْحَوْرِ

اور واپسی کے رنج و الم سے اور اچھی حالت کے بعد

بَعْدَ الْكَوْرِ

بری حالت ہونے اور زیادتی کے بعد کمی ہونے سے

وَ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَ

مظلوم کی (بد) دعا سے اور

سُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِى الْاَهْلِ وَ

گھر والوں اور مال پر

الْمَالِ ا بار

بری نظر سے

اَللّٰهُمَّ بَلَاغًا يُّبَلِّغُ

اے اللہ! میں تجھ سے ایسا وسیلہ مانگتا

خَيْرًا وَّ مَغْفِرَةً مِّنْكَ وَّ

ہوں جو خیر پہنچائے اور تیری بخشش اور

رِضْوَانًا بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ

رضا چاہتا ہوں. بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے بے شک تو

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

ح ا براء بن عازب رض - ابویعلی رح - ابن سنی رح - حصن حصین صفحہ ۲۸۱ -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ

ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ!

اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ

تو ہی رفیق سفر میں

وَ الْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ

اور گھر والوں میں نائب ہے اے اللہ!

هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَ اطْوِلَنَا

ہم پر ہمارا سفر آسان کر دے اور ہمارے لیے

الْاَرْضَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ

زمین طے کر دے اے اللہ! میں

بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَ

تیری سفر کی مشقت اور بری واپسی سے

كَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ ابار

پناہ مانگتا ہوں

جب بلندی پر چڑھو تو کہو

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے

جب نیچے اترو تو کہو

سُبْحٰنَ اللّٰهِ

اللہ پاک ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی بلندی پہاڑ وغیرہ پر چڑھو تو اللہ اکبر کہو اور نیچے اترتے وقت سبحان اللہ کہو

جابر رض - بخاری ج ۲ / نسائی ج ۲ - ابوداؤد ج ۲ / حصن حصین صفحہ ۲۸۲ - ۲۸۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جب کسی اونچی جگہ پر چڑھو تو کہو

ف۱ اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ وَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ۱ بار

(اے اللہ! تو ہی ہر بلندی سے اونچا ہے اور ہر حال میں تیرا شکر ہے)

جب کسی وادی پر چڑھو تو کہو

ف۲ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۱ بار

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)

اور پھر کہو

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۱ بار

(اللہ بہت بڑا ہے)

اگر جانور پھسلے یا اوندھا ہو تو کہو

ف۳ بِسْمِ اللّٰهِ ۱ بار

(اللہ کے نام کے ساتھ)

جب دریا کا سفر کرو تو کہو

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ

(اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

ف۱ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... اور جب کسی اونچی جگہ پر چڑھے تو کہے اللھم لک الشرف الخ۔ انس رض، احمد رح، ابن السنی رح، ابو یعلیٰ رح، حصن حصین صفحہ ۲۸۲۔

ف۲ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... اور جب کسی وادی پر چڑھے تو لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہے۔ ابو موسیٰ الاشعری رض، حصن حصین صفحہ ۲۸۱۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ... اور اگر اس کا جانور اس کو لے کر پھسلے یا اوندھا ہو تو بسم اللہ کہے۔ ابی ملیح رض، نسائی رح، طبرانی رح، حاکم رح، ابی تیمیہ رض، احمد رح، حصن حصین صفحہ ۸۲ ـ ۲۸۱۔

ف۴ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... اور جب دریا کا سفر کرے تو ڈوبنے سے محفوظ رہنے کے لئے بسم اللہ مجریھا ... (ہود آیۃ ۴۱) ... وما قدروا اللہ حق قدرہ ... (زمر آیۃ ۶۷)۔ حسین ابن علی رض، ابو یعلیٰ رح، طبرانی رح، ابن السنی رح، حصن حصین صفحہ ۲۸۳۔

ف۳ فرمایا جناب رسول اللہ ...

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

مُرْسٰهَا ط اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ

ٹھیرنا ہے بے شک میرا رب بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ○ وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ

مہربان ہے اور ان لوگوں نے تو اللہ کی

حَقَّ قَدْرِهٖ صلے وَ الْاَرْضُ جَمِيْعًا

جیسی قدر کرنی چاہیے تھی قدر نہ کی حالانکہ (وہ ایسی عظمت اور قدرت رکھتا ہے کہ

قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ

قیامت کے دن (یہ سارا) زمین اُس کی ایک مٹھی (میں) ہوگی اور

السَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ

آسمان لپٹے ہوئے اُس کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے

سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا

لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اللہ (کی ذات) اس سے پاک اور (اس

يُشْرِكُوْنَ ○ ۱ بار

کی شان اُس سے بہت) بلند ہے۔

جب کوئی جانور بھاگ جائے تو پکار کر کہے

اَعِيْنُوْا يَا عِبَادَ اللّٰهِ ۱ بار

اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو

رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ۱ بار

اللہ تم پر رحم کرے

جب کسی سے کوئی مدد درکار ہو تو کہو

يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِىْ ۳ بار

اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو

۱ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اور جب کسی کا جانور بھاگ جائے تو پکار کر کہے اعینوا یا عباد اللہ" ابن عباس رض بزار۔ حصن حصین صفحہ ۲۸۳

۲ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اور جب اس کا جانور بھاگ جائے تو پکارے رحمکم اللہ" ابن عباس رض۔ ابن ابی شیبہ موقوفاً۔ حصن حصین صفحہ ۲۸۳۔

۳ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اور اگر مدد چاہیے تو تین بار کہے۔ یا عباد اللہ اعینونی" — زید بن علی رض۔ طبرانی رح۔ حصن حصین صفحہ ۲۸۳۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جب وہ شہر جس میں کہ جانا ہو دیکھو تو کہو

ط۱ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ
اے اللہ! ساتوں آسمانوں
السَّبْعِ وَ مَآ اَظْلَلْنَ وَ رَبَّ
اور اُن چیزوں کے پروردگار جن پر آسمان سایہ افگن ہیں اور
الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَ مَآ اَقْلَلْنَ
ساتوں زمینوں اور اُن چیزوں کے رب جن کو یہ زمینیں اٹھائے
وَ رَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَ مَآ اَضْلَلْنَ
ہوئے ہیں اور شیاطین اور اُن لوگوں کے رب جن کو اُنہوں نے گمراہ کیا ہے
وَ رَبَّ الرِّيَاحِ وَ مَا ذَرَيْنَ
اور ہواؤں اور اُن چیزوں کے رب جن کو ان ہواؤں نے پراگندہ کر دیا ہے
فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ
ہم تجھ سے اس بستی کی بھلائی اور اس بستی کے
الْقَرْيَةِ وَ خَيْرَ اَهْلِهَا وَ
لوگوں کی بھلائی مانگتے ہیں اور
نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ
اس کی برائی اور اس کے لوگوں کی برائی اور اس کے اندر
اَهْلِهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا ١ بار
کی برائی سے تیری پناہ مانگتے ہیں

جب وہ شہر جس میں کہ جانا ہو نظر پڑے تو کہو

ط۲ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا
میں تجھ سے اس شہر کی بھلائی اور شہر کے اندر کی

ط۱ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے "اور جب وہ شہر دیکھیے جس میں جانا ہے تو یہ کہے اللّٰهم رب السمٰوٰت السبع الخ" ن ۔ حب ۔ ر ۔ مص ۔ عاکم ۔ ابن حبان رح ۔ حصن حصین صفحہ ۲۸۲ ۔

ط۲ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے "اور جب وہ شہر دیکھے جس میں جانا ہے تو کہے اسئلک خیرھا الخ ۔" بنا بر ابن ابی رفاعہ بن عبد المنذر الانصاری رض طبرانی رح ۔ حصن حصین صفحہ ۲۸۲ ۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

فِیْھَا وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ
بھلائی مانگتا ہوں اور میں تجھ سے اس (شہر) کی

شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا فِیْھَا ١ بار
اور اس (شہر) کے اندر کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔

جب اُس شہر میں داخل ہونے لگو تو کہو

ح١ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا ٣ بار
اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے

پھر یہ دعا کرو

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَ
اے اللہ! ہمیں اس کے میوے نصیب فرما (یعنی نفع دے)

حَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَ حَبِّبْ
اور ہمیں اس کے رہنے والوں کا محبوب کردے اور اس کے نیک

صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا ١ بار
لوگوں کو ہمارا دوست بنا دے

جب کسی منزل پر ٹھہرو

ح٢ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ
میں اللہ کے پورے اور مکمل کلموں کے

التَّآمَّۃِ مِنْ شَرِّ مَا
ساتھ پناہ لیتا ہوں اس کے شر سے جو اس نے

خَلَقَ ١ بار
پیدا کیا ہے۔

ح١
فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
"اور جس وقت اس کے اندر جانا چاہے تو تین بار
کہے: اللھم بارک لنا فیھا۔
(اور یہ دعا کرے) اللھم ارزقنا جناھا الخ۔
عائشہ صدیقہ رض۔
طبرانی فی الاوسط۔
حصن حصین صفحہ ٨٥-٢٨٣۔

ح٢
فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ٹھہرے
منزل میں اور کہے۔ اعوذ باللہ بکلمات
اللہ الخ تو وہ جب تک اس
منزل میں رہے گا اسے کوئی
چیز نقصان نہ پہنچائے گی۔
حدیث حسن غریب صحیح ہے۔
خولہ بنت حکیم سلمیہ رض۔
ترمذی رح۔ ترمذی شریف
جلد دوم صفحہ ٢٠٥ شمار ١٢٨٨۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

کسی مقام یا بستی میں داخل ہونے وقت پڑھو

اَللّٰهُمَّ اِنِّىۡۤ اَسۡئَلُكَ مِنۡ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس

خَيۡرِ هٰذِهِ الۡاَرۡضِ وَخَيۡرِ مَا

زمین کی (یا بستی کی) بھلائی کا اور اس بھلائی کا جو

جَمَعۡتَ فِيۡهَا وَاَعُوۡذُ بِكَ

تونے اس میں رکھی ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس کے شر سے

مِنۡ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَمَعۡتَ

اور جو شر کہ تونے اس میں رکھا ہے۔

فِيۡهَا اَللّٰهُمَّ ارۡزُقۡنَا حِمَاهَا

اے اللہ! ہمیں اس کی حفاظت نصیب فرما

وَاَعِذۡنَا مِنۡ وَبَاهَا وَ

اور ہمیں پناہ دے اس کی وبا سے اور

حَبِّبۡنَا اِلٰىۤ اَهۡلِهَا وَحَبِّبۡ

اس جگہ کے لوگوں میں ہماری محبت ڈال دے۔ اور اس جگہ کے

صَالِحِىۡۤ اَهۡلِهَاۤ اِلَيۡنَا ۱ بار

نیک بندوں کی محبت ہمیں عطا کر

۵م
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ تشریف لے جانے کا ارادہ فرماتے تو (یہ دعا) پڑھتے
اللھم انی اسئلک الخ
عمل الیوم واللیلۃ ابن السنی صفحہ ۱۴۱ نمبر ۵۲۴

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

جب شام ہو تو کہے

۱؎ یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَ رَبُّکِ اللّٰہُ

اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ وَ

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تیری برائی سے اور

شَرِّ مَا خُلِقَ فِیْکِ وَ شَرِّ

اس چیز کی برائی سے جو تیرے اندر پیدا کی گئی ہے اور اس چیز کی برائی

مَا یَدِبُّ عَلَیْکِ وَ اَعُوْذُ

سے جو تجھ پر چلتی ہے اور اللہ کی پناہ مانگتا

بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَّ اَسْوَدَ

ہوں شیر اور کالے اژدہے سے

وَ مِنَ الْحَیَّۃِ وَ الْعَقْرَبِ

اور سانپ اور بچھو سے

وَ مِنْ شَرِّ سَاکِنِی الْبَلَدِ وَ

اور شہر کے رہنے والوں کی برائی سے اور

مِنْ وَّالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ۔ ایک بار

باپ اور بیٹے کی برائی سے۔

رات کے آخری حصہ میں کہو

۲؎ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ

سن لی سننے والے نے اللہ کی تعریف

وَ نِعْمَتِہٖ وَ حُسْنِ بَلَآئِہٖ

اور اس کی نعمت کا اقرار اور ہم پر اس کی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

۱؎ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو اور جب شام ہو اور رات آ جائے تو کہے یا ارض ربی و ربک اللہ الخ۔ عمر رض۔ ابوداؤد رح۔ ن رح۔ حاکم رح۔ حصن حصین صفحہ ۲۸۶۔۲۸۷

۲؎ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب پچھلی رات کے وقت ہو تو کہے سمع سامع الخ ابی ہریرہ رض۔ مسلم رح۔ ابوداؤد رح۔ ن رح۔ حصن حصین صفحہ ۲۸۷۔۲۸۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

زبانی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ زبانی

عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَ اَفْضِلْ
اے ہمارے پروردگار ہمارا رفیق ہوجا اور ہم پر نوع نعمت۔

عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ
فضل فرما حالانکہ (ہیں یہ بات) دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگتے

النَّارِ ١ بار
ہوئے (کہہ رہا ہوں)۔

(اور اسکو) باآوازِ بلند کہے ۳ بار

سفر میں یہ سورتیں پڑھو

سورۃ الکٰفرون

سورۃ النصر

سورۃ الاخلاص

سورۃ الفلق

سورۃ الناس

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

قل یا ایہا الکفرون، اذا جاء نصر اللہ، قل ہو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس، اور ہر سورت کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کرو اور بسم اللہ پر ختم کرو۔ حضرت جبیر فرماتے ہیں میں دولت مند اور مالدار تھا مگر سفر کرتا تھا تو اپنے ساتھیوں میں سب سے (زیادہ) تباہ حال اور مفلس ہو جاتا تھا جب سے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سورتیں سیکھیں اور ان کو پڑھنا شروع کیا تو سفر سے واپسی تک اپنے سب دوستوں سے زیادہ اچھے حال میں اور دولت مند رہتا۔ ابو یعلیٰ، حصن حصین ترجمہ صفحہ ۲۸۶

اور اس کو تین بار با آواز بلند
حاکم ۔ حصن حصین صفحہ ۲۸۵-۲۸۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جب کسی منزل پہ ٹھہرو تو کوچ کرنے سے پہلے پڑھو

نفل[1]	۲ رکعتیں
اَللّٰهُ اَكْبَرُ[2] — اللہ بہت بڑا ہے	۱ بار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ[3] — بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	۳ بار
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ — اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ سے سلامتی مل سکتی ہے۔ بڑی برکت والا ہے اے بزرگی اور عزت والے	۱ بار

[1] حضرت انس بن مالک رضہ سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ اترتے تھے، تو جب تک دو رکعت نہیں پڑھ لیتے تھے، (اکیلا کر) اس جگہ کو دو رکعت پڑھ کر رخصت نہیں کر لیتے تھے، وہاں سے کوچ نہیں کرتے تھے۔ امام عبداللہ (دارمی) لکھتے ہیں (اس حدیث کے راوی) حضرت عثمان بن سعید رضہ ضعیف ہیں۔ (دارمی شریف صفحہ ۲۰۴ شمار ۲۶۲۸)

[2] ابن عباس رضہ / بخاری رح مسلم رح مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۹۰ شمار ۸۸۸

[3] ثوبان رضہ / مسلم رح مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۹۰ شمار ۸۹۰

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

جب سفر سے واپس لوٹو

نفل	۲ رکعتیں
اَللّٰهُ اَكْبَرُ	۱ بار
اللہ سب سے بڑا ہے	
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ	۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ	
اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے	
السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ	
سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی	
وَالْاِكْرَامِ	۱ بار
اور عزت والے	

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے لوٹ کر واپس آتے تو دن کو چاشت کے وقت پھر آتے جب شہر میں داخل ہوتے تو پہلے مسجد میں آ کر دو رکعتیں پڑھتے بعد اس کے وہاں بیٹھتے

ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۳۰۴ شمار ۱۰۱۸

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

السِّيَرُ وَالْمَغَازِىّ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّآ

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

السِّیَرُ والمغازی

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس و اکمل جناب رسولِ اکرم و اجمل، اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کو دعوتِ اسلام کا نامہ لکھا اور اس نامہ کو وحیہ کلبیؓ کے ہاتھ روانہ فرمایا۔ اور حکم دیا کہ اس نامہ کو تم حاکم بصریٰ کے پاس پہنچانا۔ وہ اس کو قیصر کے پاس پہنچا دے گا۔ اس نامہ میں یہ لکھا تھا:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یہ نامہ ہے اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے ہرقل شاہِ روم کے نام ــ سلام ہے اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد میں تجھ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ تو اسلام قبول کر محفوظ و مامون رہے گا۔ تو اسلام قبول کر، تجھ کو اللہ (تعالیٰ) دوہرا اجر عطا فرمائے گا۔ اور اگر تو منہ پھیرے گا۔ یعنی اسلام قبول نہ کرے گا، تو تیرے اطاعت گذاروں اور تابعداروں (یعنی رعایا) کا گناہ بھی تجھ پر ہو گا (کہ تیرے اسلام نہ لانے سے وہ بھی کفر میں مبتلا رہیں گے) اور اے اہلِ کتاب! آؤ طرف دینِ حق کی جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے (یعنی جیسا کہ تم رسول اور اللہ اور اللہ کی کتاب پر ایمان اور اعتقاد رکھتے ہو ہم بھی رکھتے ہیں) اور وہ دین (حق) یا کلمہ مشترک یہ ہے۔ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں گے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔ اور ہم میں سے بعض آدمی بعض کو اللہ کے سوا اپنا پروردگار نہ بنائے گا۔ (جیسا کہ مسیحیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا پروردگار بنا لیا تھا) پھر اگر اے مومنو! اہلِ کتاب اس دعوت

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

سے اعراض کریں۔ اور دینِ حق کی طرف نہ آئیں۔ تو تم ان سے کہو۔ کہ اے کافرو! تم گواہ رہو۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ (بخاریؒ ومسلمؒ)

(مسلم کی روایت میں چند الفاظ مختلف ہیں)

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۵-۹۴-شمار ۳۷۳۱)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے ایام میں (ایک دفعہ) انتظار کیا (یعنی دشمن سے جنگ نہ کی شروع دن میں۔ جیسا کہ معمول تھا، بلکہ دن چڑھنے کا انتظار کیا) جب آفتاب ڈھل گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا۔ لوگو! دشمنوں سے معرکہ آرا ہونے کی آرزو نہ کرو (اس لئے کہ جنگ کرنا مصیبت و بلا کا سامنا کرنا ہے) بلکہ اللہ سے امن و عافیت چاہو۔ اور جب تم دشمن سے لڑو۔ تو صبر سے کام لو۔ اور اس کا یقین رکھو ــــ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی:۔

"اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، ابر کو چلانے والے، دشمن کی جماعت کو شکست و ہزیمت دینے والے۔ دشمنوں کو شکست و ہزیمت دے۔ اور کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما (بخاریؒ ومسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۶ شمار ۳۷۳۵)

حضرت ابن عمر رضؓ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے چھوہاروں کے درخت جلا ڈالے اور کاٹ ڈالے اور اسی جگہ کا نام بویرہ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے (اس موقعہ پر) یہ آیت نازل فرمائی۔ مَا قَطَعۡتُمۡ مِّنۡ لِّیۡنَۃٍ اَوۡ تَرَکۡتُمُوۡھَا قَآئِمَۃً عَلٰٓی اُصُوۡلِھَا فَبِاِذۡنِ اللّٰہِ وَلِیُخۡزِیَ الۡفٰسِقِیۡنَ ط (چھوہاروں کے جن درختوں کو تم نے کاٹا اور جن درختوں کو ان کی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا۔ وہ سب اللہ تعالیٰ کی اجازت (سے) ہے۔ اور اس لئے ہے ــ کہ

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

فاسقوں کو ذلیل ورسوا کرے) اس باب میں حضرت ابن عباس رضؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت اسی طرف گئی ہے۔ کہ درختوں کے کاٹنے اور قلعوں کے ڈھانے اور ویران کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔ بعض علماء اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام اوزاعیؒ کا یہی قول ہے۔ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے پھلے پھولے درختوں کے کاٹنے اور آباد عمارت کو ویران کرنے سے منع فرمایا۔ اور آپؓ کے بعد مسلمانوں کا یہی عمل رہا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ کہ دشمنوں کی زمین کو جلانے، درختوں اور ان کے پھلوں کے کاٹنے میں کچھ ہرج نہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں۔ کبھی بعض جگہوں میں ایسا کئے بغیر چارہ نہیں ہوتا۔ لیکن بے فائدہ نہ جلانا چاہیئے۔ امام اسحٰقؒ فرماتے ہیں۔ کہ جب جلا دینا ہی ان کے لئے بڑی سزا ہو۔ تو جلا دیں۔ (مطلب یہ ہے کہ اگر جلا دینا ضروری ہو، اس کے بغیر چارہ نہ ہو اور اس سے کفار کے حوصلے پست ہوتے ہوں، تو جلا دینے میں کچھ ہرج نہیں)

(ترمذی شریف اول صفحہ ۳۱۳ شمار ۱۴۵۳)

حضرت ابن بریدہ رضؓ اپنے والدؓ کی روایت بیان کرتے ہیں۔ کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی رسالہ پر کسی شخص کو افسر مقرر فرماتے۔ تو اس کی ذات کے واسطے یہ نصیحت فرماتے۔ کہ اللہ سے خوف کھاتا رہے، اور اپنے ماتحت لشکریوں کے حق میں یہ نصیحت ہوتی۔ کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرے (جہاد کے امور میں یہ فرماتے) کہ جو اللہ سبحانہ کو نہ مانے۔ اللہ تعالےٰ کے واسطے اس سے جنگ کرو (اور جو کسی سے عہد کر لو) پھر عہد شکنی نہ کرو۔ نہ (مقتولین کو) مثلہ بناؤ (یعنی ان کے ناک کان مت کاٹو) غنیمت میں چوری اور بچوں کے قتل سے پرہیز کرو اور دشمن سے مقابلہ کے وقت تین باتیں پیش کی جائیں۔ اگر وہ ان کو منظور کر لیں تو اپنے ہاتھوں کو ان کے مالوں اور جانوں سے روک لو۔ پہلے ان پر اسلام پیش کرو۔ اگر وہ اسلام قبول کر لیں۔ تو اپنے ہاتھوں کو روک لو۔ اور ان سے کہو۔ کہ وہاں سے ہجرت کر کے مسلمانوں کی آبادی میں چلے آئیں۔ جو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

حقوق مسلمان مہاجر کے واسطے ہوں گے۔ وہی تمام حقوق ان کو عنایت ہوں گے، اگر وہ ہجرت سے انکار کریں۔ تو ان سے کہہ دو۔ کہ گاؤں والوں کی طرح شمار کئے جائیں گے۔ اور جو حکم گاؤں والے کے واسطے اللہ تعالےٰ نے دیا ہے۔ اس میں شامل ہو کر رہیں گے۔ مسلمانوں کے مالِ غنیمت اور انعامات میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ البتہ اگر جہاد میں شرکت کریں گے۔ تو حصّہ کے بھی مستحق ہوں گے۔ اور اگر وہ ایمان لانے سے انکار کریں۔ تو ان کے سامنے جزیہ پیش کرو۔ اگر جزیہ دینا قبول کریں۔ تو ان سے دست بردار ہو جاؤ۔ ان کے مالوں سے ہاتھ اٹھا لو۔ کیونکہ وہ ذمّی ہو کر محفوظ ہو گئے۔ اور اگر وہ لوگ جزیہ سے بھی انکار کر دیں۔ تو ان پر اللہ تعالےٰ سے مدد مانگ کر ان سے جنگ کرو۔ اور (یہ بھی خیال رکھو کہ) جب تم لوگ کسی قلعہ کا محاصرہ کرو۔ اور وہاں کے لوگ اللہ تعالےٰ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری پر تم سے امن طلب کریں۔ تو اللہ تعالےٰ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری پر ان کو امن نہ دو۔ بلکہ اپنے باپ یا ہمراہی کی ذمہ داری پر امن دو۔ کیونکہ باپ یا ہمراہی کے ذمہ کا اللہ تعالےٰ کے ذمہ سے توڑنا آسان ہے۔ ایسے ہی جب کسی قلعہ کا محاصرہ ہو، اور قلعہ والے خواہش کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے ذمہ پر قلعہ سے باہر آجائیں۔ تو اس ذمہ پر ان کو اجازت نہ دو۔ بلکہ اپنی ذات پر ان کو باہر نکلنے کا حکم دو۔ کیونکہ تم کو اللہ تعالےٰ کا حکم نہیں معلوم ہو سکتا کہ ان کے بارے میں کیا ہے حضرت علقمہ رضؓ کا بیان ہے۔ کہ میں نے یہ حدیث مقاتل ابن حبان رضؓ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا۔ مسلم ابن ہیقیم رضؓ نے بروایت نعمان ابن مقرن رضؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مجھ سے بھی نقل کی ہے

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۴۶۔ عن حضرت ابن بریدہ رضؓ)

حضرت عبد اللہ ابنِ مسعود رضؓ کہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بعد تم لوگوں میں ایسے حاکم پیدا ہوں گے جو سنت پر چلنا چھوڑ دیں گے۔ اور (بدعت پر عمل کریں گے)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اور اسی طرح نماز کے وقتوں میں تاخیر کیا کریں گے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مجھ کو ایسے حاکموں کی ملاقات ہو تو میں کیا کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام عبدؓ کے بیٹے! اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی شخص کی اطاعت نہ کرنی چاہیئے

(عبد اللہ ابن مسعودؓ / ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۴۷)

حضرت عصام مزنی رضؓ (جن کو صحبتِ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہے) فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی بڑے یا چھوٹے لشکر کو روانہ فرماتے تو ان لوگوں کو ہدایت فرماتے کہ جب تم لوگ کوئی مسجد دیکھو یا کسی مؤذن کو (اذان دیتے) سنو۔ تو کسی کو قتل نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۳-۲۱۲ شمار ۱۴۵۰)

حضرت نعمان بن مقرن رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہو کر (کئی مرتبہ) لڑائی لڑی (یعنی میں کئی غزووں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا۔ کہ جب صبح طلوع ہوتی۔ تو رک جاتے اور سورج نکلنے تک رکے رہتے۔ جب سورج طلوع ہو چکتا۔ تو لڑائی شروع کر دیتے پھر جب دوپہر ہوتی (اور آفتاب نصف النہار پر ہوتا)۔ تو لڑائی موقوف کر دیتے۔ اور زوال آفتاب تک رکے رہتے۔ اس کے بعد پھر جنگ شروع کر دیتے۔ اور عصر کی نماز تک لڑائی جاری رکھتے تھے۔ اور کہا جاتا تھا۔ کہ اس وقت مدد کی ہوائیں ابھرتی تھیں۔ اور مومن اپنے لشکروں کے لئے اپنی نمازوں میں دعائیں کرتے تھے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۵-۳۲۴ شمار ۱۵۱۴)

حضرت انس بن مالک رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی (کافروں پر حملہ کرکے) قتل و غارت کرتے۔ تو صبح کے وقت نماز فجر کے قریب قتل وغارت کرتے، پھر اگر اذان کی آواز

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

سنتے تو قتل و غارت سے) رک جاتے ۔ اور اگر نہ سنتے ۔ تو قتل و غارت جاری رکھتے ۔ ایک دن (اذان) سننے کے لئے کان لگایا ۔ تو ایک شخص کو کہتے سنا ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ۔ فطرت (اسلام) پر ہے ۔ پھر اس نے کہا ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ۔ دوزخ سے نکل گیا ۔ (یعنی جہنم سے نجات پائی) یہ حدیث حسن صحیح ہے

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۶ شمار ۱۵۲۰)

حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں ۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم سے جہاد کرتے تھے ۔ تو بغیر اس کے کہ صبح ہو جائے ۔ جہاد نہ کرتے تھے ۔ پھر اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اذان (کی آواز) سن لیتے تھے ۔ تو جہاد موقوف کر دیتے تھے ۔ اور اگر اذان (کی آواز) نہ سنتے تھے ۔ تو صبح کے بعد فوراً غارت کا حکم دیتے تھے ۔ چنانچہ ہم خیبر ہیں میں بھی رات کے وقت گئے تھے ۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۵۷ شمار ۱۹۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز (مکہ میں) داخل ہوئے ۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر خود تھا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی) کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لگا کھڑا ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اسے (وہیں) قتل کر دو ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۹-۳۳۸ شمار ۱۵۹۳)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَلْجِهَادِ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا قَيُّومُ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا حَيُّ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّآ

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اَلْجِهَادُ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مکّے سے نکالے گئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا ان لوگوں نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نکال دیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اب یہ لوگ ضرور برباد ہوں گے پھر یہ آیت اتری اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا الخ یعنی اجازت دی گئی ان لوگوں کو جن سے مشرک لڑتے ہیں۔ (لڑنے کی کیونکہ اس سے پہلے لڑنے کا حکم نہ تھا مسلمانوں کو کافر ان کو ستاتے ایذا دیتے مارتے تب وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، صبر کرو۔ ابھی اللہ کا حکم مجھ کو لڑنے کا نہیں ہوا۔ جب یہ آیت اتری تو جہاد شروع ہوا۔) حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے فرمایا۔ میں سمجھا' اب لڑائی ہوگی۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔ تو یہ آیت سب سے پہلے اتری جہاد میں۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۴۱)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور ان کے دوست حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکّے میں تشریف رکھتے تھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس زمانے میں ہم مشرک تھے تو عزّت میں تھے اور جب سے ایمان لاتے ذلیل ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تو یہی حکم ہے کہ معاف کروں لوگوں کی خطاؤں کو تو مت لڑو۔ پھر جب ہم کو اللہ سبحانہٗ مدینے لے گیا تو وہاں حکم ہوا کافروں سے لڑنے کا اس وقت بعض لوگ لڑنے میں ہچکچاتے (یعنی لڑائی سے ڈرے) تب اللہ سبحانہٗ نے یہ آیت اتاری، اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ۔
یعنی تو نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جن سے پہلے کہا گیا تھا روکے رہو اپنے ہاتھوں کو اور نماز پڑھا کرو

(نسائی شریف جلد دوم، صفحہ ۲۴۲/۲۴۱)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں سے جہاد کرو تم اپنے مالوں کے ساتھ اور اپنی جانوں کے ساتھ اور اپنی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

زبانوں کے ساتھ۔

(انسؓ / ابوداؤدؒ / ابوداؤد شریف، جلد اوّل صفحہ ۵۲۶، شمار ۲۲۲۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم سے جہاد کے واسطے چلنے کو کہا جاتے تو فوراً نکلو اس میں سستی نہ کرو۔

(ابن عباسؓ / ابن ماجہؒ، ابن ماجہ شریف، صفحہ ۳۳۵)

حضرت سالم ابوالنضرؒ حضرت عمر بن عبداللہؓ کے مولیٰ (اور وہ ان کے منشی بھی تھے۔) کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ نے ان کو یہ لکھ بھیجا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت تلواروں کے ساتے کے نیچے ہے۔

(بخاری شریف، جلد دوم صفحہ ۲، شمار ۸۱)

حضرت ابوبکر بن ابی موسیٰ اشعریؒ کہتے ہیں کہ میرے والدؓ نے (ایک مرتبہ میدان جنگ میں) دشمنوں کے سامنے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے تلواروں کے ساتے کے نیچے ہیں ہماری قوم کے ایک پراگندہ حال شخص نے (حضرت ابوموسیٰؓ سے) کہا تم نے خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے انہوں نے کہا ہاں (میں نے خود سنا ہے) راویؒ کہتے ہیں کہ وہ پراگندہ صورت شخص لوٹ کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہا میں تم لوگوں کو (الوداعی) سلام کرتا ہوں یہ کہہ کر اس نے اپنی تلوار کی میان کو توڑ ڈالا اور تلوار لے کر لڑنے لگا حتیٰ کہ قتل کیا گیا (یہ حدیث حسن غریب ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۳ شمار ۱۵۶۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تک دشمن (اسلام سے) مقابلہ باقی ہے اس وقت تک ہجرت باقی ہے۔

ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(عبداللہ بن سعدیؓ / نسائیؒ ابن حبانؒ، بلوغ المرام صفحہ ۲۶۳، شمار ۱۲۹۲)

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے میں نے سنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہجرت کبھی ختم نہ ہوگی جب تک توبہ ختم نہ ہوگی اور توبہ ختم نہ ہوگی جب تک آفتاب پچھم کی طرف سے نہ نکلے گا (تو ہمیشہ دارالکفر اور دارالمعاصی سے ہجرت کرنا دارالاسلام اور دارالصلاح کی طرف بہتر ہے)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۵۲۰، شمار ۲۱۹۶)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح (مکہ) کے دن فرمایا کہ بعد فتح کے ہجرت باقی نہیں رہی مگر جہاد اور نیت (کا ثواب) باقی ہے اور جب تم جہاد کے لئے (حاکم شریعت کی طرف سے) طلب کئے جاؤ تو (فوراً) نکل پڑو۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۲ / ۳۱ شمار ۸۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک گروہ میری اُمت کا حق پر لڑتا رہے گا اپنے دشمن سے یہاں تک کہ آخری اُمت میری دجال سے لڑے گی۔

(عمران بن حصینؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۵۲۱ شمار ۲۲۰۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت (کہیں نہ کہیں) ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔

(جابر بن سمرہؓ / مسلم، مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۷، شمار ۳۶۱۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں پس جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہہ دے گا اس کی جان اور اس کا مال مجھ سے بچ جائے گا مگر بعوض حق کے اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ اس مضمون کو حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت ابن عمرؓ نے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

(ابوہریرہؓ / بخاریؒ، بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۵۷، شمار ۲۰۰)

حضرت ام حصین احمسیہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں تقریر فرماتے سنا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر ایک چادر تھی جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بغل کے نیچے سے لپیٹ رکھا تھا وہ فرماتی ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو کے عضا کو دیکھ رہی تھی کہ جنبش کرتا تھا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اے لوگو! اللہ سبحانہ سے ڈرو اور اگر چہ تم پر حبشی غلام حاکم بنایا جائے جس کی ناک کٹی ہو یا کان کٹے ہوں تو اس کا کہنا مانو اور فرمانبرداری کرو جب تک وہ تم لوگوں کے لئے اللہ کی کتاب کو

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

قائم رکھے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عرباض بن ساریہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ روایت حضرت ام حصینؓ سے کئی طریق سے مروی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۳۹/۴۰، شمار ۱۶۰۵)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ (اور امتوں سے باعتبار زمانہ کے) اخیر میں ہیں (مگر مرتبہ میں سب سے) سبقت لے جانے والے ہیں اور اسی اسنادؔ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو شخص حاکم شریعت کی اطاعت کرے اس نے بے شک میری اطاعت کی اور جو شخص حاکم شریعت کی نافرمانی کرے اس نے بے شک میری نافرمانی کی اور امام تو (مثل) ڈھال (کے) ہوتا ہے۔ اس کے پیچھے سے جنگ کی جاتی ہے اور اس سے پناہ لی جاتی ہے پس اگر وہ اللہ سے تقویٰ کا حکم دے اور انصاف کرے تو اس کی وجہ سے اسے ثواب ملے گا اور اگر وہ اس کے خلاف کرے تو اس کی وجہ سے اس پر گناہ ہوگا۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۵۹ شمار ۲۰۸)

حضرت ابن عمرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (امام کی بات) سننا اور ماننا (ہر شخص پر) ضروری ہے تاوقتیکہ اسے کسی گناہ کی بات کا حکم نہ دیا جائے پھر اگر کسی گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ سننا (ضروری) ہے اور نہ ماننا۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۵۹ شمار ۲۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہاد دو طرح پر ہے ایک وہ جہاد جو اللہ سبحانہٗ کی رضامندی کے واسطے کیا جاتا ہے اور امام کی فرمانبرداری کی جاتی ہے اور عمدہ سے عمدہ مال اس میں خرچ کیا جاتا ہے اور رفیق کے ساتھ نرمی اور محبت کی جاتی ہے اور فساد سے پرہیز رہتا ہے تو اس قسم کا جہاد تو سونا اور جاگنا سب عبادت ہے اور جو جہاد اپنی بڑائی اور اپنا درجہ دکھانے اور سنانے کے واسطے ہو اور اپنے افسر کی نافرمانی اور زمین میں فساد منظور ہو تو یہ جہاد ایسا ہے اس میں جو کوئی جاوے ثواب تو کیا اس کو خالی لوٹ آنا مشکل ہے (یعنی ایسے جہاد میں اگر گناہ سے بچ جاوے تو یہی غنیمت ہے ثواب کا کیا ذکر)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

(معاذ بن جبلؓ / ابوداؤد) ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۹ شمار ۲۲۳۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ ہندوستان میں مسلمان جہاد کرینگے تو اگر وہ جہاد میرے سامنے ہوا تو میں اپنی جان اور مال کو اس میں خرچ کروں گا اگر مارا جاؤں گا تو سب سے افضل شہیدوں میں داخل ہوں گا اور جو زندہ رہوں گا تو میں وہ ابوہریرہؓ ہوں گا جو جہنم کے عذاب سے آزاد کر دیا گیا ہے۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۷۰)

حضرت ثوبانؓ جو غلام تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اُمّت میں دو گروہ ہوں گے اللہ بچادے گا ان کو دوزخ سے۔ ایک ان میں سے جہاد کرے گا ہندوستان میں اور دوسرا ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۷۰)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سوال کیا کسی شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سا عمل بڑھ کر ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا ایمان لانا اللہ سبحانہٗ پر۔ عرض کیا اس نے پھر کونسا۔ فرمایا جہاد کرنا اللہ سبحانہٗ کی راہ میں۔ عرض کیا پھر کونسا فرمایا حج کرنا۔ حج مبرور جو مقبول ہو اللہ کی جناب میں۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۳)

حضرت ابوموسیٰ (اشعریؓ) کہتے ہیں کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کوئی شخص تو ناموری کی غرض سے جہاد کرتا ہے اور کوئی شخص اپنی بہادری دکھانے کے لئے لڑتا ہے تو فی سبیل اللہ (مجاہد) کون ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو (محض) اس لئے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہوجاتے وہ (مجاہد) فی سبیل اللہ ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۸ شمار ۳)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اس حدیث قدسی میں فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی میرے بندوں میں سے جاوے جہاد کرنے کو میری خوشنودی کے لئے میں ضامن ہوجاتا ہوں اس کے واسطے اس بات کا کہ لوٹا دوں اس کو ثواب یا مال غنیمت دے کر اور اگر قبض کروں اس کی جان تو بخشوں گا اس

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

کو اور رحمت کروں گا اس پر　　(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ اس شخص کے لئے ذمہ دار ہو گیا ہے جو اس کی راہ میں جہاد کرے اس کو جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ کے وعدوں کی تصدیق کے سوا اور کسی غرض سے گھر سے نہ نکالا ہو اس بات کا کہ اسے جنت میں داخل کرے گا یا اس کے مکان کی طرف جہاں سے وہ آیا تھا ثواب یا غنیمت کے ساتھ واپس کر دے گا۔　(ابو ہریرہؓ / بخاریؒ / بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۹۸، شمار ۳۵۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین آدمی ہیں جن کا اللہ ضامن ہے۔ ایک وہ جو اللہ کی راہ میں جہاد کو نکلے اللہ اس کا ضامن ہے یا اس کو مار کر جنت میں داخل کرے گا یا زندہ گھر کو پھیر دے گا ثواب اور مال غنیمت دلوا کر۔ دوسرے وہ شخص جو مسجد کو چلے اللہ اس کا ضامن ہے اگر مر جاتے گا تو جنت میں جاوے گا نہیں تو اجر اور ثواب کما کر پھر آوے گا تیسرے وہ شخص جو اپنے گھر میں السلام علیکم کر کے جاوے اس کا اللہ ضامن ہے۔

(ابو امامہ باہلیؓ / ابو داؤدؒ، ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۳ شمار ۱۱۲۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا میں تین قسم کے مومن ہیں ایک تو وہ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور پھر کسی شک و شبہ میں مبتلا نہ ہو جاتے اور اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کیا (اور یہ سب سے بہتر مومن ہیں) اور دوسرے وہ جن کے ہاتھوں میں مسلمانوں کے جان و مال محفوظ ہیں اور تیسرے وہ جس کے دل میں طمع کی خواہش پیدا ہوتی ہے لیکن وہ اس خواہش کو صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔　(ابو سعید خدریؓ / احمدؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۸۶ شمار ۳۶۶۰)

حضرت ابو سعید (خدریؓ) کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں افضل کون ہے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مومن جو اپنی جان سے اور اپنے مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہو۔ حضرات صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس کے بعد کون، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مومن جو پہاڑ کے کسی درّے میں رہتا ہو (اور وہیں) اللہ کی عبادت کرتا ہو اور لوگوں کو اپنے ضرر سے محفوظ رکھتا ہو۔　(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۲، شمار ۵۳)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضور اقدس

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی عبادت بتائیے جو جہاد کے ہم مرتبہ ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایسی عبادت معلوم نہیں (پھر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو ایسا کر سکتا ہے کہ جب مجاہد (جہاد کے لئے) نکلے تو تو اپنی مسجد میں (جا) اور (نماز پڑھنے) کھڑا ہو جا اور سست نہ ہو اور برابر روزہ رکھنا شروع کر دے اور ترک نہ کر، اس نے عرض کیا کہ ایسے کون کر سکتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے تھے کہ مجاہد کا گھوڑا جب اپنی رسی میں (بندھا ہوا چرنے کے لئے) چلتا پھرتا ہے تو مجاہد کے لئے (اس کے ہر ہر قدم پر) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۲/۲۳ شمار ۵۲)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہو (اور اللہ اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے) اس کی مثال مثل اس شخص کے ہے جو (برابر دن بھر) روزہ رکھتا ہو اور رات بھر نماز پڑھتا ہو اور اللہ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کے لئے اس بات کی ذمہ داری کر لی ہے کہ اگر اس کو موت دے گا تو اسے جنت میں داخل کر دے گا یا اسے ثواب اور (مال) غنیمت کے ساتھ زندہ لوٹاتے گا۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۳ شمار ۵۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اللہ کے ذمہ یہ وعدہ ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کر دے گا خواہ وہ فی سبیل اللہ جہاد کرے (یا نہ کرے) بلکہ جس سرزمین میں پیدا ہوا ہو وہیں بیٹھا رہے۔ حضرات صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم لوگوں میں اس بات کو مشہور نہ کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں وہ اللہ نے فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کے لئے مہیا کئے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان میں اتنا فاصلہ ہے جیسے آسمان و زمین کے درمیان میں پس جب تم اللہ سے دعا مانگو تو اس سے فردوس طلب کرو کیونکہ وہ جنت کا افضل اور اعلیٰ (حصہ) ہے (مجھے خیال ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ بھی اس کے بعد فرمایا کہ) اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔ (ابوہریرہؓ/ بخاری/ بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۴ شمار ۵۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں میں

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ

بہترین زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے گھوڑے کی پشت پر سوار ہو اور جب خوف و فریاد کی آواز سنے فوراً اس کی طرف دوڑ جائے اور تلاش کرے قتل اور موت کو (یعنی دشمنوں کو قتل کرنے کے لئے دوڑے اور درجہ شہادت حاصل کرنے کے لئے اپنی موت کو تلاش کرے) جہاں اس کے خیال میں یہ چیزیں ہوں اور پھر اس شخص کی بہترین زندگی ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بکریوں میں رہتا ہو یا کسی وادی میں اور نماز پڑھتا ہو زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہو یہاں تک کہ وہ موت سے ہمکنار ہو جائے یہ شخص لوگوں میں صرف بھلائی سے زندگی بسر کرتا ہے۔ (ابوہریرہ رضؓ مسلم، مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۸، شمارہ ۳۶۰۵)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قسم ہے اس (ذات) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر چند مسلمان ایسے نہ ہوتے کہ ان کا دل مجھ سے پیچھے رہ جانے کو گوارا نہ کرے گا اور (اگر ان سب کو ہمراہ لے جاؤں گا تو) اتنی سواریاں مجھے نہ ملیں گی جن پر ان کو سوار کروں تو میں کسی چھوٹے لشکر سے (بھی) جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے پیچھے نہ رہتا۔ قسم ہے اس (ذات) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۵ شمارہ ۶۲)

حضرت انس بن مالکؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت میں داخل ہوتا ہے وہ اس بات کو نہیں چاہتا کہ دنیا کی طرف لوٹ جائے چاہے اسے دنیا بھر کی چیزیں مل جائیں سوا شہید کے کہ وہ دنیا کی طرف لوٹنے کی تمنا کرتا ہے تاکہ وہ دس مرتبہ قتل کیا جائے اس وجہ سے کہ وہ (قتل فی سبیل کی) بزرگی دیکھتا ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۰ شمارہ ۸۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی مسلمان جس کی روح کو اللہ سبحانہٗ قبض کرے اس کی خواہش نہیں کرتا کہ اس کی روح دوبارہ تمہارے پاس آئے اور دنیا و مافیہا کی لذتوں کو حاصل کرے سوائے شہید کی روح کے (کہ وہ اس امر کو پسند کرتی ہے کہ دوبارہ دنیا میں جائے اور جہاد کرکے دوبارہ شہادت حاصل کرے)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ۖ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت ابن ابی عمیرہؓ کہتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کی راہ میں میرا مارا جانا مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں خیموں والوں (یعنی دیہاتیوں اور حویلیوں کے رہنے والوں کا حاکم بنوں۔

(عبدالرحمن بن ابی عمیرہؓ، النسائیؒ، مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۸۶ شمار ۳۶۶۱)

حضرت عمرو بن عبسہؓ کہتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا جہاد افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں آدمی کا بھی خون بہے، اور گھوڑا بھی زخمی ہو۔ (ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۲۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قفلہ مثل جہاد کے ہے ثواب میں (جہاد سے فارغ ہوکر لوٹے اس کا ثواب یا لوٹتے وقت پھر کافروں کا پیچھا کرے اس کا ثواب اس کو قفل یا قفلہ کہتے ہیں)

(عبداللہ بن عمروؓ، ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۵۱۲ شمار ۲۲۰۴)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے سیر و سیاحت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی سیاحت جہاد کرنا ہے اللہ کی راہ میں۔

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۵۲۱ شمار ۲۲۰۳)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ کا گزر ایک درہ پر سے ہوا اس درہ میں ایک چھوٹا سا میٹھے پانی کا چشمہ تھا انہیں وہ چشمہ اپنی پاکیزگی عمدگی کی وجہ سے اچھا معلوم ہوا انہوں نے (دل میں) کہا کیا اچھا ہوتا کہ میں لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرکے اس گھاٹی میں رہتا لیکن جب تک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت نہ لے لوں ایسا نہ کروں گا آخر انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کرو کیونکہ تم لوگوں میں سے کسی کا اللہ کے راستہ میں ٹھہرنا اس کے اپنے گھر میں ستر سال نماز پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور تمہیں بہشت میں داخل کردے (اگر یہ چاہتے ہو تو) اللہ کے راستہ میں جہاد کرو جس نے اونٹنی کے دو دفعہ دودھ دوہنے کے درمیانی وقت کے برابر بھی اللہ کی راہ میں جدال وقتال کیا اس کے لئے بہشت واجب ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَ حَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ عِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَ زِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۱/۲۳۱، شمار ۱۵۵۲)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو جہاد سے خبر دیجئے (یعنی کس طرح کا جہاد موجب ثواب ہے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن عمروؓ! اگر لڑے تو اس حال پر کہ صبر کرنے والا اور ثواب چاہنے والا ہو تو اللہ سبحانہٗ تجھ کو صبر کرنے والا اور ثواب چاہنے والا اٹھاتے گا اور اگر تو لڑے گا اپنی بہادری دکھلانے کے لئے اور زیادتی کے واسطے تو اللہ سبحانہٗ تجھ کو اسی حال پر اٹھاوے گا۔ اے عبداللہ بن عمروؓ! تو جس حالت پر لڑے گا یا مارا جاوے گا تو اللہ سبحانہٗ تجھ کو اسی حال پر اٹھاوے گا (اگر نیت خالص ہے تو مخلصوں میں حشر ہوگا نہیں تو ریاکاروں میں ہوگا)

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۵۳۰ شمار ۲۲۳۵)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ وہ اس سے دنیا کا مال و اسباب چاہتا ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کچھ ثواب نہ ہوگا تو لوگوں نے یہ بہت بڑی بات سمجھی اور دوبارہ اس شخص سے کہا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو پھر پوچھ شاید کہ تو اس بات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی طرح سمجھا نہ سکا تو پھر اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ اس سے دنیا کا مال و اسباب چاہتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کچھ ثواب نہ ہوگا پھر تیسری مرتبہ لوگوں نے اس شخص سے کہا تو پھر اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ تو اس نے تیسری بار پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کچھ ثواب نہ ہوگا۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۹ شمار ۲۲۳۳)

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا ایک شخص لڑتا ہے اپنے ذکر کے واسطے یعنی مشہوری اور شہرت کے واسطے جس کو سمعہ کہتے ہیں اور ایک شخص لڑتا ہے غنیمت ہاتھ لگنے کیواسطے اور ایک شخص لڑتا ہے اپنی تعریف اور نام آوری کیواسطے اور ایک شخص لڑتا ہے تاکہ اس کا مرتبہ دکھایا جاوے، یعنی اپنی شجاعت اور بہادری دکھانے کو تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسواسطے لڑتا ہے کہ اللہ کا دین بلند ہو وہ شخص اللہ سبحانہٗ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

کی راہ میں لڑتا ہے (اس کو جہاد کا ثواب ہے) اور جو ملک اور دنیا کے واسطے لڑتا ہے وہ جہاد نہیں ہے۔

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۵۲۹/۳۰، شمار ۲۲۲۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جہاد کرے اللہ کی راہ میں اور نیت نہ رکھے مگر رسی لینے کی بس اس کو وہی چیز ملے گی جو اس کی نیت میں ہے (یعنی جہاد کا ثواب نہ ہوگا کیونکہ اس کی نیت خالص نہ تھی)

(عبادہ بن صامتؓ/ابوداؤدؒ/نسائیؒ، نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۸)

حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جنت کا ایک چھوٹا سا مقام جو بقدر ایک کمان کے (ہو) اس چیز سے جس پر آفتاب طلوع کرتا ہے اور غروب کرتا ہے (یعنی تمام دنیا سے) بہتر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا تمام ان چیزوں سے بہتر ہے جن پر آفتاب طلوع کرتا ہے یا غروب کرتا ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۴ شمار ۵۹)

حضرت انس بن مالکؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح و شام کو چلنا تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۴ شمار ۵۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص (جہاد) فی سبیل اللہ میں سہ پہر کو ذرا بھی چلا ہوگا تو راستہ میں جتنا غبار اس پر پڑا ہوگا قیامت کے روز اس پر اتنی ہی مشک ڈالی جائے گی۔

(انس بن مالکؓ/ابن ماجہ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۳۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جائیگا وہ مسلمان دوزخ میں جس نے مارا ہو کافر کو پھر میانہ روی کی یعنی درست رہا ہو قول اور فعل میں اور غبار اللہ کی راہ کا اور پیپ دوزخ کی جمع نہیں ہو سکتی دونوں مسلمان کے پیٹ میں اور حسد اور ایمان ایک آدمی میں جمع نہیں ہو سکتے۔ (ابوہریرہؓ/نسائیؒ، نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۴۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار جہاد کا اور دھواں دوزخ کا بندے کے اندر ہرگز اور کبھی اکٹھے نہ ہوں گے بخل اور ایمان ایک شخص کے دل میں۔

(ابوہریرہؓ/نسائیؒ) نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۴۹)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت ابوعبس رضؓ جن کا نام حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر رضؓ ہے کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے دونوں پیر اللہ کی راہ میں (چلنے کے سبب سے) غبار آلود ہو جائیں اس کو (دوزخ کی) آگ مس نہ کرے گی۔
(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۹ شمار ۴۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ کے خوف سے رویا وہ دوزخ میں اس وقت تک داخل نہ ہوگا جب تک (جانور کے) تھن میں (سے نکلا ہوا) دودھ (اس میں واپس) نہ لوٹے (یعنی جس طرح تھن سے نکلا ہوا دودھ واپس تھن میں نہیں جا سکتا اسی طرح اللہ کے خوف سے رونے والا دوزخ میں داخل نہیں ہو سکتا) اور اللہ کے راستہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں ایک جگہ جمع نہ ہوگا (یعنی اللہ کی راہ میں پھرنے والا مجاہد دوزخ میں نہ جاتے گا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
(ابوہریرہ رضؓ / ترمذیؒ، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۸ شمار ۱۵۲۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتے کرتے) بوڑھا ہوگا تو اس کا بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لئے (باعث) نور ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔
(عمرو بن عبسہ رضؓ / ترمذیؒ، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۸ شمار ۱۵۳۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ایک شب فی سبیل اللہ مورچہ میں رہ کر مارا گیا تو اس نے جو نیک عمل دنیا میں کیا ہے اس کا ہمیشہ اس کو ثواب ملتا رہے گا اور جنت میں اس کا رزق مقرر کر دیا جاتے گا فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا قیامت کے روز ہر ایک خوف اور گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔
(ابوہریرہ رضؓ / ابن ماجہؒ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۵/۲۳۴)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضؓ نے خطبہ کہتے ہوتے فرمایا کہ (میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں) جو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور میں نے فقط بخل کی وجہ سے اب تک تمہارے سامنے بیان نہیں کی تھی اب ہر شخص کو اختیار ہے اس پر عمل کرے خواہ ترک کرے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص ایک شب مورچہ میں رہا تو اس پر ثواب ایسا ہے جیسے ہزار راتوں کی عبادت اور روزہ
(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۳۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

راہ میں ایک دن (بھی) پاسبانی کرنا تمام دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارا (چھوٹے سے چھوٹا) مقام جو بقدر ایک کوڑے کے ہو وہ تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور صبح و شام کے وقت جو بندہ اللہ کی راہ میں چلتا ہے وہ تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (سہل بن سعد سعدیؓ / بخاریؒ، بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۴/۴۳ شمار ۱۵)

حضرت فضالہ بن عبیدؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مرنے والے کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے (یعنی اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں) مگر اس کے اعمال پر نہیں جو اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) پاسبانی کرتا ہوا مرا کیونکہ اس کے واسطے اس کا عمل (ثواب) قیامت کے دن تک بڑھتا رہے گا اور وہ قبر کے فتنہ و عذاب سے بھی محفوظ رہے گا اور میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے بھی سنا ہے کہ مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامرؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت فضالہ بن علبیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۷۲۳، شمار ۱۵۲۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہرہ دیا اللہ کی راہ میں ایک دن اور ایک رات ہو گا اس کو مثل ایک مہینے کے روزوں اور نماز کا ثواب اور جاری رہے گا اس کا کام جو وہ کر رہا تھا اور بچ گیا فتنوں سے قبر اور حشر کے اور موقوف نہ ہو گا رزق اس کا (سلمانؓ / نسائیؒ، نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ کی راہ میں ایک رات پہرہ دینا آدمی کے اپنے گھر میں ایسے ہزار برس عبادت کرنے سے جس برس کے تین سو ساٹھ دن ہوں اور ہر دن ہزار برس کے برابر ہو زیادہ افضل اور اولیٰ ہے۔ (انس بن مالکؓ / ابن ماجہؒ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۳۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہرہ دینا اللہ کی راہ میں ایک دن۔ بہتر ہے ہزار دنوں سے اور مقاموں میں۔ (عثمانؓ / نسائیؒ، نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سبحانہٗ لشکر کے چوکیدار پر رحم فرماتے۔ (عقبہ بن عامر جہنیؓ / ابن ماجہؒ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۳۵)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت ابو ریحانہؓ سے منقول ہے کہ وہ ایک جہاد میں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو انہوں نے ایک مرتبہ رات کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ دوزخ اس آنکھ کے لئے حرام ہے جو اللہ کی راہ میں جاگی اور دوزخ اس آنکھ کے لیے حرام ہے جو اللہ کے خوف سے روئی اور تیسری بات کوئی اور بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی جس کو میں بھول گیا۔ حضرت ابوشریحؓ کہتے ہیں میں نے ایک شخص سے سنا کہتا تھا کہ وہ بات یہ تھی کہ دوزخ اس آنکھ کے لئے حرام ہے جو حرام چیزوں سے بند کی گئی یا وہ آنکھ جو اللہ سبحانہٗ کی راہ میں پھوڑی گئی۔ (دارمی شریف صفحہ ۲۶۴ شمار ۲۳۷۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرام ہیں دوزخ پر وہ آنکھیں جو جاگیں اللہ کی راہ میں

(ابوریحانہؓ / نسائیؒ / نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۰)

حضرت ابن عائذؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے جنازہ کے ہمراہ تشریف لے گئے (تاکہ اس پر نماز پڑھیں) جب جنازہ رکھا گیا تو حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز نہ پڑھئے اس لئے کہ یہ شخص فاسق تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی کام کرتے دیکھا ہے ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے ایک رات اللہ کی راہ میں پاسبانی کی تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور اپنے ہاتھوں سے مٹی دی اور پھر فرمایا تیرے دوست واحباب خیال کرتے ہیں کہ تو دوزخی ہے اور میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو مخاطب کر کے فرمایا عمرؓ تجھ سے لوگوں کے اعمال کا سوال نہ کیا جائے گا بلکہ دین اسلام کی بابت پوچھا جائے گا۔ (ابن عائذؓ / بیہقیؒ، مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۸۷ شمار ۳۶۶۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب صدقوں سے اچھا صدقہ اللہ کے راستہ میں خیمہ کا سایہ ہے (یعنی جہاد میں خیمہ دینا) یا اللہ کے راستہ میں ایک خادم کا دینا ہے یا اللہ کے راستہ میں اونٹ کی جفتی کے لائق (یعنی جوان اونٹنی ذکا دینا ہے) یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ (ابوامامہؓ / ترمذیؒ، ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۲۷ شمار ۱۵۲۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) کچھ خرچ کرتا ہے اس کے لئے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

(حزیم بن فاتک رضؓ/ترمذیؒ، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲، شمار ۱۵۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دینار وہ دینار ہے جو آدمی اپنے عیال پر خرچ کرے یا (جہاد) کے گھوڑے پر خرچ کرے یا اپنے مجاہدین ہمراہیوں پر خرچ کرے۔

(ثوبان رضؓ/ابن ماجہؒ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۴)

حضرت علی ابن ابی طالب رضؓ اور حضرت ابو درداؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ حضرت ابو امامہ باہلیؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت جابر ابن عبداللہؓ اور حضرت عمران بن حصینؓ یہ سب حضرات بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے راستے میں (یعنی مجاہدین) پر صرف کرے گا ایک روپیہ اور ان کے واسطے خرچ روانہ کرے گا اور یہ خود اپنے گھر بیٹھا رہے گا تو اس کو ہر روپیہ کے بدلے میں سات سو کا ثواب ملے گا اور اگر خود بھی جہاد کرے گا اور جہاد کرنے والوں پر صرف بھی کرے گا تو ایک روپیہ کے بدلے میں اس کو سات لاکھ کا ثواب ملے گا پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی، — وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۲۴)

حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے دی ایک اونٹنی مہار والی اللہ کی راہ میں کسی آدمی نے صدقہ کے طور پر اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آئیں گی سات سو اونٹنیاں مہار والی یعنی اس ایک کے بدلے میں۔ (نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۷۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غازی (یعنی جہاد کرنے والے) کے لئے اس کے جہاد کا (کامل) اجر ہے اور جہاد کے لئے مال دینے والے کو مال اور جہاد دونوں کا ثواب ملتا ہے۔

(ابن عمروؓ/ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۲۲ ۵ شمار ۲۲۴۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک نماز اور روزہ اور ذکر الٰہی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے پر سات سو حصے تک بڑھتا ہے۔ (یعنی ایک روزے کا ثواب سات سو روزے کے برابر ہوتا ہے) (معاذؓ/ابوداؤدؒ ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۴ شمار ۲۲۱۵)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جوڑا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

دے گا اللہ کی راہ میں (یعنی دو چیزوں کا جوڑا جیسے دو کپڑے یا دو جوتے یا دو گھوڑے وغیرہ) بلایا جائے گا بہشت میں یوں کہہ کر اے اللہ کے بندے یہ ہے بہتر چیز۔ جو کوئی ہوگا غازی پکاریں گے اس کو نماز کے دروازے سے اور جو ہوگا مجاہد پکاریں گے اس کو جہاد کے دروازے سے اور جو ہوگا خیرات کرنے والا پکاریں گے اس کو خیرات کے دروازے سے اور جو ہوگا روزہ دار پکاریں گے اس کو ریان کے دروازے سے (ریان اس دروازہ کا نام ہے جس میں سے روزہ دار جنت میں جاویں گے) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کچھ جرم ہے جو پکارا جائے سب دروازوں سے اور کوئی ایسا ہوگا بھی جو سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم ایسے ہی ہو گے۔

(ابوہریرہؓ/نسائیؒ، نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۶)

حضرت سلیمان بن بریدہؓ نے اپنے والدؓ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدوں کی عورتیں گھر بیٹھنے والوں کے لئے حرام ہیں ایسی جیسے ان کی مائیں ان کے حق میں حرام ہیں اگر گھر پر چھوڑ گیا مجاہد کسی کو اور اس نے خیانت کی مجاہد کی امانت میں۔ قیامت کے دن حکم ہوگا مجاہد کے لئے کہ یہ شخص ہے جس نے چوری اور خیانت کی تیرے گھر میں تو لے لے اس کی نیکیوں میں سے جتنا تیرا جی چاہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیا سمجھتے ہو کہ کتنا لے گا وہ

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۷۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا سامان درست کردے تو گویا اس نے خود جہاد کیا اور جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے پیچھے اس کے گھر کی خبرگیری عمدہ طور پر کرے تو گویا اس نے خود جہاد کیا۔

(زید بن خالدؓ/بخاریؒ، بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۵ شمار ۱۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص غازی کے جہاد میں جانے کے واسطے سامان مہیا کردے اور وہ چلا جائے تو اس کے واپس آنے تک مجاہد کے برابر ثواب ملتا رہے گا۔

(عمر بن الخطابؓ/ابن ماجہؒ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۲۳)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے جہاد نہیں کیا یا کسی غازی کا سامان بھی درست نہ کیا یا کسی غازی کی نیابت بھی نہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

کی یعنی اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کی خبر گیری بھلائی کے ساتھ نہ کی تو اللہ سبحانہٗ اس کو کوئی سخت مصیبت پہنچاوے گا قیامت سے پہلے (دنیا میں اور آخرت میں سخت عذاب ہے)

(ابی امامہؓ/ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۶ شمار ۲۲۲۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مر گیا اس طرح پر کہ نہ کبھی اس نے جہاد کیا اور نہ کبھی اللہ کی راہ میں اس نے لڑنے کی نیت کی اپنے دل میں تو وہ منافق کے ڈھیرے پر مرا۔

(ابوہریرہؓ/ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۲۵ شمار ۲۲۱۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو جہاد کے کسی نشان کے بغیر اللہ سبحانہٗ سے ملے گا وہ اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس میں دینی نقص ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

(ابوہریرہؓ/ترمذیؒ، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۴ شمار ۱۵۶۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ ایک تیر کی وجہ سے تین شخصوں کو بہشت میں داخل کرے گا (۱) اس کے بنانے والے کو جو اس کے بنانے میں بھلائی کی امید (نیت) رکھے (۲) (جہاد میں) اس کے پھینکنے والے کو (۳) اور اس کے آگے بڑھا کر دینے والے کو (یعنی اس کو جو مجاہد تیر انداز کو تیر نکال کر دیتا ہے یا تیر لا لا کر دے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیر اندازی کرو اور شہسواری کرو (یعنی شہسواری اور تیر اندازی کا فن سیکھو لیکن شہسواری سے زیادہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ تم تیر اندازی کرو (یعنی بہ نسبت شہسواری کے میں فن تیر اندازی سیکھنے کو زیادہ پسند کرتا ہوں) ایک مسلمان کے لئے ان تین کھیلوں کے علاوہ باقی سب کھیل بیکار ہیں (۱) تیر اندازی (۲) گھوڑوں کو سدھانا (۳) اپنے گھر والوں سے کھیلنا بس یہ تین کھیل مفید ہیں۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کے ذریعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت ہے۔ اس باب میں حضرت کعب بن مرہؓ حضرت عمرو بن عبسہؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عمروؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

(عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسینؓ/ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۲۹ شمار ۱۵۲۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لئے) گھوڑا رکھے محض اللہ پر ایمان لانے کی وجہ سے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اور اس کے وعدوں کو سچا سمجھ کر تو بے شک اس کا کھانا اور اس کا پینا اور اس کی لید اور اس کا پیشاب (غرض ہر چیز اس کی ثواب بن کر) قیامت کے دن اس کے ترازو میں تلے گی (یعنی ترازوئے اعمال میں تلے گی)

(ابو ہریرہؓ / بخاری، بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۶ شمار ۱۱۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کی پیشانی کے بالوں میں قیامت تک کے لئے بھلائی بندھی ہوتی ہے اور ثواب اور غنیمت بھی۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابو سعیدؓ حضرت جریرؓ حضرت ابو ہریرہؓ حضرت اسماء بنت یزیدؓ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا فقہ اور راز یہ ہے کہ ہر امام کے ساتھ قیامت کے دن تک جہاد لگا ہوا ہے (یعنی اس کے لئے ضروری ہے)

(عروہ بارقیؓ / ترمذیؒ، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۸ شمار ۱۵۹۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کی برکت (زردی مائل) صاف سرخ رنگ میں ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

(ابن عباسؓ / ترمذیؒ، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۸ شمار ۱۵۹۵)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ام حرامؓ نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ان کے گھر میں قیلولہ کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوتے بیدار ہوتے حضرت ام حرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنی امت کے ایک گروہ (کے خواب میں دیکھنے) سے خوش ہوا وہ دریا پر سوار ہوں گے مثل تخت نشین بادشاہوں کے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں سے کر دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم انہیں میں سے ہو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے پھر ہنستے ہوتے بیدار ہوتے اور اسی طرح دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم اگلوں میں سے ہو چنانچہ حضرت ام حرامؓ کے ساتھ حضرت عبادہ بن صامتؓ نے نکاح کیا اور ان کو جہاد میں لے گئے پھر جب وہ لوٹیں تو سواری ان کے قریب لائی گئی تاکہ وہ اس پر سوار ہو جائیں پس وہ گر پڑیں اور ان کی گردن کچل گئی۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۵ شمار ۱۵۲)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضور اقدس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تیرے والدین زندہ ہیں اس نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو انہیں (کی خدمت) میں کوشش کر۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۶۹ شمار ۲۵۳)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک جہاد میں) فرمایا تم مدینے میں ایسے لوگوں کو چھوڑ آئے جو تمہارے ساتھ ہیں چلنے میں اور خرچ کرنے میں اور جنگل کاٹنے میں لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلا وہ ہمارے ساتھ کیونکر ہو سکتے ہیں ان کاموں میں حالانکہ وہ مدینے میں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ عذر کے سبب سے رک گئے (تو گویا شریک ہیں)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۷ شمار ۲۲۲۵)

حضرت ابی ابن کعبؓ کا بیان ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ سبحانہٗ کے راستہ میں ایک دن مورچہ میں رہنا مسلمانوں کے ناکوں پر حفاظت کرنا اللہ سبحانہٗ کے نزدیک رمضان کے علاوہ سو سال کی عبادت روزہ، نماز سے زیادہ اچھی ہے۔ اور رمضان میں ایک دن مورچہ میں رہنا ثواب خیال کر کے اللہ سبحانہٗ کے نزدیک ہزار برس کے روزے اور نماز سے زیادہ ثواب والا اور افضل ہے پس اگر اللہ سبحانہٗ اس کو زندہ واپس کر دے۔ تو ہزار برس تک اس کی برائیاں نہ لکھی جائیں گی۔ بلکہ نیکیاں تحریر ہوں گی۔ اور اس مورچہ میں رہنے کا ہمیشہ اس کو ثواب ملتا رہے گا۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۳۵)

حضرت ابو نجیح سلمیؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ کہ جس نے اللہ سبحانہٗ کے راستے میں تیر پھینکا اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر (ثواب) ہے۔

(یہ حدیث حسن وصحیح ہے)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۲۹ شمار ۱۵۳۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جب جہاد کا سفر یا دشمن کا مُقابلہ ہو :

١ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَ نَصِيْرِیْ
اے اللہ تو ہی میرا قوت بازو اور مددگار ہے ہیں
بِكَ اَحُوْلُ وَ بِكَ اَصُوْلُ وَ بِكَ اُقَاتِلُ ابه
تیری ہی مدد سے حیلہ اور تدبیر کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے حملہ آور ہوتا ہوں اور تیرے ہی بل پر لڑتا ہوں
٢ رَبِّ بِكَ اُقَاتِلُ وَ بِكَ اُصَاوِلُ وَ
اے میرے پروردگار میں تیری ہی توفیق سے لڑتا ہوں اور تیرے ہی بوتے پر حملہ کرتا ہوں اور
لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ ابه
بجز تیرے کوئی بل بوتہ نہیں ۔
٣ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَ اَنْتَ
اے اللہ تو ہی میرا قوت بازو اور
نَاصِرِیْ وَ بِكَ اُقَاتِلُ۔ ابه
مددگار ہے ، اور تیرے ہی بل پر میں لڑتا ہوں

جب (مُجاہدین) دشمن سے لڑنے کا ارادہ کریں تو امیر لشکر سورج ڈھل جانے کا انتظار کرے، پھر کھڑے ہوکر (خطبہ دے اور) کہے :

٤ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ
اے لوگو دشمن سے ملنے کی تمنا مت کرو۔
وَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ
بلکہ اللہ سے سلامتی (عافیت) چاہو اور جب دشمن سے دست و گریبان ہو جاؤ
فَاصْبِرُوْا وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ
تو صبر کرو اور جان لو کہ بہشت

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

١ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اگر جہاد کا سفر یا دشمن سے مقابلہ ہو تو کہے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ الخ
انس رضی اللہ عنہ / ابوداؤد رح، نسائی رح، ابن حبان رح، ترمذی رح، ابن ابی شیبہ رح / ابوعوانہ رح، ابی حبان رح، حصن حصین، صفحہ ٩-٣٠٨

٢ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور اگر جہاد کا سفر یا دشمن کا مقابلہ ہو تو کہے: رَبِّ بِكَ اُقَاتِلُ الخ
صہیب ابن سنان الرومی رض / نسائی رح / حصن حصین، صفحہ ٩-٣٠٨

٣ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اگر جہاد کا سفر یا دشمن کا مقابلہ ہو تو کہے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ الخ
انس رضی اللہ عنہ / ابوعوانہ رح، حصن حصین صفحہ ٩-٣٠٨

٤،٥ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور جب (مجاہدین) دشمن سے لڑنے کا ارادہ کریں تو امیر لشکر سورج ڈھل جانے کا انتظار کرے پھر کھڑے ہو کر (خطبہ دے اور) کہے: يَآ اَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ الخ
عبداللہ بن ابی اوفیٰ رض / بخاری رح، مسلم رح، ابوداؤد رح، حصن حصین ٩-٣٠٨

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَ زِنَۃَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

ظِلَالِ السُّیُوۡفِ ا بار
تلواروں کے سایہ تلے ہے

پھر کہے:

اَللّٰھُمَّ مُنۡزِلَ الۡكِتٰبِ وَ مُجۡرِیَ
اے اللہ کتاب کے اتارنے والے اور چلانے والے

السَّحَابِ وَ هَازِمَ الۡاَحۡزَابِ
بادل کے اور لشکر کے شکست دینے والے

اھۡزِمۡھُمۡ وَ انۡصُرۡنَا عَلَیۡھِمۡ ۱ بار
انھیں شکست دے اور ہمیں ان پر فتح نصیب فرما

لہ اَللّٰھُمَّ مُنۡزِلَ الۡكِتٰبِ سَرِیۡعَ
اے اللہ کتاب کے اتارنے والے اور جلد

الۡحِسَابِ اھۡزِمِ الۡاَحۡزَابَ اَللّٰھُمَّ
حساب لینے والے۔ اے اللہ (کفار کی) جماعتوں کو ہزیمت دے (بھگادے) اے اللہ

اھۡزِمۡھُمۡ وَ زَلۡزِلۡھُمۡ ۱ بار
ان کو شکست دے اور انھیں درہم برہم کر

جب اُن (کفّار) کے شہر کے قریب پہنچو تو کہو:

ٹہ اَللّٰہُ اَكۡبَرُ خَرِبَتۡ اَیۡ (یہاں شہر کا نام لو)
اللہ کرے یہ بستی اجڑ جائے

اِنَّآ اِذَا نَزَلۡنَا بِسَاحَۃِ قَوۡمٍ فَسَآءَ
بے شک جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتریں تو

صَبَاحُ الۡمُنۡذَرِیۡنَ ۳ بار
خوفزدہ لوگوں کی صبح بری ہو

لہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ رض
بخاری رح، مسلم رح
حصن حصین
صفحہ ۳۰۸-۹

سہ یہ کلمات تین مرتبہ
انس رض / مسلم رح
حصن حصین صفحہ ۳۰۸-۹

ٹہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب ان (کفار) کے شہر کے قریب ہو تو کہے: اللہ اکبر خربت ای اور اس شہر کا نام لے جس کا قصد کیا ہے اِنَّآ اِذَا نَزَلۡنَا بِسَاحَۃِ قَوۡمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الۡمُنۡذَرِیۡنَ ۳
انس رضی اللہ عنہ
بخاری رح، مسلم رح، ترمذی رح
نسائی رح، ابن ماجہ رح
حصن حصین
صفحہ ۳۰۸، ۳۰۹

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

جب کسی گروہ سے ڈرو

ا؎ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجۡعَلُكَ فِىۡ نُحُوۡرِهِمۡ

اے اللہ ہم تجھے ان کے مقابلے میں کرتے ہیں

وَ نَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شُرُوۡرِهِمۡ بار بار

اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ لیتے ہیں۔

جب دشمن رات کو اچانک حملہ کرے

۲؎ حٰمٓ ○ لَا يُنۡصَرُوۡنَ بار بار

حٰمٓ کی برکت سے ان کی مدد نہ کی جائے

جب دشمن سامنے آجائے، تو کہو

۳؎ يَا مٰلِكَ يَوۡمِ الدِّيۡنِ اِيَّاكَ

اے بدلے کے دن کے مالک ہم خاص تیری ہی

نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ بار بار

عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں

جب دشمن گھیر لے

۴؎ اَللّٰهُمَّ اسۡتُرۡ عَوۡرَاتِنَا وَ

اے اللہ ہماری پردہ پوشی فرما اور

اٰمِنۡ رَوۡعَاتِنَا بار بار

خوف زدہ ہونے سے محفوظ رکھ

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡن

ا؎ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی گروہ سے ڈرو تو کہو: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجۡعَلُكَ الخ
ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ
ابو داؤد رح، نسائی رح، ابن حبان رح، حاکم رح
حصن حصین صفحہ ۳۰۸-۳۰۹

۲؎ حضرت مہلب بن ابی صفرہ رح سے روایت ہے کہ انھوں نے حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل و اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اگر دشمن تم پر شب خون مارے تو کہو حٰمٓ لَا يُنۡصَرُوۡنَ۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوع رض سے بھی روایت ہے
ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۶، شمارہ ۱۵۸۲

۳؎ حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ ایک غزوہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ دشمن سامنے آیا۔ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پڑھتے ہوئے سنا۔ يَا مٰلِكَ يَوۡمِ الدِّيۡنِ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ (راوی نے) فرمایا۔ میں نے دیکھا۔ لوگوں (کافروں) کو، کہ ان کو آگے اور پیچھے سے فرشتے مار رہے تھے۔
عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی رح صفحہ ۹۰ شمارہ ۳۳۴

۴؎ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، "اور اگر مسلمانوں کو کوئی دشمن گھیر لے تو کہے: اَللّٰهُمَّ اسۡتُرۡ عَوۡرَاتِنَا... الخ"
ابی سعید الخدری رض
بزار رح، احمد رح
حصن حصین صفحہ ۳۰۸-۳۰۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

اگر زخم لگے تو کہے

بِسْمِ اللّٰہِ [۱]

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے

جب دشمن شکست کھا جائے تو امیر اپنے پیچھے لشکر کی صفیں باندھ کر یہ دعا پڑھے:

[۲] اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ لَا قَابِضَ

اے اللہ ساری تعریف تیرے ہی لیے ہے جس کو تو وسعت دے

لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ

اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں اور جس کو تو تنگی دے اس کا کوئی وسعت دینے والا نہیں

وَلَا ھَادِیَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا

اور جس کو تو گمراہ کرے اس کا کوئی رہنما نہیں اور جس کو تو

مُضِلَّ لِمَنْ ھَدَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ

ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جو چیز تو نہ دے

لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ

اس کا کوئی دینے والا نہیں اور جو چیز تو عطا کرے اس کا کوئی روکنے والا نہیں۔

وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ وَلَا

اور جس کو تو دور کرے اس کا کوئی قریب لانے والا نہیں اور جس کو

مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰھُمَّ ابْسُطْ عَلَیْنَا

تو قریب کرے اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اے اللہ، ہم پر اپنی

مِنْ بَرَکَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ

برکتیں اور اپنی رحمت اور اپنا فضل

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

[۱] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے روز جب مسلمانوں کو شکست ہوئی اور وہ بھاگ گئے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کونے میں تھے۔ بارہ انصاری آدمیوں میں اور ان میں حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ مشرکوں نے ان کو پا لیا (اس خیال سے کہ ان سب کو مار لو) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا: ان لوگوں سے (لڑنے کے لیے) اب ہماری طرف سے کون جاتا ہے؟ حضرت طلحہ نے کہا: میں، یا رسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے حال پر رہو (یعنی تم ٹھہرے رہو)۔ ایک شخص انصاری بولا: میں یا رسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر تم۔ وہ لڑا، یہاں تک کہ شہید ہوا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور فرمایا: لوگوں سے (یعنی ان کی حفاظت سے) کون لڑے گا؟ حضرت طلحہ رض نے کہا: میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے حال پر رہو۔ ایک شخص انصاری بولا: میں، یا رسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر وہ لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ پھر برابر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح فرماتے رہے اور ایک ایک مرد انصاری لڑائی کے لیے نکلتا گیا اور لڑتا گیا اور شہید ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ فقط جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ رہ گئے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب کون لڑے گا؟ حضرت طلحہ رض نے عرض کیا: میں۔ پھر حضرت طلحہ رض بھی لڑے، پہلے گیارہ شخصوں کی مانند یہاں تک کہ ان کے ہاتھ پر ایک ضرب لگی اور انگلیاں کٹ گئیں۔ انہوں نے کہا: حسّ (یعنی آہ، یہ کلمہ درد کے وقت کہتے ہیں) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو بسم اللہ کہتا (جب تجھے زخم لگا تھا) فرشتے تجھے اٹھا لیتے اور لوگ دیکھتے رہتے۔ پھر اللہ سبحانہ نے مشرکوں کو پھیر دیا۔

نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۶۱، ۳۶۲

[۲] حاشیہ اگلے صفحہ پر دیکھئے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

وَرِزْقَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْئَلُكَ
اور اپنا رزق کشادہ فرما۔ اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں

النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِىْ لَا يَحُوْلُ وَ
وہ دائمی نعمت جو نہ کبھی بدلے اور

لَا يَزُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْئَلُكَ
نہ زائل ہو اے اللہ میں تجھ سے خوف کے دن

الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ اَللّٰهُمَّ عَآئِذٌۢ بِكَ
امن چاہتا ہوں اے اللہ تو نے جو ہمیں

مِنْ شَرِّ مَآ اَعْطَيْتَنَا وَ مِنْ شَرِّ
عطا کیا ہے اور جو عطا نہیں فرمایا اس کی شر سے تیری

مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ
پناہ مانگتا ہوں اے اللہ ہمیں ایمان محبوب بنا دے،

وَ زَيِّنْهُ فِىْ قُلُوْبِنَا وَ كَرِّهْ اِلَيْنَا
اور اس کو ہمارے دلوں میں رچا دے اور ہمیں کفر،

الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ
گناہ اور نافرمانی سے نفرت پیدا کر دے،

وَ اجْعَلْنَا مِنَ الرّٰشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ
اور ہمیں نیک چلن بنا دے اے اللہ

تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَ اَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ
ہمیں اسلام کی حالت میں موت دے اور نیک لوگوں کے ساتھ شامل فرما

غَيْرَ خَزَايَا وَ لَا مَفْتُوْنِيْنَ اَللّٰهُمَّ
جو نہ رسوا ہونے والے ہوں اور نہ فتنے میں پڑنے والے ہوں اے اللہ

قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ
کافروں کو قتل کر دے جو جھٹلاتے ہیں

له فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب دشمن شکست کھا جاتے تو امیر لشکر اپنے پیچھے کی صفیں باندھ کر یہ دعا پڑھے: اللھم لک الحمد الخ کله
رواہ احمد ابن رافع الزرقی، نسائی، ابن حبان، حاکم، حصن حصین ص ۱۰۱-۱۰۲

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

رُسُلَکَ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَ
تیرے رسولوں کو اور تیرے راستے سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور
اجْعَلْ عَلَیْہِمْ رِجْزَکَ وَعَذَابَکَ اِلٰہَ
ان پر اپنا قہر و عذاب نازل فرما اے معبود
الْحَقِّ اٰمِیْنَ ۱ بار
برحق یہ دعا قبول فرما

جو شخص اسلام لائے اُس کو یہ دُعا سکھلائے

ؔاَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَ
اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحمت کر اور
اھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ۱ بار
مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما

جب جہاد سے لوٹو تو ہر اُونچی جگہ پر کہو۔

ؔاَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳ بار
اللہ سب سے بڑا ہے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں
لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ
اسی کی سلطنت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ
ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں
عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ سَآئِحُوْنَ لِرَبِّنَا
عبادت گزار ہیں سجدہ کرنے والے ہیں سفر کرنے والے ہیں۔ اپنے پروردگار کا

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

ؔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور جو شخص اسلام لائے اس کو یہ دعا سکھاؤ: اللّٰھم اغفرلی الخ
طارق بن الاشیم رضی اللہ عنہ / ابوعوانہ
حصن حصین صفحہ ۳۱۲

ؔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب اپنے سفر جہاد سے واپس ہو تو ہر بلند زمین پر تین بار تکبیر کہے پھر پڑھے: لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ الخ
ابن عمر رضی اللہ عنہ / بخاری رح، مسلم رح، ابوداؤد رح، ترمذی رح، نسائی رح
حصن حصین صفحہ ۳۱۲/۳۱۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ

شکر کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور مدد کی

عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ؕ بار

اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی۔ اور تنہا لشکر (کفار) کو شکست دی

جب جہاد سے واپسی پر اپنے شہر کے قریب پہنچو۔

؎ آٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا

ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب

حَامِدُوْنَ ا بار

کے شکر گزار ہیں۔

جب جہاد سے واپس لوٹ کر اپنے گھر والوں سے ملو تو کہو

؎ تَوْبًا تَوْبًا لِّرَبِّنَآ اَوْبًا لَّا يُغَادِرُ

میں اپنے پروردگار کے سامنے توبہ کرتا ہوں (اور) سفر سے ایسی واپسی ہو جو ہم پر

عَلَيْنَا حَوْبًا

کوئی گناہ نہ چھوڑے

؎ اَوْبًا اَوْبًا لِّرَبِّنَا تَوْبًا لَّا يُغَادِرُ

میں اس طرح سفر سے لوٹ رہا ہوں اور میں اپنے رب کے سامنے ایسی توبہ کرنے والا ہوں

عَلَيْنَا حَوْبًا

جو ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے

جب جہاد میں خندق وغیرہ کھودو، تو یہ کلمات پڑھو

؎ وَاللّٰهِ لَوْ لَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا

اللہ کی قسم اگر اللہ نہ ہوتے تو نہ ہمیں ہدایت ہوتی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

؎ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم خیبر سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آرہے تھے، میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آپ کی بی بی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھیں۔ اتفاق سے اونٹنی پھسل گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی گر پڑے اور بی بی بھی، میں نے کہا، حضرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ہے، عورت کی ماں ہیں، آپ نے فرمایا، یہ تمہاری ماں ہیں، اچھی طرح خدمت کرو اور سنبھال لو۔ کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ پھر میں نے اونٹنی کو کسا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو دیکھا یا مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو آپ (راوی کو شک ہے) فرمایا: اٰئبون تائبون الخ
بخاری شریف، جلد سوم، صفحہ ۲۱۷، شمار ۹۰۳

؎ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”اور جب (سفر جہاد سے واپس لوٹ کر) اپنے گھر والوں کے پاس جائے تو کہے توبًا توبًا لربنا اوبًا لا یغادر علینا حوبًا“ الخ
ابن عباس رضی اللہ عنہ، بزار، ابو یعلیٰ
حصن حصین صفحہ ۳۱۲/ ۳۱۳

؎ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور جب اپنے گھر والوں کے پاس جائے تو کہے: اوبًا اوبًا الخ
ابن عباس رضی اللہ عنہ، احمد، طبرانی، ابن سنی
حصن حصین، صفحہ ۳۱۲/ ۳۱۳

؎ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے خندق کی جنگ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مٹی اٹھا رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے و اللہ لولا اللہ الخ
بخاری شریف، جلد سوم، صفحہ ۳۴۹، شمار ۱۵۲۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

وَ لَا صُمْنَا وَ لَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ

اور نہ ہم روزہ رکھتے اور نہ ہم نماز پڑھتے۔ پس تو ہم پر اپنی

سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَ ثَبِّتِ الْاَقْدَامَ

تسکین نازل فرما اور ثابت قدم رکھ

اِنْ لَّاقَيْنَا وَ الْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا

اگر ہم آمنے سامنے ہوں اور مشرکوں نے ہم پر تجاوز کیا

عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

جب وہ فتنہ کا ارادہ کریں تو ہم سے رو کئے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

اَلْبَیْعَۃُ

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ (اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہوگیا جب انہوں نے درخت کے نیچے تم سے بیعت کی) کے متعلق حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی کہ ہم جہاد کریں گے اور میدان سے بھاگیں گے نہیں لیکن ہم نے موت پر بیعت نہیں کی۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوعؓ حضرت ابن عمرؓ حضرت عبادہ بن صامتؓ اور حضرت جریر بن عبداللہؓ سے بھی روایت ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول ۳۲۱ شمار ۱۴۹۶)

حضرت یزید بن ابو عبیدہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے پوچھا کہ تم نے یوم حدیبیہ میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کس چیز پر بیعت کی تھی انہوں نے فرمایا موت پر (بیعت کی تھی کہ جب تک جان ہے لڑیں گے اور منہ نہ پھیریں گے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۱ شمار ۱۴۹۷)

حضرت عبداللہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ جب واقعہ حرہ کا زمانہ ہوا تو ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے ان سے کہا کہ حضرت حنظلہؓ کے بیٹے لوگوں سے موت پر بیعت لے رہے ہیں تو حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے کہا کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے اس شرط پر بیعت نہ کریں گے۔

(بخاری شریف جلد دوم، صفحہ ۶۰، شمار ۲۱۰)

حضرت عائشہؓ عورتوں کی بیعت کے بارے میں فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں کا جو بیعت کے لیے آتی تھیں اس آیت سے امتحان لیا کرتے تھے۔ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ یعنی اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کے لیے حاضر ہوں پس

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

ان میں سے جو عورتیں ان شرائط کو جو اس آیت میں مذکور ہیں اقرار کرتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے میں نے تجھ سے بیعت لی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم زبانی کلام فرماتے اور قسم ہے اللہ کی آپ کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کو بیعت میں نہیں چھوا۔

(عائشہ رض / بخاری ومسلم رح مشکواۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۱۶ شمار ۴۸ ۳۸)

حضرت عبادہ ابن صامت رض کا بیان ہے (ہم نے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے۔ تو اس میں (یہ عہد کیا تھا) کہ سختی اور آسانی دونوں حالتوں میں اطاعت کریں۔ خواہ اس حالت میں دوسرے لوگ ہم پر مقدم کر دیئے جائیں۔ اور (اس میں یہ عہد کیا جائے) جو شخص ہم پر حکومت کرے اس کی حکومت میں بغاوت نہ کریں۔ اللہ کی رضامندی کے امور میں جو حق بات ہو۔ اس میں کسی کا خوف نہ کریں۔ نہ کسی کی ملامت سے ڈریں۔

(ابن ماجہ شریف ۔ صفحہ ۳۴۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ قیامت کے دن تین شخصوں سے اللہ سبحانہ کلام نہ فرمائے گا۔ نہ ان کی طرف التفات فرمائے گا۔ بلکہ ان کے واسطے تکلیف دہ عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص، جو عصر کی نماز کے بعد کوئی چیز فروخت کرے، اور خریدار سے قسم کھا کر کہے۔ کہ میں نے یہ چیز اتنے کو خریدی ہے۔ حالانکہ وہ اس بات میں جھوٹا ہو۔ اور خریدار اس کو سچا خیال کرے۔ دوم وہ شخص جو ایک بے آب وگیاہ جنگل میں اپنی ضرورت سے زیادہ پانی رکھتا ہے۔ اور مسافروں کو نہیں دیتا۔ سوم وہ شخص، جو دنیا دی مال وغیرہ کی حرص میں امام کی بیعت کرے۔ اگر اس کو اپنا مطلوب ملے، تو بیعت کو پورا کرنے پر تیار ہو جائے۔ ورنہ بیعت کو توڑ دے

(ابوھریرہ رض / ابن ماجہ رح ابن ماجہ شریف، صفحہ ۳۴۸)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

غزوة النساء

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی بابت اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کا جہاد تو حج ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۰ شمار ۱۳۵)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ جب احد کے دن لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کے ہٹ گئے، تو بے شک میں نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر رضؓ اور حضرت ام سلیم رضؓ کو دیکھا کہ یہ دونوں اپنے دامن اٹھاتے ہوئے (میں ان کے پیروں کی جھانجھ دیکھ رہا تھا) پانی کی مشکیں اپنی پیٹھ پر لادے ہوتے لاتی تھیں پھر ان کو (پیاسے) لوگوں کے منہ میں ڈال دیتی تھیں بعد اس کے لوٹ جاتی تھیں اور ان کو بھرتی تھیں، پھر آتی تھیں۔ اور ان کو (پیاسے) لوگوں کے منہ میں ڈالتی تھیں۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۱ شمار ۱۳۹)

حضرت ربیعہ بنت معوذ رضؓ کہتی ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں جاتی تھیں اور لوگوں کو پانی پلاتی تھیں اور ان کی خدمت کرتی تھیں اور زخمیوں اور مقتولوں کو مدینہ واپس کرتی تھیں۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۲ شمار ۱۴۲)

حضرت ام عطیہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیوں میں شریک ہوتی ہوں میں پیچھے رہ جاتی تھی (یعنی جب مجاہد لڑنے جاتے تو میں ان کے پیچھے خیموں میں رہ جاتی تھی) ان کا کھانا تیار کرتی زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور بیماروں کو دیکھتی بھالتی تھی۔

(ام عطیہ رضؓ مسلم)

مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۷ شمار ۳۷۴۶)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

کُلَّمَا ذَکَرَکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

اَلاَسِیْرُ

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ جب نبی قریظہ (یہودی) حضرت سعد بن معاذؓ کے حکم پر اترے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (حضرت سعدؓ) کو بلوایا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہی تھے پس وہ گدھے پر سوار ہو کے آئے پھر جب وہ قریب آگئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کو) فرمایا کہ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ پھر وہ (حضرت سعدؓ) آئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے حکم پر (قلعہ سے) اترے ہیں (اب تم ان کے لیے کیا کہتے ہو) انہوں نے کہا کہ میں یہ حکم دیتا ہوں کہ ان میں سے لڑنے کے قابل جو آدمی ہیں وہ قتل کر دیے جائیں اور لڑکے اور عورتیں قید کر لی جائیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اے سعدؓ) تم نے فرشتے کے حکم کے موافق یہ حکم دیا۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۸۰۷ شمار ۲۸۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی عمر کے مشرکوں کو قتل کر دو اور ان کے نابالغ لڑکوں کو زندہ رہنے دو (اور نابالغ وہ ہوتے ہیں جن کے زیرِ ناف کے بال نہ اُگے ہوں) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

(سمرہ بن جندبؓ ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۰ شمار ۱۴۹۹)

حضرت ابوایوبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے جو ماں بیٹے کے درمیان جدائی ڈالے گا۔ اللہ سبحانہٗ قیامت کے دن اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان جدائی پیدا کر دے گا۔ اس باب میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ صحابہؓ و تابعینؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ کہ قیدیوں میں سے باپ بیٹے کے درمیان اور بھائیوں کے درمیان جدائی ڈالنا مکروہ ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۱۷ شمار ۱۴۷۱)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

حضرت عرباض بن ساریہؓ خبر دیتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدی (حاملہ) عورتوں کے ساتھ اس وقت تک جماع کرنے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

سے منع فرمایا ہے جب تک کہ ان کے بچہ نہ پیدا ہو جاتے اس باب میں حضرت رویفع بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عرباضؓ کی حدیث غریب ہے اور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص قیدی عورتوں میں سے کوئی حاملہ لونڈی خریدے تو اس کے متعلق حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ حاملہ عورت کو جب تک وضع حمل نہ ہو اس سے جماع نہ کیا جاتے۔ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ اب رہیں آزاد عورتیں تو ان کے متعلق یہ طریقہ جاری ہے کہ انہیں عدت گزارنے کا حکم دیا جاتے پھر عدت گزارنے کے بعد جماع کریں)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۶ شمارہ ۱۴۶۹)

حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں ۔ کہ جب بدر کا دن ہوا ۔ تو قیدی گرفتار کئے گئے ۔ اور حضرت عباسؓ بھی لائے گئے ۔ اور ان (کے جسم) پر کوئی کپڑا نہ تھا ۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے ایک کرتہ دیکھنے لگے ۔ تو ان لوگوں نے حضرت عبداللہ بن اُبی کا کرتہ ایسا پایا ۔ جو ان (کے جسم) پر ٹھیک ہوتا تھا ۔ لہٰذا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کرتہ ان کو پہنا دیا ۔ اسی وجہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کرتہ دے دیا تھا ۔ جو حضرت عبداللہؓ کو پہنایا تھا ۔ حضرت ابن عیینہ کہتے ہیں ۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کا کچھ احسان تھا ۔ اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا ۔ کہ اس کی مکافات کریں ۔

(بخاری شریف جلد دوم ۔ صفحہ ۷۱ ۔ ۷۰ شمارہ ۲۵۷)

حضرت ابوہریرہ رضؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ سبحانہٗ ان لوگوں کے حال پر تعجب کرتا ہے ۔ جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے جنت میں داخل ہوتے ہیں ۔ (یعنی وہ قید ہو کر زنجیروں میں جکڑے ہوئے آتے ہیں ۔ اور یہاں پہنچ کر مسلمان ہو جاتے ہیں ۔)

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۷۱ شمارہ ۲۵۹)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

المخبر

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب میں فرمایا میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا حضرت زبیرؓ بولے کہ میں۔ بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا پھر حضرت زبیرؓ بولے کہ میں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی (علیہ السلام) کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری حضرت زبیرؓ ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۵ شمار ۱۰۶)

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوعؓ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکوں کا ایک جاسوس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس وقت) سفر میں تھے پس وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے پاس بیٹھ کے باتیں کرنے لگا بعد اس کے وُہ چلا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو اور اس کو قتل کر دو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سامان قاتل کو دلا دیا

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۱۸ شمار ۲۹۴)

زہیر بن حرب رضؓ اسحٰق بن ابراہیم جریر الممش ابراہیم تیمی رضؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم حضرت حذیفہ بن الیمان رضؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک شخص بولا۔ کہ اگر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں کوشش کرتا۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا۔ تو اور ایسا کرتا۔ ہمیں دیکھو! کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احزاب کی رات میں تھے۔ اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی۔ اور سردی بھی کڑاکے کی پڑ رہی تھی۔ اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کوئی شخص ہے جو جاکر کافروں کی خبر لائے۔ اللہ تعالے قیامت کے دن اسے میری معیت نصیب کرے گا۔ ہم خاموش ہو گئے۔ اور کسی نے کوئی جواب نہیں دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

فرمایا۔ کوئی ہے، جو جاکر کافروں کی خبر لائے۔ اللہ قیامت کے دن اسے میرا ساتھ نصیب کرے گا۔ ہم خاموش رہے۔ اور کسی نے جواب نہیں دیا۔ بالآخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـــــ

حذیفہؓ! اُٹھ، اور جاکر کفّار کی خبر لا!

اب مجھے کوئی چارہ کار نہیں رہا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام لے کر کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـــ "جا! اور کفار کی خبر لا۔ اور انہیں مجھ پر نہ اکسانا"ـــ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلا۔ تو ایسا محسوس ہوا۔ جیسا کہ حمام میں جا رہا ہوں۔ تا آنکہ میں ان کے پاس پہنچا۔ دیکھتا کیا ہوں۔ کہ ابو سفیان اپنی پیٹھ آگ سے سینک رہا ہے۔ میں نے تیر کمان پہ چڑھایا۔ مگر مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یاد آگیا۔ کہ انہیں مجھ پر غصہ نہ دلانا۔ اور اگر میں تیر مارتا۔ تو بلاشبہ ابو سفیان کے لگتا۔ آخر میں واپس ہوا۔ تو پھر مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میں حمام کے اندر چل رہا ہوں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب حال بیان کیا۔ اس وقت سردی محسوس ہوئی۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک فاضل کمبل اوڑھا دیا۔ جسے اوڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے۔ تو میں اسے اوڑھ کر صبح تک سوتا رہا۔ جب صبح ہوگئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـــ "اے بہت زیادہ سونے والے، اٹھ جا

(حذیفہ رض/ مسلم ح/ مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۹۰۷)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

الغنیمۃ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غنیمت میرے لیئے حلال کر دی گئی ہے۔
(جابر بن عبداللہ رض/بخاری رح بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۹۸ شمار ۳۵۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سبحانہ، نے اور پیغمبروں پر مجھے فضیلت دی یا فرمایا میری امت کو اور امتوں پر فضیلت دی اور ہمارے لئے غنیمت کے مال حلال کیئے اس باب میں حضرت علی رض حضرت ابوذر رض حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوموسیٰ رض اور حضرت ابن عباس رض سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو امامہ رض کی حدیث حسن صحیح ہے۔
(ابو امامہ رض/ترمذی رح ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۳ شمار ۱۴۷۵)

فرمایا جناب رسول اللہ علیہ وسلم کہ جس نے کسی دشمن کو قتل کیا اور قاتل کے پاس اس امر کی گواہی دینے والے موجود ہوں (کہ اس کو واقعی اسی نے قتل کیا ہے) تو مقتول کا سب سامان قاتل کو ملے گا اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عوف بن مالک رض حضرت خالد بن ولید رض حضرت انس رض اور حضرت سمرہ رض سے بھی روایت ہے بعض صحابہ رض و تابعین رح کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ امام اوزاعی رح امام شافعی رح اور امام احمد رح کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ امام کو حق حاصل ہے کہ مقتول کے سامان میں سے پانچواں حصہ لے لے حضرت سفیان ثوری رح فرماتے ہیں کہ نفل (انعام) یہ ہے کہ امام کہے جو آدمی جو کچھ حاصل کرے وہ اسی کا ہے اور جو کسی کو قتل کرے تو مقتول کے بدن کا سب سامان اسی کا ہے (یعنی مقتول کے پاس کپڑا ہتھیار اور گھوڑا وغیرہ جو سامان بھی موجود ہو اس کا قاتل مالک ہے) امام کو یہ کہنا جائز ہے اور اس میں سے پانچواں حصہ نہ نکالا جاتے (بلکہ تمام کا تمام سامان قاتل کو ملنا چاہیئے) امام اسحٰق رح فرماتے ہیں کہ مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا ہاں اگر سامان بہت زیادہ ہو اور مناسب سمجھے تو اس میں سے پانچواں حصہ لینے کا امام کو حق ہے جیسا کہ حضرت عمر فاروق رض نے کیا تھا۔
(ابو قتادہ رض/ترمذی رح ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۶ شمار ۱۴۶۷)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ ہم اپنے جہادوں میں شہد اور انگور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَاقَیُّوْمُ

پاتے تھے تو اس کو کھا لیتے تھے اور اس کو اٹھا نہ رکھتے تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۸ شمار ۳۸۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس آبادی میں تم جاؤ اور وہاں قیام کرو (اور وہاں کے لوگ صلح کے بعد اس آبادی کو خالی کردیں) تو جو کچھ اس کے اندر ہو وہ تمہارا حصّہ ہے اور جس آبادی نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی (اور تم نے لڑ کر اس پر قبضہ کیا) تو اس کے مال میں سے پانچواں حصّہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے ہے پھر جو باقی بچے تمہارا ہے۔ (ابو ہریرہؓ مسلمؒ مشکواۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۸/۱۰۷ شمار ۳۷۹۹)

حضرت ابو عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کی طرف پہلے اقدام کرنے والوں کو ایک چوتھائی اور واپس لوٹتے وقت حملہ کرنے والوں کو ایک تہائی (حصّہ مقررہ سے) زیادہ دیا کرتے تھے (یعنی اگر کوئی جماعت لشکر میں سے پہل کر کے اٹھتا اور جنگ شروع کرتا تو اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی مالِ غنیمت پہلے دیتے اور باقی تین چوتھائی میں وہ سب کے ساتھ شریک ہوتی اور لشکر کے جہاد سے واپس ہوتے وقت جو جماعت آخر میں کفار سے برسرِ پیکار رہتی اس کو تہائی دیتے اور باقی دو تہائی میں اوروں کے ساتھ اس کو بھی شریک کرتے یہ اس لیے کہ واپس ہوتے وقت جان کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے) اس باب میں حضرت ابن عباسؓ حضرت حبیب بن مسلمہؓ حضرت معن بن یزیدؓ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے بھی روایت ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۵ شمار ۱۴۶۵)

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے مالوں کو تقسیم کرنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ہے (کیونکہ وہ ابھی اس کا مالک نہیں ہوا) اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۶ شمار ۱۴۶۸)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت کو اس طرح تقسیم فرمایا کہ گھوڑے (سواروں) کے لیے دو حصّے اور (پیدل) آدمی کے لیے ایک حصّہ۔ اس باب میں حضرت مجمع بن جاریہؓ اور حضرت ابن عباسؓ وغیرہ بھی روایت کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہؓ و تابعینؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَ زِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

حضرت امام سفیان ثوریؒ امام اوزاعیؒ امام مالک بن انسؒ امام ابن مبارکؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ یہ فرماتے ہیں کہ گھوڑے سواروں کے لیے تین حصّے ہیں ایک حصّہ سوار کا اور دو حصّے اس گھوڑے کے اور پیدل لڑنے والے کے لیے ایک حصّہ۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۳/۱۴ شمار ۱۴۵۶)

حضرت یزید بن ہرمزؓ کہتے ہیں کہ حضرت نجدہ حروریؓ نے حضرت ابن عباسؓ کو خط لکھ کر یہ دریافت کیا کہ غلام اور لونڈی کو بھی مالِ غنیمت میں سے کچھ حصّہ دیا جائے (جبکہ وہ جہاد میں شریک ہوں) یا نہیں حضرت ابن عباسؓ نے حضرت یزیدؓ سے کہا کہ اس کے جواب میں یہ لکھ بھیجو کہ غلام اور لونڈی کا مالِ غنیمت میں کوئی حصّہ مقرر نہیں ہے ان کو کچھ دے دیا جائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے جواب میں یہ لکھا کہ تم مجھ سے یہ دریافت کرتے ہو کہ کیا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں شرکت کے لیے عورتوں کو لے جایا کرتے تھے اور کیا (مالِ غنیمت میں) ان کا کوئی حصہ مقرر تھا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم البتہ عورتوں کو جہاد میں لے جایا کرتے تھے وہ مریضوں کی تیمارداری کرتی تھیں اور ان کو مالِ غنیمت میں سے کچھ حصّہ دیا جاتا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا کوئی حصّہ مقرر نہیں کیا تھا۔

(یزید بن ہرمزؓ/مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۶/۱۰۷ شمار ۳۷۹۳)

حضرت رافع بن خدیجؓ کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مالِ غنیمت کی تقسیم میں دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیتے تھے۔

(رافع بن خدیجؓ/نسائیؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۱۳ شمار ۳۸۳۵)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ (ایک دن) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے (مجمع) میں کھڑے ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں خیانت کا ذکر کیا اور اس کو بڑا (سخت گناہ) ظاہر کیا اور اس کے معاملہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سخت ظاہر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں سے کسی شخص کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اسکی گردن پر بکری سوار ہو اور وہ بول رہی ہو (یا) اس کی گردن پر گھوڑا سوار ہو ہنہنا رہا ہو وہ کہے یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری فریاد رسی کیجئے اور میں کہہ دوں کہ تیرے لیے میں کچھ اختیار نہیں رکھتا میں نے تو تجھے (پیغامِ الٰہی) پہنچا دیا تھا اور اس کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو اور وہ کہے یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری فریاد رسی کیجئے اور میں کہہ دوں کہ میں تیرے لیے کچھ اختیار نہیں رکھتا میں تو تجھے (پیغامِ الٰہی) پہنچا چکا۔ اور اس کی گردن پر کپڑے

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

ہوں، جو ہل رہے ہوں۔ اور وہ کہے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری فریاد رسی کیجیے۔ میں کہہ دوں، کہ تیرے لئے میں کچھ اختیار نہیں رکھتا

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۸۷ - ۸۶ شمار ۳۱۳)

حضرت عمر بن الخطاب رضؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فلاں شخص شہید ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اس کو ایک عبا (چغہ) کی (چوری کی) وجہ سے دوزخ میں دیکھا ہے جسے اسنے مالِ غنیمت میں سے چرایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر رضؓ! اُٹھ کر لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے ان کے سوا کوئی (چور۔ اُچکا، خائن) داخل نہ ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ایسا ہی فرمایا (پھر حضرت عمر رضؓ نے یہ اعلان کردیا) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اول صفحہ ۳۱۸ شمار ۱۴۷۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مالِ غنیمت میں سے تقسیم سے پہلے کچھ لے لیا وہ ہم میں سے نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انس رضؓ کی حدیث سے غریب ہے

(انس رضؓ / ترمذیؒ، ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۳۲۳ شمار ۱۵۰۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مالِ غنیمت کی تقسیم کا ارادہ فرماتے تو حضرت بلال رضؓ کو حکم دیتے کہ وہ لوگوں میں اعلان کردیں چنانچہ وہ مالِ غنیمت کی تقسیم کا اعلان کردیتے اور لوگ اپنی اپنی غنیمتیں لے آتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سارے مال میں سے پانچواں حصہ نکال دیتے اور پھر تقسیم فرمادیتے۔ ایک دفعہ ایک شخص خُمس نکالنے اور تقسیم کرنے کے بعد بالوں کی رسّی لایا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مالِ غنیمت میں کی چیز ہے جو ہم کو ملی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تو نے حضرت بلال رضؓ کے اعلان کو سُنا تھا جو اس نے تین بار کیا تھا اس نے کہا ہاں پھر تو اِس کو اُس وقت کیوں نہیں لایا اُس نے کچھ عذر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسی حالت پر قیامت کے دن تو اس کو لے کر آئے گا، میں ہرگز ہرگز تجھ سے اس رسی کو نہ لوں گا۔

(عبداللہ بن عمر رضؓ / ابوداؤدؒ / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۱۰ شمار ۳۸۱۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

الفَیْئُ

حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ بنونضیر کا مال و دولت ان چیزوں میں سے تھا۔ جو اللہ سبحانہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی (بلا جنگ کے) دیا تھا۔ مسلمانوں نے نہ ان پر گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ (یعنی قبیلہ بنونضیر کا مال و دولت مسلمانوں کو یونہی بلا جنگ و جدال کے فئے کے طور پر ہاتھ لگا تھا) اسلئے یہ مال خاص طور پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تھا۔ سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس سے) ایک سال تک اپنے گھر والوں کا خرچ چلاتے پھر جو باقی بچ رہتا اسے گھوڑوں اور ہتھیاروں میں لگا دیتے تاکہ اللہ کے راستہ میں جہاد کا سامان تیار رہے (اور وقت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کر سکیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ٣٤٢ شمارہ ١٦١٨)

حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں۔ کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے مال فئے آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اسی روز تقسیم فرما دیتے۔ یعنی بیوی والے کو ٢ دو حصے دیتے اور مجرد کو ایک حصہ۔ چنانچہ (ایک مرتبہ) مجھ کو بلایا گیا، اور دو حصے مجھ کو مرحمت فرمائے (اسلئے کہ) میری بیوی تھی۔ پھر میرے بعد حضرت عمار بن یاسرؓ کو بلایا گیا اور اس کو ایک حصہ دیا گیا (عوف بن مالکؓ / ابوداؤدؒ / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ١١٩ شمارہ ٣٨٥٨)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فئے کا مال آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے ان لوگوں (غلاموں) کو دیتے جن کو آزاد کیا گیا ہوتا (ابوداؤد / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ١١٩ شمارہ ٣٨٥٩)

حضرت مالک بن اوس بن حدثانؓ کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت عمر فاروقؓ نے مال فئی کا ذکر فرمایا۔ اور کہا کہ میں مال فئی کا تم سے زیادہ مستحق نہیں اور نہ ہم میں سے کوئی شخص اس مال کا کسی دوسرے سے زیادہ مستحق ہے۔ بلکہ کتاب اللہ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کے مطابق ہمارے درجے اور مرتبے ہیں۔ ایک شخص ہے اسکی قدامت اور ایک شخص ہے۔ اسکی شجاعت و مشقت و کوشش اور ایک شخص ہے۔ اسکے اہل و عیال اور ایک شخص ہے اسکی ضرورت و حاجت (یعنی ہر شخص کو اسکے مرتبہ کے موافق دیا جاتا ہے) (مالک بن اوس بن حدثانؓ / ابوداؤدؒ / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ١١٩ شمارہ ٣٨٦١)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَلْجِزْيَةُ

حضرت معاذؓ کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن روانہ فرمایا تو یہ حکم دیا کہ وہ ہر بالغ آدمی سے جزیہ میں ایک دینار لیں یا ایک دینار کی قیمت کا معافری کپڑا جو یمن میں تیار ہوتا ہے۔

(معاذؓ / ابوداؤدؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۱۴ شمار ۳۸۳۹)

حضرت حرب بن عبید اللہؓ اپنے نانا سے اور وہ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دسواں حصہ (مال وتجارت میں سے) یہود ونصاریٰ پر واجب ہے مسلمانوں پر نہیں۔

(حرب بن عبید اللہؓ / احمدؒ ابوداؤدؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۱۴ شمار ۳۸۴۲)

حضرت بجالہ بن عبدہؓ فرماتے ہیں کہ میں مناذر (ایک موضع کا نام ہے) میں حضرت جزء بن معاویہؓ کا منشی تھا پس ہمارے پاس حضرت عمر فاروقؓ کا مکتوب آیا کہ دیکھو تمہارے یہاں کون کونسے مجوسی ہیں (کتنے مجوسی ہیں) جو مجوسی ہوں ان سے جزیہ لو کیونکہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ نے مجھے خبر دی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۱ شمار ۱۴۹۲)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے یہود ونصاریٰ کو ملک حجاز سے نکال دیا، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر والوں پر فتح پائی تو اس بات کا ارادہ کیا تھا کہ یہود کو وہاں سے نکال دیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر فتح یاب ہوتے تو وہ زمین اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسلمانوں کی ہوگئی تھی پس یہود نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو وہاں اس شرط پر رہنے دیں کہ وہ وہاں کام کریں اور انہیں آدھے پھل ملیں گے تو جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اس شرط پر تم کو قائم رکھیں گے جب تک ہم چاہیں گے چنانچہ وہ قائم رکھے گئے یہاں تک کہ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ان کو نکال دیا (مقام) تیماء یا اریحا کی طرف

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۸/۱۰۷ شمار ۳۸۷)

حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ (یعنی چھوٹا سا لشکر) خثعم کی طرف بھیجا (وہاں کے) لوگوں نے سجدہ کے ذریعہ پناہ چاہی (یعنی ڈر کے مارے نماز پڑھنی شروع کر دی تاکہ مسلمان سمجھ کر قتل نہ کریں) مگر اس لشکر نے اسمیں گھس کر جلد جلد انہیں قتل کیا۔ جب یہ خبر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نصف دیت دینے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ میں ہر ایسے مُسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرکوں کے پاس رہے (یعنی ان کے قریب بود و باش اختیار کرے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں کی آگ مقابلہ کرتے ہوئے معلوم نہ ہو گی (یعنی امتیاز نہ رہے گا یا تو ایک مغلوب ہو کر رہے گا یا دوسرا) اس باب میں حضرت سمرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث مرسل اور متصل دونوں طریقہ سے مروی ہے۔ امام محمدؒ کو میں نے یہ کہتے سنا ہے کہ ان میں سے صحیح روائت مرسل ہے حضرت سمرہ بن جندبؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین کے ساتھ نہ رہو بسو اور نہ ان کے ساتھ صحبت رکھو جو شخص بھی ان کے ساتھ بسا یا ان کے ساتھ اس نے صحبت رکھی وہ انہی کی مانند ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۳ شمار ۱۵۰۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَلْاَمَانُ

حضرت عبدالرحمٰن بن عمروؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی عہد والے کو قتل کریگا۔ وُہ جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا اور بے شک جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے معلوم ہوتی ہے۔ (بخاری شریف، جلد دوم، صفحہ ۱۱۱، شمار ۴۰۰)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے سنا ہے کہ ہر بے دفا اور عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اس باب میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۰ شمار ۱۴۸۷)

حضرت عمرو بن حمقؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص کسی کو امن دے اور پھر اس کو مار ڈالے اس کو قیامت کے دن بدعہدی کا نشان دیا جائے گا۔

(عمرو بن حمقؓ / شرح السنۃ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۵ شمار ۳۷۸۴)

حضرت نعیم بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو شخصوں سے فرمایا جو مسیلمہ (مدعی نبوت) کے پاس سے آئے تھے۔ اللہ کی قسم اگر شریعت میں قاصد کو مارنا ممنوع نہ ہوتا تو میں تمہاری گردنیں اڑا دیتا۔

(نعیم بن مسعودؓ / احمدؒ ابوداؤدؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۵ شمار ۳۷۸۷)

حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر کے رشتہ داروں میں سے دو شخصوں کو پناہ دی اس پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ انہوں نے عورت کے پناہ دینے کو درست کہا ہے۔ (یعنی مسلمان عورت بھی کسی کافر کو پناہ دے سکتی ہے) امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے اور ان دونوں نے عورت اور غلام کی دی ہوئی امان کو جائز رکھا ہے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

(چنانچہ) روایت ہے، کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے غلام کی پناہ کو جائز و برقرار رکھا حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے (یعنی ان کا پناہ دینا ایک ہے خواہ کوئی واحد فرد دے یا پوری قوم) اسکی ذمہ داری ان کا سب سے معمولی آدمی بھی لے سکتا ہے (یعنی اگر مسلمانوں کا کوئی معمولی سے معمولی آدمی بھی کسی کافر سے امان دینے کا وعدہ کرلے تو تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس کے عہد کا پاس رکھیں) علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مسلمان بھی کسی کو پناہ دے تو وہ تمام مسلمانوں کی پناہ ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۹ شمار ۱۴۸۵)

حضرت سلیم بن عامرؓ کہتے ہیں۔ کہ حضرت امیر معاویہؓ اور روم والوں کے درمیان (ایک میعاد مقررہ تک لڑائی نہ لڑنے کا) معاہدہ تھا۔ حضرت معاویہؓ (اس مدت میں اپنی فوج وغیرہ لے کر) ان کے ملک کی سرحد کے قریب (فوجیں ڈالنے کیلئے) آگئے۔ تاکہ جونہی معاہدہ کی مدت ختم ہو۔ رومیوں کو فوراً لوٹ لیں۔ اس اثنا میں کیا دیکھ، کہ ایک شخص کسی جانور پر یا (راویؒ کا قول ہے کہ) گھوڑے پر سوار ہے۔ اور کہہ رہا ہے۔ اللہ اکبر! وعدہ وفا کرو۔ بے وفائی نہ کرو۔ دیکھتے کیا ہیں۔ کہ یہ تو حضرت عمرو بن عبسہؓ ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ نے اس کے متعلق ان سے پوچھا۔ تو حضرت عمرو بن عبسہؓ نے فرمایا "میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔ کہ جس کا کسی قوم سے (میعاد مقررہ تک جنگ نہ کرنے کا) معاہدہ ہو۔ تو وہ اس معاہدہ کو نہ توڑے اور نہ باندھے (یعنی نہ اس کو توڑے، اور نہ اس میں تغیّر و تبدل کرے) جب تک کہ اس (معاہدہ) کی مدت ختم نہ ہو جائے۔ یا اس کو صاف جواب نہ دے دیا جائے (کہ ہمارے تمہارے درمیان جو عہد تھا۔ وہ اب باقی نہ رہا۔ اب ہم تم برابر ہیں) راویؒ کہتے ہیں کہ (یہ حدیث سن کر) حضرت معاویہؓ لوگوں کو لے کر واپس چلے آئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۹ شمار ۱۴۸۶)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

اَلشُّہَدَاء

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس (ذات) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کوئی شخص اللہ کی راہ میں زخمی نہ ہوگا (اور اللہ اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے) مگر یہ کہ وُہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ (اس کے) خون کا رنگ تو مثل خون کے رنگ کے ہوگا اور خوشبو مثل مشک کے خوشبو کے ہوگی۔

(ابوہریرہؓ بخاریؒ۔ بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۷ شمارہ ۶۷)

حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے شہیدوں میں سے دو کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے پھر دریافت فرماتے تھے کہ ان دونوں میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد ہے۔ دونوں میں سے جس کی طرف اشارہ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو لحد میں آگے رکھتے (یعنی قبلہ کی جانب) پھر فرماتے، کہ میں ان سب پر قیامت کے دن شہید (یعنی گواہی دینے والا) ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو ان کے خونوں ہی میں دفن کرنے کا حکم دیا اور ان کو غسل نہ دیا گیا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جنازہ پر نماز پڑھی۔ اس باب میں حضرت انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ شہید پر نماز جنازہ پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ شہید پر نماز نہ پڑھیں مدینہ والوں کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بھی اسی کے قائل ہیں بعض کہتے ہیں کہ شہید پر نماز جنازہ پڑھنی چاہیئے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو دلیل میں لاتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر حمزہؓ پر نماز جنازہ پڑھی۔ سفیان ثوریؒ اور کوفہ والوں کا یہی قول ہے۔ اور امام اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۰۰ شمار ۹۴۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لپیٹ دو ان کے خونوں میں (یعنی انہی کپڑوں میں زخم لگے ہوئے دفن کردو) اس لیے کہ کوئی زخم ایسا نہیں ہے جو اللہ کی راہ میں لگا ہے۔ مگر وہ قیامت کے روز آئے گا بہتا ہوا رنگ اس کا خون کا

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔ (عبداللہ بن ثعلبہؓ نسائیؒ نسائی شریف جلد اوّل صفحہ ۴۸۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن کرو ان لوگوں کو جو لڑائی میں مارے جائیں ان کے گرنے کی جگہوں میں (جابرؓ نسائیؒ۔ نسائی شریف جلد اوّل صفحہ ۴۸۹)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں لڑا اونٹنی کے فواق کے موافق تو مقرر اس کے لیے بہشت واجب ہوئی۔ (ایک بار اونٹنی کا دودھ دوھ کر پھر دوسری بار دُھنے تک جتنا وقت ہوتا ہے اس کو فواق کہتے ہیں) اور جس نے شہادت مانگی اللہ سبحانہٗ سے سچے دل کے ساتھ پھر وہ مرگیا یا مارا گیا تو اس کو شہید کا ثواب ہوگا اور جو شخص زخمی کیا گیا (یعنی دشمن کے ہتھیاروں سے) اللہ کی راہ میں یا مصیبت زخم کی پہنچایا گیا غیر دشمن سے (یعنی کہیں گر پڑا یا چوٹ کھائی مصیبت پہنچی) پس تحقیق وُہ زخم آوے گا قیامت کے دن مانند اکثر اس چیز کے جو پایا جاتا تھا دنیا میں (یعنی اس حالت میں جیسے کہ وہ زخم بہت تازہ تھا دنیا میں) اس کا رنگ زعفران کا ہوگا۔ اور بُو اس کی مشک کی اور وہ شخص جو نکلا اس کے پھوڑا اللہ کی راہ میں پس تحقیق اس پھوڑے پر یا پھوڑے والے پر مہر ہوگی شہیدوں کی (یعنی علامت شہیدوں کی ہوگی تاکہ پہچانا جاوے کہ اس نے ترقی دین میں سعی کی تھی پس دیا جاوے گا ثواب مجاہدین کا)

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۵۳۶ شمار ۲۲۵۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے بصدقِ دل شہادت کی دعا مانگی اللہ سبحانہٗ اسے شہیدوں کے درجہ تک پہنچادے گا اگرچہ وہ (میدان جنگ میں قتل ہونے کی بجائے) اپنے بچھونے پر مرے یہ حدیث حسن وغریب ہے۔ اس باب میں حضرت معاذ بن جبلؓ سے بھی روایت ہے۔

(سہل بن حنیفؓ ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۲ شمارہ ۱۵۵۵)

حضرت حسنہ بنت معاویہؒ نے اپنے چچا (حضرت سلیم بن سلیمؓ) سے روایت کیا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا بہشت میں کون (کون) ہوگا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں نبی علیہ السلام ہوں گے اور بہشت میں شہید ہوں گے اور لڑکے (نابالغ خواہ وہ کسی قوم و مذہب کے ہوں) اور وہ لڑکی بہشت

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

میں ہوگی جس کو زندہ دفن کیا گیا ہے (ابو داؤدؒ / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۸۶ شمار ۳۶۶۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل ہونے کی تکلیف شہید کو صرف اتنی ہوتی ہے جتنی چیونٹی مچھر وغیرہ کے کاٹنے سے ہوتی ہے یہ حدیث حسن و صحیح غریب ہے

(ابو ہریرہؓ / ترمذیؒ ـ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۴۳۳ شمار ۱۵۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سبحانہٗ ان دو مردوں کے حال سے تعجب کرتا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے پھر وُہ دونوں جنت میں جاتے ہیں ایک تو اس وجہ سے کہ اللہ کی راہ میں لڑکر مقتول ہوجاتا ہے پھر اللہ قاتل کو بھی توبہ نصیب کرتا ہے اور وہ بھی (اللہ کی راہ میں) شہید ہوتا ہے

(ابو ہریرہؓ / بخاریؒ ـ بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۲ شمار ۸۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع نہ ہوگا کافر اور اس کا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ میں۔

(ابو ہریرہؓ / ابو داؤدؒ / ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۳ شمار ۲۲۱۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو قطروں اور دو نشانیوں سے بڑھ کر اللہ سبحانہٗ کے نزدیک کوئی چیز محبوب و مرغوب نہیں (ایک ان) آنسوؤں کا قطرہ جو اللہ کے ڈر سے ٹپکے اور (دوسرا) خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہایا جائے۔ رہ گئیں دو نشانیاں تو ایک نشانی وُہ ہے جو اللہ کی راہ میں نمودار ہو اور (دوسری) نشانی اللہ کے فرضوں میں سے کسی فرض کے ادا کرنے سے ظاہر ہوتی ہو (جیسے پیشانی پر سجدہ کا نشان وغیرہ) (یہ حدیث حسن غریب ہے)

(ابو امامہؓ / ترمذیؒ ـ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۴۳۴ شمار ۱۵۶۹)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں ایک روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ ذکر شہیدوں کا آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کا خون زمین خشک کرنے نہیں پاتی ہے کہ اس کی دو بیبیاں آکر اس کو اس طرح اٹھاتی ہیں گویا وُہ دونوں بچہ کی دائیاں ہیں جنہوں نے اپنے شیرخوار بچے کو کسی جنگل میں گم کر دیا ہو اور ہر ایک بی بی کے ہاتھ میں ایک ایسا جوڑا کپڑا کا ہوتا ہے کہ جو تمام دُنیا اور مافیہا سے بہتر ہوتا ہے

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت مسروقؒ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَ حَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
بِلَاحَیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

اس آیت کے معنی دریافت کئے۔ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیآء عند ربھم یرزقون جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں ان کو تم مُردہ خیال نہ کرو بلکہ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ نے کہا ہم نے اس کے معنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی روحیں سبز پرندوں کے جسم میں ہیں اور ان کیلئے عرشِ الٰہی کے نیچے قندیلیں لٹکائی گئی ہیں وُہ بہشت میں سے جہاں سے ان کا جی چاہے میوہ کھاتے ہیں اور پھر قندیلوں میں چلے جاتے ہیں اور پروردگار ان کی طرف جھانکتا ہے اور فرماتا ہے تم کو کس چیز کی خواہش ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں ہم کس چیز کی خواہش کریں جہاں سے ہمارا جی چاہتا ہے جنت سے میوے کھاتے ہیں اللہ سبحانہٗ تین مرتبہ اسی طرح پوچھتا ہے جب وُہ دیکھتے ہیں کہ بار بار ہم سے پوچھا جاتا ہے تو وُہ عرض کرتے ہیں اے پروردگار ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری روحوں کو پھر ہمارے جسموں میں واپس کر دیا جائے تاکہ تیری راہ میں ہم پھر جہاد و قتال کریں اور دوبارہ شہید ہوں جب اللہ سبحانہٗ دیکھتا ہے کہ ان کو کسی چیز کی حاجت نہیں تو ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(مسروقؓ از مسلم مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹، شمار ۳۶۱۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو لوگ مارے جاتے ہیں تین قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ مسلمان جس نے اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کیا جب دشمن سے ملا تو لڑا یہاں تک کہ مارا گیا اس کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مجرب شہید ہے اللہ سبحانہٗ کے عرش کے نیچے اس کے خیمے میں ہوگا انبیاء علیہ السلام صرف نبوت کے مرتبے میں اس سے بڑھ کر ہوں گے اور ایک وُہ مسلمان جس نے اچھے بُرے (دونوں) کام کئے اور اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کیا جب دشمن سے ملا تو لڑا اور یہاں تک کہ مارا گیا اسکے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مُمصمصہ یعنی پاک (شہادت) ہے اس کے گناہ اور خطا مٹ گئے (کیونکہ) تلوار سے گناہ مٹ جاتے ہیں اور جس دروازے سے چاہا جنت میں داخل ہو گیا اور ایک منافق ہے جس نے اپنی جان و مال سے کوشش کی اور جب دشمن سے ملا تو لڑا یہاں تک کہ مارا گیا اور دوزخ میں گیا (کیونکہ) تلوار سے نفاق نہیں مٹتا۔ امام عبداللہؒ (دارمیؒ) کہتے ہیں جب کپڑا دھویا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے مصمص یعنی پاک

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

ہو گیا۔
(عتبہ بن عبد سلمیؓ / دارمیؒ۔ دارمی شریف صفحہ ۳۶۵/۶۶ شمار ۲۳۸۴)

فرمایا جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے بہشت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین شخص پیش کئے گئے۔ (۱) شہید (۲) حرام اور شبہات اور سوال کرنے سے بچنے والا پاک دامن (۳) اور وُہ غلام جس نے اللہ کی عبادت واطاعت بحسن وخوبی کی اور ساتھ ہی اپنے مالکوں کی خیر خواہی بھی کرتا رہا۔ یہ حدیث حسن ہے
(ابو ہریرہؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۹ شمار ۱۵۴۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹ میں رہتی ہیں اور جنت کے درختوں کے پھل کھاتی ہیں (یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(کعب بن مالکؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۹ شمار ۱۵۴۱)

حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ شہید چار (قسم کے ہوتے) ہیں۔ ایک جیّد ایمان والا مومن جو دشمن سے لڑا اور اللہ کو سچ کر دکھایا آخر قتل کیا گیا یہی وہ شخص ہے جسکی طرف قیامت کے دن لوگ اپنی نگاہیں اٹھا کر دیکھیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا (اور بتایا کہ قیامت کے دن لوگ ان شہیدوں کو اس طرح دیکھیں گے) اور اتنا اونچا کیا کہ ٹوپی گر گئی (راویؓ کہتے ہیں کہ میں یہ نہیں بتا سکتا کہ اوپر کے راویؓ نے اس سے مراد حضرت عمر فاروقؓ کی ٹوپی لی یا خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوسرا وہ مرد مومن جو جید ایمان رکھتا ہو لیکن جب دشمن سے لڑے تو خوف و بزدلی کے مارے اس کا یہ حال ہو جیسے کسی نے اس کے بدن میں خاردار درخت کے نکیلے کانٹے چبھو دیئے ہوں (یعنی بزدلی کی وجہ سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہوں) ایک تیر اسے آکر لگے مگر (اس کے ہوش وحواس اتنے گم ہو گئے ہوں کہ) اسے یہ خبر تک نہ ہو کہ کس نے پھینکا بالآخر وہ تیر کھا کر مر جائے تو یہ دوسرے درجہ میں ہے اور ایک وہ مرد مومن ہے جس نے اچھے اور بُرے دونوں قسم کے عمل کئے پھر دشمن سے لڑا اور اللہ کو سچ کر دکھایا آخر قتل کیا گیا یہ تیسرے درجہ میں ہے۔ اور ایک وہ مرد مومن ہے جس نے اپنے نفس پر ظلم و زیادتی کی (یعنی بے کار ولغو کاموں میں مشغول رہا) پھر دشمن سے لڑا پس اللہ کو سچ کر دکھایا یہاں تک کہ قتل کیا گیا پس وہ چوتھے درجہ میں ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۰ شمار ۱۵۴۵)

بسم الله الرحمٰن الرحيم ○ ماشاء الله لا قوة الا بالله

اللّٰهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك كل حين استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہید کی چھ صفات ہیں (یعنی چھ خصلتیں یا چھ انعام ہیں) (۱) پہلے حملے یا خون کے فوارے پر بخش دیا جاتا ہے (۲) جنت میں اس کے بیٹھنے کی جو جگہ ہے وہ اس کو دکھا دی جاتی ہے (۳) عذاب قبر سے بچایا جاتا ہے اور بڑے اضطراب سے محفوظ رہتا ہے (۴) اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یاقوت دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے (۵) بڑی آنکھ والی بہتر حوروں سے اس کی شادی کی جاتی ہے (۶) اس کے ستر قریبی رشتہ داروں کے متعلق اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے (یہ حدیث صحیح غریب ہے)

(مقدام بن معدیکرب رضؓ ترمذیؒ ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۲ شمار ۱۵۶۲)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضؓ کہتے ہیں کہ میرے والد رضؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے اور ان کے ساتھ مثلہ کیا گیا تھا وُہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیئے گئے تو میں ان کا چہرہ کھول کھول کر دیکھنے لگا میری قوم نے مجھے منع کیا پھر ایک رونے والی کی آواز سنی گئی بیان کیا گیا کہ یہ حضرت عمرو رضؓ کی بیٹی یا حضرت عمرو رضؓ کی بہن ہے ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں روتی ہے یا یہ فرمایا کہ نہ روتے کیونکہ فرشتے اپنے پروں سے برابر ان پر سایہ کر رہے ہیں (امام بخاریؒ کہتے ہیں (میں نے) حضرت صدقہؒ سے (جو میرے استاد تھے) پوچھا کہ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ یہاں تک کہ اٹھاتے گئے انہوں نے کہا ہاں کبھی کبھی حضرت جابر رضؓ یہ بھی کہتے تھے ۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۰/۲۹ شمار ۷۹)

حضرت انس بن مالک رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت ام الربیع براء رضؓ کی بیٹی جو حضرت حارثہ بن سراقہ رضؓ کی ماں تھیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حارثہ رضؓ کی کیفیت بتائیں (اور وہ بدر کے دن مقتول ہوئے تھے ایک نامعلوم تیر ان کے لگ گیا تھا) کہ اگر وُہ جنت میں ہوں تو میں صبر کروں اور اگر کوئی دوسری بات ہو تو میں ان پر خوب روؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام حارثہ رضؓ (ایک جنت کیا) وُہ تو جنت کے اندر بہت سی جنتوں میں ہیں اور بے شک تمہارا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے ۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۸ شمار ۷۲)

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم امين امين امين يا رب العلمين

حضرت سمرہ رضؓ کہتے ہیں ۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) فرمایا کہ آج شب میں نے دو آدمیوں کو خواب میں دیکھا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

کہ وہ میرے پاس آئے اور مجھے درخت پر چڑھالے گئے پھر انہوں نے ایک گھر میں جو نہایت عمدہ اور افضل تھا کہ اس سے عمدہ (مکان) میں نے کبھی نہیں دیکھا مجھے داخل کیا ان دونوں آدمیوں نے (مجھ سے) بیان کیا یہ تو شہدا کا مکان ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۴ شمار ۵۷)

حضرت ابو سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا ایک شخص سے جو صحابی تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کہتا تھا ہم نے حملہ کیا جہینہ کے ایک قبیلے پر تو ایک مسلمان نے قصد کیا ایک آدمی کے مارنے کا ان میں سے پھر مارا اس کو تلوار سے لیکن تلوار نے خطا کی اور خود اسی کو لگ گئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! اُٹھو اور خبر لو اپنے بھائی مسلمان کی لوگ جلدی سے دوڑے اس کی طرف دیکھا تو وہ مرگیا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اسی کے کپڑوں اور زخموں میں لپیٹا اور اس پر نماز پڑھی پھر اس کو دفن کیا لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ شہید ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں اور میں اس پر گواہ ہوں۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۶/ ۵۳۵ شمارہ ۲۲۵۵)

فرمایا جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ طاعون میں مرنا شہادت ہے اور پانی میں ڈوب کر مرنا شہادت ہے اور جہاد میں مارا جانا شہادت ہے اور شکم کی بیماری میں مرنا شہادت ہے اور بچے جننے کی بیماری میں مرنا شہادت ہے۔ (صفوان بن امیہؓ دارمیؒ دارمی شریف صفحہ ۳۶۶ شمار ۲۳۸۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے منبر پر۔ اس نے عرض کیا فرمائیے اگر میں لڑوں اللہ سبحانہ کی راہ میں جم کر اور ثواب کی نیت سے اور منہ نہ پھیروں لڑائی سے کیا معاف ہو جائیں گے میرے گناہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے ایک ساعت فرمایا کہاں ہے وہ سائل وہ آدمی بولا حاضر ہوں میں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کیا کہا تھا وہ بولا کہ اگر میں مارا جاؤں اللہ کی راہ میں ثابت قدم رہ کر۔ ثواب کے لیے لڑوں اور نہ ہٹوں مقابل سے دشمن کے کیا بخش دے گا اللہ سبحانہ میری خطائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں مگر قرض نہ بخشا جائے گا (کیونکہ قرض بندے کا حق ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا یہ جبریل علیہ السلام نے ابھی کہا مجھ سے چپکے سے (النسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۶۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دریا کے جہاد کا ایک شہید خشکی کے دو شہیدوں کے برابر ہے۔ اس میں وہ شخص جس کا سر گھوم رہا ہو خون میں لوٹنے والے کی طرح ہے اور ایک موج سے دوسری موج تک جانے والا ایسا ہے جیسا اللہ کی راہ میں دنیا کا سفر کرنے والا اللہ سبحانہٗ نے حضرت عزرائیل علیہ السلام کو جانوں کے قبض کرنے پر متعین کیا ہے مگر جو شخص دریا میں شہید ہوا ہو اس کی جان اللہ سبحانہٗ خود اپنے دستِ قدرت سے نکالتا ہے خشکی کے شہید کے ماسوائے قرض کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن دریا کے شہید کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور قرض بھی معاف ہو جاتا ہے۔ (ابو امامہؓ / ابن ماجہؒ ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریا کا ایک جہاد خشکی کے دس جہادوں کے برابر ہے اور دریا میں کسی کے سر کا گھومنا ایسا ہے جس طرح وہ اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔

(ابو الدرداءؓ / ابن ماجہؒ ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوار ہو دریا میں مگر حج یا عمرے کی نیّت سے یا جہاد کی نیّت سے (یہ نہی احتیاطی ہے ورنہ تجارت اور سوداگری اور ملاقات احباب کے لیے جہاز میں سوار ہونا درست ہے) کیونکہ سمندر کے تلے آگ ہے اور آگ کے تلے سمندر ہے (یعنی آفت پر آفت ہے خوف کا مقام ہے)

(عبد اللہ بن عمروؓ / ابو داؤدؒ ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۲ شمار ۲۲۰۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو دریا میں سوار ہو (حج یا جہاد کے لیے) پھر اس کا سر گھومے اور قے کرے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ہے۔ اور جو ڈوب جاوے تو دو شہیدوں کا ثواب ہے۔

(ام حرامؓ / ابو داؤدؒ ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۲/۲۳ شمار ۲۲۱۰)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

صَلٰوةُ الْخَوْفِ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

صَلٰوةُ الۡخَوۡفِ

حضرت یزید بن رومانؒ صالح بن خواتؓ سے اور وُہ اس شخص سے جس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں نمازِ خوف پڑھی تھی، نقل کرتے ہیں کہ ایک جماعت نے صف باندھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز کے لیے) اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر رہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صف کو ایک رکعت نماز پڑھائی اور دوسری رکعت اس نے خود پڑھ لی اور اسکے بعد وُہ دشمن کے مقابلہ پر چلی گئی اور دوسری جماعت واپس آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی ایک رکعت نماز پڑھائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم التحیات میں بیٹھے رہے اور اس جماعت نے اپنی دوسری رکعت خود پوری کرلی اور التحیات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوگئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے ساتھ سلام پھیرا۔ (یزید بن رومان صالحؒ بخاریؒ ومسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۵۴ شمار ۱۳۲۶)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم کو حضورِ اقدس و اکمل صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف پڑھائی پس ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں باندھیں اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم سب نے تکبیر کہی یعنی دونوں صفوں نے پھر قرأت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم سب نے تکبیر کہی یعنی دونوں صفوں نے پھر قرأت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے (دونوں صفوں نے) رکوع کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سرِ مبارک اٹھایا اور ہم سب نے بھی سر اُٹھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کے لیے جھکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ صف بھی جھکی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھی یعنی پہلی صف اور دوسری صف دشمن کے مقابلہ پر کھڑی رہی پھر جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کر چکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ صف کھڑی ہوگئی جس نے سجدہ کیا تھا تو پھر دوسری صف سجدے میں جھکی اور جب اس نے سجدے کر لیے تو وُہ بھی کھڑی

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

ہو گئی اور پھر دوسری صف پہلی صف کی جگہ اور پہلی صف دوسری صف کی جگہ پر آگئی اس کے بعد قرات پڑھ کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے یعنی دونوں صفوں نے رکوع کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اُٹھایا اور ہم سب نے بھی سر اٹھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب والی صف نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا۔ جو پہلے کھڑی رہی تھی اور دوسری صف کھڑی رہی جس نے پہلے سجدہ کیا تھا۔ پھر جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے فارغ ہو گئے تو دوسری صف نے سجدہ کیا اور پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے سلام پھیرا۔

(جابرؓ مسلم مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۵۵ شمار ۱۳۲۸)

حضرت مروان بن حکمؓ سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا کیا تم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے حضرت ابوہریرہؓ نے کہا ہاں حضرت مروانؓ نے کہا کب حضرت ابوہریرہؓ نے کہا جس سال نجد کی لڑائی ہوئی تھی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کیلئے کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا۔ ان کی پیٹھ قبلہ کی طرف تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو سب لوگوں نے تکبیر کہی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اور جو لوگ دشمن کے سامنے کھڑے تھے۔ پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس گروہ نے رکوع کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی گروہ نے سجدہ کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ گروہ کھڑا ہوا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا پھر وہ گروہ دشمن کے سامنے چلا گیا اور جو گروہ دشمن کے سامنے تھا وہ آیا انہوں نے رکوع کیا اور سجدہ کیا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے پھر وہ رکوع اور سجدہ کر کے جب کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کا رکوع کیا انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ رکوع کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا۔ انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ سجدہ کیا۔ پھر جو گروہ دشمن کیساتھ تھا وہ آیا۔ انہوں نے

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

رکوع اور سجدہ کیا۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے۔ اور جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ تھے۔ وہ بھی بیٹھے رہے۔ پھر سلام ہوا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔ اور سب لوگوں نے سلام پھیرا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں، اور سب لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔ (نسائی شریف جلد اول صفحہ ۳۹۰، ۳۹۱)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی تو ایک صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑی ہوئی اور ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی ہوئی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی۔ پہلے گروہ کے ساتھ پھر دوسرا گروہ آیا اور ان کی جگہ پر کھڑا ہوا اور یہ دشمن کے سامنے چلے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی ایک رکعت پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا ان لوگوں نے کھڑے ہو کر ایک رکعت اکیلے ادا کی پھر سلام پھیر کر چلے گئے۔ دشمن کے سامنے اور پہلا گروہ جو ایک رکعت پڑھ چکا تھا آیا اور انہوں نے ایک رکعت اکیلے پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ (ابو داؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۹۰ / ۲۸۹ شمار ۱۰۸۷)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (لڑائی میں) تو پھر نماز کھڑی ہوئی پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوا۔ اور ایک گروہ دشمن کے سامنے، جو لوگ پیچھے تھے ان کیساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کئے پھر وُہ چلے گئے اور ان لوگوں کی جگہ کھڑے ہوئے جو دشمن کے سامنے تھے اور وُہ گروہ آیا اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کیے پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے اور جو دشمن کے سامنے تھے انہوں نے بھی سلام پھیرا۔

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲)

حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف میں ظہر کی نماز پڑھی کچھ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی اور کچھ لوگوں نے دشمن کے سامنے صف باندھی پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ساتھ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے دو رکعتیں پڑھ کر سلام

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

پھیرا پھر یہ لوگ چلے گئے اور وہ لوگ آئے جو دشمن کے سامنے تھے ان کے ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوتیں اور ان کے اصحاب کی دو دو رکعتیں ہوتیں اور حسنؓ اسی روایت پر فتویٰ دیتے تھے۔ ابو داؤدؒ نے کہا مغرب میں امام کی چھ رکعتیں ہوں گی اور قوم کی تین رکعتیں ہوں گی۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۹۰ شمار ۱۰۹۰)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ خندق کے دن حضرت عمر فاروقؓ کفار قریش کو برا کہتے ہوئے آئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا، تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بھی اللہ کی قسم ابھی تک عصر کی نماز نہیں پڑھی۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطحان کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بعد آفتاب غروب ہو جانے کے عصر کی نماز پڑھی پھر بعد اس کے مغرب کی نماز پڑھی۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۱ شمار ۸۸۴)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے اللہ جل جلالہٗ نے تمہارے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے تم پر حضر میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو اور خوف میں ایک۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۹۰ شمار ۱۰۸۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَاقَيُّوۡمُ

اَلۡجَنَائِزُ

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَلْعِيَادَةُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کو جب کبھی کانٹا بھی چبھتا ہے یا اس سے بھی کم مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ سبحانہٗ اس کے بدلہ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کا ایک گناہ (صغیرہ) معاف کر دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضؓ۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ۔ حضرت ابو امامہ رضؓ۔ حضرت ابوسعید رضؓ۔ حضرت انس رضؓ۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ۔ حضرت جابر رضؓ۔ حضرت ابوموسیٰ رضؓ۔ حضرت اسد بن کرز رضؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ (عائشہ صدیقہ رضؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ١٠٧ شمار ٢ ٨٠)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کو تھوڑی سی تکان یا تکلیف یا رنج یا درد یا غم یا کوئی اور مصیبت یہاں تک کہ معمولی سی فکر بھی ہوتی ہے تو اللہ سبحانہٗ اس کی وجہ سے اس کے گناہ (صغیرہ) معاف کر دیتا ہے۔ اس باب میں یہ حدیث حسن ہے حضرت وکیع رحؒ فرماتے ہیں۔ کہ یہ میں نے صرف اسی حدیث میں سُنا ہے کہ آئندہ کا غم گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ بعض روایت سے یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضؓ سے بھی مروی ہے۔ (ابوسعید خدری رضؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ١٠٨/١٠٨ شمار ٩٠٨)

حضرت شداد بن اوس رضؓ۔ اور حضرت صنابحی رضؓ کہتے ہیں کہ وہ دونوں ایک مریض کی عیادت کو گئے اور اس سے کہا تو نے کیونکر صبح کی اس نے کہا اللہ کا شکر ہے۔ میں نے نعمت الٰہی پر صبح کی انہوں نے کہا خوش ہو گناہوں کے دور ہونے اور خطاؤں کے معاف ہو جانے سے اس لئے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ جب میں اپنے مومن بندوں میں سے کسی کو بیماری میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس ابتلا پر میری تعریف کرتا ہے تو وہ اپنے بستر علالت سے ایسا پاک وصاف اٹھتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے اور کوئی گناہ اس کا باقی نہیں رہتا اور اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے میں

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

نے اپنے بندے کو قید کیا اور مصیبت میں ڈالا اور اس کا امتحان کیا پس اے فرشتو! تم اس کے نامۂ اعمال میں۔ وہی عمل لکھو جو اس کی صحت کی حالت میں لکھتے تھے۔ یعنی اعمال صالحہ

(شداد بن اوسؓ و صنابحیؒ / احمدؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۷، شمار ۱۴۸۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مبتلا کیا جاتا ہے کسی مسلمان کو جسمانی بیماری میں تو فرشتہ سے کہا جاتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں وہی عمل صالح لکھتا رہ جو وہ تندرستی کی حالت میں کرتا تھا پھر اگر شفا دی اس کو اللہ نے تو اس کے گناہوں کو دھوتا اور اس کو پاک کرتا ہے اور اگر اس کو اٹھا لیتا ہے تو بخشتا ہے اس کو۔ اور اس پر رحم کرتا ہے۔ (انسؓ / شرح السنۃ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۵، شمار ۱۴۶۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے تو اللہ سبحانہٗ اس کو غم و الم میں مبتلا کر دیتا ہے تا کہ اس سے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔ (عائشہؓ / احمدؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۷/۲۷۸، شمار ۱۴۸۳)

حضرت ثویرؒ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ چلو حضرت حسینؓ (یا حضرت حسنؓ) کی عیادت کریں ہم نے ان کی عیادت کی تو ان کے پاس حضرت ابو موسیٰؓ کو پایا حضرت علیؓ نے دریافت کیا کہ اے ابو موسیٰؓ تم عیادت کے لئے آئے ہو یا ملاقات کی غرض سے؟ حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا کہ عیادت کے لئے آیا ہوں حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو مسلمان صبح کے وقت کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے اس پر شام تک ستر ہزار فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اس کے لئے بہشت میں ایک باغ ہوگا۔ یہ حدیث حسن و غریب ہے یہ حدیث حضرت علیؓ سے کئی طریقوں سے مروی ہے بعض راویوں نے اس کو موقوف رکھا ہے (یعنی حضرت علیؓ کا اپنا قول بتایا ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۸۸ شمار ۸۷۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مسلمان اپنے بھائی (یعنی مسلمان) کی عیادت کرتا ہے تو جب تک اس کے پاس رہ کر اس کی تسلی و تشفی کرتا رہتا ہے) برابر بہشت کے خرفہ یعنی پھلوں اور پھولوں میں

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

رہتا ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ۔ حضرت ابوموسیٰؓ۔ حضرت براءؓ حضرت ابو ہریرہؓ حضرت انسؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ثوبانؓ کی حدیث حسن ہے (ثوبانؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۸ شمار ۸۷۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے تو ایک فرشتہ آسمان سے پکار کر کہتا ہے تجھ کو دنیا اور آخرت میں خوشی میسر ہو اور دنیا و آخرت میں تیرا چلنا مبارک ہو اور تجھ کو جنت میں ایک بڑا درجہ حاصل ہو۔ (ابوہریرہؓ / ابن ماجہؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۷ شمار ۱۴۷۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور محض ثواب حاصل کرنے کی غرض سے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو دور رکھا جاتا ہے اس کو دوزخ سے ساٹھ برس کی مسافت کی دُوری پر۔ (انسؓ / ابوداؤدؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۳ شمار ۱۴۵۵)

حضرت عمر فاروقؓ کہتے ہیں فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تو کسی مریض کی عیادت کو جائے تو اس سے کہہ کہ وہ تیرے لئے دعا کرے اس لئے کہ اس کی دعا فرشتوں کی (دعا کی مانند) ہوتی ہے
(عمرؓ / ابن ماجہؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۸/۷۹ شمار ۱۴۹۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جب کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کو جاتا ہے، تو گویا جنت کے پھل توڑتا جاتا ہے (یا یہ کہ جنت کے راستے پر چل رہا ہے) جب جا کر بیٹھ جاتا ہے۔ تو اس کو رحمت چھپا لیتی ہے۔ اگر یہ شام کا وقت ہے۔ تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔ اور اگر صبح کا وقت ہوتا ہے۔ تو شام تک ستر ہزار فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ (علیؓ / ابن ماجہؒ / ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۰۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ ە بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

الجنائز

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک آنے والا میرے پروردگار کے پاس سے آیا اور اس نے مجھے خبر دی، یا یہ فرمایا کہ مجھے بشارت دی کہ جو شخص میری اُمّت میں سے اِس حال میں مرے گا کہ وُہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، وُہ جنّت میں ہوگا۔ مَیں نے عرض کیا، اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو۔ آپ صلّی اللہ علیہ سلم نے فرمایا، اگرچہ زنا کیا ہو، اگرچہ چوری کی ہو۔

(بخاری شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۷۶، شمار ۱۱۴۷)

فرمایا جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کا تحفہ موت ہے۔

(عبداللہ بن عمر رض / بیہقی رح، مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۸۱، شمار ۱۵۱۰)

فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان کا مرنا پیشانی کے پسینے سے ہوتا ہے۔ (یعنی پیشانی کا پسینہ موت کی علامت ہے یا یہ کہ موت کے وقت اس کو صرف پیشانی پر پسینہ آتا ہے)

(بریدہ رض / نسائی رح، نسائی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۵۳)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "نعی" سے بچو کیونکہ "نعی" جاہلیت کے عملوں میں سے ہے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نعی میّت کی منادی کرنے کو کہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۱۹۱، شمار ۸۹۳)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم نے (ایک مرتبہ) طاعون کا ذکر کیا تو فرمایا کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر جو عذاب بھیجا گیا تھا۔ یہ اسی کا بچا ہُوا ہے لہذا جب کسی زمین میں طاعون پھیلا

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

ہوا ہو تو وہاں سے مت نکلو اور جب کسی ایسی زمین میں پھیلا ہوا ہو جہاں تم نہیں ہو تو تم وہاں مت جاؤ
اِس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے
حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۰۶، شمار ۹۶۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ "شہید پانچ (قسم کے) ہیں (اول وہ) جو طاعون سے مرے۔ (دوئم وہ) جو پیٹ کی بیماری سے مرے۔ (سوم وہ) جو دب کر مرے۔ (چہارم وہ) جو ڈوب کر مرے۔ (پنجم وہ) جو اللہ کی راہ میں شہید ہو"۔
اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت صفوان رضؓ بن اُمیہ، حضرت جابرؓ بن عتیک، حضرت خالد رضؓ بن عرفطہ، حضرت سلیمانؓ بن صردؓ، حضرت ابو موسیٰ رضؓ اور حضرت عائشہ صدّیقہ رضؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ابُوہریرہ رضؓ / ترمذیؒ - ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۲۰۶، شمار ۹۶۷)

حضرت ابو اسحٰق سبیعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان رضؓ بن صرد نے حضرت خالد رضؓ بن عرفطہ سے یا حضرت خالد رضؓ نے حضرت سلیمان رضؓ سے کہا، کیا تم نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں سنا کہ جسکو اسکے پیٹ نے مار ڈالا (یعنی جو پیٹ کی بیماری سے مر گیا) اسے قبر میں عذاب نہ ہوگا۔ اِن دونوں میں سے کسی ایک نے اپنے ساتھی سے کہا، ہاں (میں نے جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے)۔ یہ حدیث اس باب میں حسن و غریب ہے اور علاوہ ازیں دوسرے طریقۂ اسناد سے بھی مروی ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۰۶، شمار ۹۶۸)

فرمایا جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے کہ سفر میں مرنا شہادت ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

ابن عباس رضؓ / ابن ماجہ رحؒ

(مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۷۹، شمار ۱۴۹۶)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

اَلْغُسْلُ

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ انھیں بیری کے پانی سے طاق غسل دینا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ اگر تم ضرورت سمجھو اور آخری مرتبہ کافور ملا کر (غسل) دینا یا (یہ فرمایا کہ) کچھ کافور۔ پھر جب تم (غسل سے) فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا چنانچہ جب ہم فارغ ہوئے (تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہبند ہمیں دیا۔ اور فرمایا کہ اسکو انکے جسم سے ملا دینا چنانچہ ہم نے ملا دیا۔ پھر ہمنے انکے بال تین حصے کر کے گوندھ دیئے تھے اور انکو ان کے پیچھے ڈال دیا تھا (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۸۱ شمار ۱۱۷۱)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا اور ہم (اس وقت غسل دے رہے تھے کہ اُن کی داہنی جانب اور اُن کے اعضائے وضو سے (غسل کی) ابتدا کرنا۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۸۰ شمار ۱۱۶۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو اس کے اونٹ نے کچل ڈالا، اور ہم لوگ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مقام عرفات میں) تھے اور وہ شخص احرام باندھے ہوئے تھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو غسل دیدو (خواہ خالص) پانی سے اور (خواہ) بیری (کے پانی) سے اور اسے دو کپڑوں میں کفن دیدو۔ اور اسکے (جسم میں) خوشبو نہ لگانا۔ اور اس کا سر بند نہ کرنا کیونکہ قیامت کے اللہ سبحانہ اسے بحالتِ احرام اٹھائے گا۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۸۲ شمار ۱۱۷۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مُردہ کو غسل دینے سے غسل واجب ہو جاتا ہے اور اس کو اُٹھانے سے وضو ضروری ہو جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے موقوفاً بھی روایت ہے۔ مُردے کو غسل دینے والے کے متعلق علما کی مختلف رائیں ہیں، اہلِ علم صحابہؓ و تابعینؒ کی ایک جماعت بتلاتی ہے کہ مردے کو نہلانے کے بعد خود بھی غسل کرنا واجب ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ مُردے کو نہلانے والے پر صرف وضو کرنا واجب ہے۔ امام مالکؒ بن انس فرماتے ہیں کہ مُردے کو غسل دینے والے کو غسل کرنا میں واجب نہیں سمجھتا بلکہ مستحب سمجھتا ہوں۔ امام شافعیؒ بھی ایسا ہی فرماتے ہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ میت کے نہلانے والے پر غسل واجب نہیں اور اس کے متعلق سب سے کم جو کہا گیا ہے وہ وضو ہے (یعنی کم از کم اسے وضو ضرور کر لینا چاہیے) امام اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ وضو ضروری ہے۔ امام عبداللہ بن مالکؒ کہتے ہیں کہ مُردہ کو نہلانے والے پر نہ غسل واجب ہے اور نہ وضو کی ضرورت ہے۔

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ - ترمذی شریف، جلد اول صفحہ ۱۹۲، شمارہ ۸۹۹)

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ جب صحابہ کرام رضؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینا چاہا۔ تو انہوں نے کہا۔ قسم اللہ کی، ہم نہیں جانتے۔ کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے اتاریں، جیسے مردوں کے ہم کپڑے اتارتے ہیں۔ یا کپڑے پہنے رہنے دیں۔ اور کپڑوں ہی پر غسل دیں۔ جب ان لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا تو اللہ سبحانہٗ نے ان پر نیند بھیجی یہاں تک کہ کوئی آدمی ان میں سے نہ رہا۔ مگر اس کی ٹھوڑی اپنے سینے پر تھی۔ (یعنی اونگھ گیا اور سو گیا) اس وقت ایک بات کرنے والے کی آواز آئی گھر کے ایک کونے میں سے، معلوم نہ ہُوا وہ کس نے آواز دی۔ وہ بات یہ تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دو کپڑے پہنے پہنے، پھر یہ سنکر لوگ اٹھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا کرتہ پہنے پہنے، تو پانی ڈالتے تھے کرتے کے اوپر اور ملتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک کرتے سے، نہ اپنے ہاتھوں سے حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ اگر پہلے سے مجھے یاد آتا۔ جو بعد کو آیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیتیں۔

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۵۴/۵۵۳ شمارہ ۱۳۸۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَلْكَفَنُ

فرمایا جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اس کو چاہیے کہ اچھا کفن دے۔
(جابر رض / مسلم رح مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۸۸، شمار ۱۵۳۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ زیادہ قیمتی کپڑا کفن میں نہ لگاؤ۔ اس لئے۔ کہ وہ جلد چھین لیا جاتا ہے۔ یعنی جلد خراب و خستہ ہو جاتا ہے۔

(علی المرتضےٰ رض / ابوداؤد رح / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۸۹ شمارہ ۱۵۴۰)

حضرت جابر رض سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سُنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ جب تم میں سے کوئی مرجائے اور اس کے وارث مالدار ہوں۔ تو کفن دیوے حبرہ کا (جو ایک عمدہ قسم کا کپڑا تھا یمن کا بنا ہُوا)

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۵۶ شمار ۱۳۹۳)

فرمایا جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے کہ سفید کپڑے پہنا کرو۔ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور انہی میں کفن دیا کرو اپنے مردوں کو۔

(سمرہ رض / نسائی رح۔ نسائی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۴۶۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے یمن کے تین کپڑوں میں جو رُوئی کے تھے۔ نہ اُن میں کُرتہ تھا، نہ عمامہ۔ (بلکہ ایک آزار تھی اور ایک کفنی اور ایک لفافہ۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ کفن میں یہی تین کپڑے سنت ہیں اور عمامہ اور قمیص خلافِ سنت ہے)

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۶۸)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَلْبُكَاءُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک عورت پر کسی قبر کے پاس ہُوا، وُہ رو رہی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر۔

(بخاری شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۷۹، شمار ۱۱۶۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے (اپنے کسی رشتہ دار کے مرنے کے وقت اپنا گریبان چاک کیا اور اپنے گالوں پر تھپڑ مارے اور زمانہ جاہلیت کی سی پکار کی، وُہ ہم میں سے نہیں (یعنی جس نے اس قسم کی آہ و بکا اور واویلا کیا، وہ مسلمان نہیں) یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔

(عبداللہ رضؓ / ترمذیؒ - ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۳، شمار ۹۰۵)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی نوحہ کرنیوالی عورت اور نوحہ سنانے والی عورت کو۔

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۴۹ شمار ۱۳۶۱)

حضرت اسید بن ابی اسیدؓ ایک عورت سے روایت کرتے ہیں جس نے بیعت کی تھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے، کہ ان باتوں میں جن کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا تھا۔ یہ بھی تھیں۔ کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کریں، اور منہ نہ نوچیں اور خرابی اور تباہی کو نہ پکاریں اور کپڑے نہ پھاڑیں اور بال نہ بکھیریں۔

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۵۰/۵۵۱ شمار ۱۳۶۴)

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مُردہ کو عذاب ہوتا ہے قبر میں، جب لوگ اس پر نوحہ کرتے ہیں۔

(نسائی شریف، جلد اول، صفحہ ۴۵۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡهِ یَاقَیُّوۡمُ

فرمایا، جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی مرنے والا مرتا ہے اور اس پر رونے والا کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ "اے میرے پہاڑ"، "اے میرے سردار" یا اسی طرح کے الفاظ تو اس پر دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو اُس کے سینہ میں مُکّے مارتے ہیں (اور کہتے ہیں کیا تو) ایسا ہی تھا۔

یہ حدیث حسن و غریب ہے۔ (ابو موسیٰ اشعری رضؓ / ترمذی رحؒ - ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۴، شمار ۹۰۹)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اُن کو لے کر اپنے بیٹے حضرت ابراہیمؓ کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت ابراہیمؓ اس وقت حالتِ نزع میں تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی گود میں لے لیا اور رونے لگے۔ حضرت عبد الرحمٰنؓ نے عرض کیا۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم روتے ہیں؟ کیا آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے رونے سے منع نہیں کیا؟ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں (میں نے رونے سے منع کیا) البتہ میں نے دو بیوقوفی اور نا فرمانی کی آوازوں سے منع کیا ہے۔ ایک مصیبت کے وقت کی آواز، جب منہ نوچے اور گریبان چاک کرے۔ دوسرے شیطان کے رونے کی آواز جس میں لے اور سُر ہو۔

اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۱۹۵، شمار ۹۱۲)

حضرت ابنِ عُمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنازہ کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت ہو۔

(ابنِ عمر رضؓ / احمدؒ، ابنِ ماجہؒ مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل، صفحہ ۳۰۳، شمار ۱۶۴۷)

حضرت ابو سنان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا اور حضرت ابو طلحہ خولانیؓ قبر کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے، جب میں نے قبر سے (نکلنے کا ارادہ کیا) تو حضرت ابو طلحہؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اے ابو سنانؓ کیا میں تمھیں ایک خوشخبری نہ دوں؟ میں نے کہا، کیوں نہیں۔ انھوں نے کہا کہ مجھے

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

حضرت ضحاک رضؓ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کے ذریعے خبر دی کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی بندہ کا بیٹا مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ تم نے میرے بندہ کے لڑکے کی رُوح قبض کی ہے ؟ فرشتے کہتے ہیں، ہاں پھر فرماتے ہیں کہ تم نے اس کے دل کے پھل (کی رُوح) کو قبض کیا ہے ؟ وُہ کہتے ہیں، ہاں ۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (اس مصیبتِ عظمیٰ پر) میرے بندے نے کیا کہا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ تیری حمد کی اور کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (بے شک ہم تیرے ہی ہیں اور بے شک ہم تیری ہی طرف لوٹنے والے ہیں) ۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے کے لیے بہشت میں گھر بناؤ اور اس کا نام "بَيْتُ الْحَمْد" رکھو (یعنی حمد وشکر کا گھر) یہ حدیث حسن و غریب ہے ۔ (ترمذی شریف ، جلد اول ، صفحہ ۱۹۷ ، شمار ۹۲۶)

فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس مسلمان کے تین لڑکے مرجائیں اور وُہ صبر کرے تو قیامت کے روز وہ لڑکے بچائیں گے اس کو جہنّم سے ۔ ایک عورت نے پوچھا ، یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ، اگر دو مرجائیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، وُہ بھی ۔

(ابو النضر سلمی رضؓ / امام مالک رحؒ ۔ موطا شریف ، صفحہ ۲۳۲)

حضرت زینب بنتِ ابی سلمہ رضؓ کہتی ہیں کہ مَیں حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین کے پاس گئی تو اُنھوں نے کہا کہ مَیں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے ۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ کسی عورت کو جو اللہ سُبحانہٗ پر ایمان رکھتی ہو ، یہ جائز نہیں ہے کہ کسی میّت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے ۔ مگر شوہر پر چار مہینے اور دس دن (سوگ کرنا چاہیے) ۔ اس کے بعد مَیں (اُمّ المومنین) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب کہ اُن کے بھائی کی وفات ہو گئی تھی ۔ تو اُنھوں نے خوشبو منگائی اور اس کو استعمال کیا ۔ اس کے بعد کہا کہ مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی سوائے اس کے کہ مَیں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ جو عورت اللہ سُبحانہٗ پر اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو اُسے جائز نہیں کہ کسی میّت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے ۔ مگر شوہر پر چار مہینے اور دس دن (سوگ کرنا چاہیے)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

(بخاری شریف ، جلد اول صفحہ ۲۸۵ ، شمار ۱۱۸۹)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

التَّعۡزِيَة

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جعفر رضؓ کے مرنے کی خبر سنائی گئی، تو حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جعفر رضؓ کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ ان کے پاس اپنے میں مشغول کرنے والی مصیبت آئی ہے"۔

یہ حدیث حسن ہے۔ بعض اہلِ علم مستحب سمجھتے تھے کہ میّت کے گھر والوں کے پاس کچھ بھیج دیا جائے کیونکہ وہ مصیبت میں مشغول ہوتے ہیں۔ امام شافعی رحؒ کا یہی قول ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۳، شمار ۹۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے اس عورت کی تعزیت کی اور دلاسا دیا جس کا فرزند مرگیا ہو۔ اس کو بہشت میں ایک چادر پہنائی جائیگی۔

(ابوہریرہ رضؓ / ترمذی رحؒ۔ ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۰۸، شمار ۹۸۰)

حضرت عبد اللہ ابن ابی بکر ابن عمرو ابن حزم رضؓ اپنے والد رضؓ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی مصیبت میں اس کی تعزیت کرتا ہے (اور اس کو تسلّی دیتا ہے) اللہ سبحانہٗ اس کو قیامت کے دن کرامت کا لباس پہنائیگا۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۹۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص اپنے مصیبت زدہ بھائی کو تسلّی دیتا ہے۔ اس کو اسی جیسا اجر عنایت کیا جاتا ہے۔

(عبد اللہ رضؓ / ابن ماجہ رحؒ ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۹۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَلْجَنَازَةُ

جب میّت کو چارپائی پر رکھو یا اُسے اُٹھاؤ :

بِسْمِ اللّٰهِ	۱ بار
اللہ کے نام کے ساتھ	

فرمایا جناب رسُول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلّم نے، "جو شخص میّت کو چارپائی پر رکھے یا اُسے اُٹھائے تو "بِسْمِ اللّٰهِ" کہے۔
(ابنِ عمرؓ / ابن ابی شیبہؒ موقوفاً ـــــــ حصن حصین صفحہ ۳۹۰، ۳۹۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جنازہ کے پیچھے آگ نہ رکھی جاوے۔ نہ اس کے پیچھے آواز ہو (رونے چلانے والوں کی) نہ کوئی جنازہ کے آگے چلے

(ابوہریرہ رضؓ / ابوداؤدؒ / ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۶۳ شمار ۱۴۱۴)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری سے انکار کیا۔ جب جنازہ سے فارغ ہو کر لوٹے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جانور پر سوار ہوئے۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی، (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کیوں سوار نہیں ہوئے تھے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلے جنازہ کے ساتھ فرشتے پاپیادہ جا رہے تھے۔ اس واسطے میں سوار نہیں ہوا۔ کہ وہ پاؤں سے چلتے تھے۔ جب فرشتے چلے گئے تو میں سوار ہو گیا

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۶۵ شمار ۱۴۲۰)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرتِ اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم لوگوں کو جنازوں کے ہمراہ جانے سے ممانعت کر دی گئی تھی مگر کوئی سخت تاکید (کے ساتھ ممانعت) نہیں کی گئی۔ (بخاری شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۸۵، شمار ۱۱۸۶)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا۔ اور سات چیزوں سے منع فرمایا تھا۔ ہم کو حکم دیا تھا جنازوں کے ہمراہ جانے کا، اور مریض کی عیادت کرنے کا۔ اور دعوت کے قبول کرنے کا۔ اور مظلوم کی مدد کرنے کا۔ اور قسم کے پورا کرنے کا اور سلام کے جواب دینے کا۔ اور چھینکنے والے کے جواب دینے کا۔ اور ہمیں منع فرمایا تھا۔ چاندی کے برتن (کے استعمال) سے اور سونے کی انگوٹھی اور حریر و دیباج و قزا اور استبرق (کے پہننے) سے۔

(بخاری شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۷۶، شمار ۱۱۴۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ جب تیرے قریب سے کسی یہودی یا نصرانی یا مسلمان کا جنازہ گذرے، تو کھڑے ہو جاؤ۔ تم جنازہ کے (ادب و احترام کیلئے) کھڑے نہیں ہوتے بلکہ ان فرشتوں کیلئے کھڑے ہوتے ہو۔ جو جنازہ کے ساتھ ہوتے ہیں۔

(ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ / احمد / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۹۴ شمار ۱۵۸۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے رہو جو شخص ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے۔

(ابو سعید رضی اللہ عنہ / نسائی رحمہ اللہ۔ نسائی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۱۷۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے رہو۔ حتیٰ کہ جنازہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے۔ (عامر بن ربیعہ عذوی رضی اللہ عنہ / نسائی رحمہ اللہ۔ نسائی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۷۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص جنازے کے ہمراہ رہے۔ یہاں تک کہ اس کی نماز پڑھ لے تو اسے ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو شخص اس کے ہمراہ رہے یہاں تک کہ وہ دفن کر دیا جائے تو اسے دو قیراط۔ عرض کیا گیا کہ قیراط کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جیسے دو بڑے پہاڑ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

(ابوہریرہؓ / بخاریؒ - بخاری شریف، جلد اوّل صفحہ ۲۹۵، شمارہ ۱۲۲۷)

حضرت ابومہزم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دس سال رہا ہوں۔ ایک مرتبہ میں نے ان کو یہ کہتے سُنا کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ جو جنازہ کے پیچھے چلا اور اسے تین بار اٹھایا تو اس کے ذمّے جنازہ کا جو حق تھا، وُہ اس نے ادا کر دیا یہ حدیث غریب ہے۔ بعضوں نے یہ حدیث اسی اسناد سے روایت کی ہے اور اسے مرفوع نہیں کیا۔

(ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۰۱، شمار ۹۴۶)

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں سے ہو کر ان کے حُجرہ پر سے جائے تاکہ میں دُعا کروں اُن کے لیے۔ سو لوگوں نے اس پر اعتراض کیا، تب کہا آپ نے، کیا جلدی لوگ بھُول گئے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیلؓ بن بیضا پر نماز نہیں پڑھی مگر مسجد میں۔

(مؤطّا شریف، صفحہ ۲۲۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عمر فارُوق رضی اللہ عنہ پر نماز پڑھی گئی مسجد میں

(جمہور علماء کے نزدیک نمازِ جنازہ مسجد میں درست ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک مکروہ ہے)

(مؤطّا شریف، صفحہ ۲۲۶)

فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنازہ جلدی جلدی لے چلو۔ اگر وُہ اچھا ہوگا تو اچھے کی طرف لے چلوگے اور اگر وہ بُرا ہوگا تو اپنی گردن سے اُتار پھینکو گے۔

اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ - ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۱۹۶، شمارہ ۹۲۰)

فرمایا جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے، سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے رہے اور بچے پر نماز پڑھی جائے۔

(مغیرہ بن شعبہؓ / نسائی - نسائی شریف، جلد اوّل صفحہ ۴۷۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنازہ متبوع ہے تابع نہیں ہے جو شخص جنازہ سے آگے چلے گا۔ وہ جنازہ کے ساتھ شمار نہیں کیا جائے گا

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

(عبداللہ بن مسعودؓ / ابن ماجہؒ ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۷۹)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب جنازہ رکھ دیا جاتا ہے اور اسے مرد اپنی گردنوں پر اُٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ صالح ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ مجھے جلدی لے چلو، اور اگر صالح نہیں ہوتا۔ تو کہتا ہے کہ میری خرابی ہے، مجھے کہاں لئے جاتے ہو۔ اس کی آواز ہر چیز سُنتی ہے، سوائے انسان کے اور اگر انسان اس کو سُن لے تو (فوراً) مرجائے۔

(ابوسعید خدریؓ / بخاریؒ، بخاری شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۹۳، شمار ۱۲۱۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ نکلا تو لوگوں نے اُس کی تعریف کی (اچھا شخص تھا) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، واجب ہوگئی۔ پھر دُوسرا جنازہ نکلا۔ لوگوں نے اس کی بُرائی بیان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، واجب ہوگئی۔ حضرتِ عُمر رضی اللہ عنہ نے کہا، قُربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ماں باپ میرے، ایک جنازہ گزرا، لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ نکلا، لوگوں نے اس کی بُرائی بیان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، واجب ہوگئی (اس سے کیا مُراد ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کی تم نے تعریف کی، اس کے لیے جنّت واجب ہوگئی۔ اور جس کی تم نے بُرائی کی، اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی اور تم اللہ کے گواہ ہو زمین میں۔

(نسائی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۴۷۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک مردہ شخص کا ذکر بُرائی سے ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے مردوں کا ذکر مت کرو مگر بھلائی سے۔

(نسائی شریف، جلد اول، صفحہ ۴۷۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، بُرا مت کہو مُردوں کو۔ وُہ تو پہنچ گئے اپنے عملوں کو۔

(عائشہ صدیقہؓ / نسائیؒ / نسائی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۴۷۵)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَائِز

حضرت ابوغالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مرد کے جنازے کی نماز پڑھی تو حضرت انس رضؓ اس مرد کے سرہانے کی طرف کھڑے ہوئے۔ پھر لوگ قریش کی ایک عورت کا جنازہ لائے اور کہا کہ ابوحمزہ رضؓ اس پر نماز پڑھو (یعنی اس کی نماز جنازہ پڑھاؤ) تو وہ تابوت کے وسطی حصّہ کے سامنے کھڑے ہوئے۔ اس پر حضرت علاء بن زیاد رضؓ نے اُن سے کہا کہ کیا تم نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دیکھا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عورت کے جنازہ کی نماز میں اسی حصّہ کے سامنے کھڑے ہوتے ہوں، جس کے مقابل آپ کھڑے ہوتے ہیں (یعنی درمیانی حصّہ کے مقابل) اور مرد کے جنازے کے اسی حصّے کے مقابل کھڑے ہوتے ہوں۔ جس حصّہ کے مقابل آپ اس مرد کی نماز میں کھڑے ہوئے (یعنی مرد کے سر کے مقابل) حضرت انس رضؓ نے فرمایا، ہاں اور فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ اسے اچھی طرح یاد کرلو۔ اس باب میں حضرت سمرہ رضؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت انس رضؓ کی حدیث حسن ہے بعض علماء اسی کی طرف گئے ہیں امام احمدؒ اور امام اسحٰق رحؒ اِسی کے قائل ہیں۔ (ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۹، ۲۰۰ - شمار ۹۳۹)

(اور جو شخص (امام) کہ نماز پڑھے۔ وہ میت کے سینے کے برابر کھڑا ہو۔ شرح وقایہ نور الہدایہ صفحہ ۱۶۹)

حضرت سمرہ بن جندب رضؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ایک عورت کے جنازہ کی۔ جو اپنی حالت نفاس میں مرگئی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جنازے کے بیچ میں کھڑے ہوئے۔

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۷۳ - ۷۲ ۵ شمار ۱۴۳۸)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمارؓ کے سامنے ایک جنازہ آیا لڑکے کا اور ایک عورت کا، تو انھوں نے لڑکے کو لوگوں کے قریب رکھا اور عورت کو اس کے پیچھے اور دونوں پر نماز پڑھی۔ اس وقت لوگوں میں حضرت ابوسعید خُدریؓ اور حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوقتادہؓ اور حضرت ابوہریرہؓ موجود تھے۔ مَیں نے ان سے پُوچھا۔ اُنھوں نے کہا، یہی سُنّت ہے۔

(نسائی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۴۸۴)

امام مالکؒ کو پہنچا کہ حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تھے عورتوں اور مردوں پر ایک ایک بار میں تو مردوں کو امام کے نزدیک رکھتے تھے اور عورتوں کو قبلہ کے نزدیک۔ (مؤطا شریف ۲۲۶، ۲۲۷)

حضرت نافع رحؒ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔ کہ جنازہ کی نماز بغیر وضو کے کوئی نہ پڑھے۔

(موطا شریف صفحہ ۲۲۷)

امام مالکؒ نے پوچھا حضرت ابن شہاب رضؓ سے، کہ جس شخص کو بعض تکبیریں جنازہ کی ملیں اور بعض نہ ملیں وہ کیا کرے؟ کہا جس قدر نہ ملیں، ان کی قضا کرلے۔

(موطا شریف صفحہ ۲۲۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ "بچہ جب تک پیدا ہونے پر نہ روئے۔ تب تک بچہ کی نہ نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اور نہ وہ (ترکہ کا) وارث ہو۔ اور نہ اس کے ترکہ کا کوئی وارث ہو۔ اس حدیث میں لوگ مضطرب ہیں۔ (یعنی مختلف ہیں) بعضوں نے اسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔ اور بعضوں نے اسے حضرت جابرؓ تک موقوف رکھا ہے۔ اور یہ موقوف روایت مرفوع روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ بعض علماء اسی حدیث کی طرف گئے ہیں۔ اور انہوں نے کہا ہے۔ کہ جب تک بچہ پیدا ہونے کے بعد نہ روئے (یعنی کوئی ایسی بات اور ایسی حرکت نہ کرے جس سے اس کا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

زندہ ہونا معلوم ہو) تب تک بچہ پر نمازِ جنازہ نہ پڑھیں۔ امام سُفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

(جابرؓ / ترمذیؒ، ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۹، شمار ۹۳۷)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے آپ کو مار ڈالا، تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔ یہ حدیث حسن ہے اور عُلماء کا اس میں اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں کہ جو قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہوں ان سب کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے اور خودکشی کرنے والے کی بھی پڑھی جائے۔ سُفیان ثوریؒ اور امامِ اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں، کہ خودکشی کرنے والے کے جنازہ پر امام نماز نہ پڑھے، اس کے سوا اور لوگ پڑھ سکتے ہیں۔

(ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۰۷، شمار ۹۷۲)

فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جو شخص اپنی جان گلا گھونٹ کر دیتا ہے۔ وہ اپنا گلا دوزخ میں برابر گھونٹا کرے گا اور جو شخص اپنے زخم مار لیتا ہے وُہ دوزخ میں برابر اپنے زخم مارا کرے گا۔

(ابوہریرہؓ / بُخاریؒ۔ بُخاری شریف، جلد اوّل، صفحہ ۳۰۵، شمار ۱۲۶۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (نمازِ جنازہ کے لیے) اگر ایسا وفات شدہ آدمی لایا جاتا جس پر قرض ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے کہ اس نے اپنا قرض ادا کرنے کے لیے کوئی چیز چھوڑی ہے۔ اگر لوگ کہتے جی ہاں، اس نے اتنا مال چھوڑا ہے کہ اس کا قرض بخوبی ادا ہو جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نمازِ جنازہ پڑھ لیتے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (دوسرے) مسلمانوں سے فرما دیتے کہ تم لوگ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھ لو۔ پھر جب اللہ سبحانہٗ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فتوحات کے دروازے کھول دیے (اور مالِ غنیمت خوب آیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُٹھ کر فرمایا کہ میں مسلمانوں کے لیے خود اُن سے بھی زیادہ مہربان و خیر خواہ ہوں تو جو مومن مر گیا اور اپنے پر قرض چھوڑ گیا تو اس کا ادا کرنا میرے ذمّہ ہے اور اگر وُہ کوئی مال چھوڑ گیا تو وُہ اس کے وارثوں کا ہے (مَیں اس میں سے نہیں لوں گا)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ (ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۰۷، شمار ۹۷۴)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا تاکہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم اس کی نمازِ جنازہ پڑھیں۔ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھ لو (میں نہیں پڑھتا کیونکہ) اس پر قرض واجب ہے۔ حضرتِ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ قرض مجھ پر ہے (یعنی اس کا قرض میں اپنے ذمہ لیتا ہوں) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وفا کے ساتھ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہاں وفا کے ساتھ (یعنی میں پورا پورا ادا کروں گا) تب جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھ دی۔ اس باب میں حضرت جابر رضؓ، حضرت سلمہ بن اکوع رضؓ اور حضرت اسماء بنتِ یزید رضؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو قتادہ رضؓ کی حدیث حسن وصحیح ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۰۷، شمار ۹۷۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (دُوسرے طریق سے) روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ مومن کی جان اُس کے قرض کی وجہ سے مُعلّق رہتی ہے، جب تک کہ اس کی طرف سے قرضہ کو ادا نہ کر دیا جائے۔ یہ حدیث حسن ہے

(ابوہریرہ رضؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۲۰۹، شمار ۹۸۳)

عمرہ بنت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لعنت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر جو کفن چُرائے اور اس عورت پر جو کفن چُرائے۔ (موطّا شریف، صفحہ ۲۳۴)

امام مالکؒ کو پہنچا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ میّت مسلمان کی ہڈی توڑنا ایسا ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنا۔ (موطّا شریف، صفحہ ۲۳۴/۲۳۵)

حضرت زیدؓ بن خالد سے روایت ہے کہ ایک شخص خیبر میں مر گیا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہؓ سے تم اس پر نماز پڑھ لو (میں نہیں پڑھتا) اس نے اللہ کی راہ میں چوری کی جب ہم نے اس کا اسباب دیکھا تو ایک نگینہ پایا یہود کے نگینوں میں سے جس کی قیمت دو درم کی بھی نہ تھی (نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۸۰)

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک قبر کے سہارے بیٹھے دیکھا تو فرمایا تُو اس قبر والے کو

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

اذیّت نہ دے، یا یہ فرمایا کہ اس کو ایذا نہ دے۔ (عمرو بن حزم رضؓ / احمدؒ، مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۹۸، شمار ۱۶۱۷)

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا، تین ساعتیں ایسی ہیں، جن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہم کو نماز پڑھنے سے یا مُردے کو دفن کرنے سے۔ ایک تو جس وقت آفتاب نکلتا ہو، یہاں تک کہ بلند ہو جائے اور ایک ٹھیک دوپہر کو یہاں تک کہ آفتاب ڈھل جائے اور ایک جس وقت آفتاب ڈوبنے لگے۔ (نسائی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۴۹۰)

حضرت ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت کریبؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابنِ عباسؓ نے بیان کیا کہ ان کا بچّہ مقام قدید یا عسفان میں (یہ دونوں مقام مکّہ کے قریب واقع ہیں) مرا۔ انھوں نے کہا، اے کریبؓ، دیکھ نماز کے لیے کتنے آدمی جمع ہوئے ہیں۔ حضرت کریبؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے باہر نکل کر دیکھا تو بہت سے آدمی جمع تھے۔ مَیں نے حضرت ابنِ عبّاسؓ کو اس کی خبر دی تو اُنھوں نے پوچھا، تیرے خیال میں یہ لوگ چالیس ہوں گے۔ مَیں نے عرض کیا، ہاں۔ انہوں نے کہا، اچھا جنازہ نکالو، اس لیے کہ مَیں نے حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جب کسی مسلمان کی میّت پر چالیس آدمی ایسے جمع ہو جائیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں (یعنی اس میّت کے جنازہ پر نماز پڑھیں) تو قبول کرتا ہے، اللہ ان کی شفاعت کو میت کے حق میں۔

(کریبؓ / مسلمؒ، مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل، صفحہ ۲۹۱-۲۹۲، شمار ۱۵۶۰)

حضرت مرثد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بنِ ہبیرہؓ جب کسی میّت پر نماز پڑھتے اور آدمی کم ہوتے تو تین صفوں میں ان کو بانٹ دیتے۔ پھر فرماتے کہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس پر تین صفوں نے نماز پڑھی تو اُس پر اللہ نے (جنّت) واجب کر دی۔ اس باب میں حضرتِ عائشہؓ، حضرت اُمِّ حبیبہؓ، حضرت میمُونہؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت مالکؓ بن ہبیرہ کی حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث مُحمّد بن اسحٰقؓ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ حضرت ابراہیمؓ بن سعد کی روایت میں حضرت مرثدؓ اور حضرت مالکؓ بن ہبیرہ کے درمیان ایک اور شخص بھی داخل ہے اور وُہی روایت زیادہ صحیح

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

ہے۔ (ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۱۹۸/۱۹۹، شمار ۹۳۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مسلمان مرے، پھر اس کے جنازہ پر ایک جماعت مسلمانوں کی نماز پڑھے جن کا شمار سَو تک ہو اور وُہ اس کی سفارش کریں۔ اللہ کے پاس تو اللہ ان کی سفارش قبول کرے گا۔ (عائشہ رضؓ / نسائی رحؒ۔ نسائی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۴۸۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی (بادشاہ) کی نمازِ جنازہ پڑھی تو چار بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا۔ اس باب میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن ابی اوفیٰ رضؓ حضرت جابر رضؓ، حضرت انس رضؓ اور حضرت یزید رضؓ بن ثابت سے بھی روایت ہے۔ حضرت یزید رضؓ بن ثابت، حضرت زید رضؓ بن ثابت کے بڑے بھائی ہیں جو جنگِ بدر میں شریک ہوئے اور حضرت زید رضؓ بن ثابت بدر میں شریک نہیں ہوئے۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے اور اکثر صحابہ رضؓ و تابعین رحؒ کا اِسی پر عمل ہے اور اُن کی رائے ہے کہ نمازِ جنازہ کی چار تکبیریں ہیں۔ سفیان ثوری رحؒ، امام مالک رحؒ، امام ابن مُبارک رحؒ، امام شافعی رحؒ، امام احمد رحؒ اور امام اسحٰق رحؒ کا یہی قول ہے۔ (ترمذی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۱۹۷، شمار ۹۲۷)

حضرت یزید رضؓ بن ثابت سے روایت ہے وُہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تازی قبر دیکھی، پوچھا یہ کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ فلانی عورت ہے۔ فلاں لوگوں کی لونڈی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہچان لیا۔ یہ دوپہر کو مر گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے تھے اور سو رہے تھے ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جگانا اچھا نہ معلوم ہُوا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہُوئے اور لوگوں نے صف باندھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی چار بار۔ پھر فرمایا جو کوئی تم میں سے مرے میری زندگی میں تو مجھے خبر کرنا اِس لیے کہ میری نماز اس کے لیے رحمت ہے۔ (نسائی شریف، جلد اوّل، صفحہ ۴۹۲)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

نماز جنازہ یوں پڑھو۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ (مثل تکبیر تحریمہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر)

اللہ سب سے بڑا ہے۔

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ

اے اللہ! تو تمام (عیب سے) پاک ہے اور تیری تعریف (بجا) ہے تیرا نام

اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ

بابرکت ہے اور تیری بزرگی بلند مرتبت ہے اور تیری تعریف بزرگی والی

وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ط ۱ بار

ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(بغیر ہاتھ اٹھائے) کہو

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۱ بار

اللہ سب سے بڑا ہے۔

پھر (درود شریف)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام)

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کی آل پر۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی

پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم (علیہ السلام) پر

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

حضرت نافع رض سے روایت ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمر رض قرآن نہ پڑھتے تھے جنازہ کی نماز میں (یعنی سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتے تھے)۔ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح اور امام مالک رح کا۔ (موطا شریف صفحہ ۲۲۵)

ح: حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رض سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رض کے پیچھے ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو انہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھی۔ پھر کہا میں نے اس لیے پڑھی تاکہ تم جانو (فرمایا) کمال سنت ہے۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے اور بعض اہل علم صحابہ و تابعین نے اسی پر عمل کیا ہے۔ انہوں نے اختیار کیا ہے پڑھنا سورۃ فاتحہ کا بعد تکبیر اولیٰ کے۔ یہی قول ہے امام شافعی رح، امام احمد رح اور امام اسحٰق رح کا۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ نماز جنازہ میں نہیں پڑھنا چاہیئے (نماز جنازہ) میں تو اللہ کی حمد و ثنا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہے اور میت کے لئے دعا کرنا ہے۔ یہی قول ہے سفیان ثوری رح اور دیگر کوفہ والوں کا۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۹۰ شمار ۹۳۲)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِيۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

اٰلِ اِبۡرَاهِيۡمَ اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ ۱ بار
اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے

بغیر ہاتھ اٹھائے کہو۔

اَللّٰهُ اَكۡبَرُ ۱ بار
اللہ سب سے بڑا ہے

پھر یہ دعا پڑھو (اگر میت بالغ مرد یا عورت ہو)

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَ
اے اللہ ہمارے زندوں ہمارے مردوں ہمارے
شَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيۡرِنَا
حاضر ہمارے غائب ہمارے چھوٹے
وَكَبِيۡرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنۡثَانَا
ہمارے بڑے ہماری مردوں اور ہماری عورتوں کو بخش دے
اَللّٰهُمَّ مَنۡ اَحۡيَيۡتَهٗ مِنَّا فَاَحۡيِهٖ
اے اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ
عَلَى الۡاِسۡلَامِ وَمَنۡ تَوَفَّيۡتَهٗ
رکھ اور جسے موت دے تو اسے ایمان پر
مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الۡاِيۡمَانِ ۱ بار
موت دے

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے کہو۔

اَللّٰهُ اَكۡبَرُ ۱ بار
اللہ سب سے بڑا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡن

حضرت ابو ابراہیم اشہلی رض اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازہ کی نماز پڑھتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيۡرِنَا وَكَبِيۡرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنۡثَانَا
حضرت یحییٰ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رض نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہے مگر اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: اَللّٰهُمَّ مَنۡ اَحۡيَيۡتَهٗ مِنَّا فَاَحۡيِهٖ عَلَى الۡاِسۡلَامِ وَمَنۡ تَوَفَّيۡتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الۡاِيۡمَانِ ۔
اس باب میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رض حضرت عائشہ رض حضرت ابو قتادہ رض حضرت جابر رض اور حضرت عوف بن مالک رض سے بھی روایت ہے۔
حضرت ابو ابراہیم رض کے والد کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ حضرت ہشام رض اور حضرت علی بن مبارک رض نے یہ حدیث حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رض سے اور انہوں نے حضرت ابو سلمہ رض سے اور انہوں نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہے۔ میں نے امام بخاری رح کو یہ کہتے سنا کہ اس باب میں تمام روایتوں میں سے زیادہ صحیح وہ روایت ہے جو حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رض نے حضرت ابو ابراہیم اشہلی رض اور ان کے والد سے روایت کی

ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۹۸ شمار ۹۲۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

نماز جنازہ میں یہ دُعا پڑھو۔

[1] اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ
اے اللہ ہمارے زندہ و مردہ ہمارے حاضر و

شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا
غائب ہمارے چھوٹے اور

وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا
بڑے ہمارے مرد اور عورت کی

اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ
مغفرت فرما اے اللہ ہم میں سے جس کو زندہ رکھے

عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا
اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو اٹھائے

فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط اَللّٰهُمَّ لَا
اسے ایمان پر اٹھا اے اللہ ہمیں

تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ابار
اس کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اسکے بعد فتنہ میں نہ ڈال

(یا) نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھو۔

[2] اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ فِىْ
اے اللہ فلاں بن فلاں تیرے ذمہ اور تیری

ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ
پناہ میں ہے (ایمان لایا) تیرے عہد و پیمان پر

فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ
مرا تو اسے قبر کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

[1] حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازہ کی نماز پڑھتے تو یہ دعا کرتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا الخ
ترمذی رح، ابن ماجہ رح، ابوہریرہ رض / احمد رح، ابوداؤد رح
مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۹۳ شمار ۱۵۷۴

[2] حضرت واثلہ بن الاسقع رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ ایک مسلمان شخص کے جنازہ پر نماز پڑھی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا فرماتے سنا:
اللهم ان فلان ابن فلان فی ذمتک ۔ الخ
واثلہ بن الاسقع رض / ابوداؤد رح، ابن ماجہ رح
مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۹۳ شمار ۱۵۷۵

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

وَ اَنْتَ اَهْلُ الْوَفَآءِ وَ الْحَقِّ اَللّٰهُمَّ

اور تو ہی اپنا وعدہ پورا کرنے والا اور حق کا مالک ہے

اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ

اے اللہ اس میت کو بخش دے اور اس پر رحم فرما بے شک

الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ ابار

تو ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۲) نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَ اَنْتَ خَلَقْتَهَا

اے اللہ تو اس عورت کا رب ہے اور تو ہی نے اسے پیدا کیا

وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى الْاِسْلَامِ وَ

اور تو ہی نے اس کو اسلام کی طرف ہدایت کی اور

اَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَ اَنْتَ

تو ہی نے اس کی روح قبض کی اور تو ہی

اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَ عَلَانِيَتِهَا جِئْنَا

اس کے ظاہر و باطن سے زیادہ باخبر ہے ہم اس کی

شُفَعَآءَ فَاغْفِرْ لَهَا ابار

سفارش کرنے آئے ہیں (تو اپنے فضل و کرم سے) اس کی مغفرت فرما

(۳) نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاجَ

اے اللہ (یہ) تیرا بندہ اور تیری لونڈی کا بیٹا تیری رحمت

اِلٰى رَحْمَتِكَ وَ اَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ

کا محتاج ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے پرواہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا الخ
ابوہریرہ / ابوداؤد
(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۹۵ شمارہ ۱۵۸۵)
مشکوٰۃ شریف میں فاغفرلہا کی بجائے فاغفرلہ درج ہے لیکن ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۲۷۵ شمارہ ۳۳۴۱ پر فاغفرلہا درج ہے
(یہ دعا عورت کے جنازہ پر پڑھیں)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے
اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ الخ
یزید بن رکانہ رض / حاکم
حصن حصین صفحہ ۲۹۲/۹۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِىْ اِحْسَانِهٖ

ہے اگر (یہ) اچھا ہو تو اس کی اچھائی زیادہ کر

وَاِنْ كَانَ مُسِيْٓئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ ابار

اور اگر برا ہو تو اس سے در گزر فرما

(یا)، نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھو۔

ے اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ

اے اللہ (یہ) تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا

كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا

گواہی دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ

اور محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے اور

رَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّىْ

رسول ہیں اور تو اسے مجھ سے زیادہ جانتا ہے اگر (یہ)

اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِىْ

نیک ہو تو اس کی نیکی زیادہ کر اور

اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْٓئًا

اگر گنہ گار ہو تو اس کی بخشش

فَاغْفِرْ لَهٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ

فرما اور ہمیں اس کے ثواب سے محروم

وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ابار

نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔

ے (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے) اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الخ
ابوہریرہؓ / ابن حبان
حصن حصین ۲۹۲/۹۳

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

(۱) نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ[1] اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ

اے اللہ اسے بخش دے اور اس پر رحمت کر اور اسے نجات

وَاعْفُ عَنْہُ وَاَكْرِمْ نُزُلَہٗ

دے اور اس کی خطا معاف فرما اور اس کی اچھی مہمانی کر

وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَآءِ

اور اس کا ٹھکانا عمدہ بنا اور اس کی قبر کشادہ کر اور اسے پانی

وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ

اور برف اور اولے سے دھو کر خطاؤں سے اس طرح

الْخَطَایَا كَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ

پاک وصاف کردے جسطرح تو کپڑے کو میل کچیل سے

الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ

صاف کر دیتا ہے اور اس کو دنیا کے گھر سے

دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا

بہتر گھر اور اس کے گھر والوں سے بہتر

خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا

گھر والے اور دنیا کی بیوی سے اچھی بیوی

مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ

بدل دے اور اسے بہشت میں داخل کر

وَنَجِّہٖ مِنَ النَّارِ اَوْ اَعِذْہُ

اور دوزخ سے نجات دے یا عذاب قبر

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۱ بار

سے بچا لے

[1] حضرت عوف بن مالک رضؓ سے روایت ہے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے ایک میت پر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ الخ حضرت عوف رضؓ نے کہا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا سن کر میں نے آرزو کی۔ کاش میں اس میت کی جگہ ہوتا (تو اس دعا سے مشرف ہوتا) نسائی شریف جلد اول صفحہ ۲۸۴

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

اگر میت نابالغ لڑکے کی ہو تو نماز جنازہ میں یہ

دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجۡعَلۡہُ

اے اللہ بنا اس (لڑکے) کو ہمارے لئے پیش رو اور بنا اس کو

لَنَا اَجۡرًا وَّ ذُخۡرًا وَّاجۡعَلۡہُ لَنَا

ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ اور اس کو ہمارے لئے سفارش

شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ط ابار

کرنے والا اور سفارش قبول کیا گیا۔

اگر میّت نابالغہ لڑکی کی ہو، تو نماز جنازہ میں یہ

دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجۡعَلۡھَا

اے اللہ بنا اس (لڑکی) کو ہمارے لئے پیش رو اور بنا اس

لَنَا اَجۡرًا وَّ ذُخۡرًا وَّاجۡعَلۡھَا لَنَا

کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ اور بنا اس کو ہمارے لئے

شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً ط ابار

سفارش کرنے والی اور سفارش قبول کی گئی۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اَلدَّفْنُ

جب میّت کو قبر میں داخل کرو تو کہو:

۱؎ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ
اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے (حکم کے) ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللّٰهِ ۱ بار
کے مذہب پر

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ
اللہ کے نام سے اور اس کے حکم سے اور رسول اللہ صلی اللہ
رَسُوْلِ اللّٰهِ ۱ بار
علیہ وسلم کی سنت پر

جب میّت کو قبر میں رکھو تو کہو:

۲؎ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ
لوگو! اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹا کر لائیں گے اور
مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى بِسْمِ اللّٰهِ
اسی سے (قیامت کے دن) تم کو دوبارہ نکال کھڑا کر دیں گے اللہ کے نام سے
وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اور اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر
(اسے دفن کرتا ہوں) ۱ بار

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

۱؎ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میت قبر میں داخل کی جاتی (ایک راوی نے کہا ہے کہ جب میت اپنی لحد میں رکھی جاتی) تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کبھی یہ فرماتے: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اور کبھی فرماتے: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ یہ حدیث اس طریقے سے حسن و غریب ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے طریقے سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔ ایک روایت میں یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے
ترمذی شریف جلد اول۔ صفحہ ۲۰۲ شمار ۹۵۱

۲؎ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب میت کو قبر میں رکھے تو کہے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ الخ
ابی امامہ رضی اللہ عنہ
حاکم رح
حصن حصین صفحہ ۳۹۴، ۳۹۵

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

جب میت کے دفن سے فارغ ہو جاؤ تو قبر پر کھڑے ہو کر

۱۔ اللہ سے اپنے بھائی کے لیے مغفرت چاہو۔[۱]

۲۔ اس کے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو۔

میّت کو دفن کر چکنے کے بعد قبر پر یہ پڑھو:

سُورۃ البقرۃ[۲]	آیات ۱ تا ۵	۱ بار
سُورۃ البقرۃ	آیات ۲۸۵ تا ۲۸۶	۱ بار

میّت کو جب دفن کر چکو تو قبر پر کھڑے ہو کر کہو:

[۳] يَا فُلَانُ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ　　۳ بار

اے فلاں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

يَا فُلَانُ قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ وَ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ

اے فلاں کہ اللہ میرا رب اور اسلام میرا دین

وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ ﷺ　　۱ بار

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ جب اپنی قبر

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

[۱] فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: اور جب میت کے دفن سے فارغ ہو جائے تو قبر پر کھڑے ہو کر کہے: (اے لوگو) اللہ سے اپنے بھائی کے لیے مغفرت چاہو اور (منکر نکیر کے جواب میں) اس کے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو، کیونکہ (اس وقت) اس سے پوچھ گچھ کی جائے گی۔
عثمان رضی اللہ عنہ
ابوداؤد، حاکم، بزار، بیہقی فی السنن الکبیر
حصن حصین صفحہ ۲۹۴، ۲۹۵

[۲] فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: اور دفن کرنے کے بعد قبر پر سورۃ البقرۃ کا پہلا رکوع (الٓمٓ سے مفلحون تک) اور آخر رکوع (اٰمن الرسول سے ختم تک) پڑھے۔
عثمان رضی اللہ عنہ
بیہقی فی السنن الکبیر
حصن حصین ۲۹۴، ۲۹۵

[۳] حضرت ضمرہ ابن حبیب رضی اللہ عنہ تابعی فرماتے ہیں کہ (لوگ) یہ امر مستحب خیال کرتے تھے کہ جب میت کو دفن کر کے اس پر مٹی ڈال دی جائے اور ہمراہی واپس ہو جائیں تو اس کی قبر پر کھڑے ہو کر اس طرح کہا جائے: اے فلاں کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تین مرتبہ۔ اے فلاں کہو رَبِّيَ اللّٰهُ وَدِيْنِيَ الْاِسْلَامُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ ﷺ۔ اس حدیث کو حضرت سعید ابن منصور نے موقوفاً روایت کیا ہے۔
بلوغ المرام، صفحہ ۱۱۱ شمار ۶۰۶

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی (اس کو دفن کر کے) واپس ہونے لگتے ہیں (مردہ کو اس وقت ایسا ادراک ہوتا ہے کہ) وُہ اُن کے جُوتوں کی آواز کو سُنتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھلاتے ہیں۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں، کہ تو اس شخص یعنی حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا کہتا تھا۔ پس (اگر) وُہ کہہ دیتا ہے کہ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے مقام کو جو دوزخ میں تھا، دیکھ اُس کے عوض میں اللہ سُبحانہٗ نے تجھے جنّت کا ایک مقام دیا ہے۔ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ دونوں مقامات کو دیکھ لیتا ہے لیکن کافر یا مُنافق، تو وُہ یہ جواب دیتا ہے کہ مَیں کچھ نہیں جانتا جو کچھ دوسرے لوگ کہتے تھے، وہی مَیں بھی کہہ دیتا تھا۔ پس اس سے کہا جائے گا کہ نہ تو تُو نے عقل کے ذریعے پہچانا اور نہ نقل (فہمائش) کے ذریعہ۔ اس کے بعد لوہے کی ہتھوڑی سے ایک ضرب اس کے دونوں کانوں کے درمیان میں ماری جائے گی جس کی وجہ سے وہ ایک چیخ مارے گا کہ اس کے قریب کے تمام ذی حس اس چیخ کو سُنیں گے علاوہ انسانوں اور جنوں کے۔

(بخاری شریف : جلد اول، صفحہ ۲۹۷، ۲۹۸۔ شمار ۱۲۳۹)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گزرے جن پر عذاب ہو رہا تھا تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں پہ عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی (دشوار) بات کے لیے ان پر عذاب نہیں ہوتا۔ ایک شخص ان میں سے پیشاب سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغلخوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے ہر قبر میں ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم، یہ آپؐ نے کیوں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس لیے کہ جب تک یہ دونوں خشک نہ ہو جائیں گی، ان پر سے عذاب کی تخفیف کر دی جائے گی۔

(بخاری شریف : جلد اوّل، صفحہ ۳۰۴، شمار ۱۲۶۰)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کنوئیں میں جھانکا (جہاں بدر کے مشرکین مقتولین پڑے ہوئے تھے) اور فرمایا کیا جو کچھ تم سے تمہارے پروردگار نے سچّا وعدہ کیا تھا، اُسے تم نے پالیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کیا آپ صلّی اللہ علیہ وسلم مُردوں کو پکارتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو ہاں، وہ لوگ جواب نہیں دے سکتے۔

(بخاری شریف : جلد اول
صفحہ ۳۰۷، شمار ۱۲۶۹)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص مرگیا - جس کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کیا کرتے تھے - وہ شب میں مرا - اور لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دن میں خبر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دریافت) فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے باز رکھا کہ مجھے (اس وقت) اطلاع دیتے لوگوں نے عرض کیا کہ رات تھی اور ہمیں اچھا معلوم نہ ہوا - کہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہو - اور (اس وقت) اندھیرا بھی بہت (تھا) - آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی - پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس کی نماز پڑھی -

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۷۸ شمار ۱۱۵۷)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو ایک شخص کا ذکر کیا اپنے اصحاب میں سے جو مرگیا تھا اور اسکو رات ہی رات ایک ناقص کفن میں گاڑ دیا تھا - آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا رات کو گاڑنے سے (یعنی دفن کرنے سے) مگر جب ایسی ہی لاچاری ہو

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۹۰)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) رات کے وقت (جنازہ دفن کرنے) ایک قبر میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک چراغ روشن کیا گیا - آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (میت کو) قبلہ کی طرف سے لیا - اور فرمایا رحمك الله ان كنت لاواها تلاء للقرآن (اللہ تم پر رحم کرے تم تو بہت دردمند اور آہ آہ کرنیوالے اور قرآن کو بہت زیادہ تلاوت کرنیوالے تھے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر چار بار اللہ اکبر کہا اس باب میں حضرت جابرؓ اور حضرت یزید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن وصحیح ہے - بعض علماء اسی طرف گئے ہیں اور کہا ہے کہ میت قبر میں قبلہ کی طرف سے داخل کی جائے اور بعض فرماتے ہیں کہ سر کی طرف سے کھینچیں - اور اکثر علمائے کرام نے رات کو وقت دفن کرنے کو جائز بتایا ہے -

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۴ شمار ۱۰۶۱)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت جعفر بن محمدؒ اپنے والد سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میت پر دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر تین لپیں ڈالیں اور اپنے بیٹے حضرت ابراہیمؓ کی قبر پر پانی چھڑکا اور قبر پر نشان کے لئے پتھر کے ٹکڑے رکھے۔

(جعفر بن محمدؒ/ شرح السنۃ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۹۷ شمار ۱۶۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد ہمارے لئے ہے اور شق ہمارے علاوہ دوسروں کے لئے ہے (لحد اس قبر کو کہتے ہیں جس میں قبلہ کی طرف زمین کھود کر مردہ رکھا جاتا ہے اور شق اس کو جو بالکل سیدھی کھودی جاتی ہے اور اس میں مردہ رکھ کر ڈھک دیا جاتا ہے) اس باب میں حضرت جریرؓ بن عبد اللہؓ حضرت عائشہؓ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث اس طریقہ سے غریب ہے۔

(ابن عباسؓ/ ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۰۲ شمار ۹۵۰)

حضرت سفیان تمارؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک دیکھی۔ وہ اونٹ کے کوہان کے مشابہ ہے

(بخاری شریف جلد اوّل۔ صفحہ ۲۱۳ شمار ۱۲۹۰)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی پھر اس کی قبر پر آئے اور مٹی کی تین لپیں اس کے سرہانے ڈالیں۔

(ابوہریرہؓ/ ابن ماجہؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۹۸ شمار ۱۶۱۶)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا۔ اب تم ان کی زیارت کیا کرو۔ اس لیے کہ قبروں کی زیارت کرنا بیزار کرتا ہے دُنیا سے۔ اور آخرت کو یاد دلاتا ہے لے

ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ / ابن ماجہ رح

مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل، صفحہ ۳۰۶، شمار ۱۶۶۵

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو گچ (پلاستر) کرنے، اُس پر لکھنے، اُس پر عمارت بنانے اور اُس پر چلنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طریقوں سے مروی ہے بعض عُلماء نے جن میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بھی داخل ہیں۔ قبروں کے گِل کرنے اور لیپنے کی اجازت دی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قبروں کے گِل کرنے اور لیپنے میں کچھ حرج نہیں *

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت محمد بن نعمان رض سے اس حدیث کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص اپنے ماں باپ کی قبروں کی زیارت کرے یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی ہر جمعہ کے دن اس کی بخشش کی جاتی ہے اور اس کو نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

محمد بن نعمان رضی اللہ عنہ
بیہقی رح
مشکوٰۃ شریف، جلد اوّل، صفحہ ۳۰۶، شمارہ ۱۶۶۴

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قبروں پر بیٹھو اور نہ قبروں کی طرف نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن حزم رض اور حضرت بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حضرت ابو مرثد غنوی رض سے کئی طریقوں سے مروی ہے۔ یہ روایت اسناد کے اعتبار سے صحیح ہے۔

ابو مرثد غنوی رض
ترمذی رح
ترمذی شریف، جلد اوّل
صفحہ ۳۰۳، شمارہ ۹۵۵

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی اللہ نے اس قوم پر جس نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں بنایا

عائشہ رضی اللہ عنہا
نسائی رح
نسائی شریف
جلد اوّل
صفحہ ۲۹۷

* (یعنی مٹی سے لیپنے میں)
ترمذی شریف جلد اول
صفحہ ۳۰۳ شمارہ ۹۵۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جب قبرستان میں جاؤ تو کہو:

ا؎ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ
اے قبر والو، تم پر سلام ہو اللہ ہم کو

اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ وَ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ
اور تم کو بخش دے اور تم ہم سے پہلے پہنچ گئے ہو اور

نَحْنُ بِالْاَثَرِ ط ۱ بار
ہم تمہارے پیچھے آرہے ہیں -

۲؎ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ
اے (اس) بستی کے رہنے والے مومنو، تم پر سلام ہو

وَ اِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ۱ بار
اور ہماری بھی انشاء اللہ تم سے ملاقات ہونے والی ہے -

۳؎ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَ اِنَّا
سلامتی ہو تم پر اے مسلمان گھروں کے رہنے والو اور ہماری

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ عَنْ قَرِيْبٍ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ۱ بار
بھی انشاء اللہ عنقریب تم سے ملاقات ہونے والی ہے

۴؎ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ
سلام ہے تم پر اے (اس) بستی کے رہنے والے مومنو،

وَ اِنَّا وَ اِيَّاكُمْ مُتَوَاعِدُوْنَ غَدًا
اور ہم اور تم وعدہ دیئے گئے ہیں کل کا

وَّ مُوَاكِلُوْنَ وَ اِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
اور سپرد کئے گئے ہو تم اور اگر اللہ چاہے تو ہم

بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ۱ بار
تم سے ملنے والے ہیں

ا؎ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی قبروں کی طرف سے گزرے تو ان (مدفون) لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ الخ
اس باب میں حضرت بریدہ رض اور حضرت عائشہ رض سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباس رض کی حدیث حسن و غریب ہے۔
ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۳، شمارہ ۹۵۵

۲؎ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان کی طرف نکلے (وہاں پہنچ کر) فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ..... الخ
عمل الیوم واللیلہ ابن سنی رح صفحہ ۱۵۸، شمارہ ۵۸۸

۳؎ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: "اور جب قبرستان میں جاؤ تو کہو: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ الخ -"
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوداؤد
حصن حصین صفحہ ۳۹۲، ۳۹۵

۴؎ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جب ان کے یہاں ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی رات کو بقیع کی طرف نکلتے اور فرماتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ... اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ
نسائی شریف، جلد اول، صفحہ ۶۹۷

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

٣ بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

۱ے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَ

سلامتی ہو تم پر اے قوم مومنین اور

اَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ

تمہارے پاس وہ چیز آگئی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا کل کو یعنی قیامت کے دن کو

وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ

اور تم کو مہلت دی گئی ایک مدت معین تک اور ہم بھی اگر اللہ نے چاہا تمہارے پاس آنے والے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ ١ بار

اے اللہ بخش دے بقیع غرقد والوں کو

۲ے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ

اے گھر والو مومنو اور مسلمانو تم پر

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ

سلامتی ہو اور ہم بھی اگر اللہ نے

اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا

چاہا تم سے ملنے ہی والے ہیں دعا کرتے ہیں ہم اللہ سے

وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ١ بار

اپنے لیے اور تمہارے لئے عافیت کی

۳ے اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ

سلامتی ہو مومن اور مسلمان

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ

گھر والوں پر اور رحم کرے

اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ

اللہ ہم سے پہلے جانے والوں پر اور پیچھے آنے والوں پر

وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ ١ بار

اور ہم بھی اگر اللہ نے چاہا تم سے آکر ملنے والے ہیں۔

۱ے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رات کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں قیام فرماتے تو آخر شب میں اٹھ کر مدینہ (منورہ) کے قبرستان میں تشریف لے جاتے اور فرماتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ الخ عائشہ رضی اللہ عنہا، مسلم، مشکوٰۃ شریف، جلد اول، شمار ۱۶۶۲، صفحہ ۳۰۲

۲ے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یہ کہیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ بریدہ رض، مسلم، مشکوٰۃ شریف، جلد اول، شمار ۱۶۶۰، صفحہ ۳۰۵

۳ے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قبروں کی زیارت کے وقت میں کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہو: اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ عائشہ رض، مسلم، مشکوٰۃ شریف، جلد اول، صفحہ ۳۰۶، شمار ۱۶۶۳

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

ل اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ
سلام ہے تم پر اے مومن اور مسلمان
الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ
گھر والو اور ہم بھی اگر اللہ نے چاہا
اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَّ
تمہارے پاس آنے والے ہیں تم ہم سے آگے گئے ہو اور
نَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ
ہم تمہارے پیچھے ہیں میں اللہ سے عافیت چاہتا ہوں
لَنَا وَ لَكُمْ ١ بار
تمہارے لیے اور اپنے لیے

٢ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ
سلام ہو تم پر اے رہنے والے گھروں کے ایمان والوں
الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ
سے اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے
لَاحِقُوْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَّ نَحْنُ
ملنے والے ہیں تم ہمارے پیش رو ہو اور تمہارے
لَكُمْ تَبَعٌ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَكُمُ
جو پیچھے ہیں ہم۔ ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے
الْعَافِيَةَ ١ بار
عافیت مانگتے ہیں

ل حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب قبرستان تشریف لے جاتے تو فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ الخ
نسائی شریف جلد اول صفحہ ٢٩٦

٢ حضرت سلیمان بن بریدہ رض اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان میں جانے کے وقت ان کو تعلیم فرماتے تھے کہ السلام علیکم اھل الدیار الخ
عمل الیوم واللیلہ ابن سنی صفحہ ١٥٩ شمار ٥٨٩، ٥٩٠

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمین آمین آمین یا ربَّ العٰلمین

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

التَّوْبَةُ
وَ
الْاِسْتِغْفَارُ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّآ

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

قبر کا عذاب دور کرنے والی نماز کی فضیلت میں حضرت عبد اللہ بن حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص دو رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں سورہ فرقان کا پچھلا رکوع آخر سورہ تک۔ پھر دوسری رکعت شروع کرے اور فاتحہ کے بعد سورہ مومنون ابتدائے فتبارک اللہ احسن الخالقین تک پڑھے۔ وہ جنوں اور آدمیوں کے مکر سے محفوظ رہتا ہے اور قیامت کے دن دائیں ہاتھ میں عمل نامہ دیا جائے گا اور قبر کے عذاب اور بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو قرآن سکھاتا ہے اگرچہ وہ حریص نہ ہو اور اس سے محتاجی دور ہو جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو حکم دیتا ہے اور اپنی کتاب میں جس کو اس نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا بینا کرتا ہے اور قیامت میں اس کو اس کی حجت سکھاوے گا اور اس کے دل میں نور کرے گا اور وہ نہ غمگین ہوگا جب غمناک ہوں گے لوگ اور نہ ڈرے گا جب ڈریں گے لوگ اور اس کی آنکھوں میں نور کرے گا اور اس کے دل سے دنیا کی محبت کھینچ لے گا اور لکھا جائے گا وہ اللہ کے پاس صدیقوں میں سے۔

غنیۃ الطالبین
مطبع صدیقی
واقع لاہور
۱۳۲۳ھ
صفحہ ۵۸۱

صَلٰوةُ لِرَفْعِ عَذَابِ الْقَبْرِ

نفل	۲ رکعتیں
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے	۱ بار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اے اللہ تو ہمیں بچالے	۳ بار
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے اور تجھی سے سلامتی مل سکتی ہے	
تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے	۱ بار

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

جب گناہ کرو

صَلٰوۃُ التَّوْبَۃِ

۱- غسل کرو

۲- اچھی طرح وضو کر

۳- نفل ۲ رکعتیں

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے	۱ بار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ بخشش چاہتا ہوں میں اللہ سے	۳ بار
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی مل سکتی ہے	
تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ برکت والا ہے تو اے عظمت اور بزرگی والے	۱ بار

یعنی پھر اللہ سبحانہٗ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہو (بار بار)

رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرُکَ
اے میرے پروردگار میرے گناہوں کو بخش دے کیونکہ بیشک گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا

حکم
فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کوئی گناہ کرے پھر اٹھ کر اچھی طرح غسل اور وضو کرے دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ ابن حبان عن ابی بکر الصدیق رض، سنن اربعہ، ابن سنی رح
حصن حصین صفحہ ۳۳۲/۳۳۶

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت اسماء بن حکم فزاری رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں ایسا شخص تھا کہ جب میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سُنتا تو اللہ تعالیٰ اس سے جتنا چاہتا نفع پہنچاتا اور جب مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی حدیث بیان کرتا تو میں اس سے قسم لیتا جب وہ میرے کہنے پر قسم کھا لیتا تب میں اس کی تصدیق کرتا اور حضرت ابو بکرؓ نے مجھ سے حدیث بیان کی۔ اور انہوں نے سچ فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ کوئی شخص بھی جب گناہ کرتا ہے پھر اٹھ کر پاکی (وطہارت) حاصل کرتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے اور نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ہر ایسا کرنے والے کا گناہ بخش دیتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وَالَّذِيْنَ اِذَا

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ الخ

(آل عمران) (اور وہ لوگ جن کا حال یہ ہے کہ جب کوئی گناہ کر بیٹھتے یا اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو خوب یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اپنے کیئے پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے یہی وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش کی صورت میں ملتا ہے (اور آخرت میں) ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں یہ لوگ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۶۷، شمار ۸۶۵

جب کوئی گناہ سرزد ہو تو اللہ سبحانہ، کے حضور میں ہاتھ اٹھا کر یوں کہو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْهَا

اے اللہ میں تیرے سامنے (ان گناہوں سے) توبہ کرتا ہوں

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "جب کسی شخص سے کوئی خطا یا گناہ سرزد ہو اور وہ اللہ سے توبہ کرنا چاہے تو اللہ عزوجل کے سامنے ہاتھ اٹھا کر کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَيْهَآ اَبَدًا تو اس کے (تمام) گناہ اور قصور معاف ہو جاتے ہیں جب تک کہ وہ دوبارہ ان گناہوں میں مبتلا نہ ہو" ابی الدرداءؓ حاکم
حصن حصین صفحہ ۳۴۲، ۳۴۳

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

لَآ اَرْجِعُ اِلَيْهَآ اَبَدًا — ایک بار

(اور) اب کبھی نہیں کروں گا — اور پھر بار بار

جب کوئی گناہ (یا خطا) کرو تو کہو

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِىْ

اے اللہ میرے گناہوں سے تیری مغفرت بہت وسیع ہے

وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِىْ مِنْ عَمَلِىْ

اور مجھے اپنے عمل کی بہ نسبت تیری رحمت کی زیادہ امید ہے

۳ بار

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا

اے اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم

وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ

فرما اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو

التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ — ۱ بار

بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ استغفار کس طرح کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- اللھم اغفرلنا وارحمنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم
عمل الیوم واللیلۃ / ابن سنی
صفحہ ۹۹/۱۰۰ شمار ۳۸۱

ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہا ہائے میرے گناہ ہائے میرے گناہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجی عندی من عملی اس نے کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کہو اس نے دوبارہ کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کہو اس نے تیسری بار کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھ اللہ نے تجھے بخش دیا
راوی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
حاکم، حصن حصین صفحہ ۲۳۲-۲۳۳

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

استغفار فرمودہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

اَللّٰهُمَّ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ
اے اللہ میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں ہر اس گناہ

ذَنْبٍ قَوِيَ عَلَيْهِ بَدَنِيْ بِعَافِيَتِكَ
سے جس پر میرا جسم قادر ہے۔ تیری معافی سے

اَوْ نَالَتْهُ قُدْرَتِيْ بِفَضْلِ نِعْمَتِكَ
اور ہر اس گناہ سے جس پر میری طاقت حادی ہو تیرے انعام کے

اَوْ بَسَطْتُّ اِلَيْهِ يَدِيْ بِسَابِغِ
فضل سے اور ہر اس گناہ سے جس کی طرف میرے ہاتھ بڑھتے ہیں تیرے

رِزْقِكَ اَوِ اتَّكَلْتُ فِيْهِ عِنْدَ
فراخ رزق سے یا میں نے بھروسہ کر لیا مجھ سے ڈرنے والا

خَوْفِيْ مِنْكَ عَلٰى اِنَاتِكَ اَوْ وَثِقْتُ
حالانکہ تو دیر گیر ہے یا میں نے پورا

بِحِلْمِكَ اَوْ عَوَّلْتُ فِيْهِ عَلٰى
وثوق کر لیا ہو تیرے حلم اور بردباری پر یا میں نے اعتماد کر لیا

كَرَمِ عَفْوِكَ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
تیرے عفو کے لطف و کرم پر اے اللہ! میں تجھ سے ہر گناہ

اَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ خُنْتُ
کی معافی کا خواستگار ہوں جس پر میری امانت میں

فِيْهِ اَمَانَتِيْ اَوْ بَخَسْتُ فِيْهِ نَفْسِيْ
خیانت سرزد ہو گئی ہو یا میرے نفس نے کمی کی ہو

اَوْ قَدَّمْتُ فِيْهِ لَذَّاتِيْ اَوْ اٰثَرْتُ
یا میں نے پہلے ہی لذتیں حاصل کر لی ہوں یا میں نے شہوتوں کو

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

کتاب الفرج بعد الشدہ میں ذکر ہے کہ ایک دیہاتی نے اپنے بُرے حال اور کثرت عیال کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے شکایت کی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسے فرمایا: کہ استغفار کو لازم کر لے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: استغفروا ربکم انہ کان غفارا۔ اپنے پروردگار سے بخشش طلب کرو، بے شک وہ بخشنے والا ہے۔ اس کے بعد وہ دیہاتی دوبارہ آیا اور عرض کیا: کہ میں نے بہت استغفار کیا ہے۔ لیکن میری حالت نہیں بدلی۔ اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: کہ شاید تو اچھی طرح استغفار نہیں کر سکا۔ دیہاتی نے عرض کیا: کہ آپ مجھے سکھا دیں۔ آپ نے فرمایا: پہلے تو نیت صاف کر اور اپنے رب کی اطاعت کر اور پھر یہ دعا مانگ:۔ اللھم استغفرک من کل ذنب ... الخ۔ چنانچہ اس دیہاتی نے اس کے مطابق عمل کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی حالت کو فراخی سے تبدیل کر دیا۔ اور اس کی سب تکلیفیں رفع ہو گئیں جیسا کہ اس دیہاتی نے بعد میں خود بیان کیا ہے۔ کنز العمال جلد اول صفحہ ۲۱۱-۲۱۲ نمبر ۳۹۷۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

فِيْهِ شَهَوَاتِىْ اَوْ سَعَيْتُ فِيْهِ
پسند کر لیا ہو یا میں نے کسی اور کے لئے کوشش
لِغَيْرِىْ اَوِ اسْتَغْرَيْتُ فِيْهِ مَنْ
کی ہو یا میں نے اپنے تابعداروں کو لڑا بھڑا
تَبِعَنِىْ اَوْ غَلَبْتُ فِيْهِ بِفَضْلِ حِيْلَتِىْ
دیا ہو یا میں اپنے مکروفریب سے کامیاب ہو گیا
اِذَا حُلْتُ فِيْهِ عَلَيْكَ مَوْلَاىَ فَلَمْ
ہوں یا میں نے تیری جناب میں کوئی چال چلی ہو اور تو نے مجھے
تُغَلِّبْنِىْ عَلٰى فِعْلِىْ اِذْ كُنْتَ سُبْحٰنَكَ
اپنے فعل پر مجبور نہ کیا ہو کیونکہ تو پاک ہے۔
كَارِهًا لِّمَعْصِيَتِىْ لٰكِنْ سَبَقَ عِلْمُكَ
کہ مجھے نافرمانی پر مجبور کرے لیکن تیرا علم میرے اختیار
عِلْمُكَ فِىْ اخْتِيَارِىْ وَ اسْتِعْمَالِىْ
اور میری مراد اور میری پسند کو پہلے سے
وَمُرَادِىْ وَ اِيْثَارِىْ فَجَعَلْتَ عَنِّىْ
جانتا تھا پھر تو نے وہ بوجھ مجھ سے اتار
فَلَمْ تُدْخِلْنِىْ فِيْهِ جَبْرًا وَلَمْ
دیا۔ اور تو نے مجھے کسی مجبوری میں داخل نہیں کیا۔ اور نہ ہی تو
تَحْمِلْنِىْ عَلَيْهِ قَهْرًا وَلَمْ تَظْلِمْنِىْ
نے زبردستی مجھے اس پر برانگیختہ کیا۔ اور نہ ہی تو نے مجھ پر کوئی
شَيْئًا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ
ظلم کیا اے رحم کرنے والوں کے رحم کرنے والے
يَا صَاحِبِىْ عِنْدَ شِدَّتِىْ يَا مُوْنِسِىْ
اے میری سختی میں میرے ساتھی اے میرے اکلاپے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

فِىْ وَحْدَتِىْ يَا حَافِظِىْ فِىْ نِعَمِىْ يَا

ہیں میرے ساتھی اے میری نعمتوں ہیں میرے حافظ اے

وَلِيِّىْ فِىْ نِقْمَتِىْ يَا كَاشِفَ كُرْبَتِىْ

میری پکڑ ہیں میرے والی اے میری مصیبتوں کے کھولنے والے

يَا مُسْتَمِعَ دَعْوَتِىْ يَا رَاحِمَ عَبْرَتِىْ

اے میری دعاؤں کے سننے والے اے میرے آنسوؤں پر رحم کرنے

يَا مُقِيْلَ عَثْرَتِىْ يَا اِلٰهِىْ بِالتَّحْقِيْقِ

والے۔ اے لغزشوں سے درگذر فرمانے والے اے میرے بلاشبہ برحق اللہ

يَا رُكْنِىَ الْوَثِيْقَ يَا جَارِىَ الصَّدِيْقَ

اے میرے مضبوط ستون اے میرے قریبی پڑوسی

يَا مَوْلَاىَ الشَّفِيْقَ يَا رَبَّ الْبَيْتِ

اے میرے پیارے مہربان اے آزاد گھر کے رب

الْعَتِيْقِ اَخْرِجْنِىْ مِنْ حَلَقِ الْمَضِيْقِ

مجھے تنگی کے گھیروں سے نکال کر

اِلٰى سَعَةِ الطَّرِيْقِ وَفَرِّجْ مِنْ

فراخ راستہ پر ڈال اور کھول دے اپنی طرف

عِنْدِكَ قَرِيْبًا وَثِيْقًا وَاكْشِفْ عَنِّىْ

سے قریب پختہ امور اور کھول دے میرے

كُلَّ شِدَّةٍ وَضِيْقٍ وَاكْفِنِىْ مَا لَا اُطِيْقُ

لئے ہر سختی اور تنگی اور مجھے جن کاموں کی طاقت ہے

اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنِّىْ كُلَّ هَمٍّ وَغَمٍّ

یا نہیں ہے ان سے کفایت کر۔ اے اللہ میرا ہر غم اور فکر دور کر دے

وَاَخْرِجْنِىْ مِنْ كُلِّ حُزْنٍ وَكَرْبٍ

اور مجھے ہر قسم کے حزن و ملال سے نکال دے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

يَا فَارِجَ الْهَمِّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ يَا

اے فکر کو دور کرنے والے اللہ۔ اے غموں کو کھولنے والے اللہ اے

مُنْزِلَ الْقَطْرِ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ

بارشوں کے برسانے والے اللہ اے لاچاروں کی دعا سننے والے

الْمُضْطَرِّيْنَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا

اللہ! اے دنیا اور آخرت کے رحم کرنے

وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا صَلِّ عَلٰى

والے اللہ اور پیارے اللہ اپنے تمام جہان کی

خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ

بہترین ہستی حضرت محمد رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰلِهٖ

صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل فرما اور آپؐ کی آل جو

الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَفَرِّجْ عَنِّيْ

طیب اور طاہر ہے ان پر بھی اور میرے سینہ پر جو تنگی

مَا قَدْ ضَاقَ بِهٖ صَدْرِىْ وَعِيْلَ

ہے اسے کھول دے اور جس پر صبر مشکل

مِنْهُ صَبْرِىْ وَقَلَّتْ فِيْهِ حِيْلَتِيْ

ہے اسے بھی کھول دے اور اس کو بھی دور کر جہاں میرے تمام

وَضَعُفَتْ لَهٗ قُوَّتِيْ يَا كَاشِفَ كُلِّ

حیلے اور طاقتیں ختم ہیں اور میری طاقت کمزور ہے اے ہر مصیبت

ضُرٍّ وَّبَلِيَّةٍ وَّيَا عَالِمَ كُلِّ سِرٍّ

اور آفت کے دور کرنے والے اور اے ہر پوشیدہ بھید کے جاننے

وَّخَفِيَّةٍ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

والے اے رحم کرنے والوں کے رحم کرنے والے اللہ۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اُفَوِّضُ اَمْرِىْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ

میں اپنے تمام کاموں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ بیشک اللہ

بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ وَمَا تَوْفِيْقِىْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ

تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے اور میرا بھروسہ سوائے اللہ تعالیٰ کے

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

کسی پر نہیں ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا

الْعَظِيْمِ ۱ بار

پروردگار ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ لِىْ وَ

میں اپنے لئے اللہ عظمت والے سے بخشش طلب کرتا ہوں

لِوَالِدَىَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اور اپنے والدین اور تمام مومن و مسلمان مردوں اور

وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ

عورتوں کے لئے بخشش طلب کرتا ہوں جو ان میں سے زندہ

مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ ۲۵ بار

ہیں اور جو فوت ہو چکے ہیں۔

سُبْحٰنَكَ رَبِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ

پاک ہے تو میرا پروردگار میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا

فَاغْفِرْ لِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

پس تو مجھے بخش دے بے شک تیرے سوا کوئی (گناہ) بخشنے

اِلَّآ اَنْتَ ۳ بار

والا نہیں

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ سبحانہ نے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ قیامت کے خوفناک حالات اور دہشت ناک واقعات سے بے ڈر اور بے خوف رہو۔ کہا۔ جی ہاں۔ مجھے یہ بات بہت ہی پیاری ہے۔ فرمایا۔ تو یوں کہا کرو: استغفر اللہ العظیم لی ولوالدی ... الخ کیونکہ جو شخص اسے ہر روز پچیس دفعہ کہے گا۔ اللہ سبحانہ اس کے اعمال کے رجسٹر میں ستر صدیقوں کا ثواب لکھے گا۔

خیر المونس ترجمہ اردو نزہۃ المجالس جلد اول صفحہ ۹۲ ۱۳۵۳ھ

احیاء العلوم میں ایک روایت بایں مضمون وارد ہے کہ حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم واجمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سبحانک ربی ظلمت نفسی فاغفرلی ... الخ کہے گا تو میں اس کے لئے اتنی ہی بخشش مانگوں گا جتنی کہ چیونٹیوں کے انڈوں کے برابر نیکیاں نہ ہوں۔

خیر المونس ترجمہ اردو نزہۃ المجالس جلد اول صفحہ ۹۲ ۱۳۵۳ھ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

شرک خفی سے بچنے کے لئے یہ کہو

ل اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں

اَنْ اُشْرِكَ بِکَ وَ اَنَا

کہ میں شریک ٹھہراؤں تیرے ساتھ اس حال میں کہ مجھے

اَعْلَمُ وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا

معلوم ہو اور میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اس

لَآ اَعْلَمُ ۳ بار

چیز سے جو میں نہیں جانتا

۴۳
ل [illegible] یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فرمایا تین بار روزانہ کہو اللھم انی اعوذ بک ان اشرک بک الخ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرک یہ ہے کہ کوئی کہے مجھے اللہ نے دیا ہے اور فلاں نے دیا ہے اور (شریک ٹھہرانا) یہ ہے کہ انسان کہے اگر فلاں نہ ہوتا تو مجھے فلاں قتل کر دیتا۔
عمل الیوم واللیلۃ ابن السنی صفحہ ۸۰ شمارہ ۲۸۶

ل حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ حضرت ابن [illegible] کے ارشاد [illegible]
ل اور اسے میں بیان [illegible]
ل [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے انہوں
ل حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے
ل حضرت [illegible] فرمایا کہ حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم
ل حضور اقدس [illegible]
[illegible]

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ سبحانہٗ تم کو ختم کر دے اور تمہاری جگہ ایک ایسی قوم کو لائے جو گناہ کرے اور اللہ سبحانہٗ سے مغفرت چاہے اور پھر اللہ سبحانہٗ اس کے گناہ بخش دے (اس سے مقصود گناہ کی ترغیب نہیں ہے بلکہ اپنی شانِ مغفرت کا اظہار مقصود ہے۔)

(ابوہریرہؓ مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۱/۳۹۲ شمار ۲۲۰۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سبحانہٗ دراز کرتا ہے ہاتھ اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا دن کا اور پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا رات کا (اور وہ اس توبہ کو قبول کرے اور یہ سلسلہ اس وقت جاری رہے گا) جب تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی جانب سے یعنی قیامت تک۔

(ابوموسیٰؓ مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ شمار ۲۲۰۶-)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بندہ جب اقرار کرتا ہے اپنے گناہ کا اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

(عائشہؓ۔ بخاریؒ و مسلمؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲۔ شمار ۲۲۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص توبہ کرے آفتاب کے مغرب کے نکلنے سے پہلے (یعنی قیامت سے پہلے) اللہ سبحانہٗ اس کی توبہ قبول کرتا ہے،

(ابوہریرہؓ۔ مسلمؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲۔ شمار ۲۲۰۸)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک بندے نے ایک گناہ کیا اور پھر کہا اے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے تو اس کو معاف کردے۔ یہ سن کر اللہ سبحانہٗ فرشتوں سے کہتا ہے کہ میرے بندے کو اس کا علم ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو بخشتا ہے گناہوں کو (جب اس کا جی چاہے) اور پکڑتا ہے گناہوں پر (جب اس کا جی چاہے) پس میں نے بخش دیا اپنے بندے کے گناہ کو، پھر باز رہا بندہ گناہ سے کچھ دن یعنی جتنے دن اللہ نے چاہا۔ اس کے بعد پھر گناہ کیا اور کہا اے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے تو اس کو معاف کردے۔ پس کہا اللہ نے فرشتوں سے کیا جانتا ہے میرا بندہ کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو بخشتا ہے گناہوں کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر، بخش دیا میں نے اسے۔ پھر باز رہتا ہے بندہ گناہ سے جب تک اللہ چاہے اور اس کے بعد پھر گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے اے رب میں نے ایک اور گناہ کیا ہے تو اس کو بخش دے۔ پس کہا اللہ سبحانہٗ نے فرشتوں سے کیا میرے بندہ کو یہ معلوم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو معاف کرتا ہے گناہوں کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر پس بخشا میں نے اسے اب وہ جو چاہے کرے۔

(ابو ہریرہؓ / بخاریؒ ومسلمؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ شمار ۲۲۱۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا جنگل میں اونٹ کھویا ہوا مل جائے۔ (انس بن مالکؓ / بخاریؒ بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۲۸۶۔ شمار ۱۲۳۲۔)

حضرت جندبؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے یہ کہا کہ قسم ہے اللہ کی فلاں شخص کو اللہ نہیں بخشے گا اور اللہ سبحانہٗ نے فرمایا کون ہے جو مجھ پر قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں فلاں آدمی کو نہیں بخشوں گا۔ پس میں نے بخش دیا فلاں شخص کو اور ضائع کیا تیرے عمل کو۔ (جندبؓ / مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳۹۲۔ شمارہ ۲۲۱۱)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " اے آدم کے بیٹے ! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا اور اُمید رکھتا رہے گا میں تجھے بخشتا رہوں گا خواہ کسی قدر گناہ تجھ میں ہوں - میں پرواہ نہیں کرتا اے آدم کے بیٹے ! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے بخشش چاہے ، تو بھی میں بخش دوں گا - میں پرواہ نہیں کرتا - اے آدم کے بیٹے ! اگر تو زمین کے برابر بھی گناہ (بخشوانے) لائے گا - اور مجھ سے اس حال میں ملے گا کہ تونے (دنیا میں) کسی کو میرا شریک نہ کیا ہوگا تو بھی میں تجھے اس کے برابر مغفرت (بخشش) دوں گا - (یہ حدیث حسن غریب ہے) اس کو ہم صرف اسی طریقہ سے جانتے ہیں -

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۳۲ - شمار ۱۳۸۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے جس شخص نے اس بات کو جان لیا کہ میں گناہوں کو بخشنے کی پُوری قدرت رکھتا ہوں تو میں اس کو بخش دونگا جب تک وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے -

(ابن عباسؓ / شرح السنہ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۳ شمار ۲۲۱۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص استغفار کو اپنے اُوپر لازم قرار دے لے تو اللہ سبحانہٗ ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ اس کے لئے نکال دیتا ہے اور ہر غم و رنج سے اس کو نجات دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق بہم پہنچاتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا -

(ابن عباسؓ ، احمدؒ - ابوداؤدؒ ، ابن ماجہؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۳ شمار ۲۲۱۵)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "جب بندہ ایک گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ بنا دیا جاتا ہے جب وہ نکال لیتا ہے (یعنی اپنے دل سے گناہ کو نکال پھینکتا ہے یا پاک کرلیتا ہے) اور معافی چاہتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے تو اس کے دل کی صفائی کر دی جاتی ہے اور اگر وہ دوبارہ گناہ کرتا ہے تو اس نکتہ کو بڑھا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ رفتہ رفتہ اس کے تمام دل پر چھا جاتا ہے اور یہی ران (زنگ) ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (ایسا ہرگز نہیں بلکہ یہ لوگ جو (اعمال بد) کرتے ہیں وہ ان کے دلوں پر زنگ بن کر چھا جاتے ہیں)

(یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(ابو ہریرہؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۷۳ شمار ۱۱۸۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مغفرت مانگی اس نے اصرار نہیں کیا اگرچہ اس گناہ کو اس نے دن میں ستّر بار کیا (یہ حدیث غریب ہے) اس کی اسناد قوی نہیں (صدیق اکبرؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد دوم، صفحہ ۳۳۶۔ شمار ۱۴۰۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمام آدمی گنہگار ہیں اور اچھے گنہگار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔

(انسؓ / دارمیؒ۔ دارمی شریف صفحہ ۱۰۴۔ شمار ۲۶۹۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ اگر تم سدا بنے رہو اسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی میں رہو تو البتہ تم سے فرشتے مصافحہ کریں تمہارے فرشوں پر اور تمہاری راہوں میں ولیکن اے حنظلہؓ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار۔

(حنظلہؓ / مسلمؒ / مشارق الانوار صفحہ ۶۲۴ شمار ۱۹۴۱)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَاقَيُّوۡمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان نے اپنے پروردگار سے عرض کیا قسم ہے تیری عزت کی اے پروردگار میں ہمیشہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے جسم میں ہیں۔ پروردگار بزرگ و برتر نے فرمایا اور قسم ہے مجھ کو اپنی عزت اور اپنے جلال کی اور اپنے بلند مرتبہ کی جب تک میرے بندے مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے۔ میں ہمیشہ ان کو بخشتا رہوں گا۔

(ابوسعیدؓ / احمدؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلداول صفحہ ۳۹۴ شمار ۲۲۲۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سبحانہٗ بندہ کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک وہ (موت کے وقت) غرغرہ نہ کرے۔

(یہ حدیث حسن غریب ہے)

(ابن عمرؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۱ شمار ۱۳۸۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ نے مغرب کی جانب توبہ کا ایک دروازہ بنایا ہے جس کا عرض ستر برس کی مسافت ہے اور یہ دروازہ اس وقت تک بند نہ ہوگا جب تک آفتاب مغرب سے نہ نکلے (یعنی قیامت نہ آئے)، اور یہی معنی ہیں اللہ تعالےٰ کے اس قول کے۔ یوم یاتی بعض آیات ربك لا ینفع نفسًا ایمانھم لم تکن اٰمنت من قبل یعنی اس روز کہ ظاہر ہوں گی بعض نشانیاں تیرے پروردگار کی۔ نہیں نفع دے گا کسی جان کو ایمان لانا اس کا جب تک کہ وہ اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو۔ (صفوان بن عسالؓ / ترمذیؒ / ابن ماجہؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلداول صفحہ ۳۹۴ شمار ۲۲۲۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ جنت میں اپنے نیک بندہ کا درجہ بلند فرماتا ہے، تو وہ بندہ پوچھتا ہے۔ اے اللہ مجھ کو یہ درجہ کیونکر ملا۔ اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے۔ تیرے بیٹے کے استغفار کی بدولت

(ابوہریرہؓ / احمدؒ / مشکوٰۃ شریف جلداول صفحہ ۳۹۵ شمار ۲۲۳۰)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبر میں مردہ کی حالت ایسی ہوتی ہے ۔ جیسی کہ ڈوبنے والے شخص کی ہوتی ہے ۔ وہ ہر وقت اپنے متعلقین (ماں، باپ، بھائی یا دوست) کی طرف دعا کا منتظر رہتا ہے اور جس وقت اس کو دعا پہنچتی ہے تو وہ اس کے نزدیک دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور اللہ سبحانہٗ قبر والوں کو دنیا والوں کی دعا کا اتنا بڑا ثواب پہنچاتا ہے جیسا پہاڑ، اور زندوں کی طرف سے مردوں کے لئے بہترین ہدیہ استغفار ہے ۔

(عبداللہ بن عباسؓ / بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶ شمار ۲۲۳۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس کے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا جائے

(عبداللہ بن بسرؓ / ابن ماجہؒ نسائیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶ شمار ۲۲۳۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ اس مومن بندہ کو بہت دوست رکھتا ہے جو بہت سے گناہوں میں مبتلا ہوتا اور بہت توبہ کرتا ہے ۔

(علیؓ کرم اللہ وجہہٗ / احمدؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶ شمار ۲۲۳۵)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ میں اس آیت کے مقابلہ میں اپنے لئے دنیا کو پسند نہیں کرتا ۔ یاعبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسہم لاتقنطو الخ ۔ ایک شخص نے پوچھا جس نے شرک کیا (کیا وہ بھی اس آیت کے موافق بخشا جائے گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب نہیں دیا اور پھر کچھ توقف کے بعد کہا خبردار ہر وہ شخص جس نے شرک کیا تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی الفاظ فرماتے ۔

(ثوبانؓ / احمدؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶ شمار ۲۲۳۶)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ سبحانہٗ سے اس حال میں ملے کہ اس کے برابر کسی کو نہ مانتا ہو (یعنی شرک نہ کرتا ہو)، تو اگر اس کے اوپر پہاڑ کے برابر بھی گناہ ہوں گے اللہ سبحانہٗ ان کو بخش دے گا۔

(ابو ہریرہؓ / بیہقیؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۷ شمار ۲۲۳۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہ بخشتا ہے اپنے بندے کے گناہوں کو جب تک بندہ کے اور رحمت حق کے درمیان پردہ حائل نہ ہو۔ حضرات صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کیا ہے فرمایا یہ کہ آدمی شرک کی حالت میں مرے۔

(ابو ذرؓ / احمدؒ۔ بیہقیؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶/۹۷، شمار ۲۲۳۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ سے توبہ کرنے والا شخص ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسے اس نے کبھی گناہ ہی نہیں کیا۔

(عبداللہ بن مسعودؓ / ابن ماجہؒ۔ بیہقیؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۷۔ شمار ۲۲۳۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ بنو اسرائیل میں ایک شخص تھا۔ جس نے ننانویں ۹۹ آدمی قتل کئے تھے۔ پھر وہ بنو اسرائیل میں سے یہ پوچھتا ہوا نکلا۔ کہ اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں؟ وہ ایک عابد کے پاس گیا۔ اور اس سے پوچھا، کہ کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ عابد نے کہا۔ نہیں! اس نے عابد کو (بھی) مار ڈالا۔ اور پھر اسی طرح لوگوں سے پوچھتا پھرا۔ ایک شخص نے اس سے کہا۔ تو فلاں آبادی میں جا۔ اور نام و پتہ بتایا۔ (چنانچہ وہ ادھر چل دیا) راستہ میں اس کو معلوم ہوا۔ کہ موت قریب ہے۔ (وہ آدھا راستہ طے کر چکا تھا۔ موت کو قریب پا کر) اس نے اپنا سینہ آبادی کی طرف بڑھا دیا۔ (یعنی جب موت نے اس کو آلیا۔ تو وہ لیٹ گیا۔ اور سرک کر اپنے سینہ کو اس آبادی کی طرف بڑھا لیا۔ گویا اس نے آدھے راستہ سے زیادہ طے کر لیا۔ موت کے فرشتے، جن میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

دونوں تھے ۔ اس کی روح قبض کرنے آئے ۔ اور دونوں میں جھگڑا ہوا ۔ کہ کون اسکی روح قبض کرے ۔ (یعنی رحمت کے فرشتے قبض کریں یا عذاب کے فرشتے) اللہ سبحانہ نے اس بستی کو جدھر وہ توبہ کے ارادہ سے جا رہا تھا حکم دیا ۔ کہ وہ میت کو اپنے سے قریب کرلے یا میت کے قریب ہو جائے ۔ اور جس آبادی سے وہ چلا تھا ۔ اس کو حکم دیا ۔ کہ تو میت سے دور ہو جا ۔ پھر اللہ سبحانہ نے جھگڑا کرنے والے فرشتوں سے کہا ۔ کہ تم دونوں کا فاصلہ ناپو (چنانچہ وہ فاصلہ ناپا گیا) ناپنے سے معلوم ہوا ۔ کہ جدھر وہ جا رہا تھا ۔ ادھر کا فاصلہ ایک بالشت کم ہے ۔ پس اللہ سبحانہ نے اس کو بخش دیا ۔

(ابو سعید خدری رض / بخاری رح و مسلم رح / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۱ شمار ۲۲۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ، جن گناہوں کو تم حقیر اور ناچیز خیال کرتے ہو ۔ ان سے بھی پرہیز کرو ۔ (عائشہ رض / ابن ماجہ / ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۱۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ، اگر تم لوگوں میں سے کوئی شخص اس قدر گناہ کرے ، کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں ۔ اور پھر وہ شخص توبہ کرے تو اللہ سبحانہ ان کو معاف کر دیگا ۔

(ابو ہریرہ رض / ابن ماجہ رح ۔ ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۱۸)

حضرت ابن معقل رح کا بیان ہے ۔ کہ ایک روز میں اپنے والد رض کے ہمراہ حضرت عبداللہ رض کی خدمت میں گیا ۔ تو آپ رض فرما رہے تھے ۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (گناہ سے) پشیمانی ہی گناہ کی توبہ ہے ۔ میرے والد رض نے حضرت عبداللہ رض سے کہا ۔ کیا آپ رض نے خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ۔ انہوں نے کہا ، کہ ہاں : میں نے اپنے کانوں سے سنا تھا

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۱۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

○

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ
سب ذکروں میں بہتر اور اچھا ذکر

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ہے
اور سب دُعاؤں سے اچھی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

ہے
(یہ حدیث حسن غریب ہے)
(جابر بن عبداللہؓ / ترمذیؒ — ترمذی شریف جلد دوم، صفحہ ۲۸۸، شمارہ ۲۳۵)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

اَلذِّکۡرُ الَّذِیۡ وَرَدَ فَضۡلُہٗ غَیۡرَ مَخۡصُوۡصٍ بِوَقۡتٍ وَّلَا سَبَبٍ وَّلَا مَکَانٍ

وُہ ذکر جس کی فضیلت کسی وقت یا سبب یا مکان کی خصُوصیّت کے بغیر وارد ہُوئی ہے

فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ

لَآ اِلٰہَ

کوئی معبُود نہیں

اِلَّا اللّٰہُ

مگر اللہ

ہے کہ یہی افضلُ الذکر ہے

جابرؓ / ترمذیؒ

حصن حصین صفحہ ۳۹۷

اور

یہی سب سے بڑھ کر نیکی ہے۔ بریدہؓ / احمدؒ

حصن حصین صفحہ ۳۹۷

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

(۱) فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: میری شفاعت سے قیامت کے دن سب سے زیادہ وہ شخص بہرہ مند ہوگا جس نے خلوص دل کے ساتھ کلمہ توحید کہا ہوگا۔
ابوہریرہ رض / بخاری رح
حصن حصین، صفحہ ۳۹۷

(۲) جو شخص اس کلمہ کو کہے گا اور اس کے دل میں جو بھر بھلائی یا ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکلے گا اور جو شخص اس کو کہے گا اور اس کے دل میں گیہوں برابر خیر یا ایمان ہوگا وہ بھی دوزخ سے نکلے گا اور جو شخص اس کو کہے گا اور اس کے دل میں ذرہ برابر نیکی یا ایمان ہوگا وہ بھی دوزخ سے نکلے گا۔
انس رض / بخاری رح، مسلم رح، ترمذی رح / نسائی رح
حصن حصین، صفحہ ۳۹۷

(۳) کوئی آدمی ایسا نہیں جو یہ کلمہ پڑھے پھر اسی (اعتقاد) پر مر جائے اور جنت میں داخل نہ ہو۔ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو، اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔
ابوذر رض / مسلم رح
حصن حصین، صفحہ ۳۹۸

(۴) اپنا ایمان تازہ کرو، صحابہ رض نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کس طرح تازہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کثرت سے کہا کرو۔
ابوہریرہ رض / احمد رح، طبرانی رح
حصن حصین، صفحہ ۳۹۸

(۵) اس کلمہ کا اللہ سے کوئی پردہ نہیں۔ یہ اس کے پاس (بلا روک ٹوک) پہنچ جاتا ہے۔
ابی مالک اشعری رض / ترمذی رح
حصن حصین، صفحہ ۳۹۸

(۶) یہ کلمہ پڑھنے سے کوئی گناہ باقی نہیں رہتا اور نہ کوئی عمل اس کے برابر ہے۔
ام ہانی رض / حاکم رح
حصن حصین، صفحہ ۳۹۸

(۷) اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمین والے ایک پلڑے میں ہوں اور لا الہ الا اللہ دوسرے پلڑے میں تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا پلڑا ان سے بھاری ہوگا۔
ابی سعید رض / ابن حبان رح، نسائی رح
ابن عمر رض / بزار رح
حصن حصین، صفحہ ۳۹۸

لَآ اِلٰهَ
کوئی معبود نہیں،

اِلَّا اللّٰهُ
مگر اللہ

○

(۸) جو آدمی اخلاص کے ساتھ کبھی اس کلمہ کو کہتا ہے۔ اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ عرش پر پہنچ جاتا ہے۔ جب تک گناہِ کبیرہ سے پرہیز کرتا رہے
ابوہریرہ رض / ترمذی رح، نسائی، حاکم رح — حصن حصین ۹ - ۳۹۸

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَلْاِنْفَاقُ فِىْ سَبِيْلِ اللهِ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّآ

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

(۱)

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِى الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ (البقرہ، ع ۲۲)

ترجمہ: سارا کمال اسی میں نہیں (ہے) کہ تم اپنا منہ مشرق کو کرلو، یا مغرب کو۔ لیکن (اصلی) کمال تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتابوں پر اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں مال دیتا ہو اپنے رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں اور (بے خرچ) مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور (قیدیوں اور غلاموں کی) گردن چھڑانے میں اور نماز کی پابندی رکھتا ہو اور زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہو۔

(۲)

وَ اَنْفِقُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ (البقرہ، ع ۲۴)

ترجمہ: اور تم لوگ اللہ کے راستے میں خرچ کیا کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں نہ ڈالو۔

(۳)

وَ يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلِ الْعَفْوَ ۬ (البقرہ، ع ۲۷)

ترجمہ: اور لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ (خیرات میں) کتنا خرچ کیا کریں آپ فرما دیجئے کہ جتنا (ضرورت سے) زاید ہو۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

(۴)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ط (البقرہ، ع ۳۴)

ترجمہ: اے ایمان والو، خرچ کرو اُن چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں، قبل اِس کے کہ وُہ دن آئے جس میں نہ تو خرید و فروخت ہوگی، نہ دوستی ہوگی اور نہ کسی کی (اللہ کی اجازت کے بغیر) سفارش ہوگی۔

(۵)

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

(البقرہ ع ۳۶)

ترجمہ: جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں، اُن کے خرچ کیے ہوُئے مالوں کی حالت ایسی ہے جیسے ایک دانہ کی جس سے سات بالیں اُگیں (اور) ہر بال کے اندر سَو دانے ہوں اور یہ افزونی اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

(۶)

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (البقرہ، ع ۳۶)

ترجمہ: جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو (جس کو دیا اس پر) احسان جتلاتے ہیں اور نہ (برتاؤ سے) اس کو آزار پہنچاتے ہیں۔ ان لوگوں کو ان (کے اعمال) کا ثواب ملے گا ان کے پروردگار کے پاس اور (قیامت کے دن) نہ اُن پر کوئی خطرہ ہوگا اور نہ وُہ مغموم ہوں گے۔

(۷)

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

يَحْزَنُوْنَ (البقرہ ع ۳۸)

ترجمہ: جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو رات میں اور دن میں (یعنی بلاتخصیص اوقات) پوشیدہ اور آشکارا (یعنی بلاتخصیص حالات) سو ان لوگوں کو ان کا ثواب ملے گا ان کے رب کے پاس اور (قیامت کے دن) نہ اُن کو کوئی خوف ہوگا اور نہ وُہ مغموم ہوں گے۔

(۸)

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ (البقرہ، ع ۳۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سُود کو مٹاتا (بے برکت بناتا) ہے اور صدقات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے۔

(۹)

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ (آل عمران ع ۱۰)

ترجمہ: تم خیر کامل کو کبھی نہ حاصل کر سکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے۔

(۱۰)

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ (الانفال ع)

ترجمہ: اور جو کچھ تم اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا۔

(۱۱)

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ○ (ابراہیم، ع ۵)

ترجمہ: جو میرے خالص ایمان والے بندے ہیں، اُن سے کہ دیجیے کہ وُہ نماز کی پابندی رکھیں اور ہم نے جو کچھ اُن کو دیا ہے اُس میں سے پوشیدہ اور آشکارا خرچ کیا کریں ایسے دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی ہوگی۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

(۱۲)

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ

بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ (التوبۃ ۰ ع ۶)

ترجمہ: اور وُہ لوگ جو (زیادہ حرص سے) سونا چاندی جمع کر کر رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے سو آپ ان کو ایک بڑے دردناک عذاب کی خبر سُنا دیجیے۔

(۱۳)

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَھُوَ یُخْلِفُہٗ ج وَھُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ (سبا، ع ۵)

ترجمہ: اور جو کچھ تم (اللہ کے راستے میں) خرچ کرو گے۔ اللہ تعالیٰ اس کا بدل عطا کرے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

(۱۴)

وَفِیْٓ اَمْوَالِھِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (الذّٰریٰت، ع ۱)

ترجمہ: یعنی ان (مالداروں) کے مالوں میں سوال کرنے والے اور (سوال نہ کرنے والے) مُفلس کا حق ہے۔

(۱۵)

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ وَلَہٗٓ اَجْرٌ کَرِیْمٌ (الحدید ع ۲)

ترجمہ: کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرضِ حسنہ دے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کو اس کے لیے بڑھاتا جائے اور اس کے لیے بہترین بدلہ دے۔

(۱۶)

اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَھُمْ وَلَھُمْ

اَجْرٌ کَرِیْمٌ (الحدید، ع ۲)

ترجمہ: بے شک صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والی عورتیں اللہ تعالیٰ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

کو قرضِ حسنہ دے رہے ہیں، ان کا ثواب بڑھایا جائے گا اور ان کے لیے نفیس اجر ہے۔

(۱۷)

وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ط (والضحیٰ)

ترجمہ: اور سوال کرنے والے کو مت جھڑک۔

(۱۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ
الصَّالِحَاتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا
مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَ يَرْضٰى

○

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(۱)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْہُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ۔ (بخاری، مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد اول، صفحہ ۴۲۳، شمارہ ۱۷۶۵)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اگر میرے پاس اُحد کے برابر سونا ہو تو مجھ کو یہ امر پسند نہ ہو کہ اس پر تین دن گزریں اور اس کے بعد اس میں سے کچھ میرے پاس باقی رہے مگر صرف اس قدر کہ میں اس سے قرضہ ادا کرسکوں۔

(۲)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ حَاجَۃً یُرِیْدُ اَنْ یَّسُرَّہٗ بِھَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ (بیہقی، مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم، صفحہ ۵۱۴، شمار ۴۷۷۷)۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص میری اُمت میں سے کسی شخص کی (دینی یا دُنیوی) حاجت کو پورا کرے اور اس سے اُس کا منشا اس کو خوش کرنا ہو تو اُس نے مجھ کو خوش کیا اور جس نے مجھ کو خوش کیا اُس نے اللہ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا اللہ اس کو جنت میں داخل کریگا۔

(۳)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَغَاثَ مَلْھُوْفًا کَتَبَ اللّٰہُ ثَلٰثًا وَّ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَ زِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

سَبْعِیْنَ مَغْفِرَۃً وَاحِدَۃٌ فِیْھَا صَلَاحُ اَمْرِہٖ کُلِّہٖ وَ ثِنْتَانِ وَ سَبْعُوْنَ لَہٗ دَرَجَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (بیہقی / مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۱۴ شمار ۴۷۷۴)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص کسی مظلوم کی فریاد رسی کرے اللہ اس کے لیے تہتر بخششیں لکھ دیتا ہے جس میں ایک بخشش وہ ہے جو اس کے تمام کاموں کی اصلاح کی ضامن ہے اور بہتر بخششیں قیامت کے دن اس کے درجات بلند کرنے کا سبب ہوں گی۔

(۴)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ

(بیہقی / مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۱۴ شمار ۴۷۷۹)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے، تو اللہ کو وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو اس کے ساتھ احسان کرے۔

(۵)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا وَّ لَا شَاۃً وَّ لَا بَعِیْرًا وَّ لَا اَوْصٰی بِشَیْءٍ (مسلم / مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم ص ۲۲۷ ش ۵۷۱۹)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد نہ تو کوئی دینار چھوڑا نہ درہم، نہ کوئی بکری چھوڑی اور نہ کوئی اونٹ اور نہ کسی چیز کی وصیت کی۔

(۶)

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَۃِ فَاِنَّ الْبَلَآءَ لَا یَتَخَطَّاھَا (رزین / مشکوٰۃ مترجم اول ص ۴۴۶ ش ۱۷۹۳)

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ کرنے میں جلدی کیا کرو۔ اسلئے کہ بلا صدقہ کو پھاند نہیں سکتی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

(۷)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا (بیہقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۵۹ شمار ۱۸۵۰)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، بہترین صدقہ یہ ہے کہ پیٹ بھر دے تو بھوکے جگر (یعنی پیٹ) کا۔

(۸)

عَنْ اُمِّ بُجَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّآئِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُّحْرَقٍ (مالکؒ، نسائیؒ، ترمذیؒ، ابو داؤدؒ، مشکوٰۃ اول مترجم صفحہ ۴۵۸ ش ۱۸۴۶)

ترجمہ: حضرت اُمِّ بجید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واپس کرو سائل کو کچھ دے کر اگرچہ وہ جلا ہوا سم ہی کیوں نہ ہو۔

(۹)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُبْلِغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلْاٰنُ سَحَّآءُ لَا يَغِيْضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ (مسلم جلد سوم صفحہ ۲۵)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بیٹے آدمؑ کے خرچ کر کہ میں بھی تیرے اُوپر خرچ کروں اور فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ بھرا ہُوا ہے۔ رات دن کے خرچ کرنے سے کچھ کم نہیں ہوتا۔

(۱۰)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّ يَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

مُمْسِكًا تَلَفًا (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ شریف جلد اول مترجم، صفحہ ۴۳۲ شمار ۱۷۶۶)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے (آسمان سے) نازل ہوتے ہیں ایک دُعا کرتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما اور دُوسرا دُعا کرتا ہے اے اللہ بخیل کے مال کو برباد کر

(۱۱)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَ الْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ اَحْسِبُهٗ قَالَ كَالْقَآئِمِ لَا يَفْتُرُ وَ كَالصَّآئِمِ لَا يُفْطِرُ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۰۴ شمار ۴۷۳۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بیوہ عورت اور محتاج آدمی کی حاجت روائی میں کوشش کرتا ہے وہ ثواب میں اس کے برابر ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو گمان پڑتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ وہ کوشش کرنے والا ثواب میں ایسا ہے جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جس کی کبھی نماز نہ چھوٹے اور جیسے روزہ رکھنے والا جس کا کبھی روزہ نہ ٹوٹے۔

(۱۲)

عَنْ اَسْمَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِيْ وَ لَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَ لَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ اِرْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ

(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۳۷ شمار ۱۷۶۷)

ترجمہ حضرت اسمار رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ خوب خرچ کیا کر اور شمار نہ کر اور (ایسا کرے گی) تو اللہ تجھ پر شمار کرے گا اور محفوظ کر کے نہ رکھ (اگر ایسا کرے گی) تو اللہ بھی تجھ پر محفوظ کر کے رکھے گا۔ عطا کر جتنا بھی تجھ سے ہو سکے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

(۱۳)

عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلسَّآئِلِ حَقٌّ وَ اِنْ جَآءَ عَلٰی فَرَسٍ (ابوداؤد اوّل صفحہ ۳۶۷ شمار ۱۴۶۳)

ترجمہ: حضرت حُسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سائل کو حق ہے اگرچہ گھوڑے پر آوے۔

(۱۴)

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِیْتَ شَیْئًا مِّنْ غَیْرِ اَنْ تَسْئَلَہٗ فَکُلْ وَ تَصَدَّقْ۔ (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۶۴ شمارہ ۱۴۴۷)

ترجمہ: حضرت عُمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے جب تجھ کو بدوں مانگے کچھ ملے تو اس کو کھا اور اللہ کی راہ میں دے۔

(۱۵)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَدَّخِرُ شَیْئًا لِغَدٍ (ترمذی)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے کوئی چیز کل کے لیے جمع کر کے نہ رکھتے تھے (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۴۵۔ شمارہ ۲۲۴)

(۱۶)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ یَاْتِیْ عَلَیْنَا الشَّھْرُ مَا نُوْقِدُ فِیْہِ نَارًا اِنَّمَا ھُوَ التَّمْرُ وَ الْمَآءُ اِلَّا اَنْ یُّؤْتٰی بِاللُّحَیْمِ

(بخاریؒ، مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۳۴۸/۳۴۹ شمار ۴۰۰۸)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بعض مہینے ہم پر ایسا گزر جاتا تھا کہ ہم اس میں آگ نہ جلاتے تھے اور کھانا صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا۔ مگر جب کہ کہیں سے تھوڑا سا گوشت لایا جاتا۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

(۱۷) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى بِلَالٍ وَ عِنْدَهٗ صُبْرَةٌ مِّنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَالُ، قَالَ شَيْءٌ اِدَّخَرْتُهٗ لِغَدٍ فَقَالَ اَمَا تَخْشٰى اَنْ تَرٰى لَهٗ غَدًا بُخَارًا فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْفِقْ بِلَالُ وَ لَا تَخْشَ مِنْ ذِى الْعَرْشِ اِقْلَالًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، بلال یہ کیا ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ایک چیز ہے جس کو میں نے کل کے لیے جمع کیا ہے یعنی آئندہ کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس سے نہیں ڈرتا کہ اس کا بخار بنے۔ دوزخ کی آگ میں قیامت کے دن بلال اس کو خرچ کر دے اور عرش عظیم کے مالک سے افلاس و فقر کا خوف نہ کر۔

(بیہقی، مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد اوّل، صفحہ ۴۴۵/۴۴۶، شمار ۱۷۹۱)

صَدَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ الْكَرِيْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَآئِمًا اَبَدًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

○

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

اَلْجَدْوَلُ الْيَوْمِيُّ

لِلْاِنْفَاقِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

مِنْ

دَارِ الْاِحْسَانِ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا حَيُّ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّآ

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْنْ اٰمِيْنْ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
رِبٰكٌ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ﴿مِرّ﴾

تقسیم وہبۃ

اِلٰى مَذْكُوْرِيْنَ تَحْتَ هٰذَا لِرِضَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَرَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ الرَّحِيْمِ
اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا وَمِنْ اُمَّةِ حَبِيْبِكَ وَنَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ عَلَيْهِ مِائَةُ اَلْفِ اَلْفِ تَحِيَّةٍ وَّسَلَامٍ

١ اَلْاَرْمِلَةُ (بیوہ) — ٢ اَلْيَتِيْمُ (یتیم) — ٣ اَلْمِسْكِيْنُ (مسکین)

٤ اَلْمُحْتَاجُ (حاجتمند) — ٥ اَلْمَرِيْضُ (مریض) — ٦ اَلْاَسِيْرُ (قیدی)

٧ غَيْرُ كَاسِبٍ (ناکارہ) — ٨ اَلْاَعْمٰى (اندھا) — ٩ اَلْاَعْرَجُ اَوْ مَا شَاكَلَهٗ (لنگڑا، لولا یا ان کے مشابہ شخص)

١٠ اَلْمُهَاجِرُ (مہاجر) — ١١ اَلْمُصَابُ بِالْقَحْطِ (قحط زدہ)

١٢ اَلْمُصَابُ بِالْوَبَآءِ (وبا زدہ) — ١٣ اَلْمَجْرُوْحُ (زخمی) — ١٤ اَلْمَظْلُوْمُ (مظلوم)

١٥ لَا وَارِثٌ (لاوارث) — ١٦ اَلْمَنْكُوْبُ (مصیبت زدہ) — ١٧ اَلْمُنْكَسُ (بدحال، بوڑھا)

١٨ اِبْنُ السَّبِيْلِ (مسافر) — ١٩ اَلنِّكَاحُ لِلْيَتِيْمَةِ اَوْ لِلْيَتِيْمِ الَّذِىْ لَا مُعِيْنَ لَهٗ (یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے کا نکاح جو لاوارث ہو)

٢٠ اَدَآءُ الْقَرْضِ (قرض کی ادائیگی) — ٢١ لِاَدَآءِ نَفَقَةِ التَّعْلِيْمِ (تعلیمی اخراجات کے لیے)

٢٢ لِاسْتِعْدَادِ الْجِهَادِ (جہاد کی تیاری کے لیے)

٢٣ عُدَّةُ الْجِهَادِ (جہاد کا سامان) — ٢٤ اَلرَّاتِبُ الشَّهْرِيُّ لِلْمُوَظَّفِيْنَ (ماہوار وظیفہ۔ وظیفہ خواروں کے لیے)

٢٥ دَارُ الضِّيَافَةِ (مہمان خانہ) — ٢٦ دَارُ الْاِقَامَةِ (رہائش گاہ)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

نمرة المذكورين فوق (مذکورہ بالا نمبر)	اِسْمُ الْمَوْهُوْبِ وَ مَسْكَنُهٗ (نام اور پتہ)	اَلنَّقْدُ (نقد)		اَلْمَاْكُوْلَاتُ					
		روپیہ	پیسہ	آٹا	دال	چاول	چینی	چائے	نمک

اليوم السّعيد---------------- سنه ١٣ هجرى المقدس

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بِمَنِّكَ يَا مَنَّانُ وَبِجُوْدِكَ يَا جَوَّادُ وَبِكَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ

وَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

(اشیائے خوردنی)

مرچ	گھی	صابن	تیل	گوشت	ادویات	کتب دینی					

اَلۡمَلۡبُوۡسَاتُ (پہننے کی چیزیں)

قمیض	پاجامہ	شلوار	تہبند	چادر	اوڑھنی	لحاف	کھیس	کمبل						

صلی اللہ علیہ وسلم، علیہ الصلوٰۃ والسلام، کرم اللہ وجہہ، علیہ السلام، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دربار مصطفویہ خضریہ علویہ سعیدیہ اویسیہ علویہ ھجویریہ قادریہ صابریہ قلندریہ مجددیہ غفوریہ رحیمیہ کریمیہ امیریہ

المقام النّجات الصّحاف المقبُول المُصطفین

سالار والہ ○ لائل پور

رَبَّنَا

تَقَبَّلۡ مِنَّا

اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ

اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّآ

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

اَلْاَدْعِيَةُ
لِمَغْفِرَةِ اُمَّةِ
سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّآ

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اے ہمارے رب بخش ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمانداروں کیلئے کینہ نہ ڈال اے ہمارے رب بیشک تو ہی بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْاَدْعِيَةُ لِمَغْفِرَةِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

سیّدنا و مولانا حضرت محمّد صلی اللہ علیہ و بارک وسلّم کی امّت کیلئے مغفرت کی دعائیں[1]

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاغْفِرْ لِجَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

اے ہمارے اللہ بخش دے مجھے اور بخش دے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْحَمْ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

اے ہمارے اللہ رحم کر مجھ پر اور رحم کر تمام امت سیّدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم پر آمین

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَاهْدِ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

اے ہمارے اللہ ہدایت دے مجھے اور ہدایت دے سیّدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ وَعَافِ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

اے ہمارے اللہ عافیت دے مجھے اور عافیت دے تمام امت سیّدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ وَارْزُقْ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

اے ہمارے اللہ رزق دے مجھے اور رزق دے تمام امت سیّدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

[1] یہ دعائیں مؤلّف کی طرف سے ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم ○ ماشاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولنا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته

بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك

ياحي استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

اللهم اجبرني واجبر جميع امة سيدنا ومولنا محمد صلى الله عليه وبارك وسلم امين

اے ہمارے اللہ جوڑ دے مجھے اور جوڑ دے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک و سلم کو آمین

اللهم ارفعني وارفع جميع امة سيدنا ومولنا محمد صلى الله عليه وبارك وسلم امين

اے ہمارے اللہ بلند کر میرا مرتبہ اور بلند کر مرتبہ تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک و سلم کا آمین

اللهم وفقني ووفق جميع امة سيدنا ومولنا محمد صلى الله عليه وبارك وسلم امين

اے ہمارے اللہ توفیق دے مجھے اور توفیق دے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک و سلم کو آمین

اللهم انصرني وانصر جميع امة سيدنا ومولنا محمد صلى الله عليه وبارك وسلم امين

اے ہمارے اللہ مدد کر میری اور مدد کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک و سلم کی آمین

اللهم افتح لي وافتح لجميع امة سيدنا ومولنا محمد صلى الله عليه وبارك وسلم امين

اے ہمارے اللہ کشادگی (فتح) دے مجھے اور کشادگی دے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک و سلم کو آمین

اللهم بارك لي وبارك لجميع امة سيدنا ومولنا محمد صلى الله عليه وبارك وسلم امين

اے ہمارے اللہ برکت دے مجھے اور برکت دے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک و سلم کو آمین

اللهم اشفني واشف جميع امة سيدنا ومولنا محمد صلى الله عليه وبارك وسلم امين

اے ہمارے اللہ شفا دے مجھے اور شفا دے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک و سلم کو آمین

اللهم ارشدني وارشد جميع امة سيدنا ومولنا محمد صلى الله عليه وبارك وسلم امين

اے ہمارے اللہ سیدھے راستے پر چلا مجھے اور چلا سیدھے راستے پر تمام امت سیدنا مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک و سلم کو آمین

اللهم احفظني واحفظ جميع امة سيدنا ومولنا محمد صلى الله عليه وبارك وسلم امين

اے ہمارے اللہ حفاظت کر میری اور حفاظت کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک و سلم کی آمین

ربنا
تقبل منا
انك انت السميع العليم
امين امين امين يارب العلمين

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ لِىْ بِالْخَيْرِ وَاخْتِمْ بِالْخَيْرِ لِجَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اٰمِيْنْ

اے ہمارے اللہ خاتمہ بالخیر کر میرا اور خاتمہ بالخیر کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ اقْضِ حَاجَاتِىْ وَحَاجَاتِ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اٰمِيْنْ

اور ہمارے اللہ میری حاجتوں کو پورا کر اور پورا کر حاجتیں تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کی آمین

اَللّٰهُمَّ اكْفِ مُهِمَّاتِىْ وَمُهِمَّاتِ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اٰمِيْنْ

اے ہمارے اللہ کفایت کر میری مہمات کی اور کفایت کر مہمات تمام امت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی آمین

اَللّٰهُمَّ ادْفَعْ جَمِيْعَ مُشْكِلَاتِىْ وَمُشْكِلَاتِ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اٰمِيْنْ

اے ہمارے اللہ دور کر میری مشکلات اور دور کر مشکلات تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کی آمین

اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ غُمُوْمِىْ وَغُمُوْمَ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اٰمِيْنْ

اے ہمارے اللہ دور کر غم میرے اور دور کر مشکلات تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی آمین

اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ هُمُوْمِىْ وَهُمُوْمَ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اٰمِيْنْ

اے ہمارے اللہ دور کر فکر میرے اور دور کر فکر تمام امت سیّدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کے آمین

اَللّٰهُمَّ ادْفَعْ كُرُوْبِىْ وَكُرُوْبَ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اٰمِيْنْ

اے ہمارے اللہ دور کر کرب میرے اور دور کر کرب تمام امت سیّدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کے آمین

اَللّٰهُمَّ ادْفَعْ بَلِيَّاتِىْ وَبَلِيَّاتِ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اٰمِيْنْ

اے ہمارے اللہ دور کر میری بلاؤں کو اور دور کر بلائیں تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کی آمین

اَللّٰهُمَّ ادْفَعْ وَسَاوِسِىْ وَوَسَاوِسَ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اٰمِيْنْ

اے ہمارے اللہ دور کر وسوسے میرے اور دور کر وسوسے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کے آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صلِّ وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمدِ النبی الامی وعلی اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ
بعدد کل معلومٍ لک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک
یا حی استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

اللّٰھم ادفع اھوالی واھوال جمیع امۃ سیدنا ومولانا محمدٍ صلی اللہ علیہ وبارک وسلم اٰمین

اے ہمارے اللہ دور کر خوف میرے اور دور کر خوف تمام امت سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کے آمین

اللّٰھم اصرف عنی الضراء وعن جمیع امۃ سیدنا ومولانا محمدٍ صلی اللہ علیہ وبارک وسلم اٰمین

اے ہمارے اللہ دور کر تنگی میری اور دور کر تنگی تمام امت سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی آمین

اللّٰھم اغلبنی واغلب جمیع امۃ سیدنا ومولانا محمدٍ صلی اللہ علیہ وبارک وسلم اٰمین

اے ہمارے اللہ غالب کر مجھے اور غالب کر تمام امت سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اللّٰھم اذھب بسیّاٰتی وبسیّاٰت جمیع امۃ سیدنا ومولانا محمدٍ صلی اللہ علیہ وبارک وسلم اٰمین

اے ہمارے اللہ لے جا میری برائیوں کو اور لے جا برائیاں تمام امت سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی آمین

اللّٰھم استر عیوبی وعیوب جمیع امۃ سیدنا ومولانا محمدٍ صلی اللہ علیہ وبارک وسلم اٰمین

اے ہمارے اللہ چھپا عیب میرے اور چھپا عیب تمام امت سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کے آمین

اللّٰھم اغفر لی ذنوبی واغفر الذنوب لجمیع امۃ سیدنا ومولانا محمدٍ صلی اللہ علیہ وبارک وسلم اٰمین

اے ہمارے اللہ بخش میرے گناہوں کو اور بخش گناہ تمام امت سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کے آمین

اللّٰھم اجنبنی واجنب جمیع امۃ سیدنا ومولانا محمدٍ صلی اللہ علیہ وبارک وسلم اٰمین

اے ہمارے اللہ ایک طرف کر دے مجھے (یعنی بچا) اور ایک طرف کر تمام امت سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اللّٰھم احببنی واحبب جمیع امۃ سیدنا ومولانا محمدٍ صلی اللہ علیہ وبارک وسلم اٰمین

اے ہمارے اللہ محبت کر مجھ سے اور محبت کر تمام امت سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اللّٰھم نوّر قلبی ونوّر قلوب جمیع امۃ سیدنا ومولانا محمدٍ صلی اللہ علیہ وبارک وسلم اٰمین

اے ہمارے اللہ روشن کر دل میرا اور روشن کر دل تمام امت سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کے آمین

ربنا
تقبل منا
انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَ زِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

اَللّٰھُمَّ اعْفُ عَنَّا وَاعْفُ عَنْ جَمِیْعِ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ بَارِکْ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ

اے ہمارے اللہ معاف کر ہمیں اور معاف کر تمام امت سیّدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰھُمَّ جَاوِزْ عَنَّا وَجَاوِزْ عَنْ جَمِیْعِ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ بَارِکْ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ

اے ہمارے اللہ تجاوز کر ہم سے اور تجاوز کر تمام امت سیّدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم سے آمین

اَللّٰھُمَّ امْنُنْ عَلَیَّ وَامْنُنْ عَلٰی جَمِیْعِ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ بَارِکْ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ

اے ہمارے اللہ احسان کر مجھ پر اور احسان کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم پر آمین

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ اِلَیَّ وَاَحْسِنْ اِلٰی جَمِیْعِ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ بَارِکْ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ

اے ہمارے اللہ احسان کر مجھ پر (یعنی بہتر بنا) اور احسان کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم پر آمین

اَللّٰھُمَّ الْطُفْ عَلَیَّ وَالْطُفْ عَلٰی جَمِیْعِ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ بَارِکْ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ

اے ہمارے اللہ لطف (مہربانی) کر مجھ پر اور لطف کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم پر آمین

اَللّٰھُمَّ اَکْرِمْنِیْ وَاَکْرِمْ جَمِیْعَ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ بَارِکْ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ

اے ہمارے اللہ کرم کر مجھ پر اور کرم کر تمام امت سیّدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم پر آمین

اَللّٰھُمَّ تَفَضَّلْ عَلَیَّ وَتَفَضَّلْ عَلٰی جَمِیْعِ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ بَارِکْ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ

اے ہمارے اللہ فضیلت دے مجھے اور فضیلت دے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلِ الرَّحْمَۃَ عَلَیَّ وَعَلٰی جَمِیْعِ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ بَارِکْ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ

اے ہمارے اللہ رحمت نازل کر مجھ پر اور رحمت نازل کر تمام امت سیّدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم پر آمین

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلِ الْبَرَکَۃَ عَلَیَّ وَعَلٰی جَمِیْعِ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ بَارِکْ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ

اے ہمارے اللہ برکت نازل کر مجھ پر اور برکت نازل کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم پر آمین

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

اَللّٰھُمَّ انۡصُرۡ دِیۡنَ مُحَمَّدٍ رَّسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔ اٰمِیۡنَ

اے اللہ مدد فرما حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ و بارک و سلّم کے دین کی۔ آمین

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ مِنۡ اَئِمَّۃِ الۡمُتَّقِیۡنَ وَاجۡعَلۡنِیۡ خَادِمَ جَمِیۡعِ اُمَّۃِ سَیِّدِنَا وَ

اے اللہ مجھے متقیوں کے اماموں میں سے بنادے اور مجھے سیّدنا و مولانا

مَوۡلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔ اٰمِیۡنَ

حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ و بارک وسلم کے سارے امتی کا خادم بنادے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ○ سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ

اے ہمارے رب قبول فرما ہم سے بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے پاک ہے آپ کا رب رب عزّت والا

عَمَّا یَصِفُوۡنَ ○ وَسَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ ○ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ اٰمِیۡنَ

جس کے بارے میں باتیں بناتے ہیں اور سلام ہو رسولوں پر اور ساری تعریف ہے جہانوں کے رب کی آمین

احقر برکت علی لودیانوی عفی عنہ

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

مَجَالِسِ الذِّکۡرِ

رَبَّنَا

تَقَبَّلۡ مِنَّا

اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

مَجَالِسُ الذِّكْرِ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ کے فرشتوں کی ایک جماعت ہے۔ جو راستوں میں ان لوگوں کو تلاش کرتی رہتی ہے۔ جو ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ پس جب وہ کسی جگہ ذکر الٰہی کرنے والے لوگوں کو پا لیتے ہیں۔ تو اپنے ساتھیوں سے پکار کر کہتے ہیں۔ آؤ! اپنے مقصد کی طرف آؤ (یعنی ذکر الٰہی کو سننے اور ذکر اللہ کرنے والوں سے ملنے کے لئے) اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پس وہ فرشتے (آجاتے ہیں۔ اور) اپنے پروں سے ذکر الٰہی کرنے والوں کو ڈھانک لیتے ہیں۔ اور آسمان سے دنیا تک پھیل جاتے ہیں۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ (جب فرشتے واپس جاتے ہیں۔ تو) ان کا پروردگار ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ ان سے زیادہ اپنے بندوں کے حال سے واقف ہوتا ہے۔ کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے۔ فرشتے کہتے ہیں۔ تیری پاکی بیان کر رہے تھے۔ تیری عظمت و بزرگی کا ذکر کر رہے تھے۔ تیری تعریف کر رہے تھے۔ اور عظمت کے ساتھ تجھ کو یاد کر رہے تھے۔ پھر اللہ سبحانہٗ فرشتوں سے پوچھتا ہے۔ کہ انہوں نے مجھ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ قسم ہے اللہ کی۔ انہوں نے تجھ کو نہیں دیکھا۔ اللہ سبحانہٗ کہتا ہے۔ اگر وہ مجھ کو دیکھ لیتے۔ تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اگر وہ تجھ کو دیکھ لیتے۔ تو تیری بہت زیادہ عبادت کرتے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

اور بہت زیادہ تیری بزرگی بیان کرتے۔ اور بہت زیادہ تیری پاکی کا ذکر کرتے۔ پھر اللہ سبحانہٗ پوچھتا ہے۔ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں۔ وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ پوچھتا ہے۔ کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ انہیں اللہ کی قسم۔ انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا ہے۔ اللہ کہتا ہے۔ اگر وہ جنت دیکھ لیتے۔ تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے۔ تو جنت کی خواہش ان میں بڑھ جاتی۔ جنت کی طلب ان میں زیادہ ہو جاتی۔ اور جنت کی طرف ان کی رغبت بہت بڑھ جاتی۔ پھر اللہ پوچھتا ہے۔ اور وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں۔ دوزخ کی آگ سے۔ اللہ پوچھتا ہے۔ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ نہیں۔ اللہ کی قسم اے پروردگار! اس کو انہوں نے نہیں دیکھا ہے۔ اللہ سبحانہٗ کہتا ہے۔ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے۔ تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں، اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے، تو وہ اس سے بہت زیادہ بھاگتے۔ اور بہت زیادہ خوف زدہ ہوتے۔ اللہ سبحانہٗ کہتا ہے۔ میں تم کو گواہ بناتا ہوں۔ کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ (یہ سن کر) ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے۔ ان لوگوں میں تو ایک ایسا بھی شخص تھا۔ جو ان میں شامل نہ تھا۔ راہ چلتا کھڑا ہو گیا تھا۔ اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے۔ وہ (یعنی ذکرِ الٰہی کرنے والے لوگ) ایسے بیٹھنے والے ہیں۔ کہ نہیں محروم رکھا جاتا ان کے پاس بیٹھنے والا (بخاریؒ)

اور مسلمؒ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ سبحانہٗ کے فرشتوں کی ایک جماعت زیادہ پھرنے اور گشت لگانے والی ہے۔ یہ جماعت ذکرِ الٰہی کی مجلسوں کو ڈھونڈتی رہتی ہے۔ پس جب یہ فرشتے کسی ایسی مجلس کو پاتے ہیں۔ جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔ تو یہ فرشتے بھی اس مجلس میں بیٹھ جاتے ہیں اور بعض فرشتے بعض کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ساری فضا جو آسمان اور اس مجلس کے درمیان ہے۔ فرشتوں سے بھر جاتی ہے پھر جب ذکرِ الٰہی کرنے والوں کی یہ مجلس منتشر ہو جاتی ہے۔ تو یہ فرشتے آسمان پر چڑھ جاتے ہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

اور ساتویں آسمان تک پہنچتے ہیں۔ تو ان سے اللہ سبحانہٗ پوچھتا ہے۔ حالانکہ اللہ ان سے زیادہ ذکرِ الٰہی کرنے والوں کے حال سے واقف ہوتا ہے۔ کہ تم کہاں سے آرہے ہو؟ فرشتے کہتے ہیں ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آرہے ہیں۔ جو زمین میں ہیں، اور جو تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ تیری عظمت کا ذکر کرتے ہیں۔ تیرا کلمہ پڑھتے ہیں۔ اور تجھ کو تیری بزرگی کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ اللہ سبحانہٗ پوچھتا ہے۔ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں۔ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ سبحانہٗ پوچھتا ہے۔ کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اے پروردگار نہیں۔ اللہ سبحانہٗ پوچھتا ہے۔ وہ کس چیز سے میرے ذریعہ پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں۔ تیرے دوزخ کی آگ سے۔ اللہ سبحانہٗ پوچھتا ہے۔ کیا انہوں نے میرے دوزخ کی آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ نہیں۔ اللہ سبحانہٗ کہتا ہے۔ اگر وہ میرے دوزخ کی آگ کو دیکھ لیتے۔ تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اور وہ تجھ سے بخشش بھی مانگتے ہیں۔ تو اللہ سبحانہٗ کہتا ہے۔ میں نے ان کو بخش دیا۔ اور وہ چیز بھی دی۔ جو انہوں نے مانگی۔ یعنی جنت۔ اور اس چیز سے پناہ بھی دی۔ جس سے انہوں نے پناہ مانگی۔ یعنی دوزخ سے۔ فرشتے کہتے ہیں۔ اے پروردگار! ان میں فلاں بندہ بھی تھا۔ جو بڑا گنہگار ہے۔ وہ کہیں جارہا تھا۔ کہ راستہ میں ان لوگوں کے پاس بیٹھ گیا۔ اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے۔ اس کو بھی میں نے بخش دیا۔ وہ ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کے پاس بیٹھنے والے کو بھی محروم نہیں رکھا جاتا

(مشکوٰۃ شریف جلد اول۔ صفحہ ۸۰۔ ۳۷۹۔ شمار ۲۱۴۵)

حضرت ابوہریرہ رضؓ اور حضرت ابوسعید خدری رضؓ (دونوں) گواہی دیتے ہیں — کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر وہ جماعت جو اللہ کا ذکر کرتی ہے۔ اس کو فرشتے آکر گھیر لیتے ہیں۔ اور رحمت (الٰہی) ان کو ڈھانک لیتی ہے۔ اور ان پر اطمینانِ قلب نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ ان کا ملائکہ مقربین میں ذکر کرتا ہے۔ (یہ حدیث حسن صحیح ہے)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

ترمذی (ترمذی شریف جلد دوم ۔ صفحہ ۲۸۷ ۔ شمار ۱۲۳۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ کہ ہر وہ مجلس ، جو کوئی قوم منعقد کرے ۔ اور اس میں اللہ کا ذکر نہ ہو ۔ اور نہ اس کے نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجا جائے ۔ تو ایسی مجلس اس قوم پر وبال اور باعث نقصان اور موجب حسرت و ندامت ہوگی ۔ اب اگر اللہ تعالٰے چاہے ۔ تو اس کو عذاب دے ۔ اور چاہے تو بخش دے ۔

(یہ حدیث حسن ہے ۔ اور حضرت ابوہریرہ رضؓ سے کئی طریقوں سے مروی ہے)

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ ۔ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۸۷/۸۸ شمار ۱۲۳۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ کہ اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے ۔ جب تک بندہ میرا ذکر کرتا رہتا ہے ۔ اور اس کے ہونٹ حرکت میں ہوتے ہیں ۔ میں اس کے قریب ہوتا ہوں ۔

(ابوہریرہ رضؓ / ابن ماجہؒ ۔ ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۶)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

وَظِيْفَهٔ

اَسْمَاءِ بَدْرِيِّيْن

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بسم الله الرحمن الرحيم ○ ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولنا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى اله واصحابه وعترته
بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك
استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

اسماء بدریین

اللهم إني أسئلك بحرمة
سيدنا ومولانا محمد صلى الله عليه وسلم
والملائكة البدريين عليهم السلام

١-	وسيدنا	أبي بكر الصديق رضي الله عنه	بخاری وسیرۃ ابن ہشام
٢-	وسيدنا	عمر بن الخطاب رضي الله عنه	بخاری وسیرۃ ابن ہشام
٣-	وسيدنا	عثمان بن عفان رضي الله عنه	بخاری وسیرۃ ابن ہشام
٤-	وسيدنا	علي بن ابي طالب رضي الله عنه	بخاری وسیرۃ ابن ہشام
٥-	وسيدنا	طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه	سیرۃ ابن ہشام
٦-	وسيدنا	زبير بن العوام رضي الله عنه	بخاری وسیرۃ ابن ہشام

ربنا
تقبل منا
انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العلمين

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

۷-	وَسَيِّدِنَا	عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ بۡنِ عَوۡفٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ	بخاری وسیرۃ ابن ہشام
۸-	وَسَيِّدِنَا	سَعۡدِ بۡنِ اَبِىۡ وَقَّاصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ	سیرۃ ابن ہشام
۹-	وَسَيِّدِنَا	سَعِيۡدِ بۡنِ زَيۡدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ	بخاری وسیرۃ ابن ہشام

الف

۱۰-	وَسَيِّدِنَا	اَبِىۡ عُبَيۡدَةَ بۡنِ الۡجَرَّاحِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۱-	وَسَيِّدِنَا	اُبَىِّ بۡنِ كَعۡبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۲-	وَسَيِّدِنَا	الۡاَخۡنَسِ بۡنِ خُبَيۡبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ	اصابہ
۱۳-	وَسَيِّدِنَا	اُبَىِّ بۡنِ مُعَاذٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۴-	وَسَيِّدِنَا	الۡاَرۡقَمِ بۡنِ اَبِى الۡاَرۡقَمِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۵-	وَسَيِّدِنَا	اُسَيۡدِ بۡنِ حُضَيۡرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ	اصابہ
۱۶-	وَسَيِّدِنَا	اَسۡعَدَ بۡنِ يَزِيۡدَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۷-	وَسَيِّدِنَا	اَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ	البدایہ
۱۸-	وَسَيِّدِنَا	اَنَسِ بۡنِ مُعَاذٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۹-	وَسَيِّدِنَا	اَنَسَةَ مَوۡلٰى رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ	سیرۃ ابن ہشام
۲۰-	وَسَيِّدِنَا	اُنَيۡسِ بۡنِ قَتَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ	سیرۃ ابن ہشام
۲۱-	وَسَيِّدِنَا	اَوۡسِ بۡنِ ثَابِتٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ	سیرۃ ابن ہشام
۲۲-	وَسَيِّدِنَا	اَوۡسِ بۡنِ خَوۡلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ	سیرۃ ابن ہشام

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

۲۳- وَسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ سیرۃ ابن ہشام
۲۴- وَسَيِّدِنَا اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری وسیرۃ ابن ہشام
۲۵- وَسَيِّدِنَا اِيَاسِ بْنِ وَرَقَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ استیعاب

ب

۲۶- وَسَيِّدِنَا بُجَيْرِ بْنِ اَبِىْ بُجَيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اصابہ
۲۷- وَسَيِّدِنَا بَحَّاثِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ سیرۃ ابن ہشام
۲۸- وَسَيِّدِنَا بَسْبَسَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اصابہ
۲۹- وَسَيِّدِنَا بِشْرِ بْنِ الْبَرَآءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ سیرۃ ابن ہشام
۳۰- وَسَيِّدِنَا بَشِيْرِ بْنِ سَعْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ سیرۃ ابن ہشام
۳۱- وَسَيِّدِنَا بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری وسیرۃ ابن ہشام

ت

۳۲- وَسَيِّدِنَا تَمِيْمٍ مَوْلٰى خِرَاشٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ سیرۃ ابن ہشام
۳۳- وَسَيِّدِنَا تَمِيْمٍ مَوْلٰى بَنِىْ غَنْمِ بْنِ السَّلْمِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ سیرۃ ابن ہشام
۳۴- وَسَيِّدِنَا تَمِيْمِ بْنِ يَعَارٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ سیرۃ ابن ہشام

ث

۳۵- وَسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ الْاَقْرَمِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ سیرۃ ابن ہشام
۳۶- وَسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ سیرۃ ابن ہشام

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

۳۷-	وَسَیِّدِنَا	ثَابِتِ بۡنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۸-	وَسَیِّدِنَا	ثَابِتِ بۡنِ خَنۡسَآءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۹-	وَسَیِّدِنَا	ثَابِتِ بۡنِ عَمۡرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ	سیرۃ ابن ہشام
۴۰-	وَسَیِّدِنَا	ثَابِتِ بۡنِ الۡھَزَّالِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ	سیرۃ ابن ہشام
۴۱-	وَسَیِّدِنَا	ثَعۡلَبَۃَ بۡنِ حَاطِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ	سیرۃ ابن ہشام
۴۲-	وَسَیِّدِنَا	ثَعۡلَبَۃَ بۡنِ غَنَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ	سیرۃ ابن ہشام
۴۳-	وَسَیِّدِنَا	ثَقۡفِ بۡنِ عَمۡرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ	سیرۃ ابن ہشام

ج

۴۴-	وَسَیِّدِنَا	جَابِرِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ رِئَابٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ	سیرۃ ابن ہشام
۴۵-	وَسَیِّدِنَا	جَابِرِ بۡنِ خَالِدِ بۡنِ عَبۡدِ الۡاَشۡھَلِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ	سیرۃ ابن ہشام
۴۶-	وَسَیِّدِنَا	جَابِرِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ عَمۡرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ	سیرۃ ابن ہشام
۴۷-	وَسَیِّدِنَا	جَبَّارِ بۡنِ صَخۡرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ	سیرۃ ابن ہشام
۴۸-	وَسَیِّدِنَا	جَبۡرِ بۡنِ عَتِیۡکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ	سیرۃ ابن ہشام
۴۹-	وَسَیِّدِنَا	جُبَیۡرِ بۡنِ اِیَاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ	سیرۃ ابن ہشام
۵۰-	وَسَیِّدِنَا	جَبَلَۃَ بۡنِ ثَعۡلَبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ	اصابہ

ح

۵۱-	وَسَیِّدِنَا	حَمۡزَۃَ بۡنِ عَبۡدِ الۡمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ	بخاری و سیرۃ ابن ہشام

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

٥٢-	وَسَيِّدُنَا الْحَارِثُ بْنُ اَنَسٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
٥٣-	وَسَيِّدُنَا الْحَارِثُ بْنُ اَوْسِ بْنِ رَافِعٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ	اصابہ
٥٤-	وَسَيِّدُنَا الْحَارِثُ بْنُ اَوْسِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
٥٥-	وَسَيِّدُنَا الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
٥٦-	وَسَيِّدُنَا الْحَارِثُ بْنُ خَزَمَةَ الْاَوْسِيُّ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
٥٧-	وَسَيِّدُنَا الْحَارِثُ بْنُ خَزَمَةَ الْخَزْرَجِيُّ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ	اصابہ
٥٨-	وَسَيِّدُنَا الْحَارِثُ بْنُ الصِّمَّةِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
٥٩-	وَسَيِّدُنَا الْحَارِثُ بْنُ عَرْفَجَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ	،،
٦٠-	وَسَيِّدُنَا الْحَارِثُ بْنُ قَيْسِ نِ الْاَوْسِيُّ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ	،،
٦١-	وَسَيِّدُنَا الْحَارِثُ بْنُ قَيْسِ نِ الْخَزْرَجِيُّ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ	،،
٦٢-	وَسَيِّدُنَا الْحَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ	،،
٦٣-	وَسَيِّدُنَا حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ الْخَزْرَجِيُّ الشَّهِيْدُ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ	بُخاری و ،،
٦٤-	وَسَيِّدُنَا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
٦٥-	وَسَيِّدُنَا حَارِثَةُ بْنُ مَالِكٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ	،،
٦٦-	وَسَيِّدُنَا حَاطِبُ بْنُ اَبِىْ بَلْتَعَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ	بُخاری و سیرۃ ابن ہشام
٦٧-	وَسَيِّدُنَا حَاطِبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام و اصابہ
٦٨-	وَسَيِّدُنَا حَاطِبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَتِيْكٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ	اصابہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

۶۹- وَسَيِّدِنَا حُبَابِ بْنِ قَيْظِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — اصابہ

۷۰- وَسَيِّدِنَا حُبَابِ بْنِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

۷۱- وَسَيِّدِنَا حَبِيْبِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

۷۲- وَسَيِّدِنَا حَرَامِ بْنِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

۷۳- وَسَيِّدِنَا حُرَيْثِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

۷۴- وَسَيِّدِنَا اَلْحُصَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

خ

۷۵- وَسَيِّدِنَا خَارِجَةَ بْنِ الْحُمَيِّرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

۷۶- وَسَيِّدِنَا خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

۷۷- وَسَيِّدِنَا خَالِدِ بْنِ الْبُكَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

۷۸- وَسَيِّدِنَا خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

۷۹- وَسَيِّدِنَا خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

۸۰- وَسَيِّدِنَا خَبَّابِ مَوْلٰى عُتْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

۸۱- وَسَيِّدِنَا خُبَيْبِ بْنِ اُسَافٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

۸۲- وَسَيِّدِنَا خُبَيْبِ بْنِ عَدِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — بُخاری

۸۳- وَسَيِّدِنَا خِدَاشِ بْنِ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — اصابہ

۸۴- وَسَيِّدِنَا خِرَاشِ بْنِ الصِّمَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

۸۵-	وَسَيِّدِنَا	خُرَيْمُ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ
۸۶-	وَسَيِّدِنَا	خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۸۷-	وَسَيِّدِنَا	خَلَّادِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۸۸-	وَسَيِّدِنَا	خَلَّادِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۸۹-	وَسَيِّدِنَا	خَلَّادِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۹۰-	وَسَيِّدِنَا	خُلَيْدَةَ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۹۱-	وَسَيِّدِنَا	خُلَيْفَةَ بْنِ عَدِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۹۲-	وَسَيِّدِنَا	خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	بخاری
۹۳-	وَسَيِّدِنَا	خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۹۴-	وَسَيِّدِنَا	خَوْلِيِّ بْنِ اَبِىْ خَوْلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃

ذ

۹۵	وَسَيِّدِنَا	ذَكْوَانَ بْنِ عَبْدِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۹۶-	وَسَيِّدِنَا	ذِى الشِّمَالَيْنِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو الشَّهِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃

ر

۹۷-	وَسَيِّدِنَا	رَاشِدِ بْنِ الْمُعَلّٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۹۸-	وَسَيِّدِنَا	رَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۹۹-	وَسَيِّدِنَا	رَافِعِ بْنِ عَنْجَدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

۱۰۰۔ وَسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ الْمَالِكِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — اصابہ
۱۰۱۔ وَسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ الْمُعَلَّى الشَّهِيْدِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام
۱۰۲۔ وَسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″
۱۰۳۔ وَسَيِّدِنَا رِبْعِيِّ بْنِ رَافِعٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″
۱۰۴۔ وَسَيِّدِنَا رَبِيْعِ بْنِ اِيَاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″
۱۰۵۔ وَسَيِّدِنَا رَبِيْعَةَ بْنِ اَكْثَمَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″
۱۰۶۔ وَسَيِّدِنَا رُخَيْلَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″
۱۰۷۔ وَسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — اصابہ
۱۰۸۔ وَسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — بخاری، سیرۃ ابن ہشام
۱۰۹۔ وَسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — البدایہ
۱۱۰۔ وَسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

ز

۱۱۱۔ وَسَيِّدِنَا زِيَادِ بْنِ السَّكَنِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام
۱۱۲۔ وَسَيِّدِنَا زِيَادِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″
۱۱۳۔ وَسَيِّدِنَا زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″
۱۱۴۔ وَسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″
۱۱۵۔ وَسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — ″

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

۱۱۶-	وَسَيِّدِنَا	زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۱۷-	وَسَيِّدِنَا	زَيْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ
۱۱۸-	وَسَيِّدِنَا	زَيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	
۱۱۹-	وَسَيِّدِنَا	زَيْدِ بْنِ وَدِيْعَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۲۰-	وَسَيِّدِنَا	زَيْدِ بْنِ الْمُزَيَّنِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃

س

۱۲۱-	وَسَيِّدِنَا	سَالِمٍ مَوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۲۲-	وَسَيِّدِنَا	سَالِمِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۱۲۳-	وَسَيِّدِنَا	سَالِمِ بْنِ غُنْمِ بْنِ عَوْفٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	البدایہ
۱۲۴-	وَسَيِّدِنَا	السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ
۱۲۵-	وَسَيِّدِنَا	السَّائِبِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۲۶-	وَسَيِّدِنَا	السَّائِبِ بْنِ عُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۱۲۷-	وَسَيِّدِنَا	اَلسَّائِبِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ
۱۲۸-	وَسَيِّدِنَا	اَلسَّائِبِ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۱۲۹-	وَسَيِّدِنَا	سَبْرَةَ بْنِ فَاتِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۱۳۰-	وَسَيِّدِنَا	سُبَيْعِ بْنِ قَيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۳۱-	وَسَيِّدِنَا	سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

۱۳۲-	وَسَيِّدِنَا	سَعْدِ	بْنِ	الْفَاكِهِ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۳۳-	وَسَيِّدِنَا	سَعْدٍ	مَوْلٰى	حَاطِبٍ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۳۴-	وَسَيِّدِنَا	سَعْدِ	بْنِ	خَوْلَةَ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	بخاری وسیرۃ ابن ہشام
۱۳۵-	وَسَيِّدِنَا	سَعْدِ	بْنِ	خَيْثَمَةَ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۳۶-	وَسَيِّدِنَا	سَعْدِ	بْنِ	الرَّبِيْعِ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۱۳۷-	وَسَيِّدِنَا	سَعْدِ	بْنِ	زَيْدٍ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۱۳۸-	وَسَيِّدِنَا	سَعْدِ	بْنِ	سَعْدٍ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ
۱۳۹-	وَسَيِّدِنَا	سَعْدِ	بْنِ	سُهَيْلٍ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۴۰-	وَسَيِّدِنَا	سَعْدِ	بْنِ	عُبَادَةَ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	استیعاب
۱۴۱-	وَسَيِّدِنَا	سَعْدِ	بْنِ	عُبَيْدٍ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۴۲-	وَسَيِّدِنَا	سَعْدِ	بْنِ	عُثْمَانَ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۱۴۳-	وَسَيِّدِنَا	سَعْدِ	بْنِ	مُعَاذٍ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۱۴۴-	وَسَيِّدِنَا	سُرَاقَةَ	بْنِ	عَمْرٍو	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۱۴۵-	وَسَيِّدِنَا	سُرَاقَةَ	بْنِ	كَعْبٍ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۱۴۶-	وَسَيِّدِنَا	سَعِيْدِ	بْنِ	عُمَرَ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۱۴۷-	وَسَيِّدِنَا	سَعِيْدِ	بْنِ	قَيْسٍ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ
۱۴۸-	وَسَيِّدِنَا	سَعِيْدِ	بْنِ	سُهَيْلٍ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	استیعاب

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡهِ یَا قَیُّوۡمُ

١٤٩۔ وَسَیِّدِنَا سُفۡیَانَ بۡنِ نَسۡرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ — سیرۃ ابن ہشام
١٥٠۔ وَسَیِّدِنَا سَلَمَةَ بۡنِ اَسۡلَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ — ″
١٥١۔ وَسَیِّدِنَا سَلَمَةَ بۡنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ — ″
١٥٢۔ وَسَیِّدِنَا سَلَمَةَ بۡنِ سَلَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ — ″
١٥٣۔ وَسَیِّدِنَا سُلَیۡطِ بۡنِ قَیۡسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ — ″
١٥٤۔ وَسَیِّدِنَا سُلَیۡمِ بۡنِ الۡحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ — ″
١٥٥۔ وَسَیِّدِنَا سُلَیۡمِ بۡنِ عَمۡرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ — ″
١٥٦۔ وَسَیِّدِنَا سُلَیۡمِ بۡنِ قَیۡسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ — ″
١٥٧۔ وَسَیِّدِنَا سُلَیۡمِ بۡنِ مِلۡحَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ — ″
١٥٨۔ وَسَیِّدِنَا سِمَاكِ بۡنِ سَعۡدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ — ″
١٥٩۔ وَسَیِّدِنَا سِنَانِ بۡنِ اَبِیۡ سِنَانٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ — ″
١٦٠۔ وَسَیِّدِنَا سِنَانِ بۡنِ صَیۡفِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ — ″
١٦١۔ وَسَیِّدِنَا سَهۡلِ بۡنِ حُنَیۡفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ — بخاری وسیرۃ ابن ہشام
١٦٢۔ وَسَیِّدِنَا سُهَیۡلِ بۡنِ عَمۡرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ — استیعاب
١٦٣۔ وَسَیِّدِنَا سَهۡلِ بۡنِ عَتِیۡكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ — سیرۃ ابن ہشام
١٦٤۔ وَسَیِّدِنَا سَهۡلِ بۡنِ قَیۡسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ — ″
١٦٥۔ وَسَیِّدِنَا سُهَیۡلِ بۡنِ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ — ″

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

۱۶۶-	وَسَيِّدِنَا	سُهَيْلِ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۶۷-	وَسَيِّدِنَا	سَوَادِ بْنِ رِدْزِنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	״
۱۶۸-	وَسَيِّدِنَا	سَوَادِ بْنِ غَزِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	״
۱۶۹-	وَسَيِّدِنَا	سُوَيْبِطِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام

ش

۱۷۰-	وَسَيِّدِنَا	شُجَاعِ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۷۱-	وَسَيِّدِنَا	شُقْرَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	اصابہ
۱۷۲-	وَسَيِّدِنَا	شَمَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام

ص

۱۷۳-	وَسَيِّدِنَا	صُبَيْحٍ مَوْلٰى اَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۷۴-	وَسَيِّدِنَا	صَخْرِ بْنِ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	البدایہ
۱۷۵-	وَسَيِّدِنَا	صَفْوَانَ بْنِ بَيْضَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۷۶-	وَسَيِّدِنَا	صَفْوَانَ بْنِ وَهْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	״
۱۷۷-	وَسَيِّدِنَا	صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	״
۱۷۸	وَسَيِّدِنَا	صَيْفِيِّ بْنِ سَوَادٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	اصابہ

ض

۱۷۹	وَسَيِّدِنَا	الضَّحَّاكِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

١٨٠۔ وَسَيِّدِنَا الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام
١٨١۔ وَسَيِّدِنَا ضَمْرَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃

ط

١٨٢۔ وَسَيِّدِنَا الطُّفَيْلِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃
١٨٣۔ وَسَيِّدِنَا الطُّفَيْلِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃
١٨٤۔ وَسَيِّدِنَا الطُّفَيْلِ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃
١٨٥۔ وَسَيِّدِنَا طُلَيْبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — استیعاب

ظ

١٨٦۔ وَسَيِّدِنَا ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — بخاری

ع

١٨٧۔ وَسَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — بخاری وسیرۃ ابن ہشام
١٨٨۔ وَسَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام
١٨٩۔ وَسَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ الْعُكَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃
١٩٠ وَسَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃
١٩١۔ وَسَيِّدِنَا عَاقِلِ بْنِ الْبُكَيْرِ الشَّهِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃
١٩٢۔ وَسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃
١٩٣۔ وَسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ الْبُكَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

۱۹۴-	وَسَیِّدُنَا عَامِرِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	اصابہ
۱۹۵-	وَسَیِّدُنَا عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	بخاری وسیرۃ ابن ہشام
۱۹۶-	وَسَیِّدُنَا عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	اصابہ
۱۹۷-	وَسَیِّدُنَا عَامِرِ بْنِ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	سیرۃ ابن ہشام
۱۹۸-	وَسَیِّدُنَا عَامِرِ بْنِ فُهَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	〃
۱۹۹-	وَسَیِّدُنَا عَامِرِ بْنِ مُخَلَّدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	〃
۲۰۰-	وَسَیِّدُنَا عَامِلِ بْنِ الْبُكَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	فتح الباری
۲۰۱-	وَسَیِّدُنَا عَائِذِ بْنِ مَاعِصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	سیرۃ ابن ہشام
۲۰۲-	وَسَیِّدُنَا عَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	〃
۲۰۳-	وَسَیِّدُنَا عَبَّادِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	〃
۲۰۴-	وَسَیِّدُنَا عُبَادَۃَ بْنِ قَیْسِ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	البدایہ
۲۰۵	وَسَیِّدُنَا عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	بخاری وسیرۃ ابن ہشام
۲۰۶-	وَسَیِّدُنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	سیرۃ ابن ہشام
۲۰۷-	وَسَیِّدُنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُنَیْسَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	البدایہ
۲۰۸-	وَسَیِّدُنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	سیرۃ ابن ہشام
۲۰۹-	وَسَیِّدُنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حُبَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	〃
۲۱۰-	وَسَیِّدُنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَحْشٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	〃

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

۲۱۱۔	وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ الْجَدِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۲۱۲۔	وَسَيِّدِنَا عَبَّادِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَيْشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	روض الانف
۲۱۳۔	وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحُمَيِّرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۲۱۴۔	وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ الرَّبِيْعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	″
۲۱۵۔	وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	″
۲۱۶۔	وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	″
۲۱۷۔	وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	″
۲۱۸۔	وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	″
۲۱۹۔	وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	″
۲۲۰۔	وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	″
۲۲۱۔	وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ سُهَيْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	″
۲۲۲۔	وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ طَارِقٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	″
۲۲۳۔	وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	″
۲۲۴۔	وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	″
۲۲۵۔	وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	″
۲۲۶۔	وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُبَيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۲۲۷۔	وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْفُطَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	″

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

۲۲۸-	وَسَيِّدِنَا	عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۲۲۹-	وَسَيِّدِنَا	عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	″
۲۳۰-	وَسَيِّدِنَا	عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	″
۲۳۱-	وَسَيِّدِنَا	عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ صَخْرٍ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	″
۲۳۲-	وَسَيِّدِنَا	عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ خَالِدٍ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	″
۲۳۳-	وَسَيِّدِنَا	عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	″
۲۳۴-	وَسَيِّدِنَا	عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْرَمَةَ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	″
۲۳۵-	وَسَيِّدِنَا	عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	بخاری، سیرۃ ابن ہشام
۲۳۶-	وَسَيِّدِنَا	عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَظْعُوْنٍ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۲۳۷	وَسَيِّدِنَا	عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النُّعْمَانِ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	″
۲۳۸-	وَسَيِّدِنَا	عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَقٍّ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	″
۲۳۹-	وَسَيِّدِنَا	عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَبْرٍ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	″
۲۴۰-	وَسَيِّدِنَا	عُبَادَةَ بْنِ الْخَشْخَاشِ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	″
۲۴۱-	وَسَيِّدِنَا	عَبْسِ بْنِ عَامِرٍ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	″
۲۴۲-	وَسَيِّدِنَا	عُبَيْدِ بْنِ اَوْسٍ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	″
۲۴۳-	وَسَيِّدِنَا	عُبَيْدِ بْنِ التَّيِّهَانِ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	″
۲۴۴-	وَسَيِّدِنَا	عُبَيْدِ بْنِ زَيْدٍ	رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	″

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

كُلَّمَا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

٢٤٥-	وَسَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	البدایہ
٢٤٦-	وَسَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
٢٤٧-	وَسَيِّدِنَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ الشَّهِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	بخاری وسیرۃ ابن ہشام
٢٤٨-	وَسَيِّدِنَا عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
٢٤٩-	وَسَيِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
٢٥٠-	وَسَيِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
٢٥١-	وَسَيِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
٢٥٢-	وَسَيِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	بخاری
٢٥٣-	وَسَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
٢٥٤-	وَسَيِّدِنَا عَدِيِّ بْنِ الزَّغْبَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
٢٥٥-	وَسَيِّدِنَا عِصْمَةَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
٢٥٦-	وَسَيِّدِنَا عِصْمَةَ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ
٢٥٧-	وَسَيِّدِنَا عِصْمَةَ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
٢٥٨-	وَسَيِّدِنَا عَطِيَّةَ بْنِ نُوَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
٢٥٩-	وَسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
٢٦٠-	وَسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
٢٦١-	وَسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	بخاری

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

۲۶۲-	وَسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ وَهْبِ بْنِ كَلْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۲۶۳-	وَسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۲۶۴-	وَسَيِّدِنَا عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۲۶۵-	وَسَيِّدِنَا عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۲۶۶-	وَسَيِّدِنَا عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۲۶۷-	وَسَيِّدِنَا عُمَارَةَ بْنِ زِيَادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ
۲۶۸-	وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ إِيَاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۲۶۹-	وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۲۷۰-	وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	استیعاب
۲۷۱-	وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْمُهَاجِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۲۷۲-	وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ سُرَاقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۲۷۳-	وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ طَلْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۲۷۴-	وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	بخاری
۲۷۵-	وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ عَامِرِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	البدایہ
۲۷۶-	وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ قَيْسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۲۷۷-	وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	استیعاب
۲۷۸-	وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

۲۷۹- وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ اَبِىْ سَرْحٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

۲۸۰- وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — ״

۲۸۱- وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — ״

۲۸۲- وَسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — ״

۲۸۳- وَسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ الْحَرَامِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — ״

۲۸۴- وَسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ الْحُمَامِ الشَّهِيْدِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — ״

۲۸۵- وَسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ عَامِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — اصابہ

۲۸۶- وَسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ عَوْفٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

۲۸۷- وَسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصِ نِ الشَّهِيْدِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — ״

۲۸۸- وَسَيِّدِنَا عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — ״

۲۸۹- وَسَيِّدِنَا عَنْتَرَةَ مَوْلٰى سُلَيْمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

۲۹۰- وَسَيِّدِنَا عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ الشَّهِيْدِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — بخاری وسیرۃ ابن ہشام

۲۹۱ وَسَيِّدِنَا عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — ״

۲۹۲- وَسَيِّدِنَا عِيَاضِ بْنِ زُهَيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — سیرۃ ابن ہشام

غ

۲۹۳- وَسَيِّدِنَا غَنَّامِ بْنِ الْاَوْسِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — اصابہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

ف

۲۹۴۔ وَسَيِّدِنَا الْفَاكِهِ بْنِ بِشْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — سيرة ابن ہشام

۲۹۵ وَسَيِّدِنَا فَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

ق

۲۹۶۔ وَسَيِّدِنَا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — بخاری وسیرة ابن ہشام

۲۹۷۔ وَسَيِّدِنَا قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃 〃

۲۹۸۔ وَسَيِّدِنَا قُطْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — سيرة ابن ہشام

۲۹۹۔ وَسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃

۳۰۰۔ وَسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃

۳۰۱۔ وَسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مِحْصَنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃

۳۰۲۔ وَسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مُخَلَّدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃

ک

۳۰۳ وَسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ جَمَّازٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃

۳۰۴ وَسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ زَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃

۳۰۵۔ وَسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — 〃

۳۰۶ وَسَيِّدِنَا كُلْفَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ — البدايه

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

م

۳۰۷۔	وَسَیِّدِنَا مَالِكِ بْنِ اَبِیْ خَوْلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۰۸۔	وَسَیِّدِنَا مَالِكِ بْنِ الدُّخْشُمِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	〃
۳۰۹۔	وَسَیِّدِنَا مَالِكِ بْنِ رَبِیْعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	بخاری
۳۱۰۔	وَسَیِّدِنَا مَالِكِ بْنِ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	اصابہ
۳۱۱۔	وَسَیِّدِنَا مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۱۲۔	وَسَیِّدِنَا مَالِكِ بْنِ قُدَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	〃
۳۱۳۔	وَسَیِّدِنَا مَالِكِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	〃
۳۱۴۔	وَسَیِّدِنَا مَالِكِ بْنِ نُمَیْلَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	〃
۳۱۵۔	وَسَیِّدِنَا مُبَشِّرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الشَّھِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	〃
۳۱۶۔	وَسَیِّدِنَا مُجَذَّرِ بْنِ زِیَادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	〃
۳۱۷۔	وَسَیِّدِنَا مُحْرِزِ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	〃
۳۱۸۔	وَسَیِّدِنَا مُحْرِزِ بْنِ نَضْلَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	〃
۳۱۹۔	وَسَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	〃
۳۲۰۔	وَسَیِّدِنَا مِدْلَاجِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	〃
۳۲۱۔	وَسَیِّدِنَا مَرْثَدِ بْنِ اَبِیْ مَرْثَدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	〃
۳۲۲۔	وَسَیِّدِنَا مُرَارَۃَ بْنِ الرَّبِیْعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	بخاری

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

۳۲۳-	وَسَيِّدِنَا مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	بخاری وسیرۃ ابن ہشام
۳۲۴-	وَسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۲۵-	وَسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ خَلْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۳۲۶-	وَسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۲۷-	وَسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ
۳۲۸-	وَسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۲۹-	وَسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ عَبْدِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ
۳۳۰-	وَسَيِّدِنَا مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۳۱-	وَسَيِّدِنَا مُظْهِرِ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	بخاری
۳۳۲-	وَسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۳۳	وَسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۳۳۴-	وَسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ الصِّمَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ
۳۳۵-	وَسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	بخاری وسیرۃ ابن ہشام
۳۳۶-	وَسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ مَاعِصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۳۷-	وَسَيِّدِنَا مَعْبَدِ بْنِ عَبَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۳۳۸-	وَسَيِّدِنَا مَعْبَدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۳۳۹-	وَسَيِّدِنَا مُعَتِّبِ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	بخاری

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

۳۴۰-	وَسَيِّدِنَا	مُعَتِّبِ	بۡنِ	عَوۡفٍ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۴۱-	وَسَيِّدِنَا	مُعَتِّبِ	بۡنِ	قُشَيۡرٍ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ	اصابہ
۳۴۲-	وَسَيِّدِنَا	مَعۡقِلِ	بۡنِ	الۡمُنۡذِرِ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۴۳-	وَسَيِّدِنَا	مَعۡمَرِ	بۡنِ	الۡحَارِثِ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ	"
۳۴۴-	وَسَيِّدِنَا	مَعۡنِ	بۡنِ	عَدِيٍّ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ	بخاری وسیرۃ ابن ہشام
۳۴۵-	وَسَيِّدِنَا	مَعۡنِ	بۡنِ	يَزِيۡدَ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ	اصابہ
۳۴۶-	وَسَيِّدِنَا	مُعَوَّذِ	بۡنِ	الۡحَارِثِ الشَّهِيۡدِ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۴۷-	وَسَيِّدِنَا	مُعَوَّذِ	بۡنِ	عَمۡرٍو	رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۴۸-	وَسَيِّدِنَا	الۡمِقۡدَادِ	بۡنِ	عَمۡرٍو	رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ	استیعاب
۳۴۹-	وَسَيِّدِنَا	مُلَيۡلِ	بۡنِ	وَبَرَةَ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۵۰-	وَسَيِّدِنَا	الۡمُنۡذِرِ	بۡنِ	عَمۡرٍو	رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ	"
۳۵۱-	وَسَيِّدِنَا	الۡمُنۡذِرِ	بۡنِ	قُدَامَةَ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ	"
۳۵۲-	وَسَيِّدِنَا	الۡمُنۡذِرِ	بۡنِ	مُحَمَّدٍ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ	"
۳۵۳-	وَسَيِّدِنَا	مُنَافِ	بۡنِ	حَبِيۡبٍ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ	بخاری وسیرۃ ابن ہشام
۳۵۴-	وَسَيِّدِنَا	مِهۡجَعِ بۡنِ صَالِحِ نِ الشَّهِيۡدِ مَوۡلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ				سیرۃ ابن ہشام

ن

۳۵۵-	وَسَيِّدِنَا	النَّضۡرِ بۡنِ الۡحَارِثِ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ	سیرۃ ابن ہشام

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

۳۵۶-	وَسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ الْاَعْرَجِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ
۳۵۷-	وَسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ اَبِىْ خَزَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ
۳۵۸-	وَسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ سِنَانٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۵۹-	وَسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۳۶۰-	وَسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ عَجْلَانٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ
۳۶۱-	وَسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ عَصَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۶۲-	وَسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۳۶۳-	وَسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	استیعاب
۳۶۴-	وَسَيِّدِنَا نُعَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۶۵-	وَسَيِّدِنَا نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃

و

۳۶۶-	وَسَيِّدِنَا وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۶۷-	وَسَيِّدِنَا وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۳۶۸-	وَسَيِّدِنَا وَرَقَةَ بْنِ اِيَاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۳۶۹-	وَسَيِّدِنَا وَدِيْعَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
۳۷۰-	وَسَيِّدِنَا وَهْبِ بْنِ اَبِىْ سَرْحٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ
۳۷۱-	وَسَيِّدِنَا وَهْبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

٥

٣٧٢- وَسَيِّدِنَا	هَانِئِ بْنِ نِيَارٍ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
٣٧٣- وَسَيِّدِنَا	هُبَيْلِ بْنِ وَبَرَةَ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	استیعاب
٣٧٤- وَسَيِّدِنَا	هِلَالِ بْنِ الْمُعَلّٰى	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
٣٧٥- وَسَيِّدِنَا	هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	بخاری
٣٧٦- وَسَيِّدِنَا	هِلَالِ بْنِ اَبِىْ خَوْلِيٍّ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	استیعاب

ى

٣٧٧- وَسَيِّدِنَا	يَزِيْدَ بْنِ الْاَخْنَسِ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	استیعاب
٣٧٨- وَسَيِّدِنَا	يَزِيْدَ بْنِ الْحَارِثِ الشَّهِيْدِ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
٣٧٩- وَسَيِّدِنَا	يَزِيْدَ بْنِ حِذَامٍ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ
٣٨٠- وَسَيِّدِنَا	يَزِيْدَ بْنِ رُقَيْشٍ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
٣٨١- وَسَيِّدِنَا	يَزِيْدَ بْنِ الْمُنْذِرِ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃

٣٨٢- وَسَيِّدِنَا	اَبِىْ عَرْفَجَةَ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	البدایہ
٣٨٣- وَسَيِّدِنَا	اَبِى الْاَعْوَرِ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
٣٨٤- وَسَيِّدِنَا	اَبِىْ اَيُّوْبَ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	〃
٣٨٥- وَسَيِّدِنَا	اَبِىْ حَبَّةَ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

۳۸۶- وَسَيِّدِنَا	اَبِیْ حَبِیْبٍ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ
۳۸۷- وَسَيِّدِنَا	اَبِیْ حُذَیْفَةَ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	بخاری وسیرۃ ابن ہشام
۳۸۸- وَسَيِّدِنَا	اَبِیْ حَسَنٍ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ
۳۸۹- وَسَيِّدِنَا	اَبِیْ حَنَّةَ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۹۰- وَسَيِّدِنَا	اَبِی الْحَمْرَاءِ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	بخاری وسیرۃ ابن ہشام
۳۹۱- وَسَيِّدِنَا	اَبِیْ خُزَیْمَةَ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۹۲- وَسَيِّدِنَا	اَبِیْ خَلَّادٍ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ
۳۹۳- وَسَيِّدِنَا	اَبِیْ دَاوُدَ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۹۴- وَسَيِّدِنَا	اَبِیْ دُجَانَةَ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	″
۳۹۵- وَسَيِّدِنَا	اَبِیْ زَیْدٍ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	بخاری وسیرۃ ابن ہشام
۳۹۶- وَسَيِّدِنَا	اَبِیْ سَبْرَةَ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۳۹۷- وَسَيِّدِنَا	اَبِیْ سَلَمَةَ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	″
۳۹۸- وَسَيِّدِنَا	اَبِیْ سُلَیْطٍ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	″
۳۹۹- وَسَيِّدِنَا	اَبِیْ سِنَانٍ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	″
۴۰۰- وَسَيِّدِنَا	اَبِیْ شَیْخٍ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	″
۴۰۱- وَسَيِّدِنَا	اَبِیْ حِرْمَةَ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	اصابہ
۴۰۲- وَسَيِّدِنَا	اَبِیْ ضَیَّاحٍ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

۴۰۳- وَسَيِّدِنَا	اَبِيْ طَلْحَةَ	رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	بخاری وسیرۃ ابن ہشام
۴۰۴- وَسَيِّدِنَا	اَبِيْ عَقِيْلٍ	رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۴۰۵- وَسَيِّدِنَا	اَبِيْ قَتَادَةَ	رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	اصابہ
۴۰۶- وَسَيِّدِنَا	اَبِيْ قَيْسٍ	رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	〃
۴۰۷- وَسَيِّدِنَا	اَبِيْ كَبْشَةَ	رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۴۰۸- وَسَيِّدِنَا	اَبِيْ لُبَابَةَ	رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	بخاری وسیرۃ ابن ہشام
۴۰۹- وَسَيِّدِنَا	اَبِيْ مَخْشِيٍّ	رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۴۱۰- وَسَيِّدِنَا	اَبِيْ مَرْثَدٍ	رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	〃
۴۱۱- وَسَيِّدِنَا	اَبِيْ مَسْعُوْدٍ	رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	بخاری
۴۱۲- وَسَيِّدِنَا	اَبِيْ مُلَيْلٍ	رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	سیرۃ ابن ہشام
۴۱۳- وَسَيِّدِنَا	اَبِي الْمُنْذِرِ	رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	〃
۴۱۴- وَسَيِّدِنَا	اَبِي الْهَيْثَمِ	رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	〃
۴۱۵- وَسَيِّدِنَا	اَبِي الْيَسَرِ	رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	〃

وَرِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ وَعَلٰى سَائِرِ الصَّحَابَةِ اَجْمَعِيْنَ

○

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اَنْ تَجْعَلَنِيْ فِيْ حِمَاكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَجِوَارِكَ الَّذِيْ لَا يُخْفَرُ وَلَا

تو کر دے مجھے اپنی اس حمایت میں جو نہیں زائل کی جاتی اور اس پڑوس میں جس کو نہیں خراب کیا جاتا اور نہ

يُضَامُ وَوِقَايَتِكَ الْكَافِيَةِ الَّتِيْ لَا تُدْرَكُ وَسِتْرِكَ الضَّافِيْ

ظلم کیا جاتا ہے اور اپنی اس کافی حفاظت میں جس کا ادراک نہیں کیا جا سکتا اور اپنے اس کامل پردے میں

الَّذِيْ لَا يُهْتَكُ وَحِصْنِكَ الشَّامِخِ الْمَنِيْعِ وَوَدَائِعِكَ الْمَصُوْنَةِ

جس کو نہیں چاک کیا جاتا اور اپنی اس بلند حفاظت میں جو روکنے والی ہے اور اپنی ان محفوظ امانتوں میں

الَّتِيْ لَا تَضِيْعُ وَاَنْ تَضْرِبَ عَلَيَّ سُرَادِقَاتِ حِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ

جو کہ نہیں ضائع ہوتیں اور تو میرے اوپر اپنی حفاظت اور عنایت کے پردے لٹکا دے

وَتُرَدِّيَنِيْ بِكَنَفِكَ وَكِلَايَتِكَ وَرِعَايَتِكَ وَاَنْ تَحْبِسَ عَنِّيْ شَرَّ

اور رکھ تو مجھے اپنے سایہ اور اپنی حفاظت میں اور تو روک لے مجھ سے

الْاَشْرَارِ وَتَحْجُبَنِيْ بِنُوْرِ عَظَمَتِكَ مِنَ الظُّلْمَةِ وَالْفُجَّارِ وَ

برائیوں کو اور اپنی عظمت کے نور کے صدقے سے مجھے محجوب رکھ ظلمت اور بدکاری سے اور

اَنْ تَعْقِدَ عَنِّيْ كُلَّ لِسَانٍ نَاطِقٍ بِشَرٍّ وَتَرُدَّ عَنِّيْ كُلَّ سَهْمٍ

ہر برائی کی زبان کو گرہ لگا دے اور ہر نقصان پہنچانے والے تیر کو

رَامٍ بِضَرٍّ وَاَنْ تُعْمِيَ كُلَّ بَصَرٍ اِلَيَّ بِالْحَسَدِ رَامِقٍ وَكُلَّ

مجھ سے پھیر دے اور ہر حسد سے میری طرف دیکھنے والی آنکھ کو اندھا کر دے اور ہر

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

قَلۡبَ لِّيۡ بِالۡعَدَاوَةِ خَافِقٍ وَاَنۡ تَقۡهَرَ مَنۡ يُّرِيۡدُ قَهۡرِىۡ قَهۡرًا
مجھ سے دشمنی رکھنے والے دل کو بے چین کردے اور مجھ پر قہر کرنے والے کو مقہور کر دے

وَتَمۡنَعَهُ الرَّاحَةَ وَتُضَيِّقَ عَلَيۡهِ فَسِيۡحَ الۡاَرۡضِ وَوَاسِعَ
اور منع کردے اس کو راحت اور تنگ ہوجائے اس کے اوپر فراخی زمین کی اور وسعت

الۡاَقۡطَارِ وَاَنۡ تُخۡرِجَ كُلَّ مُؤۡذٍ لِّيۡ عَنۡ دَائِرَةِ الۡحِلۡمِ وَاللُّطۡفِ وَ
اطراف کی اور نکالا جائے ہر موذی میرے لئے حلم اور لطف اور

الۡمَهۡلِ وَتَغُلَّ اَيۡدِيَ اَعۡدَائِيۡ وَتَرۡبِطَ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ وَلَا
آہستگی کے دائرے سے اور میرے دشمنوں کے ہاتھوں میں طوق باندھے جائیں اور ان کے دلوں کو جکڑا جائے اور

تُبَلِّغَهُمُ الۡاَمَلَ وَاَنۡ تَكۡفِيَنِيۡ كُلَّ بَاغٍ وَشَامِتٍ وَتَكُوۡنَ لِيۡ
ان کی امیدیں نہ پوری ہوں اور تو کافی ہو مجھے میرے ہر باغی اور دشمن سے اور ہوجائے تو میرے لئے

عِوَضًا عَنۡ كُلِّ هَالِكٍ وَفَائِتٍ وَاَنۡ تَعۡصِمَنِيۡ مِنۡ شُرُوۡرِ الۡفِتَنِ
عوض ہر ہلاکت اور فوت سے اور تو حفاظت کر میری فتنوں اور برائیوں

وَالۡاَنۡكَادِ۔ وَاَنۡ تُنَقِّيَ قَلۡبِيۡ مِنَ الۡحَسَدِ وَالۡاَحۡقَادِ وَالۡاِحَنِ وَاَنۡ
کے شر سے اور صاف کر میرے دل کو حسد اور کینوں سے اور لے جا تو برائیوں

تُذۡهِبَ مِنَ السُّوۡٓءِ مَا خَلۡفِيۡ وَاَمَامِيۡ وَتُبَلِّغَنِيۡ فِي الدَّارَيۡنِ
کو اور یہ کہ لے جا تو مجھ سے برائی میرے آگے اور میرے پیچھے سے اور مجھے پہنچا دے میرے دونوں جہانوں

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

اَقْصَا مَرَامِیْ وَاَنْ تُخْفِیَنِیْ بِاَلْطَافِكَ الْخَفِیَّۃِ فِیْ قَوَاسِرِ الْاَقْضِیَۃِ
کے انتہائی مقصود تک اور چھپا دے مجھے اپنے الطاف خفیّہ میں اور قضا و قدر کے تمام

وَنَوَازِلِ الْاَقْدَارِ وَتُصَحِّبَنِیْ بِمَعِیَّتِكَ الْخَفِیَّۃِ فِیْ سَآئِرِ
اور میرا مصاحب ہو جا مخفی امور میں

التَّقَلُّبَاتِ وَالْاَطْوَارِ فِیْ لَیْلِیْ وَنَهَارِیْ وَظَعْنِیْ وَاَسْفَارِیْ وَ
اور دن رات کے اختلاف میں اور سفر و حضر میں اور

نَوْمِیْ وَقَرَارِیْ وَعَلَانِیَتِیْ وَاَسْرَارِیْ۔ اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُكَ بِهِمْ
نیند میں اور قرار میں اور خلوت و جلوت میں اے اللہ اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے بسبب

اَنْ تُجَوِّزَ عَلَیَّ بِعَفْوِكَ الشَّامِلِ لِكُلِّ جَانٍ وَعُقُوْقٍ وَبِرِّكَ
اپنے غموں کے کہ تو میرے اوپر درگزر فرما بسبب اپنے اس عفو کے جو شامل ہے واسطے تمام حد سے بڑھنے والوں اور نافرمانی

الْمُتَنَاوِلِ كُلَّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَلَا حَقَّ عَلَیْكَ لِمَخْلُوْقٍ وَاَنْ تُغْنِیَنِیْ
کرنے والوں کو اور بسبب اپنے اس کرم کے جو شامل ہے ہر نیک و فاجر کو اور نہیں واجب ہے کسی مخلوق کا کوئی حق اور میں سوال کرتا ہوں

عَمَّنْ سِوَاكَ وَتَمُدَّ عَیْشِیْ مَدًّا وَتُمَهِّدَ لِیْ فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِكَ
کہ تو مجھے بے پرواہ کر دے اپنے ماسوا سے اور میری گذران کو دراز کر دے اور پیدا کر دے اپنے مومن بندوں کے دلوں میں

الْمُؤْمِنِیْنَ وُدًّا وَاَنْ تَقْضِیَ عَنِّی الْحُقُوْقَ وَالدَّیْنَ وَلَا تَكِلْنِیْ
میرے لئے محبت اور ادا کر دے میری طرف سے تمام حقوق اور قرضہ جات کو اور مجھے میرے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَاقَیُّوْمُ

اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَتُطَیِّبَ لِیْ كَسْبِیْ
نفس پر ایک لمحہ کے لئے نہ چھوڑ اور بخش دے میرے گناہوں کو اور میرے کسب کو پاک کر دے

وَاَنْ تُقِیْلَ عَثَرَاتِیْ وَتَتَقَبَّلَ اَعْمَالِیْ وَحَسَنَاتِیْ وَاَنْ تُخْرِجَنِیْ
اور میری لغزشوں سے درگزر فرما اور میرے اعمال وصفات کو قبول فرما اور مجھے اور

وَذُرِّیَّتِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَتَحُوْلَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْمَعَاصِیْ
میری اولاد کو ظلمات سے نکال کر روشنی کی طرف لے جا اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان

بِاَعْظَمِ جُنَّةٍ وَاَحْصَنِ سُوْرٍ وَاَنْ تَجْعَلَ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰی
عظیم ڈھال کو حائل کر دے اور قلعہ جیسی دیوار اور اسلام کو میری رضا کا منتہا

رِضَائِیْ وَتُحَیِّیَنِیْ حَیٰوةً طَیِّبَةً مُعَافًا فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ لَا اٰیِسًا
کر دے اور مبارک بنا دے میرے لئے پاکیزہ حیات میرے دین اور میری دنیا میں اور مجھے ناامید

مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ وَلَا مُقَنَّطًا مِنْ عَفْوِكَ وَرَاْفَتِكَ وَاَنْ
نہ کر اپنے فضل اور رحمت سے اور مایوس نہ کر اپنی مغفرت اور شفقت سے اور

تَصْرِفَ عَنِّیْ مَا یُمَازِجُ كُلِّیَّتِیْ مِنَ الظُّلْمِ وَالْاَغْیَارِ وَتَجْبُرَ
پھیر دے مجھ سے اس چیز کو جو چھوتی ہے مجھے ظلم اور دشمنوں سے اور جوڑ دے

قَلْبِیَ الْكَسِیْرَ بِالظَّفَرِ وَالْاِنْتِصَارِ وَاَنْ تَرْزُقَنِیَ الْاِنَابَةَ وَ
میرے ٹوٹے ہوئے دل کو کامیابی اور مدد سے اور مجھے حسن یقین اور

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

حُسْنَ الْيَقِيْنِ وَتُرِيَنِيَ الدُّنْيَا كَمَآ اَرَيْتَهَا عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ

رجوع عطا فرما اور مجھے دنیا اس طرح دکھا جیسا تونے اس دنیا کو سارے اپنے نیک بندوں کو دکھایا

وَاَنْ تُوْصِلَ بِفَضْلِكَ حَبْلَ اِنْقِطَاعِىْ وَتُطِيْلَ بِطُوْلِكَ قِصَرَ

اور تو پہنچا اپنے فضل سے میرے انقطاع کے وقت میں اور لمبا کر دے میرے طول کی کوتاہی کو

بَاعِىْ وَتُزِيْلَ طِبَاعِىْ وَاَنْ تُوْقِظَ مِنِّىْ فَوَاتِرَ الْهِمَمِ وَاَنْ

اپنے طول کے سبب سے اور فنا کر دے میری طبیعت کو اور دور کر دے مجھ سے افکار کی پریشانیوں کو اور جاری

تُرْسِلَ فِىْ خَشْيَتِكَ مِنْ عَبَرَاتِىْ لَوَاقِحَ الدِّيَمِ وَاَنْ تُبِيْحَ لِىْ

کر دے اپنے خوف سے میرے آنسو متواتر بارش جیسے اور میرے لئے

جَلِيْلَ الْمَطَالِبِ وَتُحْسِنَ لِىَ الْخَوَاتِيْمَ وَالْعَوَاقِبَ وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى

مشکل معاملات کو مباح کر دے اور میرے خاتمہ اور میری عاقبت کو بہتر بنا دے اور رحمت نازل فرما اے اللہ اپنے

خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ

حبیب پاک پر اور ان کی آل پر اور صحابہ رض پر ہم تجھ سے رحمت مانگتے

يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ يَا ذَا النُّوْرِ الْمُبِيْنِ

ہیں اے ارحم الراحمین اے اللہ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے صاحب نورِ مبین

اَنْ تُمِدَّنِىْ وَوَالِدَىَّ وَذُرِّيَّتِىْ وَمَشَآئِخِىْ وَالْمُحِبِّيْنَ

تو مدد فرما میری اور میرے والدین کی اور میری اولاد کی اور میرے استادوں کی اور دوستوں کی

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

بِاِمْدَادِ السَّادَةِ الْبَدْرِيِّيْنَ اَيُّهَا السَّادَةُ الْكِرَامُ اَمِدُّوْنِىْ

ساتھ بدری بزرگوں کی امداد کے اے سادات کرام میری مدد کیجئے

بِنَفْحَةٍ وَاَسْعِدُوْنِىْ بِلَمْحَةٍ وَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ وَاَيِّدُوْنِىْ

ایک سانس میں اور میری موافقت کیجئے ایک لمحہ میں اور میری مدد کیجئے ساتھ قوت کے اور مجھے طاقت دیجئے

وَاَغِيْثُوْنِىْ بِنَظْرَةٍ تَدْفَعُ عَنِّىْ كُلَّ بَغْيٍ وَكَيْدٍ فَاِنْ لَّمْ اَكُنْ

اور میری فریاد رسی کیجئے ساتھ اپنی نظر کے جو مجھ سے دُور کردے ہر بغاوت اور مکر کو

اَيُّهَا السَّادَةُ اَهْلًا لِذٰلِكَ فَجِئْنَا بِكُمْ لِلْاِعْضَادِ وَالسَّمَاحِ

اور اے سادات کرام اگر میں اس مدد کا اہل نہ ہوں پس ہم حاضر ہوئے ہیں آپکے پاس طاقت حاصل کرنے کیلئے

اَهْلٌ وَّاِنْ كَانَتْ اَعْمَالِىْ وَعِرَةَ الْمَسَالِكِ فَحِمَاكُمْ

آپ کی سخاوت کی بنا پر اور اگرچہ میرے اعمال اس قابل نہیں ہیں مگر آپ کی حفاظت میں

لِلْقَاصِدِيْنَ رَحْبٌ وَّسَهْلٌ. اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِىْ شَفَاعَتَهُمْ وَ

قاصدین کے لئے وسعت اور سہولت ہے۔ اے اللہ مجھے ان بزرگوں کی شفاعت عطا فرما اور

اَوْصِلْ اِلَىَّ مِنْ فُيُوْضَاتِهِمْ وَفُتُوْحَاتِهِمْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ

مجھ تک ان کے فیوضات اور فتوحات پہنچا دے۔ ہم تجھ سے رحمت مانگتے ہیں اے

الرّٰحِمِيْنَ ۞

رحم کرنے والے

احقر برکت علی لودیانوی عفی عنہ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

وظیفہ اسمائے اصحابِ کہف

منقول از بیاض محمدی مولانا الشیخ محمد محدث التھانوی رحمہ اللہ صفحہ ۳۰

اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ يَمْلِيْخَا
اے اللہ یملیخا
مَكْسَلْمِيْنَا كَشْفُوْطَطَ
مکسلمینا کشفوطط
كَشَافَطْيُوْنَسْ تَبْيُوْنَسْ
کشا فطیونس تبیونس
اٰذَرْ فَطْيُوْنَسْ يُوَانِسْ
آذر فطیونس یوانس
بُوْسْ وَكَلْبُهُمْ قِطْمِيْرُ
بوس کی حرمت سے اور ان کا کتا (جس کا نام) قطمیر ہے
وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ
اور اللہ تعالےٰ تک پہنچتی ہے سیدھی راہ
وَمِنْهَا جَآئِرٌ وَلَوْ شَآءَ
اور بعض راستے ٹیڑھے ہیں اور اگر وہ (اللہ) چاہے
لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ
تو تم سب کو ہدایت دیدے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

مجموعہ شجراتِ طیبہ

قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

شَجَرۂ طَیِّبَہ

قادریہ ○ مجددیہ ○ غفوریہ

رحیمیہ ○ کریمیہ ○ امیریہ

یا رحیما رحم کر مجھ پر ز حرمت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

ہم زِ حرمت شہِ مردانِ علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہ

اور حسنِ بصریؒ خیر التابعیں کے فیض سے

اور حبیبؒ عجمی کی برکت سے خدایا دلکشا!

خواجہ داؤد طائیؒ، حضرتِ معروف کرخؒ

ہر دو شاہِ دیں کی برکت سے غفورا، اغفر خطا!

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

خواجۂ عبداللہ سری سقطیؒ اور حضرت جنیدؒ

بندۂ حق شیخ شبلیؒ کی دُعا سے یا خُدا

حُبِّ ایمانی عطا کر اور راہِ توحید نیز

عبدِ واحدؒ کے سبب سے یا احد دکھلا سدا

بوالفرح طرطوسیؒ کی برکت سے دے فرحت قدیم

بوالحسن ہنکاریؒ کی حرمت سے دے حسنہ مرا

دو جہاں کی دے سعادت از طفیل بوسعیدؒ

محیِ دیں محبوب سُبحانیؒ کی حُرمت سے حیا!

از طفیلِ بندۂ رزاقؒ دے روزی حلال

شرف دے برکت سے شرف الدینؒ کی اے مالک مرا

عبدِ وہابؒ اور بہاؤالدینؒ اور سیّد عقیلؒ

ان کی عزت سے کریما عقلِ کامل کر عطا!

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

دینداری کو مری دے روشنی آفاق ہیں!
از طفیلِ شمس دیںؒ صحرائی با صدق و صفا!
دے گدائی اپنے گھر کی اے غنی و بے نیاز
از سعی شاہ گدا رحماںؒ امامِ اتقیا!
بو الحسنؒ اور شمس دیںؒ عارف کی برکت سے اِلٰہ
اہلِ عرفاں ہیں جگہ دے مجھ کو تو روزِ جزا
فضل کر مجھ پر طفیل شاہ گدا رحمانؒ کے
واز طفیلِ آں فضیلؒ صاحب جود و سخا
دے کمال اور بادشاہی دین کی مالک مرے
از طفیلِ شاہ کمالؒ و شاہ سکندرؒ باوفا
خواجۂ احمد مجددؒ کے لئے اے ذی الکرم
ہر ولایت اور مقام اور حال کر مجھ کو عطا

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

آدمیّت مجھ کو دے از برکتِ آدمؒ شریف!
اور محبّت دے نبیؐ کی از حبیبِ کبریا
از طفیلِ شاہ بازؒ و مومنِ گکڑیؒ ولی
مجھ کو بھی ایماں عطا کر ہمچو ایمانِ اولیاء
دے مجھے صدیقیتؓ کا مرتبہ اے اَصدقا!
از کرم بشوانڑیؒ صدّیق آں صاحبِ وَلا
حفظ دے شرعی حدودوں کا مجھے یا حافظا!
از سعی حافظ محمد باکمال و مقتدا
مجھ کو بھی مقبول کرنا از کرم حضرت شعیبؒ
واز کرم عبد الغفورؒ قطبِ عالم رہنما!
خادمی عبد الرحیمؒ اہلِ حکومت ہیں رحیم!
کردے اس احقرِ جہاں کو اتقیاء کا پیشوا

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

خادمی عبدالکریمؒ اہلِ حکومت ہیں کریم
کردے اس احقر جہاں کو اتقیاء کا پیشوا
یاکریما از طفیل سیّدِ میں الحسنؒ
ہو عطا عین الفقر کا جامۂ صدق وصفا
واز طفیلِ جملہ مستانِ مئے عرفاں بدہ
من کمینہ را یکے جرعۂ جامِ دل کشا

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذه السّلسلة المُباركة

القادريّة الجُنيديّة الغفوريّة الرّحيميّة الكريميّة

فیض یافت احقر برکت علی لودیانوی عفی عنہ

از

حضرت سرکار پیر و مُرشد شاہ ولایت شاہ حکیم امیر الحسن

صاحب سہارنپوری قدس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ قاری شاہ عبد الکریم صاحب نصیر پوری قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرۃ عارف مدقق وماہر محقّق معدن اسرار ومخزن انوار

مقبول بارگاہ الہ حاجی عبد الرّحیم شاہ السرساوی السہارنپوری قدس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ کثیر البرکۃ قطب الخافقین ہادی الثقلین شیخ

عبد الغفور صاحب صواتی سلّمہ اللہ الشکور قدس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ قدوہ عارفان آفتاب سپہر علم الیقین

شیخ کریم الدین مُحمّد شعیب صاحب تور ڈھیری قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ حافظ مُحمّد صاحب رشغری قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ مُحمّد صدیق بشوانڑی قدس اللہ سرّہ العزیز

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

و اوشان از حضرۃ شیخ جُنید صاحب پشاوری قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ احمد ملتانی صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ شاہ عالم صاحب دہلوی قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ شاہ منوّر صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ شاہ دولہ صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ سیّد السادات قطب ربّانی محبُوب سُبحانی
غوث الثقلین سیّد محی الدین ابو مُحمّد
عبد القادر صاحب جیلانی قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ ابوسعید مبارک صاحب مخزومی قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ ابوالحسن علی صاحب الهنکاری قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ ابوالفرح صاحب طرطوسی قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز
تمیمی صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ شبلی (ابوبکر عبد اللّٰہ شبلی) صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ سیّد الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادی صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ عبد اللّٰہ سرّی سقطی صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ المشائخ معروف کرخی صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ داؤد طائی صاحب قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

و اوشان از حضرۃ شیخ حبیب عجمی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرۃ خیر التابعین شیخ حسن بصری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شاہ نجف امیر المومنین اسد اللہ الغالب
علی المرتضیٰ ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

و اوشان از حضرۃ سید الکونین رسول الثقلین احمد مجتبیٰ مُحمّد
مُصطفیٰ صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علیٰ آلہٖ و
اصحابہٖ و اتباعہٖ اجمعین الیٰ یوم الدّین

○

نیز نسبت حضرۃ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ بہ علی موسیٰ رضاؒ
از امام موسیٰ کاظمؒ از امام جعفر صادقؒ از امام قاسم بن مُحمّدؒ
از سلمان فارسیؓ از ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
میرسد

نیز نسبت حضرۃ حسن بصری از حضرۃ انس خادم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم می رسد۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذه السّلسلة المباركة

القادريّة المعصُوميّة الغفوريّة الرّحيميّة الكريميّة

فیض یافت — احقر برکت علی لودیانوی عفی عنہ

از — حضرۃ سرکار پیر و مرشد شاہ ولایت شاہ حکیم امیر الحسن صاحب سہارنپوری — قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از — حضرۃ قاری شاہ عبد الکریم صاحب نصیر پوری — قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از — حضرۃ عارف مدقّق و ماہر محقّق معدن اسرار و مخزن انوار مقبول بارگاہ الٰہ حاجی عبد الرّحیم شاہ صاحب السرساوی السہارنپوری — قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از — حضرۃ کثیر البرکۃ قطب الخافقین ہادی الثقلین شیخ عبد الغفور صاحب شرف اللہ بفیضہ اہل الدہور بطول بقائہ — قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از — حضرۃ شیخ مُحمّد شعیب صاحب — قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از — حضرۃ شیخ حافظ مُحمّد صاحب — قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از — حضرۃ شیخ مُحمّد صدّیق صاحب — قدس اللہ سرہ العزیز

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

و اوشان از حضرۃ شیخ جُنید پشاوری صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ مُحمّد معصوم صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ حاجی سید صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ خیر اللہ صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ غیاث الدین صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ عبد الرزاق صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ سیّد زین الدین صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ سیّد مستان صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ یٰسین صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ سیّد جلال صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ بہاء الدّین صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ عبد اللہ صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ احمد صاحب مُلتانی	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ احمد مستان صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ المشائخ سیّد عبد القادر جیلانی	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ ابوسعید مبارک صاحب مخزومی	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ ابو الحسن علی صاحب ہنکاری	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ شیخ ابو الفرح صاحب طرطوسی	قدس اللہ سرہ العزیز

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

و اوشان از حضرۃ شیخ ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی صاحب قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ شبلی (ابوبکر عبد الله شبلی) صاحب قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ سیّد الطائفه ابو القاسم جُنید بغدادی صاحب قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ عبد الله سرّی سقطی صاحب قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ المشائخ معروف کرخی صاحب قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ داؤد طائی صاحب قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ حبیب عجمی صاحب قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرۃ خیر التّابعین شیخ حسن بصری صاحب قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرۃ شاه نجف امیر المومنین اسد الله الغالب علی المُرتضٰی بن ابی طالب کرّم الله وجهه

و اوشان از حضرۃ سیّد الکونین رسول الثّقلین احمد مجتبٰی مُحمّد مُصطفٰی صلوات الله و سلامه علیه و علٰی اٰله و اصحابه و اتباعه اجمعین الٰی یوم الدّین

○

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذه السّلسلة المُباركة

القادريّة المجدّديّة المومنيّة الغفوريّة الرّحيميّة الكريميّة

فیض یافت — احقر برکت علی لودیانوی عفی عنہ

از — حضرۃ سرکار پیر و مرشد شاہ ولایت شاہ حکیم امیرالحسن صاحب سہارنپوری — قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از — حضرۃ قاری شاہ عبد الکریم صاحب نصیر پوری — قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از — حضرۃ عارف مدقق و ماہر محقّق معدن اسرار و مخزن انوار مقبول بارگاہ الٰہ حاجی عبد الرّحیم شاہ صاحب السّرساوی السّہارنپوری — قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از — حضرۃ کثیر البرکت قطب الخافقین ہادی الثقلین شیخ عبد الغفور صاحب سلمہ الشکور — قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از — حضرۃ شیخ مُحمّد شعیب صاحب — قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از — حضرۃ شیخ حافظ مُحمّد صاحب — قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از — حضرۃ شیخ مُحمّد صدّیق صاحب — قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از — حضرۃ شیخ مومن ککوی صاحب — قدّس اللہ سرّہ العزیز

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

و اوشان از حضرة شیخ شاه باز پشاوری صاحب قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرة شیخ حبیب پشاوری صاحب قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرة سیّد ادم شریف الحسینی بنوری صاحب قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرة شیخ احمد کابلی سرهندی فاروقی مُجدّد الف ثانی قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرة شیخ شاه سکندر ابن عماد صاحب کیتهلی قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرة جد خویش شیخ شاه کمال صاحب کیتهلی قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرة شیخ شاه فُضَیل صاحب قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرة سیّد شمس الدّین صاحب قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرة شاه گدا رحمٰن بن محبوب علی صاحب قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرة خواجه شمس الدّین عارف صاحب قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرة شیخ خواجه ابوالحسن صاحب قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرة شیخ سیّد گدا رحمٰن ابن ابي الحسن قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرة سیّد شمس الدین صحرائی صاحب قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرة سیّد عقیل صاحب قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرة سیّد بهاء الدین صاحب قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرت سیّد شرف الدّین قتال صاحب قدس الله سره العزیز

و اوشان از حضرة سیّد السادات سیّد عبد الرزّاق صاحب قدس الله سره العزیز

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

و اوشان از حضرۃ پدرِ خود غوث اعظم جیلانی قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ ابوسعید مبارک مخزومی صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ ابو الحسن علی الهنکاری صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ ابو الفرح طرطوسی صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ ابو الفضل صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ عبد الواحد ابن عبد العزیز تمیمی صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ ابوبکر عبد اللہ شبلی صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ سیّد الطّائفہ ابو القاسم جُنید صاحب بغدادی قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ عبد اللہ سری سقطی صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ المشائخ معروف کرخی صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ داؤد طائی صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شیخ حبیب عجمی صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ خیر التّابعین شیخ حسن بصری صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ شاہ نجف امیر المومنین اسد اللہ الغالب
علی المرتضیٰ ابن ابی طالب کرم اللہ وجھہ

و اوشان از حضرۃ سیّد الکونین رسول الثقلین احمد مجتبیٰ محمّد مصطفیٰ
صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ واتباعہ اجمعین
الی یوم الدین

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذه السّلسلة المُباركة
القادريّة المُجدّديّة الغفوريّة الرّحيميّة الكريميّة

فیض یافت — احقر برکت علی لودیانوی عفی عنہ
از — حضرة سرکار پیر و مرشد شاہ ولایت شاہ حکیم امیر الحسن صاحب سہارنپوری — قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از — حضرة قاری شاہ عبد الکریم صاحب نصیر پوری — قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از — حضرة عارف مدقّق و ماہر محقّق معدن اسرار و مخزنِ انوار مقبول بارگاہ الہ حاجی عبد الرّحیم شاہ صاحب السّرساوی السہارنپوری — قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از — حضرة کثیر البرکت قطب الخافقین ہادی الثقلین عبد الغفور افاض علی رؤسنا الشکور الفضل و الرّحمة — قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از — حضرة شیخ مُحمّد شعیب صاحب — قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از — حضرة شیخ حافظ مُحمّد صاحب — قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از — حضرة شیخ محمّد صدّیق صاحب — قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از — حضرة شیخ اخوند محمّد شاہ سدومی صاحب — قدّس اللہ سرّہ العزیز

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

واوشان از	حضرة شیخ مُحمّد نعیم صاحب	قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از	حضرة شیخ مامون یوسف زئی صاحب	قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از	حضرة شیخ بہادر کوہاٹی صاحب	قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از	حضرة سیّد آدم بنوری صاحب	قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از	حضرة شیخ احمد کابلی سرہندی فاروقی مجدّد الف ثانی صاحب	قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از	حضرة شاہ سکندر ابن عماد صاحب	قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از	حضرة جدّ خویش شیخ شاہ کمال صاحب	قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از	حضرة شیخ شاہ فضیل صاحب	قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از	حضرة سیّد شمس الدّین صاحب	قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از	حضرة گدا رحمٰن بن محبوب علی صاحب	قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از	حضرة شیخ خواجہ شمس الدین عارف صاحب	قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از	حضرة شیخ خواجہ ابوالحسن صاحب	قدّس اللہ سرّہ العزیز
واوشان از	حضرة شیخ سیّد گدا رحمٰن ابن ابی الحسن صاحب	قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از	حضرة سیّد شمس الدین صحرائی صاحب	قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از	حضرة سیّد عقیل صاحب	قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از	حضرة سیّد بہاء الدّین صاحب	قدّس اللہ سرّہ العزیز
و اوشان از	حضرة سیّد شرف الدین قتال صاحب	قدّس اللہ سرّہ العزیز

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

و اوشان از حضرۃ سیّد السّادات سیّد عبد الرزّاق صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ غوث الاعظم عبد القادر جیلانی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ پدر خود سیّد السّادات سیّد ابوصالح صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ پدر خود سیّد موسیٰ جنگی دوست صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ پدر خود سیّد عبد اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ پدر خود سیّد یحییٰ زاہد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ پدر خود سیّد موسیٰ مورث صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ پدر خود سیّد داؤد مورث صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ پدر خود سیّد موسیٰ جون صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ پدر خود سیّد عبد اللہ المحض صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ پدر خود سیّد السّادات جامع البرکات
حسن مثنیٰ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرۃ پدر خود امام المومنین قدوۃ المتّقین
امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
و اوشان از حضرۃ پدر خود امام الہدیٰ امیر المومنین علی المرتضیٰ
کرم اللہ وجہہ
و از حضرۃ مادر خود سیّدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ
تعالیٰ عنہا ۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

و اوشان از شیخ خود و پدر خود سیّد المرسلین خاتم النّبیین
شفیع المذنبین احمد مُجتبیٰ مُحمّد مصطفیٰ صلوات
الله وسلامه و رحمة و محبته و اسباع اکمل انعامه
علیه وعلیٰ اصحابهٖ و اهل بیتهٖ و اتباعهٖ و مشائخنا
اجمعین الیٰ یوم الدین اٰمین یا ربّ العٰلمین

○

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اوراد طریقه قادریّه جنیدیّه غفوریّه

زاد الله لنا الی یوم القیام

سبق اوّل : نفی و اثبات لا اله الا الله ذکر ناسوتی را گویند، مقامِ ناسوت شریعت موجودات عالم حسّی را گویند۔

سبق دوم : اثبات الّا الله ذکر ملکوتی را گویند مقام ملکوت طریقت موجودات معنوی را گویند۔

سبق سوم : مراقبه تصور مرشد کرده با حبس نفس دل را نگاه کرده اسمِ ذات الله را بخواند که در مراقبه کشائیشِ باطنی بسیار می باشد

سبق چهارم : اسم ذات الله جبروتی را گویند۔ مقامِ جبروت حقیقت بالقوة را گویند۔

سبق پنجم : هُوْ ذکر ناسوتی را گویند۔ مقامِ لاهوت معرفتِ ذات را گویند۔

سبق ششم : اَللهُ هُو ذکرِ عروج را گویند

سبق هفتم : هُوَ الله ذکرِ نزول را گویند

سبق هشتم : انت الهادی انت الحق لیس الهادی الّا هو ذکر عجز و انکساری را گویند، زیرا که خدائے تعالےٰ هادی مطلق می باشد۔

سبق نهم : درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ۔

بعد اتمام سبقها هر روز هر سبق هزار هزار بار بخواند و دیگر هر قدر که تواند نفی اثبات بخواند، نفی و اثبات را طالب علم دوازده هزار بار بخواند و متوسط سی هزار بار بخواند و شیخِ کامل هفتاد هزار بار بخواند۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اورادِ طریقہ قادریہ جنیدیہ غفوریہ

سبقِ اوّل : نفی و اثبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو ذکرِ ناسُوتی کہتے ہیں۔ مقامِ ناسُوت، شریعت موجودات عالمِ حسّی کو کہتے ہیں۔

سبقِ دوم : اثبات اِلَّا اللّٰہُ کو ذکرِ ملکوتی کہتے ہیں۔ مقامِ لاہوت، طریقت موجودات معنوی کو کہتے ہیں۔

سبقِ سوم : مراقبۂ تصوّرِ مرشد کرکے حبسِ دم کے ساتھ دل کی طرف متوجہ ہو کر اسمِ ذات "اللّٰہ" کا ذکر کریں کہ مراقبے میں کشائشِ باطنی زیادہ ہوتی ہے۔

سبقِ چہارم : اسمِ ذات "اللّٰہ" کو ذکرِ جبروتی کہتے ہیں۔ مقامِ جبروت، حقیقت بالقوۃ کو کہتے ہیں۔

سبقِ پنجم : ھُو کو ذکرِ ناسُوتی کہتے ہیں۔ مقامِ لاہوت، معرفتِ ذات کو کہتے ہیں۔

سبقِ ششم : "اللّٰہ ھُو" کو ذکرِ عروج کہتے ہیں۔

سبقِ ہفتم : "ھُوَ اللّٰہ" کو ذکرِ نزول کہتے ہیں۔

سبقِ ہشتم : اَنْتَ الھادی انت الحق لیس الھادی الّا ھو کو ذکرِ عجز و انکساری کہتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ہادیٔ مطلق ہے۔

سبقِ نہم : دُرود شریف، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ

تمام اسباق کے اختتام کے بعد ہر روز ہر سبق ہزار ہزار مرتبہ پڑھے اور دیگر جس قدر ہو سکے، ذکرِ نفی و اثبات کرے۔ نفی و اثبات کو طالبِ علم بارہ ہزار بار پڑھے اور متوسط تیس ہزار بار اور شیخِ کامل ستّر ہزار مرتبہ پڑھے۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

هٰذه السّلسلة المُبارکة

نقشبندّیه مُجدّدیّه غفوریّه رحیمیّه کریمیّه امیریّه

فیض یافت احقر برکت علی لودیانوی عفی عنه

از ۔ سرکار رہبر و مرشد شاہ ولایت شاہ حکیم امیرالحسن صاحب سہارنپوری — قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت قاری شاہ عبد الکریم صاحب نصیرپوری — قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت عارف مدقّق و ماہر مُحقّق معدن اسرار و مخزن انوار مقبول بارگاہ الٰہ حاجی عبد الرحیم شاہ صاحب السرساوی السہارنپوری — قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت شاہباز بلندپرواز روح ملکوت سرور سرفراز بارگاہ والاجبرُوت فانی رضا و محو لقائے خالق حی وسما قطب العالم الغوث المکرم الشیخ عبد الغفور صوات بُنیری مدّ اللہ ظلال جلال السّرمدي — قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت قطب الاقطاب وغوث الاغواث شیخ کریم الدین مُحمّد شعیب نوڈیری — قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت شیخ حافظ مُحمّد صاحب اشنغری — قدس اللہ سرہ العزیز

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

و اوشان از حضرت شیخ مُحمّد صدّیق[1] بشوانڑی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت شیخ مُحمّد شاہ صاحب سدومی قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت شیخ مُحمّد مامون شاہ صاحب یوسف زئی قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت شیخ بہادر صاحب کوہاٹی قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت شیخ سیّد آدم بنوری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت امام ربّانی شیخ احمد[2] مجدد الف ثانی کابلی سرہندی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت خواجہ مُحمّد باقی باللہ[3] صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت مولانا خواجہ خواجگی مُحمّد امکنگی[4] صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت پدرِ خود خواجہ درویش مُحمّد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت خال خود مولانا خواجہ مُحمّد زاهد ولی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

---

[1] حضرت شیخ مُحمّد صدّیق بشوانڑیؒ صاحب را نیز خلافت از حضرت شیخ مومن لگروی صاحب است و اوشان را از حضرت شیخ شاہبازؒ صاحب و اوشان را از حضرت شیخ حبیب صاحب پشاوریؒ و اوشان را از حضرت شیخ فریدالدین ابن بنیجو صاحبؒ و اوشان را از حضرت شیخ آدم الحُسینی بنوری صاحبؒ۔

[2] حضرت مُجدّد الف ثانیؒ را خلافت نیز از حضرت شیخ عبدُ الرحمٰن صاحبؒ و اوشان از حضرت شیخ حافظ سُلطان صاحبؒ و اوشان را از حضرت شیخ محمود صاحبؒ و اوشان را از حضرت شیخ سعید صاحبؒ و اوشان را از حضرت ابوبکر الصدّیق امام الصدّیقین رضی اللہ عنہ۔

[3] حضرت خواجہ باقی باللہ بطریقِ اویسیہ فیض از رُوح حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ یافتند

[4] حضرت خواجہ محمد امکنگیؒ نیز از حضرت شیخ محمد قاضی صاحبؒ و اوشان از حضرت مولانا یعقوب چرخی صاحبؒ

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

و اوشان از	حضرت خواجہ عبید اللہ احرار صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از	حضرت مولانا یعقوب چرخی صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از	حضرت خواجہ علاء الدّین عطّار صاحب[1]	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از	حضرت سیّد بہاء الدین[2] محمّد نقشبند بخاری صاحب[3]	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از	حضرت سیّد میر کلال صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از	حضرت خواجہ محمّد بابا سماسی صاحب[3]	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از	حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از	حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از	حضرت خواجہ محمّد عارف صاحب ریوگری	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از	حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از	حضرت خواجہ ابو یعقوب یوسف ہمدانی صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز

[1] ایضاً حضرت خواجہ علاء الدّین عطّار از حضرت خواجہ محمّد پارسا صاحبؒ و اوشان از حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند صاحب و اوشان از حضرت خواجہ محمد بابا سماسی صاحبؒ۔

[2] حضرت خواجہ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ بطریقِ اویسیہ فیض از روحِ مطہر خواجہ عبد الخالق غجدوانی یافتند

[3] حضرت خواجہ نقشبندؒ نیز از حضرت بابا سماسیؒ۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ یَاقَیُّوۡمُ

و اوشان از حضرت خواجہ ابُوعلی فارمدیؒ[1] صاحبؒ[2] قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرت امام ابوالقاسم قشیری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرت شیخ ابُو علی دقّاق صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرات شیخین ابو القاسم صاحب نصرآبادی قدس اللہ سرہ العزیز
و ابو الحسن صاحب حضرمی
و اوشان از حضرت شیخ ابوبکر شبلی قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرت سیّد الطائفہ ابو القاسم جُنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز
و اوشان از حضرت خال خود عبد اللہ سری ابن مغلس سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

---

[1] حضرت خواجہ ابوعلی فارمدیؒ نیز از حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ و اوشان از حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ و اوشان از حضرت امام جعفر صادق صاحبؒ و اوشان از حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ و اوشان از حضرت سلمان فارسیؓ و اوشان از حضرت سیدنا ابوبکرؓ و اوشان از حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

[2] حضرت خواجہ ابوعلی فارمدیؒ نیز از حضرت ابوالقاسم گرگانی صاحبؒ و اوشان نیز از عثمان مغربی صاحبؒ و اوشان از حضرت شیخ ابوعلی کاتب صاحبؒ و اوشان از حضرت ابوعلی رود باری صاحبؒ و اوشان از حضرت سیّد الطائفہ ابوالقاسم جُنید بغدادیؒ

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

و اوشان از حضرت شیخ المشائخ معروف[۱] کرخی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت شیخ داؤد طائی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت شیخ حبیب عجمی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت خیر التابعین شیخ حسن بصری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت شہسوار صفدر کرار اسد اللہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و اوشان از سرور کائنات افضل مخلوقات رسالت پناہ حضرت مُحمّد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم الف آلاف مرات وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین ومن تابعھم وتبع تابعھم الیٰ یوم الدین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین -

---

[۱] حضرت معروف کرخی صاحبؒ نیز از حضرت امام ہمام علی ابن موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ و اوشان از حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ و اوشان از حضرت امام مُحمّد باقر رضی اللہ عنہ و اوشان از حضرت امام زین العابدین و اوشان از حضرت سیّد الشہدا، رأس الاولیا، امام حُسین رضی اللہ عنہ و اوشان از حضرت امیر المومنین سیّد الاشجعین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ -

ایضًا

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ از حضرت جدِّ مادری خود امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ و اوشان از حضرت سلمان فارسیؓ صاحبِ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اوشان از حضرت امیر المومنین افضل المسلمین بعد النبیّین و المرسلین حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اوشان از حضرۃ خاتم النبیین صلّی اللہ علیہ وسلّم -

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسباق مشائخ نقشبندیہ علیہم الرّحمۃ

سبق اوّل :

لطیفۂ قلب ، زیر پستان چپ

سبق دوم :

لطیفۂ رُوح زیر پستان راست

سبق سوم :

لطیفۂ نفس زیر ناف

سبق چہارم :

لطیفۂ سرّ درمیانِ سینہ

سبق پنجم :

مصفا درمیانِ پیشانی

سبق ششم :

خفا منتہائے ناصیہ

سبق ہفتم :

اخفا بر کارخ دماغ منتہائے دماغ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

سبق نفی و اثبات:
نامش وقوف عددی
ذکرِ معدوده:
ذکر سلطان و باز آخرش درُود شریف که در اورادِ قادریه نوشته شده و باید که سبقهائے قادریه را چهار زانو نشسته رُو بقبله ادا کند و سبقهائے نقشبندیه بدو زانو نشسته رو بقبله خوانده باشد۔

کیفیّت کلمات مصطلحات حضراتِ عالیه نقشبندیه

هوش در دم ، نظر بر قدم ، سفر در وطن ، خلوت در انجمن
یاد کرد ، باز گشت ، نگهداشت ، یاد داشت
وقوفِ عددی ، وقوفِ زمانی ، وقوفِ قلبی که یازده کلمه معمول می باشد

هوش در دم:
آنست که هر نفسی که از درون بر آید باید که از سرِ حضور و آگاهی باشد و غفلت بآں راه نیابد، حضرت مولانا کاشغری قدس اللّٰه سرّه فرموده اند که هوش در دم یعنی انتقال از نفسی بنفسی می باید که از غفلت نباشد و از سرِ حضور باشد و هر نفسی که می زند از حق سبحانهٗ و تعالی خالی و غافل نباشد۔

نظر بر قدم:
آنست که سالک را در راه رفتن و آمدن در شهر و صحرا و همه جا نظرِ او بر پُشتِ پائے او باشد تا نظرِ او پراگنده نشود و بجائی که می باشد نیفتد، کریه: وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا، ناظر

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ ٣
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

باین معنی است و می شاید کہ نظر بر قدم اشارت بسرعت سیر سالک بود در قطع مسافات ہستی وطی عقبات خود پرستی یعنی نظرش بہر جا کہ منتہی شود فی الحال قدم بر آں نہد۔

سفر در وطن :

آنست کہ سالک از طبیعت بشری سفر کند یعنی از صفاتِ بشری بصفات ملکی و از صفاتِ ذمیمہ بصفاتِ حمیدہ بحکمِ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ انتقال فرماید۔ حضرت مولانا سعد الدین کاشغری قدس اللہ سرہٗ فرمودہ اند شخصے خبیث ہر جائیکہ انتقال کند خباثتِ او زائل نشود تا انتقال نکند از صفاتِ خبیثہ۔

خلوت در انجمن :

از حضرت خواجہ بہاء الدّین قدس اللہ سرہٗ پرسیدند کہ بنائے طریقہ شما بر چیست ؟ فرمودند کہ خلوت در انجمن بظاہر با خلق و باطن با حق سبحانہٗ وتعالیٰ، کریمہ وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا ۝ (٧٣ : ٨) رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اشارت باین مقام است خواجہ اولیاء کلاں قدس اللہ سرہٗ فرمودہ اند کہ خلوت در انجمن آنست کہ اشتغال و استغراق در ذکر بمرتبہ رسد کہ اگر ببازار در آید ہیچ سخن و آواز نشنود بسبب استیلائے ذکر لسانے بر حقیقتِ دل۔

یاد کرد :

عبارت از طرد غفلت بذکرِ لسانی یا ذکر قلبی است بحکم قولہ عزّ وجلّ تعالیٰ شانہٗ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً وَّدُوْنَ الْجَھْرِ بِالْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ۝ (٧ : ٢٠٥) حضرت مولانا سعد الدین کاشغری قدس اللہ سرہٗ فرمودہ اند کہ طریقہ تعلیم ذکر آنست کہ اوّل بدل گوید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مرید دلِ خود را حاضر کند و در مقابلہ شیخ دل بدارد و چشم فراز کند و دہان را استوار دارد و زبان بکام چسپاند و دندان برہم نہد و نفس را بگیرد و با تعظیم و قوّتِ تمام در ذکر شروع کند بر موافقت

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

شیخ و بدل گوید نہ بزبان و در حبس صبر کند در یک نفس ۲ بار گوید چنانچہ اثر ملاقات ذکر بدل برسد و طریقش آنست وکلمہ لا را بطرف بالا کشد و الله را بطرف دستِ راست حرکت کردہ کلمۂ الا الله راسخت بر دلِ صنوبری زند چنانچہ حرارت او بتمام اعضا برسد و در طرف نفی وجود جمیع محدثات را بنظر فنا و ناخواستن مطالعہ باید کرد و در طرف اثبات وجود حق سبحانہ را بنظر بقا و مقصودی مطالعہ باید کرد

بازگشت :

آنست کہ باریکہ بزبان دل کلمہ طیبہ را بگوید در عقب ہماں زبان گوید کہ خداوندا مقصود من توئی و رضائے تو، تا از وعید افرأیت من اتّخذ اِلٰهَهٗ هواه. بیرون آید۔

نگاہداشت :

عبارت از مراقبۂ خواطر است و چنانچہ دریکدم چند بار کلمہ طیّبہ را بگوید کہ خاطر او بغیر تردّد حضرت مولانا کاشغری قدس اللہ سرّہ درمعنی ایں کلمہ فرمودہ اند کہ باید کہ دریک ساعت و دو ساعت و زیادہ از دو ساعت آن، آن دو مقدار یکہ میسّر شود خاطر خود را نگاہدارد و بخاطر دمی غیرے نگذرد وحتّٰی کہ از اسمار وصفات ہم غافل شدہ احدیت مجردہ وراء الوراء منظور داشتہ باشد بحکم اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ

یادداشت :

کہ مقصود ازیں ہمہ ہمینست عبارت از دوام آگاہست بحق سُبحانہ وتعالیٰ بر سبیلِ ذوق و بعضے بایں عبارت گفتہ کہ حضور بے غیبت است ونزدِ اہلِ تحقیق مشاہدہ استیلا شہود حق است بر دل بتوسط حُبّ ذاتی کہ نامش مشاہد است۔ حضرتِ ایشان در ایں چہار کلمہ مذکور شدہ ایں عبارت فرمودہ اند کہ یادکرد عبارت از تکلف است در ذکر و بازگشت عبارت از رجُوع است بحق سُبحانہٗ وتعالیٰ بر آں وجہ کہ ہر بار کہ کلمۂ طیبہ را گوید از عقب آں بدل گوید کہ خداوند مقصود من توئی و نگاہداشت عبارت از محافظت ایں رجوع است

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

بے گفت زبان و یادداشت عبارت از رجوع است و نگاهداشت بدانکه دوام آگاہی اگرچناں مستولی است کہ کثرت گویند مزاحم آں نشود بلکہ شعور باوجود خود نماند آں را فنا مند اگر شعور باین بے شعوری دارد و اگر شعور بے شعوری ہم نماند آں را فنائے فنا نامند و ایں را جمع الجمع و عین الیقین نیز گویند۔

وقوفِ زمانی :

آنست کہ سالک واقفِ احوالِ خود باشد کہ ہر زمان صفت و حال او چیست موجب شکر است یا موجبِ عُذر، در حالِ قبض استغفار کند و در حالِ بسط بشکر گراید۔ دیگر اینست کہ سالک در پایندۂ نفس شود کہ بحضور می گزرد و یا بغفلت و نزدیکِ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم وقوفِ زمانی عبارت از محاسبہ است و الیہ اشارۃ فی قول عُمر رضی اللہ عنہ، حاسبوا قبل ان تحاسبوا، و فی قولہ تعالیٰ، وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○ خواجہ بہاء الدین قدس اللہ سرّہ فرمودند آنکہ محاسبہ آنست کہ ہر ساعتے آنچہ بر ما گشتم محاسبہ می کنم کہ غفلت چیست و حضور چیست می بینیم کہ ہمہ نقصان است بازگشت می کنم و عمل از سر می گیرم۔

وقوفِ عددی :

عبارت از رعایتِ عدد است، در ذکر حضرت خواجہ بہاء الدین قدس اللہ سرّہ فرمودہ اند کہ رعایتِ عدد در ذکر قلبی برائے جمع خواطر متفرقہ است۔ ذاکر را باید کہ در یک نفس سہ کرت یا پنج کرت یا ہفت کرت یا بست کرت گوید و عدد طاق را لازم شمرد۔

وقوفِ قلبی :

بر دو معنی محمول است یکے آنکہ در ذکر واقف و آگاہ باشد بحق سبحانہ و آں مقولہ یادداشت است، حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس اللہ سرّہ فرمودہ اند کہ وقوفِ قلبی عبارت از آگاہی و حاضر بودنِ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

دل است، بحق سبحانہٗ۔ براں وجہ کہ دل با ہیچ شے غیر از حق سبحانہ نباشد وجای فرمودہ اند کہ درحینِ ذکر ارتباط و آگاہی بمذکور شرط است و این آگاہی را شہود و وصول و وجود و وقوفِ قلبی می گویند دوم آنست کہ ذاکر از دل واقف بود یعنی در اثنار ذکر متوجہ باین قطعہ لحم صنوبری الشکل شود کہ آنرا مجازاً دل می گویندؔ و در جانب الیسر مجازی پستانِ چپ واقع است و او را مشغول بذکر کند و نگذارد کہ از ذکر و مفہومِ ذکر غافل و زایل گردد زیرا کہ خلاصۂ مقصود ذکر ہمین است ؎

ماندِ مُرغ باشس ہاں بر بیضۂ دل پاسبان
کز بیضۂ دل زایدت مستی و ذوقِ قہقہا

و الى الوقوف القلبى اشارة فى قوله تعالىٰ، يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا فان ذكر اللسان قليل باعتبار العورد فانّه اللّسان فحسبه و الذكر الكثير مورده اللّسان و القلب و سائر البدن عند سلطان الذكر و باعتبار الزّمان لا بدّ فى ذكر اللّسان من الفترة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم دائم الذّكرى باعتبار القلب -

○

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ماشاء اللّٰہ لا قوۃ الا باللّٰہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولنا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ
بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک
یاحی استغفر اللّٰہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اسباق مشائخ نقشبندیہ علیہم الرّحمۃ

سبقِ اوّل :

لطیفۂ قلب ، بائیں پستان کے نیچے

سبق دوم :

لطیفۂ رُوح ، دائیں پستان کے نیچے

سبق سوم :

لطیفۂ نفس ، ناف کے نیچے

سبق چہارم :

لطیفۂ سر ، سینہ کے درمیان

سبق پنجم :

مُصفّا ، پیشانی کے درمیان

سبقِ ششم :

خفا ، پیشانی کی آخری حد

سبق ہفتم :

انخفا ، کھوپڑی پر دماغ کی آخری حد

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

نفی ثبات کہ اسے وقوف عددی کہتے ہیں۔

ذکرِ معدُودہ :

پہلے ذکر سلطان اور اس کے آخر میں درود شریف جو اورادِ قادریہ میں منقول ہے اور چاہیے کہ سلسلۂ قادریہ کے اسباق کو چار زانو قبلہ رُو بیٹھ کر ادا کرے اور نقشبندیہ سلسلہ کے اسباق کو دو زانو قبلہ رو بیٹھ کر پڑھا جائے۔

کیفیت کلمات مصطلحات حضرات عالیہ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالےٰ

ہوش در دم ، نظر بر قدم ، سفر در وطن ، خلوت در انجمن ، یاد کرد ، بازگشت ، نگہداشت ، یادداشت ، وقوفِ عددی ، وقوفِ زمانی ، وقوفِ قلبی کہ یہ سب گیارہ کلمے معمول ہوتے ہیں۔

ہوش در دم :

یہ ہے کہ ہر سانس جو کہ اندر سے باہر آئے چاہیے کہ حضور اور آگاہی کے ساتھ ہو اور اس میں غفلت راہ نہ پائے۔ حضرت مولانا کاشغری قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ ہوش در دم یعنی ایک سانس سے دوسری سانس کے وقفہ میں غفلت نہ ہو اور حضوری حاصل ہو اور جو سانس بھی لے ، حق سُبحانہٗ وتعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہو۔

نظر بر قدم :

یہ ہے کہ سالک راہ میں چلتے پھرتے خواہ شہر ہو یا جنگل تمام جگہ اپنی نظر پُشتِ پا پر رکھے تاکہ اس کی نظر نہ بھٹکے اور جس جگہ کہ یہ ہو نہ ہٹے۔ حسبِ آیتِ کریمہ " اور مت چلو زمین پر اکڑ کر " اور ناظر اس معنی میں ہے کہ نظر بر قدم اشارہ ہے سالک کی سرعتِ رفتار کی طرف جس سے وُہ ہستی کی مسافت

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

اور خود پرستی کی دشوار گھاٹی طے کرتا ہے، یعنی نظر کی انتہا (منزلِ مقصود) پر اس کا قدم پڑتا ہے

سفر در وطن :

یہ ہے کہ سالک بشری حالت سے سفر کرے یعنی صفاتِ بشری سے ملکوتی صفات اور صفاتِ ذمیمہ سے صفاتِ حمیدہ کی طرف آئے بحکم اللہ " اللہ کے اخلاق پیدا کرو"۔ حضرت مولانا سعدالدین کاشغری قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ خبیث شخص جہاں کہیں بھی جائے اس کی خباثت زائل نہیں ہوتی جب تک کہ اپنی خباثت کو چھوڑ نہ دے۔

خلوت در انجمن :

حضرت خواجہ بہاء الدین قدس اللہ سرہ سے لوگوں نے پوچھا، آپ کے طریقے کی اصل کس چیز پر ہے فرمایا، خلوت در انجمن پر۔ بظاہر خلق کے ساتھ ہو مگر باطن حق سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ ہو۔
آیات :" اپنے پروردگار کے نام کو یاد کرو، اسی کی طرف کنارہ کش ہو کر" اور " لوگ ہیں کہ انھیں غافل نہیں کرتے تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے" میں اسی مقام کی طرف اشارہ ہے۔ خواجہ اولیاء کلاں قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ خلوت در انجمن یہ ہے کہ ذکر میں ایسا مشغول اور منہمک ہو کہ اگر بازار میں آجائے تو کوئی بات یا آواز زبانی ذکر کے دل پر حاوی ہونے کی وجہ سے سنائی نہ دے۔

یاد کرد :

اس سے مراد زبانی یا قلبی ذکر سے غفلت کا دُور کرنا ہے، بموجب حکم اللہ عزّوجل " اپنے پروردگار کو یاد کرو گڑگڑا کر اور ڈر سے نہ کہ پکار کر صبح و شام، اور غافلوں میں نہ ہو"۔
حضرت مولانا سعدالدین کاشغری قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ ذکر کے سکھانے کا طریقہ یہ ہے کہ اوّل شیخ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ دل سے کہے۔ مرید اپنے دل کو متوجہ کرے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اور شیخ کے مقابل رکھے اور آنکھیں بند کرلے، وہاں استوار کرے (لب بند رکھے) اور زبان تالو سے چسپاں کرے اور دانتوں کو بٹھالے اور سانس کو روک کر نہایت تعظیم اور پوری قوّت سے ذکر شروع کرے۔ شیخ کی موافقت کے ساتھ دل سے ذکر کرے نہ کہ زبان سے اور سانس کے روکنے میں صبر سے کام لے کہ ایک سانس میں تین بار کہے۔ چنانچہ ذکر کا اثر دل پر پہنچتا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ کلمہ لا کو اوپر کی طرف کھینچے اور اله پر داہنے ہاتھ کی طرف حرکت کرتے ہُوئے کلمہ اِلَّا اللّٰہ کو زور سے دلِ صنوبری پر مارے چنانچہ اس کی گرمی تمام اعضاء میں پہنچ جاتی ہے اور (کلمات) نفی ادا کرتے وقت تمام محدثات کے وجود کو فنا اور ناپسندیدگی کی نظر سے مطالعہ کرنا چاہیے اور (کلمات) اثبات کی طرف وجُودِ حق سبحانہٗ کو بقا اور مقصود ہونے کی نظر سے دیکھنا چاہیے۔

بازگشت :

اس سے مراد یہ ہے کہ ایک بار دل سے کلمہ طیبہ پڑھے اور اس کے پیچھے زبان سے کہے کہ اے اللہ میرا مقصود تیری ذات اور تیری رضا ہے، تاکہ آیہ "کیا تونے دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود پکڑا" کی وعید کی زد میں نہ آئے۔

نگاہداشت :

اس سے مُراد دل کے مراقبہ سے ہے چنانچہ چند بار کلمۂ طیبہ ایک سانس میں پڑھے، تاکہ اس کا دل متردّد نہ ہو۔ حضرت مولانا کاشغری قدس اللہ سرّہٗ اس کلمہ کے معنی یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک گھڑی یا دو گھڑی اور ان دو گھڑیوں سے جو بھی میسّر ہو اپنے دل کی حفاظت کرے اور اس کے دل میں دُہرا (ماسوا اللہ) داخل نہ ہو یہاں تک کہ اس کے اسماء و صفات سے غافل ہو کر صرف احدیت ہی نظر میں رکھے بحکم آیہ "کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں"۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَ زِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

یادداشت :

اس سے مقصود یہ کہ حق سبحانہ تعالیٰ کی یاد میں اپنے ذوق کی وجہ سے ہمیشگی ہو اور بعضوں نے اس کو مکمّل حضوری سے تعبیر کیا ہے جس میں پردہ نہ ہو اور محقّقوں کے نزدیک مشاہدہ استیلا دل پر ذاتی محبت کے توسط سے حق کا ظہور ہے کہ اس کا نام مشاہدہ ہے اور حضرت موصوف نے مذکورہ بالا چار کلمات کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ "یاد کرد" سے مراد ذکر میں تکلف ہے اور بازگشت سے مراد حق سبحانہ و تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ہے اس وجہ سے کہ ہر بار جب کلمہ طیبہ لیتا ہے تو اس کے بعد دل سے کہتا ہے کہ اے اللہ میرا مقصود تو ہے اور نگاہداشت سے مراد اس رجوع کی محافظت ہے بغیر زبان سے ادا کیے ہوئے اور یادداشت سے مراد رجوع ہے نگہداشت کی طرف اس لیے کہ دوام آگاہی اتنی غالب آجائے کہ کثرتِ ذکر مزاحم اس میں نہ ہو بلکہ اپنے وجود کا شعور (احساس) رہ جائے اس کو فنا کہتے ہیں۔ اگر اس شعور میں بے شعوری کا شعور بھی نہ ہو اس کو فنائے فنا کہتے ہیں اور اس کو جمع الجمع اور عین الیقین بھی کہتے ہیں۔

وقوفِ زمانی :

یہ ہے کہ سالک اپنے احوال سے واقف ہوتا ہے کہ ہر وقت اس کی صفت اور حالت کیا ہے، موجبِ شکر ہے یا موجب عُذر۔ قبض کی حالت میں استغفار کرتا ہے اور بسط کی حالت میں شکر کرتا ہے۔ دیگر یہ ہے کہ سالک اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے کہ حضوری میں ہے یا غفلت میں ہے اور صوفیاء کرام قدس اللہ اسرارہم کے نزدیک وقوفِ زمانی سے مراد محاسبہ ہے اور اس کی طرف حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول میں اشارہ ہے کہ "اپنے نفس کا محاسبہ کرو قبل اس کے تمہارا محاسبہ کیا جائے" اور اللہ تعالیٰ کے قول کہ "اپنے پروردگار کی طرف رجُوع کرو اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ،

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اس سے قبل کہ تم پر عذاب نازل ہو" میں اشارہ ہے۔ خواجہ بہار الدین قدس اللہ سرہٖ فرماتے ہیں کہ محاسبہ یہ ہے کہ ہر ساعت جو مجھ پر گزری ہے محاسبہ کریں کہ کون سی غفلت کی تھی اور کونسی حضوری کی۔ جب دیکھتے ہیں کہ ضائع گئی اس کا اعادہ کرتے ہیں اور عمل کو اور توجہ سے کرتے ہیں۔

وقوف عددی :

اس سے مراد ذکر میں عدد کا لحاظ رکھنا ہے۔ حضرت خواجہ بہار الدین قدس اللہ سرّہٗ فرماتے ہیں کہ ذکرِ قلبی میں عدد کا لحاظ منتشر خیالات کو مجتمع کرنے کے لیے ہے۔ ذاکر کو چاہیے کہ ایک سانس میں تین یا پانچ یا سات یا اکیس کرت کہے اور طاق عدد کو لازم قرار دے۔

وقوفِ قلبی :

یہ دو معنی پر مشتمل ہے، ایک یہ ہے کہ ذکر میں حق سبحانہ سے واقف و آگاہ ہو اور مقولہ یادداشت ہے۔ حضرت عبیداللہ احرار قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں، وقوفِ قلبی حق سُبحانہٗ کے ساتھ آگاہی اور حضوریٔ قلب سے مُراد ہے۔ اس وجہ سے کہ دل حق سبحانہٗ کے علاوہ کسی اور دیگر چیز کے ساتھ نہیں ہوتا، اور ایک جگہ فرمایا ہے کہ ذکر کے وقت مذکور (اللہ) کے ساتھ رلط اور آگاہی شرط ہے اور اس آگاہی کو شہود، وصُول، وجُود اور وقوف قلبی کہتے ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ ذاکر دل سے واقف ہو یعنی ذکر کے دوران گوشت کے اس ٹکڑے کی طرف متوجہ ہو جو صنوبری شکل کا ہوتا ہے کہ اس کو مجاز دل کہتے ہیں اور بائیں پستان کی جانب واقع ہے اور اس کو ذکر میں مشغول کرتا ہے اور اس کو نہیں چھوڑتا ہے کہ ذکر اور مفہوم ذکر سے غافل ہو جائے اور زائل ہو جائے۔ اس لیے کہ ذکر کے مقصود کا خلاصہ یہی ہے ٥

تو دل کی اس طرح نگہبانی کر جس طرح پرندہ انڈے کی نگہبانی کرتا ہے کیونکہ بیضۂ دل

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

کی نگہداشت سے ذکر میں تیزی اور ذوق و مستی زیادہ ہوتی ہے۔

اور وقوفِ قلبی کی طرف اشارہ ہے ؛ اللہ کے قول :
''اے ایمان والو، اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔''

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذه السّلسلة المُباركة

چشتیّه شریفه صابریّه غفوریّه رحیمیّه کریمیّه امیریّه

فیض یافت — احقر برکت علی لودیانوی عفی عنه

از — سرکار پیر و مرشد شاه ولایت شاه حکیم امیر الحسن صاحب سہارنپوری قدّس الله سرّه العزیز

و اوشان از — حضرة قاری شاه عبد الکریم صاحب نصیر پوری قدّس الله سرّه العزیز

و اوشان از — حضرة موشگاف اسرار توحید یکه سوار بادیه تفرید مقبول
اله حاجی عبد الرّحیم شاه صاحب دامت فیضه قدّس الله سرّه العزیز

و اوشان از — حضرة بحرِ ذخار معارف صمدی عاقول طمطام علوم ازلی و
ابدی صاحب خشوع و حضور شیخ عبد الغفور عز برکة قدّس الله سرّه العزیز

و اوشان از — حضرة مقبول بارگاه صمدیت عارف بلا ریب شیخ مُحمّد شعیب قدّس الله سرّه العزیز

و اوشان از — حضرة عالم کامل و سالك امجد شیخ حافظ محمّد صاحب قدّس الله سرّه العزیز

و اوشان از — حضرة هادی طریق شیخ مُحمّد صدّیق صاحب قدّس الله سرّه العزیز

و اوشان از — حضرة حامل انکسار و مظلومی اخوند مُحمّد شاه صاحب سدوهی قدّس الله سرّه العزیز

و اوشان از — حضرة مصدر صبر و شکیبائی حضرة هامون صاحب یوسف زائی قدّس الله سرّه العزیز

و اوشان از — حضرة محترز معاصی و ترهاتی شیخ بهادر صاحب کوهاتی قدّس الله سرّه العزیز

و اوشان از — حضرة منبع غیبوبت و حضوری سیّد آدم بنوری صاحب قدّس الله سرّه العزیز

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡهِ یَا قَیُّوۡمُ

و اوشان از حضرۃ مورد کمال و کاملی شیخ احمد کابلی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرۃ مستأصل حقد وحسد شیخ عبد الاحد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرۃ حامی دین متین شیخ رکن الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرۃ قاتل نفس وسوس خواجہ قطب العالم شیخ عبد القدوس صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرۃ معدن علوم و معارف شیخ مُحمّد عارف صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرۃ مزیل غش و وق خواجہ عبد الحق صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرۃ حامل صدمہ مصیبتی شیخ جلال الدّین کبیر الاولیاء پانی پتی قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرۃ مخدوم حوران بہشتی خواجہ شمس الدّین تُرك
پانی پتی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرۃ مقبول اصاغر و اکابر سیّدی مخدوم علاء الدین علی احمد
صابر صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرۃ تابع قضا و قدر شیخ فرید الدین گنج شکر صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرۃ بنوع عجز و سینہ خاکی قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین
بختیار اوشی کاکی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرۃ قامع بناء و بدعت و زشتی خواجہ معین الدین حسن
سجزی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرۃ قاتل نفس طاحونی خواجہ عثمان ہارُونی قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرۃ جلیس آرامگہ امن و امانی خواجہ حاجی شریف زندنی قدس اللہ سرہ العزیز

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

و اوشان از حضرۃ مُحبّ حق وَدُود خواجہ مودُود صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ مقبول سُبحان خواجہ ابو یوسف بن سمعان صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ راہبر بہشتی خواجہ ابُومحمّد چشتی قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ سالك باكمال خواجہ ابو احمد ابدال قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ ستودۂ آفاق خواجہ ابو اسحٰق صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ مورد حلم وصبوری خواجہ ممشاد علوی دینوری قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ مصدر انكسار وكسری خواجہ هُبيرة البصری قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ مزیل خداع وغشی خواجہ حذیفۃ المرعشی قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ مُتحمّل اثقال غموم وهم خواجہ سلطان ابراهیم بن ادهم قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ سالك ریاض خواجہ فضیل بن عیاض صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ قامع مكر وشید خواجہ عبد الواحد بن زید صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ زبدۂ اهل عصری خواجہ حسن بصری صاحب قدّس اللہ سرّہ العزیز

و اوشان از حضرۃ هادی مقتدا، حضرۃ علی مُرتضٰی كرّم اللہ وجهہ

و اوشان از حضرۃ رسُول الثقلین صاحب قاب قوسین محبُوب اللہ مُحمّد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

○

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اذکار مشائخ چشتیه

که می رسیده هر دو جهریه است

سبقِ اوّل :

ذکر دوازده تسبیح است که اوّل کلمهٔ طیبه تمام سه بار بعده کلمهٔ شهادت یکبار بعدهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه صد بار بعد ازاں کلمهٔ طیبه و شهادت هکذا بعدهٗ اِلَّا اللّٰه اِلَّا اللّٰه چهار صد بار بعد ازاں کلمهٔ طیبه و شهادت و هکذا بعدهٗ اللّٰه اللّٰه شش صد بار بعد ازاں کلمهٔ طیبه و شهادت هکذا بعده اللّٰه یک صد بار با حبس دم بعد ازاں کلمهٔ طیبه و درود و اوّل و آخر و شهادت هکذا لازم است۔

سبقِ دوم :

هو الاوّل ، هو الاوّل ، هو الاوّل ، هو الآخر ، هو الآخر ، هو الآخر ، هو الظّاهر ، هو الظّاهر ، هو الظّاهر ، هو الباطن ، هو الباطن ، هو الباطن ، در سه نفس کما حرر مع الخطوط یک صد بار یا قدریکه ممکن باشد ورد کند و اذکار باقیه حواله ارشاد الطالبین است مجموعه سلاسل قادریه و نقشبندیه منظومه مختصره برائے یادداشت شائقین حفظ و ضبطِ تحریر کرده شد بریں طریق که هر سلسله را جداگانه نیز می تواند نوشت۔

○

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اذکارِ مشائخ چشتیہ

ہر دو جہری ہیں :

سبقِ اوّل :

ذکر بارہ تسبیحات ہیں ، اوّل پورا کلمۂ طیبہ تین مرتبہ ، اس کے بعد کلمۂ شہادت ایک بار ، اس کے بعد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه سو بار اس کے بعد کلمۂ طیب و شہادت اسی طرح اس کے بعد اِلَّا اللّٰه اِلَّا اللّٰه ، چار سو بار ، اس کے بعد کلمۂ طیب و شہادت اِسی طرح اس کے بعد اللّٰه اللّٰه چھ سو بار ، اس کے بعد کلمۂ طیب و شہادت اسی طرح اس کے بعد اللّٰه ایک سو بار سانس روک کر ، اس کے بعد کلمۂ طیب اور درُود ، اوّل و آخر اور کلمۂ شہادت اسی طرح لازم ہے ۔

سبقِ دوم :

ھو الاوّل ، ھُو الاوّل ، ھو الاوّل ؛ ھو الاٰخر ، ھو الاٰخر ، ھو الاٰخر ؛ ھو الظّاھر ، ھو الظّاھر ، ھو الظّاھر ؛ ھو الباطن ، ھو الباطن ، ھو الباطن
تین سانس میں ایک سو بار جیسا کہ لکھا گیا ہے یا جتنا ممکن ہوسکے اتنا ورد کرے ۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّآ

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

الحزب الوهاب الحسنات

لِمَغْفِرَةِ أُمَّةِ

سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّآ

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

اَلْحِزْبُ الْوَاهِبُ الْحَسَنَاتُ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ عَمَّ نَوَالُہٗ وَعَزَّ بُرْھَانُہٗ:-

① رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○

(سورہ حشر آیہ ۱۰)

اے ہمارے رب ہمیں مغفرت فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی (مغفرت فرما) جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجیے۔ اے رب آپ بڑے شفیق اور رحیم ہیں۔

② رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط

(سورہ نوح آیہ ۲۸)

یعنی اے میرے رب مجھ کو اور میرے ماں باپ اور جو مومن ہوتے کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہیں۔ ان کو (یعنی اہل و عیال) اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دیجئے۔

③ وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ (حشر: ۹)

یعنی دوسروں کی حاجت برآری کے لیے بخشش کرتے ہیں۔ یعنی اپنے نفسوں پر دوسروں کو بخشش کے طور پر مقدم رکھتے ہیں اگرچہ انہیں اس کی خود بھی ضرورت ہو اور ایثار

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

کرتے ہیں۔ اگرچہ خود اس کے حاجت مند ہوں۔

④ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ (آل عمران: ۹۲)

اے لوگو! تم اس وقت تک ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکتے۔ جب تک اللہ کی راہ میں اپنی پیاری محبوب چیزیں خرچ نہ کرو۔

ف: بے شک نیکیاں انسان کا محبوب ترین مال اور باقیاتُ الصّالحات ہیں۔

⑤ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ (سورہ محمّد آیة: ۱۹)

آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اس کا یقین رکھیے کہ بجز اللہ کے اور کوئی قابلِ عبادت نہیں اور آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اپنے لئے بخشش مانگتے رہیئے اور (دوسرے) سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لئے بھی بخشش مانگتے رہیں۔

⑥ بحوالہ بیہقی شعبُ الایمان۔ حضرت ابن عباسؓ حضرت رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بیان فرماتے ہیں کہ میّت قبر میں غرق ہونے والے فریادی کی مانند ہوتی ہے اور وہ اپنے ماں باپ، بیٹا، دوست مخلص کی دُعا کی منتظر ہوتی ہے جو اس کے لئے ساری دنیا و مافیہا سے زیادہ محبُوب ہوتی ہے۔ اور اللہ سُبحانہٗ اس دُعا کے اجر کو پہاڑ کی مانند قبر میں داخل فرماتے ہیں اور زندوں کا ہدیہ مُردوں کے لئے ان کی بخشش و مغفرت طلب کرنا ہے۔ (شرح الصدور صفحہ ۲۰۶)

⑦ حضرت ابُوسعید خدریؓ سے روایت ہے۔ فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ و سلّم نے قیامت کے دن مومن کے ساتھ پہاڑ کے برابر نیکیاں ہوں گی وہ کہیں گے۔ دُنیا میں تو ہم نے اس قدر نیکیاں نہیں کی تھیں۔ اس قدر ثواب کہاں سے آیا۔ آواز آئے گی کہ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

تیرے لڑکے نے تیرے واسطے استغفار کیا تھا۔ یہ وہی نیکیاں ہیں۔ (نور الصدور فی شرح القبور صفحہ ۱۹۷)

(۸) حجّاج ابنِ دینارؒ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ نیکی کے بعد نیکی یہ ہے کہ جب تم نماز پڑھو تو اُن (مُردوں) کے واسطے بھی پڑھو اور جب روزہ رکھو تو ان کے واسطے بھی رکھو اور جب صدقہ دو تو ان کے واسطے بھی دو۔ (مطلب یہ کہ ان نفل نماز، روزہ، صدقہ کا ثواب ان کو بھی بخش دو تو ان کو بھی ثواب مل جائے گا اور تمہارے ثواب سے بھی کچھ کم نہ ہو گا۔) (نور الصّدور فی شرح الصّدور صفحہ ۱۹۸)

(۹) فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جو شخص ہر روز مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے ستائیس یا پچیس بار مغفرت کی دُعا مانگے گا یعنی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ تو وہ مُستجابُ الدّعوات لوگوں میں ہو جائے گا جن کی وجہ سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ (ابی الدرداءؓ حصن حصین صفحہ ۱۲۷)

(۱۰) حضرت ابُوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ میری اُمّت میں سے بعض ایک گروہ کے لئے سفارش کریں گے۔ بعض قبیلہ کے لئے۔ بعض عصبہ (یعنی دس سے چالیس کی جماعت) کے لئے اور بعض صرف ایک ہی شخص کی شفاعت کریں گے۔ آخر یہ سب کے سب جنّت میں داخل ہوں گے۔ (یہ حدیث حسن ہے)۔ (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۶۲۔ شمار ۳۰۳)

(۱۱) حضرت انسؓ سے روایت ہے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ میری اُمّت اُمّتِ مرحُومہ ہے۔ وہ قبر میں گنہگار داخل ہو گی اور قبروں سے بغیر گناہوں کے اُٹھے گی۔ ان کے لئے مومنوں کے بخشش مانگنے کی وجہ سے (طبرانی فی الاوسط)

(۱۲) بشار بن غالبؒ سے روایت ہے کہ میں حضرت رابعہؒ کے لئے بہت دُعا کرتا تھا۔ ایک بار ان کو خواب میں دیکھا

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

انھوں نے کہا۔ اے بشارؒ! تمھارا تحفہ نور کے طبق میں رکھ کر ہمارے پاس بھیجا جاتا ہے۔ جس پر حریر کا رومال ہوتا ہے۔ میں نے کہا" اس شان سے پہنچایا جاتا ہے؟ فرمایا۔ ہاں۔ مومن کی دُعا جب مردہ کے لیے قبول ہوتی ہے تو اسی طرح نُور کے طبق میں رکھ کر حریر کے رُومال میں ڈھانپتے ہیں اور میت کے پاس لے جاکر کہتے ہیں۔ کہ فلاں شخص نے تم کو یہ تحفہ بھیجا ہے۔ (نور الصّدور فی شرح الصّدور)

(۱۳) حضرت ابنِ نجارؒ نے مالک ابنِ دینارؓ سے روایت کی ہے کہ میں جمعہ کی رات کو قبرستان میں گیا۔ دیکھا کہ وہاں نور چمک رہا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں کو بخش دیا ہے۔ غیب سے آواز آئی کہ اے مالکؒ ابنِ دینار، یہ مسلمانوں کا تحفہ ہے جس کو قبر والے بھائیوں کے پاس بھیجا ہے۔ میں نے کہا۔ بخدا تم مجھے بتاؤ۔ یہ کیا تحفہ ہے۔ کہا۔ ایک مومن نے وضو کیا اور دو رکعت نماز نفل پڑھی۔ پہلی رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ کافرون اور دُوسری رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ اخلاص پڑھی اور کہا۔ اے اللہ اس کا ثواب اس قبرستان کے مسلمان بھائیوں کو میں نے بخش دیا۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہم پر روشنی اور نور بھیجا اور ہماری قبروں کو کشادہ کیا۔ مالکؒ ابن دینار کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے میں ہمیشہ جمعہ کی رات کو اسی طرح سے دو رکعت نماز پڑھ کر مُردوں کو بخشتا رہا۔ پس میں نے حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو خواب میں دیکھا آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اے مالکؒ ابن دینار! جس قدر تم نے میری اُمّت کے لیے نور کا تحفہ بھیجا ہے۔ اس کی گنتی کے موافق اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کی اور اسی قدر تم کو ثواب دیا اور تمہارے واسطے جنّت میں ایک مکان تیار کیا ہے جس کا نام منیف ہے۔ (شرح الصدور ص۲۰۵)

ف: اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایصالِ ثواب کے لیے یہ نماز اور یہ سورتیں مخصوص ہیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

کہ یہ ایک اللہ کے بندے کا ایک عمل ہے جو اس نے اپنے بھائیوں کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کیا۔ اس طرح ہر کوئی ہر وقت ہر قسم کی ہر شئے پڑھ کر بخش سکتا ہے، نماز ہو یا قرآن، تسبیحات ہوں یا دعوات۔

(۱۴) حضرت جنید بغدادیؒ کے کسی مُرید کا رنگ یکایک متغیر ہو گیا۔ آپ نے سبب پُوچھا تو از رُوئے مکاشفہ اس نے کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہُوں۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے ایک لاکھ ۲۵ ہزار کبھی کلمۂ طیبہ پڑھا تھا۔ یُوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدۂ مغفرت ہے، آپ نے جی ہی جی میں اس مُرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ کی مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ نوجوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر سبب پُوچھا۔ اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں، سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ مجھے نوجوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہو گئی۔ (تحذیر الناس صفحہ ۳۴)

(۱۵) انسان کو اپنے اعمال کا ثواب دُوسرے کو پُہنچانا درست ہے۔ نماز ہو یا روزہ، حج ہو یا صدقہ یا قرآن کریم کی تلاوت یا اس کے سوا ہر قسم کے نیک اعمال ہوں اور اہل سُنّت والجماعت کے نزدیک یہ ثواب میت کو پُہنچتا ہے اور اسے نفع دیتا ہے۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۵۸ و شرح کنز وغیرہ)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

نمبر شمار	المغرب			سورة الكوثر	
	اذكار الجميل	مرتبه		چهار قل شريف	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ			يَا اللهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ	
	نوافل			اَللهُ الصَّمَدُ	
	اٰيةُ الكرسى			يَا عَزِيْزُ	
	سورة البقرة - آخرى دو آيات			يَا بُدُّوْحُ	
	اٰلِ عمران - آخر ركوع			يَا لَطِيْفُ يَا يٰسٓ يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ	
	سوره مُسَبِّحَات			يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا اَللهُ	
	سوره زُمَر			يَا نُوْرُ يَا حَقُّ يَا مُبِيْنُ	
	سوره يٰسٓ			اَللّٰهُمَّ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ	
	سوره دخان			اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	
	سوره ملك			يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ	
	〃 الٓمٓ السجده			اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ	
	〃 الواقعه			الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	
	〃 الانشراح				
	〃 القدر				
	〃 الزلزال				

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

نمبر شمار	العشاء اذکار الجمیل	مرتبہ
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	
	نوافل	
	صلوٰۃ الاویسیہ والاستغفار	
	اِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	
	اِنَّ رَبِّىْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ	
	اِنَّ رَبِّىْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ	
	سُبْحٰنَ ذِى الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ	
	سُبْحٰنَ ذِى الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ	
	سُبْحٰنَ ذِى الْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ	
	سُبْحٰنَ ذِى الْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ	
	سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ	
	سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ	
	اَللّٰهُمَّ رَفِيْقُ الْاَعْلٰى	
	اَللّٰهُمَّ رَفِيْقُ الْاَعْلٰى يَا عَزِيْزُ	

	سُبْحٰنَ ذِى الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحٰنَ ذِى الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحٰنَ الْحَيِّ الَّذِىْ لَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ	
	اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	
	يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	
	التهجّد	
نمبر شمار	اذکار الجمیل	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	
	نوافل	
	آل عمران ـ آخر رکوع	
	سورة العلق	
	سورة المزمل	

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

	يَا غَفُوْرُ يَا رَحِيْمُ	
	سورة طٰهٰ يٰسٓ	
	سورة الفتح	
	سورة الرحمٰن	
	سورة النصر	
	اٰية كريمه	
	سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ	
	سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	
	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	
	سُبْحٰنَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ	
	اَللهُ اَللهُ رَبِّىْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا	
	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ	
	رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ	
	رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ	
	اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	
	يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	

الفجر

نمبر شمار	اذكار الجميل	مرتبه
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	
	سورة الفاتحة	
	سورة الاخلاص	
	اَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	
	سورة الحشر ـ آخر ٣ آيات	
	سُبْحٰنَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحٰنَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللهَ	
	سُبْحٰنَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ	

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

	سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ		اَلْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ		اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ		يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
			اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ
	يَا حَقُّ		
	نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ		الاشراق
	سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ		
مرتبہ	اذکار الجمیل	نمبر شمار	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ		سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى
			لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ
	نوافل		لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْيَقِيْنُ
	سورۃ یٰسٓ		اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ		صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
			لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
	اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ		الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

	يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ	
	يَآ اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ	
	يَآ اَحْكَمَ الْحٰكِمِيْنَ	
	اَللّٰهُ حَافِظِىْ اَللّٰهُ نَاصِرِىْ اَللّٰهُ حَاضِرِىْ اَللّٰهُ نَاظِرِىْ اَللّٰهُ مَعِىْ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا	
	اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	
	يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	

الضحٰى

نمبر شمار	اذکار الجمیل	مرتبہ
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	
	نوافل	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِى السَّمَآءِ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِى الْاَرْضِ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ	
	اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	
	يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

الزّوال

نمبر شمار	اذکار الجمیل	مرتبہ
	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمۡ	
	صلوٰۃ التسبیح	
	یَاذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ	
	ایمان مفصّل	
	ایمان مجمل	
	کلمہ طیب	
	کلمہ شہادت	
	کلمہ تمجید	
	کلمہ توحید	
	کلمہ استغفار	
	کلمہ ردّ کفر	
	حَسۡبُنَا اللّٰہُ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ	
	اَسۡمَآءُ اللّٰہِ الۡحُسۡنٰی	
	بروز جمعہ سورہ کہف	
	بروز جمعہ سورہ ہود	

	اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ	
	یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ	
	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمۡ	

الظہر

نمبر شمار	اذکار الجمیل	مرتبہ
	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمۡ	
	نوافل	
	سورۃ یٰسٓ	
	درود تاج	
	درود لکھی	
	عہد نامہ	
	دلائل الخیرات	
	درود ہزارہ	
	درود خضری	
	قرآن کریم	

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

نمبرشمار	اذکار الجمیل	مرتبہ
	سورۃ البقرۃ	
	حَقٌّ سُبْحَانَهٗ تَعَالٰى لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	
	حَقٌّ سُبْحَانَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	
	اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	
	يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	
	العصر	
نمبرشمار	اذکار الجمیل	مرتبہ
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ	
	اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	
	سورۃ الحشر- آخر سہ آیات	

	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	
	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى بَدْرِ التَّمَامِ	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِ الظَّلَامِ	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مِفْتَاحِ دَارِ الْاِحْسَانِ	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الشَّفِيْعِ فِىْ جَمِيْعِ الْاَنَامِ	
	اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ	
	سورۃ النبا	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	
	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ	
	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ	

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ

وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ

اَللّٰهُمَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ الۡحَلِیۡمُ الۡكَرِیۡمُ تَبَارَكۡتَ سُبۡحٰنَ رَبِّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ حَمۡدًا كَثِیۡرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیۡهِ كَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرۡضٰى

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَسَلِّمۡ ○

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوۡمُ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنۡتَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ الۡاَحَدُ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو ہی ہے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے

الصَّمَدُ الَّذِیۡ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

بے نیاز ہے جس نے نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوۡمُ ط اَسۡاَلُ اللّٰهَ الۡعَظِيۡمَ رَبَّ الۡعَرۡشِ الۡكَرِيۡمِ اَنۡ

یا حی یا قیوم میں خدائے عظیم رب عرش کریم سے سوال کرتا ہوں کہ وہ

يَّغۡفِرَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ۝ يَاۤ اِلٰهَ الۡعٰلَمِيۡنَ

حضور اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بخش دے اے تمام جہانوں کے معبود

يَا رَحۡمٰنُ يَا رَحِيۡمُ يَا رَبَّ الۡعَرۡشِ الۡكَرِيۡمِ يَا رَبَّ الۡعَرۡشِ الۡمَجِيۡدِ

اے رحمٰن یا رحیم اے رب عرش کریم اے رب عرش مجید

يَا رَبَّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ يَا ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ اَجۡعَلۡ ثَوَابَ هٰذَا

اے رب عرش عظیم اے صاحب جلال و عظمت! میں اس ذکر کا ثواب

الذِّكۡرِ اِلٰى رَسُوۡلِكَ وَحَبِيۡبِكَ مُحَمَّدِ الۡمُصۡطَفٰى وَاَحۡمَدِ الۡمُجۡتَبٰى

تیرے رسول اور تیرے حبیب محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

لِمَغۡفِرَةِ اُمَّتِهٖ ط رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ يَا حَيُّ يَا

کی امت کی مغفرت کے لئے پیش کرتا ہوں اے ہمارے رب تو ہماری طرف سے قبول فرما بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے یا حی

قَيُّوۡمُ ط يَا حَيُّ يَا قَيُّوۡمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوۡمُ ط اٰمِيۡنَ ثُمَّ اٰمِيۡنَ ط

یا قیوم یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم آمین ثم آمین

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

رَبَّنَا اَعۡطِ ثَوَابَ هٰذَا الذِّكۡرِ الۡجَمِيۡلِ الَّذِيۡنَ

اے ہمارے رب اس ذکر جمیل کا ثواب ان لوگوں کو عطا فرما جو تجھ پر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اٰمَنُوْا بِكَ وَبِحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور تیرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور جنھوں نے تجھے

بِكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
رحمٰن و رحیم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو

وَسَلَّمَ سَيِّدُهُمْ وَمَوْلَاهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ لَمْ يُرْضُوْكَ وَلَمْ يَتَمَسَّكُوْا
اپنا آقا و مولا تسلیم کیا مگر نہ تو وہ تجھے راضی کر سکے اور نہ ہی تیرے حبیب

بِسُنَّةِ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُصُوْرِهِمْ وَ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کی پابندی کر سکے بوجہ اپنی کوتاہیوں اور

عَجْزِهِمْ وَلَمْ يَزَالُوْا فِى الدُّنْيَا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ وَلَمْ يَتَزَوَّدُوْا
عجز کے اور دنیا میں ہمیشہ برائیاں ہی کرتے رہے اور سوائے حسرت

لِقُبُوْرِهِمْ اِلَّا الْحَسْرَةَ وَالنَّدَامَةَ وَيُعَذَّبُوْنَ فِىْ قُبُوْرِهِمْ لِلْاَعْمَالِ
اور ندامت کے اپنی برزخ کی زندگی کے لئے کوئی بھی زادِ راہ نہ تیار کر سکے اور اپنے برے اعمالوں کی وجہ سے جو ان سے

السَّيِّئَةِ الَّتِىْ ارْتَكَبُوْهَا يَارَبِّ فَاغْفِرْ لِكُلِّ اَحَدٍ مِّنْ اُمَّةِ سَيِّدِنَا
سرزد ہوئے اپنی قبروں میں عذاب پا رہے ہیں یا رب العزت ہمارے آقا و مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ يَا حَيُّ يَا
کے ہر فرد کو بخش دے اور تو ان کو عذاب نہ دے یا حی یا

قَيُّوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ فَاِنَّ كَرَمَكَ الْجَمُّ وَ
قیوم یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم کیونکہ تیرا کرم مکمل اور

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

لُطْفَكَ الَّذِىْ عَمَّ لَا يُدْرِكُهٗ اَحَدٌ يَا اَرْحَمَ
لطف عام کسی کے بھی احاطہ علم میں نہیں آسکتا اے سب رحم کرنیوالوں سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

الرَّحِمِيْنَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اٰمِيْنَ ثُمَّ اٰمِيْنَ ط

زیادہ رحم کرنیوالے اے سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالے اے سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنے والے آمین ثم آمین

وَهٰذَا هَيِّنٌ لَّكَ وَمَا عَلَيْكَ بِعَزِيْزٍ ط فَاِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ وَّ

اے میرے مولا یہ تجھ پر آسان ہے اور تجھے کوئی مشکل نہیں کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے اور

بِالْاِجَابَةِ جَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط

ہر التجا قبول کرنے کے لائق ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اے زندہ اے ہمیشہ قائم رہنے والے اے صاحب جلال و عظمت

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مَوْلَاىَ وَاَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيْفُ وَالْمِسْكِيْنُ وَاَنْتَ

اے اللہ تو مولا ہے اور میں تیرا ضعیف و ناتوان بندہ اور تو

الْمَالِكُ الْاَحَدُ وَاَنَا الْمَمْلُوْكُ وَاَنْتَ الْقَادِرُ الصَّمَدُ وَاَنَا الْمُحْتَاجُ وَ

مالک ہے احد اور میں مملوک اور تو قادر ہے بے نیاز اور میں محتاج اور

اَنْتَ الْقَادِرُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ وَّاَنَا لَسْتُ بِشَىْءٍ يَا سَمِيْعُ اِسْمَعْ لِىْ

تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں کچھ بھی نہیں اے سننے والے تو میری

اِسْتِغَاثَتِىْ وَتَقَبَّلْ دُعَآئِىْ فَاغْفِرْ اُمَّةَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ

فریاد سن لے اور میری دعا کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مغفرت کے لئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

قبول فرما یا حیّ یا قیوم یا ذالجلال و الاکرام

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ

وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ

يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

فہرستِ کتب

جن سے استفادہ حاصل کیا گیا

بخاری شریف	جلد ۱ تا ۳	مطبوعات اصح المطابع ، نور محمد کراچی
مسلم شریف	جلد ۱ تا ۶	مطبوعاتِ سعیدیہ کراچی
ابوداؤد شریف	جلد ۱ تا ۲	مطبوعاتِ محمد سعید اینڈ سنز کراچی
ترمذی شریف	جلد ۱ تا ۲	مطبوعاتِ اصح المطابع نور محمد کراچی
نسائی شریف	جلد ۱ تا ۲	مطبوعات مکتبہ ایوبیہ اے ایم کراچی
ابن ماجہ شریف		مطبوعاتِ مطبع سعودیہ کراچی
موطا امام مالک		مطبوعات اصح المطابع نور محمد کراچی
مشارق الانوار		〃 〃 〃 〃 〃
حصن حصین		〃 〃 〃 〃 〃
مشکوٰۃ شریف	جلد ۱ تا ۳	مطبوعاتِ محمد سعید اینڈ سنز کراچی
بلوغ المرام		مطبوعات اصح المطابع نور محمد کراچی
کنز العمّال		مطبوعات مطبع النظامیہ حیدر آباد دکن
عمل الیوم و اللیلۃ	لابن سنی	〃 〃 〃 〃 〃
سنن دارمی شریف		مطبوعات محمد سعید اینڈ سنز کراچی

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

شرح وقایہ نور الہدایہ — مطبع نظامی واقع کانپور

الاذکار امام نووی — مطبوعہ مصر

جامع صغیر مصری — " "

مسند امام اعظم — مطبوعات محمد سعید اینڈ سنز کراچی

غنیۃ الطالبین — مکتبہ صدیقی لاہور ، ۱۳۲۳ھ

مروج الذہب — مطبع السعادۃ مصر

معاون الجواہر — " " "

حزب الاعظم — ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

المنجد — مکتبہ الکاثولیکیہ بیروت

ملفوظات — سلسلہ قادریہ مجددیہ غفوریہ رحیمیہ قلمی نسخہ ۱۲۹۱ ہجری

اسماء بدرییّن — قلمی نسخہ

اسماء بدریین — مطبوعہ حاجی وجیہ الدین ٹرسٹ کراچی

ان جملہ مطابع کے ارباب اختیار وکارکنان کا میں دلی ممنون ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ عزّ وجل و ذوالجلال والاکرام ان کے تمام گناہ معاف کرے ، آمین ، اور دنیا و آخرۃ میں عزّت ، ایمان ، صحت اور عافیت سے رکھے۔ آمین

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ